شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

حصہ نہم

تالیف

علامہ علاءالدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 631 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ملنے کے پتے........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ نہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الکتاب الثالث

حرف ''صاد''......کتاب الصحبہ......از قسم اقوال

اس میں چار ابواب ہیں۔

فائدہ:......فقہی اصطلاح میں ''کتاب'' مسائل کے مستقل مجموعہ کو کہتے ہیں اور صحبت کا معنی دوسرے سے دوستی رکھنا اچھا تعلق رکھنا اور خوش اسلوبی سے پیش آنا۔

پہلا باب......صحبت کی ترغیب کے بیان میں

۲۴۶۳۸......سب سے افضل عمل محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) محبت کرنا اور محض اللہ کی رضا کے لیے (کسی سے) بغض رکھنا ہے

رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابی داود ۹۹۸ وضعیف الجامع ۹۹۶

۲۴۶۳۹......ایسے دو شخص جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ (قیامت کے دن) عرش کے سائے تلے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۴۰......جو لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ عرش کے اردگرد یاقوت سے بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۶۴۱......اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۷

۲۴۶۴۲......اپنے بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ دوستی رکھو چونکہ قیامت کے دن ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۲۸۔

۲۴۶۴۳......مومنین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اچھائیاں کرو چونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہر مومن کو سفارش کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲۷ والتنزیہ ۲/۳۱۴۔

۲۴۶۴۴......میں اپنی بعثت سے تاقیامت ایسے دو بھائیوں کی سفارش کروں گا جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۷۲۳۔

۲۴۶۴۵......جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے اللہ کے لئے دوستی شروع کرتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔
رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۸۲۔

۲۴۶۴۶......اگر کوئی دو شخص محض اللہ کے لیے آپس محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انھیں آپس میں ملا دے گا اور فرمائے گا یہی وہ شخص ہے جس سے تو محض میرے لیے محبت کرتا تھا۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۰۸

۲۴۶۴۷......جو شخص کسی دوسرے شخص سے محبت کرتا ہے فی الواقع وہ اپنے رب تعالیٰ کا اکرام کررہا ہوتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامة

۲۴۶۴۸......جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن حبان والحاکم عن انس

۲۴۶۴۹......جب بھی دو شخص آپس میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کے لیے کرسیاں سجائی جائیں گی وہ دونوں ان پر بٹھائے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ حساب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی عبیدہ ومعاذ

۲۴۶۵۰......جو شخص ایمان کا ذائقہ چکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے کسی دوسرے شخص سے محبت کرے۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

جنت میں زبرجد کے بالاخانے

۲۴۶۵۱......جنت میں بہت سارے ستون ہیں جو یاقوت کے ہیں ان پر زبرجد کے بالاخانے بنائے گئے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں اور وہ ایسے چمکدار ہیں جیسے چمکتا ہوا ستارہ ان میں وہی لوگ سکونت اختیار کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کی رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں الفت رکھتے ہوں گے۔
رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۲۴۶۵۲......جب بھی دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان کی آپس میں جدائی پڑ جاتی ہے یہ جدائی ان میں سے کسی ایک سے گناہ سرزد ہونے کی وجہ سے پڑتی ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۴۶۵۳......ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے دوستی کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق وسعید بن المنصور عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۹ والضعیفۃ ۱۳۹۵۔

۲۴۶۵۴......اللہ تعالیٰ نیکوکار مسلمان کی وجہ سے اس کے گھر کے سو پڑوسیوں سے مصیبت وبلا کو دور کردیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۵۱ والضعیفۃ ۸۱۵

۲۴۶۵۵......اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میں انھیں اس دن اپنے سائے تلے رکھوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی هریرة

۲۴۶۵۶......ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ تم محض اللہ کے لیے محبت رکھو اور محض اللہ کے لیے بغض رکھو۔
رواہ ابن ابی شیبة والبیهقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۴۶۵۷..... ایمان کا مضبوط ترین کڑا یہ ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے دوستی کی جائے اور اللہ کی رضا کے لیے دشمنی کی جائے اللہ ہی کے لیے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۶۵۸..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عابد سے کہو: تم نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے اپنے نفس کو جلدی راحت تک پہنچایا ہے اور میرے لیے کنارہ کشی اختیار کر کے میرا اعتماد حاصل کیا ہے بھلا تمہارے ذمہ میرا جو عمل تھا اس میں سے کیا کیا ہے؟ عابد نے عرض کیا اے میرے پروردگار! وہ کونسا عمل ہے؟ حکم ہوا: کیا تو نے میری رضا کے لیے کسی سے دشمنی رکھی ہے کیا میری رضا کے لیے کسی سے دوستی رکھی ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة والخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۱۵ والفد سیہ الضعیفہ ۸۴۔

۲۴۶۵۹..... جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی سے ملاقات کرتا ہے اس کے لیے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ خوش ہو جا اور جنت بھی تجھ پر خوش ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے رضا کے لیے (اپنے بھائی سے) ملاقات کی ہے اس کی مہمان نوازی میرے ذمہ ہے اور میں نے اپنے بندوں کے لیے جنت کی مہمان نوازی کا انتخاب کیا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۸۔

دوستی اور دشمنی کا فیصلہ ہو چکا

۲۴۶۶۰..... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن روحوں کا آپس میں تعارف ہو جاتا ہے ان کی آپس میں محبت ہو جاتی ہے (اور جو روحیں) ایک دوسرے کو اجنبی لگتی ہیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد عن ابی ھریرة والطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۶۶۱　بڑوں سے مجالست کرو علماء سے مسائل دریافت کرو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔ رواہ الطبرانی عن ابی جحیفة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۳۔

۲۴۶۶۲　اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے دوستی کرنا ہے کوئی شخص مشورہ سے بے نیاز نہیں ہوتا جو لوگ دنیا میں اچھائیاں کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھائیوں والے ہوتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں برے ہوتے ہیں وہ آخرت میں بھی برے ہوتے ہیں۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۴۴۶ ضعیف الجامع ۳۰۷۳۔

۲۴۶۶۳..... ایک شخص کسی بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لئے گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں فرشتہ بھیجا کہ اس سے کہو کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارے دوست کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم اس سے ملنے جارہے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ البتہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں بلاشبہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے ہی محبت کرتا ہے جس طرح تو اپنے دوست سے کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ھریرة

۲۴۶۶۴　اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوستوں سے ملاقات کرو چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی سے ملاقات کرتا ہے ستر ہزار فرشتے بطور مشایعت کے اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۱۴۔

۲۴۶۶۵　جو شخص اپنے کسی مسلمان دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے وہ اپنے دوست سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفر دوس عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۶ والمغیر ۷۲۔

۲۴۶۶۶　جو شخص اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہے اوراس کے گھر میں کھانا کھاتا ہے تو کھانا کھانے والا کھلانے والے سے افضل ہوتا ہے۔

رواہ الخطیب عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۷ والکشف الالٰہی ۴۳۱۔

۲۴۶۶۷......آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۴۶۶۸......بندہ اللہ تعالیٰ کے گمان کے پاس ہوتا ہے اور وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۸۴۵۔

۲۴۶۶۹......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے انبیاء اور شہداء کو بھی ان پر رشک آتا ہوگا۔رواہ الترمذی عن معاذ

۲۴۶۷۰......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضا کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں اور میری رضا کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن معاذ

۲۴۶۷۱......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں،، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں۔ میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے ان کے اس مرتبہ پر انبیاء صدیقین اور شہدا رشک کرتے ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۶۷۲......میں اپنے کسی مسلمان دوست (جس سے محض اللہ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں اپنے کسی مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں یہ مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، میں اپنے مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں یہ مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ ھناد والبیھقی فی شعب الایمان عن بریدۃ مرسلاً

۲۴۶۷۳......یہ کہ میں اپنے مومن بھائی کی کسی کام میں مدد کروں مجھے ماہ رمضان کے روزوں سے اور مسجد حرام میں رمضان بھر اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ ابوالغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر

۲۴۶۷۴　جو لوگ آپس میں محبت کرنے والے ہوں ان کی مجلس تنگ نہیں پڑتی۔رواہ الخطیب عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۲۷، والاسرار المرفوعۃ ۴۰۹

۲۴۶۷۵......اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال عطر فروش اور لوہار کی سی ہے۔ عطر فروش اپنا اثر تمہیں ضرور پہنچاتا ہے یا تو تم اس سے خوشبو خرید لیتے ہو یا پھر اس کی خوشبو سونگھ لیتے ہو لوہار کی بھٹی یا تو تمہارا گھر ہی جلا دیتی ہے یا تمہارے کپڑے جلا دیتی ہے یا پھر تمہیں اس کی بدبو سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔رواہ البخاری عن ابی موسیٰ

۲۴۶۷۶　اچھے ہمنشین کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر چہ وہ تمہیں اپنی خوشبو نہ بھی دے کم از کم تمہیں اس کی خوشبو تو آ ہی جاتی ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن انس

۲۴۶۷۷　جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اللہ کے لیے بغض رکھا اللہ کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے کسی چیز سے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔رواہ ابوداؤد والضیاء عن ابی امامۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰۰ والتواضح ۱۹۶۴۔

۲۴۶۷۸..... جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ انہی کے زمرہ (جماعت، گروہ) کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی قرصافۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۷۲ اوضعیف الجامع ۵۳۴۳۔

۲۴۶۷۹..... جو شخص ایمان کی حلاوت پانا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ محض اللہ کی رضا کے لیے دوسروں سے محبت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ہریرۃ

۲۴۶۸۰ جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر والطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۳۷۸، والتذکرۃ ۱۰۱۔

۲۴۶۸۱..... جس شخص نے جس قوم کے ساتھ شمولیت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے جس شخص نے کسی مسلمان کو بادشاہ کی رضا کے لیے ڈرایا دھمکایا اسے قیامت کے دن اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۳۶۔

۲۴۶۸۲..... آدمی کا اپنے دوست کی طرف شوق سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹۔

۲۴۶۸۳..... آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے دوست سے زیادہ سے زیادہ اچھائی کرے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الاخوان عن سھل بن سعد

کلام:...... حدیث موضوع ہے دیکھئے سنی المطالب ۱۵۷۵ اوتذکرۃ الموضوعات ۲۰۴۔

۲۴۶۸۴..... آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی واصحاب السنن الاربعۃ عن انس والبیھقی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۹۴

۲۴۶۸۵ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ کماتا ہے۔

رواہ الترمذی عن انس وابوداؤد رقم ۵۱۰۵

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۱۷۰ وضعیف الجامع ۵۹۲۳

فائدہ:...... حدیث کے دوسرے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جو عمل کرتا ہے اسی کا اسے بدلہ ملے گا۔ از مترجم

۲۴۶۸۶..... تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن انس واحمد بن حنبل وابن حبان عن ابی ذر

۲۴۶۸۷..... ایک دوسرے سے بغض نہ کرو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، ایک دوسرے پر فخر مت کرو اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

الاکمال

۲۴۶۸۸..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنا فرض ہے اور اللہ کے لیے بغض رکھنا بھی فرض ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۶۸۹ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں دو دو بھائی بھائی بن جاؤ۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم فی المعرفۃ عن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدۃ

۲۴۶۹۰..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے دو شخص اللہ تعالیٰ کے سائے تلے ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ وعبادۃ بن الصامت

۲۴۶۹۱..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرنے والے لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا لوگوں پر سخت گھبراہٹ چھائی ہوگی حالانکہ انھیں ذرہ برابر گھبراہٹ نہیں ہوگی، لوگ سخت خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

اللہ کے لئے محبت کرنے والے عرش کے سایہ میں ہوں گے

۲۴۶۹۲..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے لوگ میرے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ عن العرباض

۲۴۶۹۳..... ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے ہوں وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۶۹۴..... اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آپس میں محبت کرنے والے نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے ان پر شہداء اور صالحین کو رشک آتا ہوگا۔

رواہ الحاکم عن معاذ وابن النجار عن جابر

۲۴۶۹۵..... آپس میں محبت کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا ان کے لئے نور کی کرسیاں سجائی جائیں گی رب تعالیٰ کے پاس ان کے یوں بیٹھنے پر صدیقین، نبیین اور شہداء کو رشک آئے گا۔

رواہ عبداللہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابویعلیٰ والبیہقی فی شعب الایمان والحاکم وابن عساکر عن معاذ بن جبل

۲۴۶۹۶..... آپس میں محبت کرنے والے لوگ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا وہ نور کی بنی ہوئی کرسیوں پر براجمان ہوں گے جبکہ ان کے اس مرتبہ پر نبیین اور صدیقین کو رشک آتا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۶۹۷..... اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس قریب تر بیٹھے ہوں گے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ہیں اور یہ مختلف علاقوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے جبکہ ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا لیکن باہمی رشتہ سے کمتر نہیں ہوں گے وہ آپس میں صلہ رحمی کرتے ہوں گے، وہ دنیا میں ایک دوسرے سے منہ نہیں موڑتے ہوں گے، وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں پر نور کے چراغ روشن کیے ہوں گے، ان کے لیے رب تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے چمکتے ہوئے منبر سجائے جائیں گے، لوگوں پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگی جبکہ وہ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیہقی فی الاسماء عن ابی مالک الاشعری

۲۴۶۹۸ میں کسی ایسے مسلمان دوست (جس سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ہو) کو ایک لقمہ کھانا کھلاؤں یہ مجھے ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں مسلمان دوست کو دس درہم عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ہناد والبیہقی فی شعب الایمان والدیلمی عن بدیل بن ورقاء العدوی

۲۴۶۹۹ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ شہداء بلکہ قیامت کے دن انبیاء وشہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب بیٹھے ہوں گے، انھیں کوئی نہیں جانتا ہوگا کہ ان کا تعلق کس سے ہے وہ مختلف قبائل سے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں اکٹھے ہوں گے اور آپس میں محبت کر رہے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا پھر انھیں ان منبروں پر بٹھائے گا، لوگ خوفزدہ ہوں گے جبکہ وہ بے خوف بیٹھے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے انھیں نہ خوف ہوگا اور نہ ہی غم وحزن۔

رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۷۰۰..... اللہ تعالیٰ کے کچھ (نیکوکار) بندے ہیں جو قیامت کے دن عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء کو رشک آئے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی سعید

۲۴۷۰۱..... یقیناً اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کا آپس میں مالی لین دین ہوگا، بخدا! ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر براجمان ہوں گے جب لوگ نہایت خوفزدہ ہوں گے انھیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ حزن وملال میں ہوں گے یہ بے خوف ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ھناد وابن جریر وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۴۷۰۲..... اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آئے گا، وہ بغیر کسی قسم کے مالی لین دین یا نسبی تعلق کے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے شعلے بٹ رہے ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا وہ بے خوف ہوں جب لوگ حزن وملال میں ڈوبے ہوئے ہوں گے انھیں کسی قسم کا حزن ملال نہیں ہوگا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

خبردار اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ خوف ہوگا اور نہ ہی حزن وملال۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۰۳..... اے لوگو! سنو، سمجھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہید بلکہ انبیاء اور شہداء کو ان پر رشک آتا ہوگا چونکہ وہ اللہ جل شانہ کے قریب تر بیٹھے ہوں گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں کوئی نہیں جانتا ہوگا، ان کا تعلق دور دراز کے قبائل سے ہوگا، ان کا آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر سجائے گا، وہ ان منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے کپڑے نور کے ہوں گے ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے، جب لوگوں پر خوف طاری ہوگا تو وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو انھیں کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحکیم وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۰۴..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا نور کی لپٹیں ان کے چہروں پر چھائی ہوں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

نور کے منبروں پر بیٹھنے والے

۲۴۷۰۵..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کی دائیں طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، یہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے چہرے نور سے اٹے پڑے ہوں گے، یہ لوگ نہ تو انبیاء ہوں گے نہ شہداء ہوں گے اور نہ ہی صدیقین۔

بلکہ وہ یہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۷۰۶ آپس میں محبت کرنے والے لوگوں کے جنت میں بالا خانے سامنے دکھائی دیتے ہوں گے وہ یوں لگیں گے جیسے شرقی یا غربی چمکتا ہوا ستارہ پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا جائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۲۷۔

۲۴۷۰۷......آپس میں محبت کرنے والوں کے بالا خانے سرخ یاقوت کے ستونوں پر بنے ہوں گے ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی، جب یہ لوگ اہل جنت کی طرف جھانک کر دیکھیں گے ان کا حسن جنت کی چمک دمک میں اضافہ کردے گا جس طرح سورج اہل دنیا کو روشن کر دیتا ہے، اہل جنت کہیں گے: چلو تاکہ ہم ان لوگوں کا دیدار کرلیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں انھوں نے سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کیے ہوں گے، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن عساکر عن ابن مسعود

۲۴۷۰۸...... جنت میں سونے کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے بنے ہوئے ہیں یہ بالا خانے اہل جنت کے لیے یوں چمک رہے ہوں گے جیسے آسمان تلے فضا میں چمکتا ہوا ستارہ، یہ بالا خانے ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں گے۔رواہ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۰۹......اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر سجائے جائیں گے، ان کے چہروں سے نور کے تارے بٹ رہے ہوں گے قیامت کے دن وہ فزع اکبر (بڑی پریشانی اور گھبراہٹ) سے بے خوف ہوں گے۔ ان کا تعلق مختلف قبائل سے ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۴۷۱۰...... میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو محض میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں۔رواہ البیھقی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۱...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہیں میری محبت واجب ہو چکی ہے ان لوگوں کے لیے جو میری رضا کے لیے آپس میں الفت کرتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۲...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۲۴۷۱۳......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوں ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی ہے جو میری رضا کے لیے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوں کوئی مومن مرد اور مومن عورت نہیں جن کے تین نابالغ حقیقی بچے والدین سے پہلے وفات پا چکے ہوں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن عمرو بن عبسۃ

۲۴۷۱۴ مختلف قبائل سے کچھ لوگ آئیں گے جن کی آپس میں کوئی قریب کی رشتہ داری نہیں ہوگی، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس

میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کی رضا کے لیے آپس میں میل جول رکھتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے لیے نور کے منبر بچھائے گا پھر انہیں ان پر بٹھا دے گا اس دن لوگوں پر (سخت) گھبراہٹ طاری ہوگی جب کہ یہ لوگ گھبراہٹ سے مستثنیٰ ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوں گے جن پر کوئی خوف اور غم وحزن نہیں ہوگا۔ رواہ ابن جریر عن ابی مالک الاشعری

۲۴۷۱۵۔۔۔ جولوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے وہ قیامت کے دن سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔

رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

جنت میں اعلیٰ درجات

۲۴۷۱۶۔۔۔۔۔جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے محبت کی اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور ان دونوں کو جنت میں داخل کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب کی بنسبت محب کا درجہ اعلیٰ ہوتا ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۸۳۔

۲۴۷۱۷۔۔۔۔۔جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، جب دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔

رواہ ابوالشیخ عن انس

۲۴۷۱۸۔۔۔۔۔جو بھی دو شخص غائبانہ طور پر محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو ان میں سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۷۱۹۔۔۔ ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کرنے چلا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا، جب وہ شخص فرشتے کے پاس پہنچا فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے شخص نے جواب دیا: اس بستی میں میرا ایک دوست ہے اس سے ملاقات کے ارادہ سے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کی پاسداری تم کرنا چاہتے ہو؟ جواب دیا نہیں البتہ میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں جو تیرے پاس بھیجا گیا ہوں، تمہیں اطلاع دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح تو اپنے دوست سے محبت کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واحمد والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابن حبان والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔۔۲۴۶۶۳ نمبر پر یہ حدیث گزرچکی ہے۔

۲۴۷۲۰۔۔۔۔۔کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے کچھ لوگوں کی خبر نہ دوں؟ نبی جنت میں، صدیق جنت میں، شہید جنت میں، نومولود جنت میں اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو شہر کے کسی کونے میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے ملاقات کرنے جاتا ہو۔

راہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۴۷۲۱۔۔۔ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے الا یہ کہ آسمان میں ایک منادی اعلان کرتا ہے: جس طرح تو خوش ہے اسی طرح جنت بھی تجھ پر خوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری زیارت کی ہے اس کی مہمانی میرے ذمہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی صرف اور صرف جنت ہے۔

رواہ ابویعلی وابونعیم فی الحلیۃ وابن النجار وسعید بن المنصور عن انس

۲۴۷۲۲۔۔۔۔۔اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان دوست کی زیارت کے لیے چلتا ہے اس کے ساتھ بطور مشایعت کے ستر ہزار فرشتے

چلتے ہیں اور اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح اس نے صلہ رحمی کی ہے تو بھی اس کے ساتھ اچھائی والا معاملہ کر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی رزین العقیلی

۲۴۷۲۳ اہل جنت جنتی سواریوں پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ان سواریوں پر دبیز زینیں سجائی ہوں گی علیین والے اپنے سے نیچے والے طبقہ میں رہنے والوں کی زیارت کریں گے جب کہ نیچے طبقہ میں رہنے والے اہل علیین کی زیارت نہیں کرسکیں گے، البتہ ایسے لوگ جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں وہ جنت میں جہاں چاہیں گے ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۴۷۲۴ جو شخص اپنے مومن دوست کی زیارت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے جو شخص اپنے مومن دوست کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں گھس جاتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۴۷۲۵..... مومن کا اپنے مسلمان دوست کی طرف محبت وشوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے (مقبول) اعتکاف سے افضل ہے۔ رواہ ابن لال عن نافع عن ابن عمر

۲۴۷۲۶..... آدمی کا اپنے مسلمان دوست کی طرف شوق بھری نظر سے دیکھنا میری اس مسجد میں ایک سال کے اعتکاف سے افضل ہے۔

رواہ الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۹

۲۴۷۲۷..... تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہوگے اور تمہارے لیے وہی ہے جو تم ثواب کی نیت کروگے۔ رواہ ابن حبان عن انس

۲۴۷۲۸ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال صحیح عن انس

آدمی کا حشر اس کے محبوب کے ساتھ ہوگا

۲۴۷۲۹ آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ عمل کرتا ہے اور اس پر وبال بھی وہی کچھ ہوگا جو یہ عمل کرتا ہے، آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، جو شخص جس طریقہ پر مرے گا وہ اسی کے اہل میں سے ہوگا۔ رواہ الحکیم عن ابی امامۃ

۲۴۷۳۰ جس شخص نے کسی قوم سے ان کے اعمال کی وجہ سے محبت کی قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اس کا حشر ہوگا اس کا حساب انہی لوگوں کے حساب کے مطابق لیا جائے گا اگرچہ وہ ان جیسے اعمال نہ کرتا ہو۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۵۳۰

۲۴۷۳۱..... آدمی اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۳۲..... آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تمہیں دیکھ لینا چاہیے کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲۷۱ والاسرار المرفوعۃ ۴۳۱۔

۲۴۷۳۳ اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ کسی قوم کی مغفرت کردے اور ان میں ایک شخص ایسا بھی ہو جو اس قوم سے کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کردیتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی سعید

۲۴۷۳۴ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے عمل سیرت اور کردار سے راضی ہو بلاشبہ وہ اسی کی مانند ہے۔

رواہ ابن النجار والرافعی عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۳۵...... جس شخص نے کسی قوم کے جتھے میں اضافہ کیا وہ انہی میں سے ہے اور جو شخص کسی قوم کے عمل سے راضی ہوا وہ اس کے عمل میں شریک ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن مسعود

۲۴۷۳۶ نیکو کار ہم نشین کی مثال عطر فروش کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دیتا کم از کم اس کی خوشبو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے، برے ہمنشین کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ تمہارے کپڑے نہ جلائے کم از کم اس کی بدبو تو تمہیں ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابویعلی والترمذی وابوداؤد وابن حبان فی روضۃ العقلاء والحاکم وسعید بن المنصور عن شبل عن انس

۲۴۷۳۷...... نیک وصالح ہم جلیس کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تم اس کی عطر خرید نہ سکو کم از کم اس کی خوشبو تمہیں پہنچ جاتی ہے برے ہم جلیس کی مثال لوہار کی سی ہے اگر وہ اپنی چنگاریوں سے تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے کم از کم تمہیں اس کی بدبو ضرور پہنچ جاتی ہے۔

رواہ ابن حبان والترمذی عن ابی موسیٰ

۲۴۷۳۸...... وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہو وہ اس مسلمان سے بہتر وافضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ

۲۴۷۳۹...... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسرے سے اجنبیت اختیار کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۰...... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جاتی ہے وہ آپس میں محبت کرنے لگتی ہیں اور جو آپس میں اجنبیت محسوس کریں ان کا آپس میں اختلاف ہو جاتا ہے جب نری باتوں کا ظہور ہونے لگے عمل کرنا مشکل ہو جائے زبانیں آپس میں ملی ہوئی ہوں دل ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں اور ہر رشتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے اور انہیں بہرا اور اندھا کر دیتا ہے۔

رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابن عساکر عن سلمان

۲۴۷۴۱...... روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ آپس میں ملاقات کرتی ہیں جن کی آپس میں جان پہچان ہو جائے وہ آپس میں محبت کرتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبیت محسوس کریں وہ الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن علی

دوسرا باب...... آداب صحبت ومصاحب اور ممنوعات صحبت

۲۴۷۴۲...... اپنے دوست سے اتنی ٹوٹ کر محبت نہ کرو ہو سکتا ہے ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے، اپنے دشمن سے بغض کم رکھو ہو سکتا ہے ایک وہ تمہارا دوست بن جائے۔ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن ابن عمرو وعن ابن عمر والدارقطنی فی الافراد وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان عن علی موقوفاً

۲۴۷۴۳...... جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے دوستی قائم کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ اس کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام دریافت کر لے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ عروج بخشتی ہے۔ رواہ ابن سعد والبخاری فی تاریخہ والترمذی عن یزید بن نعامۃ الضبی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۵، والتمیز ۱۳۔

۲۴۷۴۴ جب تم کسی کو اپنا دوست بناؤ اس سے اس کا نام اور اس کے باپ کا نام دریافت کر لو اگر وہ تمہارے پاس سے غائب ہو گیا تم اسے یاد رکھو گے اگر بیمار پڑ گیا اس کی عیادت کرو گے اگر مر گیا تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ گے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰ والضعیفۃ ۱۷۲۵۔

۲۴۷۴۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن المقدام بن معد یکرب وابن حبان

عن انس والبخاری فی الادب المفرد عن اجل من الصحابة

۲۴۷۴۶...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کے گھر آئے اور اسے بتائے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن ابی ذر

۲۴۷۴۷...... جب تم میں سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو بتادے چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ اور ثابت بناتی ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مجاھد مرسلاً

۲۴۷۴۸...... جس شخص کے دل میں اپنے بھائی کی محبت ہو اور وہ اسے محبت کی اطلاع نہ کرے گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔

(رواہ ابن ابی الدنیا عن مکحول مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

۲۴۷۴۹...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی بندے سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے چونکہ جس طرح وہ اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے اسی طرح وہ بھی اس کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۴۔

۲۴۷۵۰...... جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اسے دھوکا مت دو اور نہ ہی شر و فساد کے لیے اس سے محبت کرو اس کے متعلق کسی سے سوال بھی مت کرو۔ ہوسکتا ہے تم اس کے دشمن سے سوال کر بیٹھو جو تمہیں اس کے متعلق غلط خبر دے بیٹھے اور یوں تمہارے اور اس کے درمیان ہونے والی محبت جدائی میں بدل جائے۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۰ والضعیفة۔

۲۴۷۵۱...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی بری چیز دیکھے اسے چاہیے کہ وہ چیز اسے دکھادے۔

رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابن شھاب والدارقطنی فی الافراد عنہ عن انس بلفظ اذانزع

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۹۔

فائدہ:...... مناوی نے فیض القدیر میں ذکر کیا ہے کہ حدیث ضعیف الاسناد ہے لیکن حدیث مرسل حدیث مسند سے قوی ہوجاتی ہے دیکھئے فیض القدیر ۱/۳۲۰۔

مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے

۲۴۷۵۲...... تم اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہو لہٰذا جب اس میں کوئی بری چیز دیکھے اسے دور کردے۔رواہ الترمذی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۲۷ وضعیف الجامع ۱۳۷۱۔

۲۴۷۵۳...... تم میں سے جب کوئی شخص مجلس میں آیا اس کے بھائی نے اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کردی یہ اس کا اکرام ہے جس نے اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت افزائی کی ہے۔روالبخاری فی تاریخ والبیھقی فی شعب الایمان عن مصعب بن شیبة

۲۴۷۵۴...... جب تم میں سے کسی کے پاس کوئی ملاقات کرنے آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی فی الفردوس عن انس

۲۴۷۵۵...... جب تم اپنے دوست میں تین خصلتیں دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید رکھو حیاء، امانت اور سچائی جب یہ خصلتیں اس میں نہ دیکھو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھو۔رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۰۳ وضعیف الجامع ۵۱۶

۲۴۷۵۶ تم میں سے جب کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کے لیے جائے پھراس کے پاس سے اسوقت تک نہ اٹھے جب تک اس سے اجازت نہ لے لے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

۲۴۷۵۷.....جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی زیارت کو جائے اوراس نے اسے خاک آلود ہونے سے بچانے کے لیے زمین پر کوئی چیز (کپڑا چٹائی وغیرہ) بچھائی اللہ تعالیٰ اسے عذاب آتش سے بچائے گا۔رواہ الطبرانی عن سلیمان

۲۴۷۵۸.....ایک میل کی مسافت طے کر کے مریض کی عیادت کرو دو میل کی مسافت طے کر کے دو شخصوں کے درمیان صلح کرو تین میل کی مسافت طے کر کے اپنے دوست کی زیارت کرنے جاؤ۔رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن مکحول مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے بیض الصحیفۃ ۱۳ وضعیف الجامع ۱۱۷۲۔

۲۴۷۵۹.....اللہ تعالیٰ پرانے دوست سے قائم شدہ دوستی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا اسکی دوستی پر قائم ودائم رہو۔رواہ الدیلمی فی الفردوس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۸۔

۲۴۷۶۰.....اللہ تعالیٰ پرانی دوستی کی نگہداشت کو پسند فرماتا ہے۔رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۱۔

۲۴۷۶۱.....وہ شخص حکیم ودانا نہیں ہوسکتا جواچھا برتاؤ نہ کرتا ہو جس کے برتاؤ کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے۔رواہ البیہقی عن ابی فاطمۃ الایادی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۳۸ واسنی المطالب ۱۲۰۱۔

۲۴۷۶۲.....اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے ساتھیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے دوست کے لیے اچھا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں جو شخص اپنے پڑوسیوں میں سب سے بہتر ہوگا وہ اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۳.....دوستوں میں سب سے اچھا دوست وہ ہے جب تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تمہیں یاد کرائے۔ روہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۸۰۔

۲۴۷۶۴.....تمہارا سب سے اچھا ہم جلیس وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔رواہ عبد بن حمید والحکیم عن ابن عباس

۲۴۷۶۵.....جب دو شخص آپس میں سرگوشی کررہے ہوں تم ان میں دخل مت دیا کرو۔روا■ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائح ۱۵۱

۲۴۷۶۶.....جب تین اشخاص ہوں ان میں سے دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔رواہ مالک والبخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۴۷۶۷..... جب تم تعداد میں تین اشخاص ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ لوگوں میں مل نہ جائیں چونکہ ایسا کرنے سے تیسرا شخص غمگین ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۴۷۶۸.....جب تین اشخاص اکٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۶۹.....تیسرے کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ یہ چیز اسے غمزدہ کردے گی۔روہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۴۷۷۰.....ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۱.....مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب تم مسلمان سے ملاقات کرو اسے سلام کرو جب تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو جب تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو جب اسے چھینک آئے اس پر وہ الحمد للہ کہے تم اس کا جواب دو جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت

کرواور جب مرجائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلو۔رواہ البخاری فی الادب المفرد ومسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۲۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا جنازے میں حاضر ہونا، مریض کی عیادت کرنا اور چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے اسے جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۳۔۔۔ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے جب وہ دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب اسے چھینک آئے اسے جواب دے جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے جنازے میں اس کے ساتھ چلے اور اس کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۱ وضعیف الترمذی ۵۱۹

ہر مسلمان پر دوسرے کے پانچ حقوق

۲۴۷۷۴۔۔۔۔۔ پانچ چیزیں ایک مسلمان کی اپنے بھائی پر واجب ہیں: سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کو اس کی چھینک کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ چلنا۔رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۵۔ ۔۔ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حقوق ہیں: جب اسے چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے جب وہ مرجائے اس کے جنازہ میں حاضر ہو اور جب بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم عن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۷۷۶۔۔۔۔۔ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر چھ چیزیں (حق) ہیں: جب وہ بیمار ہوجائے اس کی عیادت کرے، جب مرجائے اس کے جنازے میں شرکت کرے، جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو اسے جواب میں یرحمک اللہ کہے جب غائب ہو اس کے لیے خیر خواہی کرے۔رواہ الترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۴۷۷۷ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے وہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۰۶

۲۴۷۷۸۔۔ وقفے کے بعد اپنے دوست سے ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ والبزار والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر والطبرانی والحاکم عن حبیب بن مسلمۃ الفھری والطبرانی عن ابن عمر والطبرانی الاوسط عن ابن عمر والخطیب عن عائشۃ

کلام:۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۹ والتذکرۃ ۷۳

۲۴۷۷۹۔ اس حدیث کے دو ترجمے ہیں:

(۱)۔۔۔۔ سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔

(۲)۔۔۔ مال بچا کر رکھو فضول خرچی سے پرہیز کرو۔رواہ الباوردی فی المعرفۃ عن سنان

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۶۔

۲۴۷۸۰۔۔۔ سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرو اور پھر اس سے ڈرتے رہو۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۸۷ والضعیفۃ ۶۲۸

۲۴۷۸۱۔۔۔۔۔۔ دوست کے بغض کو آزمالو۔رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وابن عدی وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۲......بکری جو کہ تمہارا بھائی ہے اس سے بھی بے خوف مت ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب وابوداؤد عن عمرو بن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۸۵وذخیرۃ الحفاظ ۱۲۸

فائدہ:......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جو حقیقی بھائی ہو اس سے بھی بے خوف مت رہو بلکہ اس کی بھائی بندی کو بھی آزماتے رہو اور اس سے بھی چوکنے رہو۔ دیلمی کہتے ہیں: یہ جاہلی کلمہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ضرب المثل کے طور پر پیش کیا ہے۔

۲۴۷۸۳......جب تم کسی قوم کے علاقہ میں جاؤ ان سے ڈرتے رہو چونکہ کسی دانا نے یہاں تک کہہ دیا ہے: بکری جو کہ تمہارا حقیقی بھائی ہے اس پر بھی بھروسہ مت کرو۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمر وبن الفغواء

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۷

۲۴۷۸۴......جو شخص بھی غائبانہ طور پر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے: تیرے لیے بھی اسی کی مانند ہے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

۲۴۷۸۵......صرف مومن شخص کی صحبت اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار آدمی کھانے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۴۷۸۶......ہرگز ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے اچھائی نہ دیکھنا چاہتا ہو جیسا کہ تم اس کے لیے اچھائی چاہتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن سھل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۲۷والتواضح ۲۵۸۶

۲۴۷۸۷......تین چیزیں تمہارے بھائی کی محبت میں اضافہ کرتی ہیں جب تم اس سے ملاقات کرو تو اسے سلام کرو مجلس میں اس کے لیے گنجائش پیدا کرو اور اچھے نام سے اسے پکارو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن عثمان بن طلحہ الحجبی والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر موقوفا

ممنوعات صحبت

۲۴۷۸۸......جس شخص نے (ناراضگی کی وجہ سے) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دیا گویا اس نے خون کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والبخاری فی الا دب المفرد والحاکم عن حدرد

کلام:......حدیث ضعیف ہے احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ۳۱۹۔

فائدہ:......حدیث میں بیان کیا جا رہا ہے کہ مسلمان سے سال بھر قطع تعلقی کا گناہ خون ناحق قتل کرنے کا گناہ برابر ہے۔

۲۴۷۸۹......مسلمان کا اپنے بھائی سے ملنا جلنا چھوڑے رکھنا ناحق خون بہانے کی طرح ہے۔رواہ ابن قانع عن ابی حدرد

۲۴۷۹۰......مومن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو (قطع تعلقی کرکے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا اگر تین دن گزر جائیں تو اپنے بھائی سے مل کر سلام کر لینا چاہیے اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر وثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا گناہ سے نکل گیا۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۰۵۱وضعیف الجامع ۶۳۲۵

۲۴۷۹۱......ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتے ہیں البتہ وہ دو شخص جو قطع تعلقی کرکے ایک دوسرے کو چھوڑ دیں ان کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۴۷۹۲......کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۴۷۹۴..... مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (قطع تعلق کر کے) چھوڑے رکھے کہ جب ملاقات ہو دونوں میں تو یہ ادھر منہ پھیرے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں افضل وہ ہے جو (میل جول کرنے کے لیے) سلام میں پہل کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ایوب

تین دن سے زیادہ قطع تعلق ممنوع ہے

۲۴۷۹۵..... کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جس نے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھا اگر (اس دوران وہ) مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة

۲۴۷۹۶..... کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رکھے جب بھی وہ اس سے ملاقات کرے اسے تین بار سلام کرے اگر ہر بار اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگیا۔ رواہ ابوداؤد عن عائشة

۲۴۷۹۷..... جو شخص تم سے محبت کرتا ہو اس سے محبت میں پہل کرو چونکہ یہ چیز محبت کو زیادہ پختہ کرتی ہے۔

رواہ الحارث والطبرانی عن ابی حمید الساعدی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۰، ۳۵ والنافلة ۱۷۹

۲۴۷۹۸..... جب کسی شخص سے اس کے مسلمان بھائی کے متعلق سوال کیا جائے اسے اختیار ہے چاہے خاموش رہے چاہے اس کے متعلق کچھ کہے اور سچی بات کہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیله والبیهقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۸۔

۲۴۷۹۹..... میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے دیکھا میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو تھمادی مجھے حکم دیا گیا کہ بڑے کو مسواک دو چنانچہ ان میں سے جو بڑا تھا میں نے اسے مسواک دے دی۔ رواہ البخاری ومسلم

۲۴۸۰۰..... بڑے سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابو داؤد عن سهل بن ابی حثمة و احمد بن حنبل عن رافع بن خدیج

۲۴۸۰۱ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑے کو مقدم کروں۔ رواہ الحکیم وابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۲۴۸۰۲..... بڑے کو مقدم کرو بڑے کو مقدم کرو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن سهل بن ابی حثمة

الاکمال..... آداب

۲۴۸۰۳..... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے انس سے شادماں نہیں ہوتا۔ اِلّا یہ کہ وہ اس سے ناواقف ہو۔ رواہ الطبرانی عن سمرة

۲۴۸۰۴..... اپنے دوست کو باعتبار بغض کے آزمالو اور آہستہ آہستہ لوگوں پر بھروسہ کرو۔

رواہ ابویعلیٰ والطبرانی وابن عدی وابو نعم فی الحلیة عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۲۱۱۰

۲۴۸۰۵..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرتا ہو وہ اسے خبر کردے اور کہے: میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہوں اور میں تم سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھتا ہوں۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن مجاهد مرسلاً

۲۴۸۰۶..... اسے بتادو چونکہ اس سے تم دونوں کے درمیان دوستی اور زیادہ پختہ ہوگی۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن انس یہ کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۷۔۔۔۔۔اسے اپنی محبت کے متعلق بتادو چونکہ اس سے تمہاری محبت اور زیادہ پختہ ہوگی اور چاہت میں اچھائی آئے گی۔
رواہ هناد عن عمرو بن مرة

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۲۴۸۰۸۔۔۔۔۔اللہ کی قسم اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس سے محبت کرتے ہو تو اس کی محبت کی وجہ سے تمہارے لیے جنت ہے محبت کے ساتھ اس سے ملا کرو یوں تمہاری محبت دیرپا رہے گی اور آخرت میں خیر و بھلائی کا ذریعہ بنے گی۔رواہ ابن النجار عن سلمان

۲۴۸۰۹۔۔۔۔۔جب تم کسی شخص سے محبت کرو تو اس سے اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام دریافت کرلو اور اس کے ٹھکانے کا پوچھ لو چونکہ اگر وہ بیمار پڑ گیا تم اس کی عیادت کروگے، اگر اسے کوئی ضروری کام درپیش آ گیا تم اس کی مدد کروگے اگر وہ کہیں غائب ہو گیا تم اس کے اہل خانہ کی حفاظت کروگے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۰۔۔۔۔۔جب تم کسی شخص سے محبت کرو اس سے جھگڑو مت، اس پر جرأت بھی نہ کرو، اسے شر و فساد پر مت اکساؤ اور اس کے متعلق کسی سے سوال مت کرو ہوسکتا ہے تم اس کے متعلق کسی ایسے شخص سے سوال کربیٹھو جو اس کا دشمن ہو اور وہ تمہیں ایسی باتیں بتائے جو فی الواقع اس میں نہ ہوں۔ یوں تمہارے درمیان تفریق ڈال دے گا۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹ والضعیفة ۱۴۲۰ مناوی نے فیض القدیر میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں معاویہ بن صالح ہے حافظ ذہبی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے ابوحاتم نے کہا ہے کہ اس کی احادیث حجت نہیں ہیں۔

۲۴۸۱۱۔۔۔۔۔اس وقت تک تمہیں دوست کی جان پہچان مکمل طور پر نہیں حاصل ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام پہچان نہ لو چونکہ اگر وہ بیمار ہو گیا اس کی تیمارداری کروگے، اگر مر گیا تو اس کے جنازے کے ساتھ چلوگے۔رواہ الطبرانی اعن ابن عمر

۲۴۸۱۲۔۔۔۔۔تمہیں اپنے دوست کی پہچان نہیں ہوسکتی جب تک تم اپنے دوست کا نام اور اس کے باپ کا نام پہچان نہ لو اگر بیمار پڑ گیا تم اس کی تیمارداری کروگے اور جب مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ چلوگے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۲۴۸۱۳۔۔۔۔۔تین چیزیں جفا میں سے ہیں: ایک یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے سے دوستی قائم کرے۔ حالانکہ وہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام نہ جانتا ہو اور نہ ہی ان کی کنیت کا اسے علم ہو۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے کھانا تیار کرے لیکن وہ اس کی دعوت قبول نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہو لیکن ہمبستری سے قبل وہ مبادیات سے پرہیز کرتا ہو یعنی ہمبستری سے پہلے بیوی سے ہنسی مزاح اور بوس و کنار نہ کرتا ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چوپائے کی طرح اپنی بیوی پر نہ ٹوٹ پڑے۔رواہ الدیلمی عن انس قال العراقی ھذا منکر

۲۴۸۱۴۔۔۔۔۔جفا میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہو وہ اسے کھانے کے لئے کوئی چیز پیش کرے لیکن وہ کھانے سے انکار کردے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کا راستے میں رفیق ہے لیکن اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام دریافت نہ کرے (جفا میں سے ہے کہ) کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے لیکن قبل ازیں بیوی سے کھیل کود نہ کرے۔رواہ الدیلمی عن علی

۲۴۸۱۵۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی داڑھی سے یا سر سے کوئی چیز (تنکا کچرا وغیرہ) دور کرے وہ چیز اسے دکھادے اور پھر پھینک دے چونکہ ایسا کرنے سے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے اور جب وہ چیز پھینک دیتا ہے اس کے لیے ایک نیکی ہے جو دس گنا بڑھ جاتی ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۸۱۶۔۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے وہ اس کی اجازت کے بغیر جوتے نہ اتارے۔رواہ الدیلمی عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۳۱۳۲ وذیل اللآلی ۱۸۹۔

۲۴۸۱۷۔۔۔۔۔جب کچھ لوگ کسی شخص کے گھر میں داخل ہوں اور گھر کا مالک ان کا امیر ہو اس کے گھر سے نکلنے تک اس کی اطاعت ان پر واجب ہو جائے گی۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۴۲۵

۲۴۸۱۸۔۔۔ جب تم بھوکے اور فکرمند لوگوں کو دیکھو تو ان کے قریب ہوجاؤ چونکہ ایسا کرنے میں حکمت ودانائی ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۱۹۔۔۔ علماء کے پاس بیٹھا کرو آسمانوں میں تمہارا تعارف کرایا جائے گا بڑے مسلمانوں کی عزت وتوقیر کرو جنت میں تمہیں میرا پڑوس نصیب ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن انس

بہترین دوست جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے

۲۴۸۲۰۔۔۔ تمہارا سب سے بہتر ہم جلیس وہ ہے جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ یاد آئے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا علم تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔رواہ الحکیم والخرائطی وابن النجار عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۰۷

۲۴۸۲۱۔۔۔ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے اس طرح خیر و بھلائی کا خواہاں نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرہ ۸۶۷ والمقاصد الحسنۃ ۱۰۰۹۔

۲۴۸۲۲۔۔۔ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح مساوی ہیں البتہ عبادت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں ایسے شخص کی صحبت مت اختیار کرو جو تمہارے لیے خیر وفضل کا خواہشمند نہ ہو جس طرح کہ تم اس کے لیے ہو۔رواہ ابن لال عن سھل بن سعد

۲۴۸۲۳۔۔۔ لوگ آپس میں کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں، البتہ عافیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں، آدمی اپنے مسلمان بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے تم طالب خیر ہو اور وہ تمہارے لیے نہ ہو تمہیں سچے دوستوں سے میل جول بڑھانا چاہیے اور انہی کے گھروں میں آنا جانا رکھو چونکہ سچے دوست آسائش میں تمہارے لیے زینت ہوں گے اور آزمائش کی گھڑی میں تمہارے شانہ بشانہ ہوں گے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابن بشر الدولانی والعسکری فی الامثال وابن عساکر عن سھل بن سعد وابن عدی عن انس

۲۴۸۲۴۔۔۔ اس شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے لیے خیر کا خواہشمند نہ ہو جس طرح تم اس کے لیے ہو۔

رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء عن سھل بن سعد

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۴ والدرر المنتقط ۴۵۔

۲۴۸۲۵۔۔۔ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہے فرشتے بھی اسے خوش آمدید کہتے ہیں اور جب اپنے بھائی سے کہے تمہارا آنا نامبارک ہے فرشتے کہتے ہیں: تم بھی برکت سے خالی رہو بلاشبہ آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ترش روئی سے پیش آتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن انس وفیہ مجاشع بن عمر وابو یوسف

۲۴۸۲۶۔۔۔ زیارت کے وقت بشاشت کا اظہار کرنا اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور مرحبا کہنا نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے مکارم اخلاق میں سے ہے۔رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۴۸۲۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (مسلمان بھائی سے) ملاقات کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے جس کی زیارت کی جائے اس کا حق بنتا ہے کہ اپنے زیارت کرنے والے بھائی کی جس قدر ہو سکے خاطر تواضع کرے گو وہ اپنے پاس ایک گھونٹ پانی کا ہی کیوں نہ پاتا ہو (اگر وہ اپنے بھائی کوئی شے پیش کرنے سے شرما گیا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی اور جس شخص نے اپنے بھائی کے ماحضر کو حقیر سمجھا اس کا وہ دن اور وہ رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۲۸......از روئے نعمت کے اتنی بات کافی ہے کہ دو شخص آپس میں ملیں اور ایک دوسرے کی رفاقت اختیار کریں پھر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور جدا ہوئے وقت ہر ایک اپنے ساتھی سے "جزاک اللّٰہ خیرًا" کہہ دے۔رواہ الخرائطی وابونعیم عن عائشۃ

۲۴۸۲۹......میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے خیریت سے صبح کی ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن مالک بن حمزۃ بن اسید الساعدی عن ابیہ عن جدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ تو یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۴۸۳۰......اپنے بھائیوں کی زیارت کرتے رہو انھیں سلام کرو اور صلہ رحمی کرو چونکہ تمہارے لیے ان میں عبرت ہے۔رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۸۳۱......مالدار شخص کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ (رات کو عبادت کے لیے) کھڑا رہنا اور (دن کو) روزہ رکھنا، فقیر کی زیارت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۲......میرے پاس ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: آپ سائے میں ہیں جبکہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دھوپ میں ہیں۔

رواہ ابن مندہ عن بریدۃ منکر تفرد بہ محمد بن حفص القطان

۲۴۸۳۳......اے فلاں ہرگز نہیں! جو شخص بھی اپنے کسی ساتھی کی صحبت اختیار کرتا ہے اس سے صحبت کے متعلق سوال ہوگا۔ گو دن میں گھڑی کے لیے ہی صحبت اختیار کی ہو۔رواہ ابن جریر عن رجل

۲۴۸۳۴......قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔رواہ عن ابی قتادہ والخطیب فی التاریخ عن یحییٰ بن اکثم عن المامون عن الاشید عن المہدی عن المنصور عن عکرمۃ عن ابی قتادہ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۱ والشذرۃ ۵۰۵

۲۴۸۳۵......سفر میں قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت میں قوم پر سبقت لے جائے قوم سوائے شہادت کے کسی عمل میں اس پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن سہل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۶ والشذرۃ ۵۰۵

۲۴۸۳۶......جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کو اچھی طرح سے نمٹانے کا اہتمام نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے خیر خواہ نہیں ہوتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۱۲ والنصیحۃ الداعیۃ ۳۷۔

۲۴۸۳۷......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جنازہ میں حاضر ہونا، دعوت قبول کرنا، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے اس پر یرحمک اللہ کہنا۔رواہ ابو احمد الحاکم فی الکنی عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۸......ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: جب مسلمان بھائی سے ملاقات ہو اسے سلام کرے جب اسے چھینک آئے اس پر یرحمک اللہ سے جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے جب مر جائے اس کے جنازے میں شرکت کرے اور جب اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ

۲۴۸۳۹......ایک مسلمان کی اس کے مسلمان بھائی پر چھ خصلتیں واجب ہیں جس نے ان میں سے ایک خصلت بھی ترک کی اس نے اپنے بھائی کے واجب حق کو ترک کیا (وہ یہ ہیں) جب وہ اسے دعوت دے اس کی دعوت قبول کرے، جب اس سے ملاقات کرے اسکو سلام کرے، جب اس کو چھینک آئے (یرحمک اللہ سے) اس کا جواب دے، جب بیمار ہو جائے اس کی عیادت کرے، جب وہ مر جائے اس کے جنازہ کے ساتھ چلے اور جب وہ اسے نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرے۔رواہ الحکیم والطبرانی وابن النجار عن ابی ایوب

۲۴۸۴۰......یہ کہ میں اپنے دوست کو ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور یہ کہ میں اپنے دوست کو دس درہم

عطا کروں مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا عن زید بن عبداللہ بن الشخیر مرسلاً

۲۴۸۴۱..... میرا وہ دوست جو محض اللہ کی رضا کے لیے میرا دوست ہو میں اسے ایک درہم عطا کروں مجھے دس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اسے دس درہم عطا کروں یہ مجھے کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن ابی جعفر معضلاً

۲۴۸۴۲..... صرف دوست دوست پر قربان ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رباح بن محمد عن ابیہ بلاغاً

۲۴۸۴۳..... زیادہ دیکھ لو تم کن لوگوں میں اپنا گھر تعمیر کر رہے ہو، کن لوگوں کی زمین میں تم سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو اور کن لوگوں کے راستے پر چل رہے ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی بکر

فائدہ:..... یعنی اپنے اڑوس پڑوس کو دیکھ لو کہیں برے لوگ تمہارے پڑوسی نہ بن جائیں پھر تم بھی ان کے ساتھ مل کر برے ہو جاؤ۔

تیسرا باب..... بری صحبت سے پرہیز کے بیان میں

۲۴۸۴۴..... برے دوست سے بچو چونکہ دوست کے ذریعہ تمہیں پہچانا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۰ والضعیفۃ ۸۲۷۔

۲۴۸۴۵..... بے وقوف سے گفتگو منقطع کردو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن بسیر الانصار

۲۴۸۴۶..... تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور خاموشی بری گفتگو سے بہتر ہے۔

رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۴۲۲۔

۲۴۸۴۷..... بہت سارے عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں، بہت سارے علماء فاجر ہوتے ہیں جاہل عبادت گزاروں اور فاجر علماء سے بچتے رہو۔

رواہ ابن عدی والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

۲۴۸۴۸..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ رفیق سفر جب چاہے گا رخصت ہو جائے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۴۸۴۹..... اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو اپنے پاس رکھنے والے اور بھٹی میں پھونک مارنے والے کی سی ہے چنانچہ خوشبو والا یا تمہیں اپنی خوشبو دے گا یا تم اس سے خوشبو خرید لو گے یا کم از کم تمہیں اس کی کچھ خوشبو تو آ جائے گی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تمہیں اس کی بدبو ستائے گی۔ رواہ البخاری عن ابی مسلم

۲۴۸۵۰..... مستقل جائے قیام میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ جنگل کا ساتھی تم سے رخصت ہو جائے گا۔

رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۸۵۱　تین چیزیں ہیں جو کمر توڑ دیتی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو برے پڑوسی سے پناہ مانگو چونکہ اگر وہ خیر و بھلائی دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر کوئی بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلانے لگتا ہے، بری بیوی سے پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس داخل ہو گے تو بد کلامی شروع کر دیتی ہے، اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تم سے خیانت کرتی ہے برے حکمران سے اللہ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس سے اچھائی کرو گے وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرے گا اگر تم اس سے برائی کرو گے تو تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفۃ وضعیف الجامع ۲۴۵۹۔

۲۴۸۵۲..... ہر ذی روح کا اس کی محبت کے مطابق حشر کیا جائے گا سو جس نے کافروں سے محبت کی اس کا حشر کافروں کے ساتھ ہوگا اور اس کا عمل اسے کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۵۸۔

ممنوعات صحبت......ازا کمال

۲۴۸۵۳..... یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو اپنے سینوں میں مسلمان بھائیوں کا بغض چھپائے رکھتے ہیں، جب ان سے ملتے ہیں باتکلف ہنس کھ سے ملتے ہیں۔رواہ الدیلمی عن واثلۃ
۲۴۸۵۴..... تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو کہ آدمی کی کمر توڑ دیتی ہیں برے پڑوسی کے پڑوس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر وہ اچھی بات دیکھتا ہے اسے چھپا دیتا ہے اگر بری بات دیکھتا ہے اسے پھیلاتا ہے۔ بری بیوی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ اگر تم اس کے پاس جاؤ تو وہ بدکلامی شروع کردیتی ہے اگر تم اس سے غائب ہو جاؤ تمہارے حق میں خیانت کر دیتی ہے۔ برے حکمران سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، اگر تم اچھائی کرو تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کرو معاف نہیں کرتا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۴۸۵۱ پر حدیث گزر چکی ہے۔
۲۴۸۵۵..... برے ساتھی سے بچتے رہو چونکہ وہ دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے اس کی دوستی تمہیں نفع نہیں پہنچائے گی اور وہ تمہارا وعدہ بھی پورا نہیں کرے گا۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۸۵۶..... آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو علانیہ دوست ہوں گے جب کہ باطنی دشمن ہوں گے یہ اس لیے ہوگا چونکہ وہ ایک دوسرے سے رغبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے ڈرتے ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن معاذ
۲۴۸۵۷..... ایک قوم دوسری قوم سے محبت کرے گی حتیٰ کہ ان کی محبت میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہو ایک قوم دوسری قوم سے بغض کرے گی حتیٰ کہ ان کے بغض میں ہلاک ہو جائے گی لہٰذا تم ان جیسے مت ہونا۔رواہ الدیلمی عن عبداللہ بن جعفر
۲۴۸۵۸..... دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔رواہ الطبرانی والخطیب عن ابن عمر
۲۴۸۵۹..... تیسرے آدمی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ مومن کی اذیت کو ناپسند کرتا ہے۔رواہ ابن المبارک عن عکرمۃ بن خالد مرسلاً والترمذی فی الالقاب وابو الشیخ فی معجمہ وابن النجار عن ابن عباس
۲۴۸۶۰..... ایک شخص کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں دو شخص آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں تو تیسرا ان کے پاس نہ جائے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

۲۴۸۶۱..... جب تم تین آدمی ہو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں ہرگز سرگوشی نہ کریں پوچھا گیا: اگر چار آدمی ہوں؟ فرمایا پھر دو کے سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔رواہ الخطیب عن ابن عمر
۲۴۸۶۲..... اگر تین آدمی اکٹھے ہوں ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر
۲۴۸۶۳..... جب کسی مجلس میں دو شخص بیٹھے آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کے پاس تیسرا شخص ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۴۸۶۴..... کوئی شخص دو آدمیوں کے پاس نہ بیٹھے جب کہ وہ آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں البتہ اگر وہ اجازت دے دیں کچھ حرج نہیں۔

رواہ الحکیم وابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۴۸۶۵......کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے مخفی راز کو جاننے کی کوشش کرے البتہ وہ اطلاع کی اسے خبر کردے۔

رواہ تمام وابن عساکر عن واثلة

۲۴۸۶۶......ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے قطع تعلقی مت کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ دو مومنوں کا ایک دوسرے کو (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھنا تین دن تک ہے اگر تین دن میں بات کرلی فبہا ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اعراض کرلیتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں بات کریں۔رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کینہ پرور مسلمان کی مغفرت نہیں ہوگی

۲۴۸۶۷......ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں البتہ وہ دو شخص جنہوں نے ناراضگی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھوڑے رکھا ہو ان کے اعمال پیش نہیں ہوتے۔رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۴۸۶۸......جس شخص نے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھا وہ جہنم میں جائے گا الا یہ کہ کسی کرامت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا تدارک فرمادیں۔رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۸۶۹......ناراضگی کی وجہ سے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا حلال نہیں، اگر ان کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے جواب دے دیا دونوں اجر وثواب میں شریک ہوجائیں گے، اگر دوسرے نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا (قطع تعلقی کے گناہ سے) بری الذمہ ہوگیا اور دوسرا گناہگار ہوگیا اگر دونوں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے مرگئے تو جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۴۸۷۰......دو مسلمانوں کا آپس میں تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والخطیب عن انس

۲۴۸۷۱......کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے الا یہ کہ وہ ان لوگوں میں سے ہو کہ جن کی اذیتوں سے ان کا پڑوسی بے خوف نہیں رہتا۔رواہ الحاکم فی الکنی عن عائشة وانکر احمد بن حنبل ھذا الحرف الاخیر

کلام:......حدیث ضعیف ہے آخری جملہ کی اصل احیاء میں ہے۔دیکھئے الاحیاء ۲۱۹/۳ وذخیرة الحفاظ ۶۳۱۱-۶۳۱

۲۴۸۷۲......کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۴۸۷۳......کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمان (بھائی) کو تین راتوں سے زیادہ (ناراضگی کی وجہ سے) چھوڑے رکھے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے قطع کلامی کیے رکھیں گے حق سے منہ موڑے رہیں گے ان میں سے جو پہلے رجوع کرے گا یہی رجوع اس کے لیے پہلے پہل کفارہ بن جائے گا، اگر ایک سلام کرے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہ دے اسے فرشتے سلام کا جواب دیتے ہیں جبکہ دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے، اگر قطع کلامی پر دونوں کی موت ہوئی دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن هشام بن عامر

۲۴۸۷۴......کسی مسلمان شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے صلح کی طرف سبقت کرنے والا جنت میں پہلے داخل ہوگا۔رواہ ابن النجار عن ابی هریرة

۲۴۸۷۵......کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اگر تین دن گزرنے پر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجر وثواب میں شریک ہوں گے اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری الذمہ ہوگیا اور اس کا ساتھی گناہ کا سزاوار ہوگا۔رواہ البیهقی عن ابی هریرة

۲۴۸۷۶......اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوئے پھر آپس میں قطع تعلقی کرلی ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوگا حتیٰ کہ ظالم ہو کر واپس

لوٹے گا۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۴۸۷۷.....اسلام میں جب دو شخص آپس میں دوستی رکھتے ہیں پھران میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے جس کی وجہ سے دونوں میں تفریق پڑجاتی ہے۔رواہ هناد عن ابی هریرة

چوتھاباب.....صحبت کے حقوق کے بیان میں

پڑوسی کے حقوق

۲۴۸۷۸.....جبرئیل امین پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اورتاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابن عمرو احمد بن حنبل والنجار ومسلم عبداللہ بن احمد بن حنبل عن عائشة

۲۴۸۷۹.....جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے برابر وصیت اورتاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث قرار دے دیں گے جبرئیل علیہ السلام مجھے برابر مملوک کے حق کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ مملوک کے لیے کوئی مدت یا وقت مقرر کر دیں گے جب وہ اس وقت تک پہنچے گا آزاد ہو جائے گا۔رواہ البیھقی فی السنن عن عائشة

کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۷۱

۲۴۸۸۰.....میں تمہیں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی امامة

۲۴۸۸۱.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۴۸۸۲.....پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۲۴۸۸۳.....پڑوسی کی اذیت سے کوئی چیز کمتر نہیں۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۰۶ والنافلة ۸۴۔

۲۴۸۸۴.....جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن زید بن ثابت

۲۴۸۸۵.....اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی شریح

۲۴۸۸۶.....قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا۔حتیٰ کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرے وہ اپنے پڑوسی کے لیے بھی پسند کرے۔رواہ مسلم عن انس

۲۴۸۸۷.....تم میں سے جب کوئی شخص سالن پکائے اس میں پانی کی مقدار بڑھادے تا کہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسی کو بھی دے سکے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۴۸۸۸.....جب تم سالن بناؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھادو پھر اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دو۔رواہ ابن ماجه عن ابی ذر

۲۴۸۸۹.....اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ، اس میں سالن کی مقدار بڑھادو تا کہ اپنی پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرسکو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والدیلمی فی مسند الفردوس ومسلم والترمذی والنسائی عن ابی ذر

۲۴۸۹۰.....اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو(اسی طرح دینے والی بھی اس ہدیہ کو کم نہ سمجھے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۴۸۹۱.....ہمسایوں کی تین قسمیں ہیں،ایک ہمسایہ وہ جس کا صرف ایک ہی حق ہے پڑوسیوں میں سب سے کمتر حق اسی کا ہے،ایک وہ ہے جس کے دوحقوق ہیں ایک وہ ہے جس کے تین حقوق ہیں رہی اس پڑوسی کی بات جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک (کافر) ہے جس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔اس کا صرف پڑوس کا حق ہے وہ پڑوسی جس کے دوحقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک حق،حق اسلام ہے اور دوسرا پڑوس کا حق اور تیسرا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے اس کے لیے ایک اسلام کا حق ایک پڑوس کا حق اور ایک رشتہ داری کا حق۔

رواہ البزار وابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۷۴ واتشوانہ الجوہر ۷۸۲

۲۴۸۹۲.....چالیس گھروں تک پڑوس کا اعتبار ہے۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزھری مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۲۴۸۹۳.....اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جس کا پڑوسی برا ہو جو اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کر لیتا ہو اور اسے باعث ثواب سمجھتا ہو حتیٰ کہ زندگی یا موت سے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت کرے۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابی ذر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۹۹

۲۴۸۹۴ قیامت کے دن جھگڑے میں سب سے پہلے مدمقابل ہونے والے دو پڑوسی ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر

۲۴۸۹۵.....پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۹۸۔

پڑوسی کے حقوق کا احترام

۲۴۸۹۶.....پڑوسی (کے حق) کا احترام پڑوسی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کے خون کا احترام۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۰۷

۲۴۸۹۷.....پڑوسی کا حق ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو،اگر مر جائے تم اس کے ساتھ چلو،اگر وہ تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر وہ محتاج و بدحال ہو جائے تم اس کا ستر کرو،اگر اسے خیر و بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکباد دو،اسے اگر مصیبت پہنچے تم اس کے دکھ درد کو محسوس کرو تم اس کی عمارت سے اونچی اپنی عمارت مت بناؤ کیونکہ ایسا کرنے سے تازہ ہوا بند ہو جائے گی۔تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے تکلیف مت پہنچاؤ الا یہ کہ ہانڈی سے اسے بھی کچھ دو۔ رواہ الطبرانی عن معاویۃ بن حیدۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۲۸

۲۴۸۹۸.....پڑوسی کو اذیت پہنچانے سے گریزاں رہو اور اس کی اذیت پر صبر کرو تفریق ڈالنے کے لیے موت کافی ہے۔

رواہ ابن المحبر عن ابی عبدالرحمن الحبلی مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۹۱۔

۲۴۸۹۹.....کتنے لوگ ہوں گے جو اپنے پڑوسیوں سے چمٹ جائیں گے اور کہیں گے یا اللہ! اس نے اپنا دروازہ مجھ پر بند کر رکھا ہے اور اپنے حسن سلوک سے مجھے دور رکھا ہے۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن ابن عمر

کلام:حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۸۔

۲۴۹۰۰.... میں دو بدترین پڑوسیوں کے درمیان رہتا تھا ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے درمیان چنانچہ وہ گوبر لا کر میرے دروازے پر ڈال دیتے تھے، اسی طرح بعض دوسری اذیت کی چیزیں بھی لاکر میرے دروازے پر ڈال دیتے۔ رواہ ابن سعد بن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۷۷۔

۲۴۹۰۱.... یہ کہ آدمی دس عورتوں سے زنا کرے بہتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے، اور یہ کہ آدمی دس گھروں سے چوری کرے یہ گناہ کمتر ہے اس سے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد واحمد بن حنبل والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۴۹۰۲.... پڑوسی کا بہت بڑا حق ہے۔ رواہ البزار والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعید بن زید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۴۱

۲۴۹۰۳...... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن الطلق بن علی

۲۴۹۰۴...... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا رہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم والبیهقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآ لی ۱۳۸۲۔

۲۴۹۰۵.... وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۰۶.... وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو پیٹ بھر کر کھائے جبکہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا پڑا ہو حالانکہ اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کا علم بھی ہو۔ رواہ البزار والطبرانی عن انس

۲۴۹۰۷.... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی سے اچھائی سے پیش آئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابی شریح وعن ابی هریرة

۲۴۹۰۸.... وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۴۹۰۹.... قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ تم دو پڑوسیوں کے درمیان بالشت بھر زمین کا ٹکڑا متنازعہ پاؤ خواہ وہ ٹکڑا زمین میں سے ہو یا گھر میں سے ان میں سے ایک نے دوسرے کے حصہ کو ہتھیا لیا ہے جو کہ ذراع کے بقدر ہوتا ہے چنانچہ سات زمینوں سے وہ ٹکڑا اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی مالک الاشجعی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۸۔

۲۴۹۱۰.... یا اللہ! میں مستقل قیام گاہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں چونکہ جنگل کا ساتھی رخصت ہو جاتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی هریرة

حصہ اکمال

۲۴۹۱۱.... پڑوسی کو اذیت مت پہنچاؤ اور اس کی اذیت پر صبر کرلو چونکہ تفریق کے لئے موت کافی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی عبدالرحمن الحبلی

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

۲۴۹۱۲.... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے برابر پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ پڑوسی کو وارث مقرر کریں گے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة

۲۴۹۱۳..... جبرئیل امین مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے حتی کہ میں انتظار کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے وارث ہونے کا مجھے حکم دے دیں گے۔رواہ الطبرانی عن محمد بن مسلمة

۲۴۹۱۴..... جبرئیل نے مجھے چالیس گھروں تک پڑوس کے ہونے کی وصیت کی ہے دس ادھر (سامنے) سے دس ادھر (پیچھے) سے دس یہاں (دائیں) سے اور دس وہاں۔(بائیں) سے۔رواہ البیهقی وضعفه عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرة ۱۹۵ والضعیفة ۲۷۴

۲۴۹۱۵..... خبردار(آس پاس کے) چالیس گھروں کا شمار پڑوس میں ہوتا ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے خوفزدہ ہو۔رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۱۰۹

۲۴۹۱۶..... پڑوس کا اعتبار دائیں طرف سے ساٹھ گھر، بائیں طرف سے ساٹھ گھر، پیچھے سے ساٹھ گھر اور سامنے سے ساٹھ گھروں سے ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۱۹۲ والمقاصد الحسنة ۳۶۔

۲۴۹۱۷..... تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبداللہ بن سلام والخرائطی عن ابن مسعود والخرائطی عن جابر بن سمرة الخرائطی طاعن ابن عباس الخرائطی عن ابی ھریرة

۲۴۹۱۸..... وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا جو اپنے پڑوسی کا اکرام نہیں کرتا۔رواہ ابن النجار عن علی

۲۴۹۱۹..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والضیاء عن ابی سعید

پڑوسی کو ایذاء سے بچائے

۲۴۹۲۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔رواہ الخطیب عن ابن شریح الخزاعی

۲۴۹۲۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۴۹۲۲..... اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں اللہ کی قسم مومن نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بوائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس کی شرارتیں۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی ھریرة والطبرانی عن ابی شراع الکعبی

۲۴۹۲۳..... اللہ کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مومن نہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ابن عن ابی شروع

۲۴۹۲۴..... قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اسلام نہیں لاتا یہاں تک کہ اس کا دل اسلام نہ لائے اور اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی بوائق سے محفوظ نہ ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: دھوکا دہی اور ظلم۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۲۴۹۲۵..... کسی شخص کا ایمان مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل مستقیم نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان راہ راست پر نہ ہو اور جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبیهقی فی شعب الایمان عن انس وحسن

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۲ وکشف الخفاء ۳۱۶۴۔

۲۴۹۲۶۔۔۔۔۔۔وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔ رواہ الحاکم عن انس

۲۴۹۲۷۔۔۔۔۔۔جس شخص نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی جس شخص نے اپنے پڑوسی سے لڑائی کی اس نے میرے ساتھ لڑائی کی جس نے میرے ساتھ لڑائی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ لڑائی کی۔

رواہ ابوالشیخ وابونعیم عن انس

۲۴۹۲۸۔۔۔۔۔۔کوئی شخص اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر شکم سیر نہیں ہوتا۔

رواہ ابن المبارک وابویعلی وابونعیم فی الحلیۃ والحاکم وسعید بن المنصور عن عمر

۲۴۹۲۹۔۔۔۔۔۔وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر کر رات گزرے جب کہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا ہو۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۴۹۳۰۔۔۔۔۔۔قیامت کے دن پڑوسی اپنے پڑوسی سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے میرے پروردگار اس سے سوال کر اس نے میرے اوپر اپنا دروازہ کیوں بند کیا اور اپنا کھانا کیوں مجھ سے روکے رکھا۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۰۳ والتنزیہ ۱۴۴۲

۲۴۹۳۱ قیامت کے دن کتنے پڑوسی ہوں گے جو اپنے پڑوسی سے چمٹ جائیں گے وہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! اس نے اپنا دروازہ بند کیے رکھا اور مجھے حسن سلوک سے روک رکھا۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن عمرو والدیلمی عن ابن عمر

۲۴۹۳۲۔۔۔۔۔۔جس شخص نے اپنے پڑوسی کے لیے اپنا دروازہ بند کردیا اپنے اہل خانہ اور مال سے خوفزدہ ہوکر (کہ میرا پڑوسی کھا جائے گا اور اہل خانہ بھوکے رہیں گے) یہ شخص مومن نہیں ہوسکتا وہ شخص مومن نہیں جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

پڑوسی سے شکایت کا ایک طریقہ

۲۴۹۳۳۔۔۔۔۔۔اپنا ساز وسامان اٹھاؤ اور گلی میں پھینک دو اور جب کوئی آنے والا آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے تو اس پر لعنت متحقق ہوجائے گی۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۲۴۹۳۴۔۔۔۔۔۔لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں کو دین نہیں پڑھاتے جو پڑوسیوں کو تعلیم نہیں دیتے جو انھیں وعظ نہیں کرتے نہ انھیں اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی بری باتوں سے روکتے ہیں۔ لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے علم نہیں حاصل کرتے ان سے دین نہیں سیکھتے اور نہ ہی ان کا وعظ سنتے ہیں۔ بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں انھیں دین سکھائیں انھیں وعظ کریں انھیں اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں بخدا! لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں دین سیکھیں وعظ سنیں ورنہ دنیا میں میں انھیں سخت سزا دوں گا۔

رواہ ابن راھویہ والبخاری فی الواحد وابن السکن والباوردی وابن مندہ عن علقمۃ بن عبدالرحمن بن ابزی عن ابیہ عن جدہ

ابن سکن کہتے ہیں یہ حدیث صرف ایک ہی سند سے مروی ہے اس کی سند صالح ہے لیکن اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن راھویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور سند یوں بیان کی ہے "عن علقمۃ بن سعید بن بزی عن ابیہ عن جدہ" اسی سند سے یہ حدیث طبرانی نے عبدالرحمن کے ترجمہ میں روایت کی ہے ابونعیم نے اس حدیث کو راجح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابزی کی روایت اور رویت درست نہیں ابن مندہ نے بھی یہی کہا ہے: ابن حجر نے الاصابہ میں لکھا ہے: ابن سکن کا کلام دونوں پر وارد ہے اس میں اصل اعتماد بخاری کا ہے اور اس کی انتہاء بھی اسی تک ہے۔ جب کہ محمد بن اسحاق بن راھویہ کی روایت شاذ ہے چونکہ علقمہ سعید کا بھائی ہے بیٹا نہیں۔

انتھی ورواہ صدرہ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ الی قولہ ولا یتعظون

۲۴۹۳۵..... کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ چنانچہ اگر وہ تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر محتاج ہو جائے تم اس کا ہاتھ تھام لو، اگر بیمار ہو جائے تم اس کی عیادت کرو، اگر مر جائے تم اس کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلو، اگر سے خیر و بھلائی پہنچے تم اسے مبارکباد دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو، تم اس کے مکان کے آگے اپنے مکان کے لمبی چوڑی عمارت کھڑی نہ کرو کہ اس کے مکان کی ہوا ہی رک جائے البتہ اس کی اجازت سے بنا سکتے ہو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی کچھ ہدیہ کرو اگر پھل اسے ہدیہ نہ کر سکو کم از کم اس سے مخفی رکھو، ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیٹا پھل لے کر باہر نکلے کہیں پڑوسی کے بچوں کو حسد نہ آنے لگے تمہاری ہنڈی کی بو پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے الا یہ کہ اسے بھی کچھ حصہ دو کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے پڑوسی کے حقوق بہت کم لوگ ادا کر پاتے ہیں جن پر اللہ کا رحم ہو، پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے بعض کے تین حقوق ہیں، بعض کے دو حقوق ہیں اور بعض کا ایک حق ہے وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں یہ وہ مسلمان پڑوسی ہے جو قریبی رشتہ دار ہو اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک قرابتداری کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے جس کے دو حقوق ہیں یہ مسلمان پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے اور ایک اسلام کا حق ہے اور وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کا پڑوس کا حق ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافر پڑوسی کو قربانی کا گوشت کھلا سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: مشرکین کو مسلمانوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھلایا جا سکتا۔

رواہ ابن عدی والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۹۳۶..... اے عائشہ جب تمہارے پاس پڑوسی کا بچہ آئے اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ دو چونکہ ایسا کرنے سے محبت بڑھتی ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۴۹۳۷..... اے مومن عورتوں کی جماعت! تم میں سے کوئی پڑوسی اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کے جلے ہوئے کھر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ **رواہ مالک و البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی عن حواء**

۲۴۹۳۸..... اے انس! وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس کا پڑوسی بھوکا رات بسر کرے حالانکہ اسے (اس کے بھوکے ہونے کا) علم ہو۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۴۹۳۹..... کسی قیام گاہ میں برے پڑوسی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ مسافر پڑوسی جب چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

پڑوسی کی دیوار پر لکڑی (شہتیر وغیرہ) رکھنا

۲۴۹۴۰..... کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑ رکھنے سے منع نہ کرے۔ **رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ وابن ماجہ عن ابن عباس واحمد بن حنبل وابن ماجہ عن مجمع بن یزید ورجالہ کثیر من الانصار**

اکمال

۲۴۹۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے اس کی دیوار پر لکڑی رکھنے کی اجازت طلب کرے وہ اس سے انکار نہ کرے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: صحیح وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۴۹۴۲..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا مطالبہ کرے اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ **رواہ البیہقی عن ابن عباس**

۲۴۹۴۳..... جو شخص (پڑوسی میں) دیوار تعمیر کرے وہ اپنے پڑوسی کو دیوار پر شہتیر رکھنے دے۔ **رواہ الطبرانی عن ابن عباس**

۲۴۹۴۴.....تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے ہرگز نہ روکے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس
۲۴۹۴۵.....تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ روکے کہ وہ اس کی دیوار پر شہتیر رکھے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس
۲۴۹۴۶.....تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے جب غیر آباد زمین میں راستے پر تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو راستے کی مقدار سات ہاتھ مقرر کردو۔رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والبیھقی عن ابن عباس
۲۴۹۴۷.....پڑوسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑیاں رکھنے سے منع کرے۔
رواہ البیھقی فی السنن وصححہ عن ابی ھریرۃ
۲۴۹۴۸.....پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھے گا جب وہ اسے اپنی دیوار پر شہتیر بھی نہیں رکھنے دیتا۔
رواہ الطبرانی عن ابی شریح الکعبی
۲۴۹۴۹.....پڑوسی پڑوسی سے کس بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے جب وہ اسے اپنی دیوار پر (مکان کی) لکڑیاں بھی نہیں رکھنے دیتا۔
رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عنہ

سواری کے حقوق

۲۴۹۵۰.....سواری پر بوجھ (تھیلے وغیرہ) پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ بند ہوتے ہیں اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔
رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزھری ووصلہ البزار وابویعلی والطبرانی فی الاوسط عنہ عن سعید ابن المسیب عن ابی ھریرۃ نحوہ
۲۴۹۵۱.....ان گونگے چوپایوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اچھی طرح سے ان پر سوار ہو اور انھیں اچھا چارہ دو۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن خزیمۃ وابن حبان عن سھل بن الحنظلیۃ
۲۴۹۵۲.....جب تم میں سے کوئی شخص سواری پر سوار ہوا سے چاہیے کہ سواری کو نرم راستے پر چلائے چونکہ اللہ تعالیٰ قوی اور ضعیف (ہر طرح کی) سواری پر سوار کرتا ہے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمرو بن العاص
کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۳۔
۲۴۹۵۳.....جب تم ان گونگے چوپایوں پر سوار ہو تو ان پر سوار ہو کر جلدی سے آگے بڑھو اور جب قحط سالی ہو سواریوں کو جلدی سے لے جاؤ تمہیں رات کے وقت سفر کرنا چاہیے چونکہ رات کی مسافت کو اللہ تعالیٰ لپیٹ دیتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن مغفل
۲۴۹۵۴.....جب تم ان چوپایوں پر سوار ہو اور انھیں ان کا حق دو یعنی مختلف منازل میں پڑاؤ کرو شیاطین بن کران پر مت بیٹھے رہو۔
رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۴ والکشف الالٰہی ۱۲۷
۲۴۹۵۵.....جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدنا چاہے اسے چاہیے کہ اونٹ کی کوہان کا اوپر والا حصہ ہاتھ میں پکڑ کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمر
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۰۔

جانوروں کے حقوق ادا کرنا

۲۴۹۵۶.....جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کررہے ہو تو چوپایوں کو اس زمین کا حصہ دو اگر تم قحط زدہ زمین میں سفر کررہے ہو تو وہاں سے جلدی

جلدی آگے بڑھ جاؤ اور جب تم رات کو کسی جگہ پڑاؤ کرنا چاہو تو سرراہ چری ہوئی زمین پر پڑاؤ نہ ڈالو چونکہ ہر چوپائے کا مخصوص ٹھکانا ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن انس

۲۴۹۵۷...... شفقت و مہربانی سے چوپایوں پر سوار ہو اور نرمی سے انھیں چھوڑو، راستے اور بازاروں میں چوپایوں کو گفتگو کے لیے کرسیاں نہ بنائے رکھو بیشتر سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والطبرانی والحاکم عن معاذ بن انس عن ابیہ

کلام :...... حدیث ضعیف دیکھئے ضعیف الجامع ۷۸۳ ہیثمی کہتے ہیں اس حدیث کی بعض اسانید کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ سہل بن معاذ میں قدرے ضعف ہے گو ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے۔

۲۴۹۵۸...... کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چوپائے کے منہ پر داغ لگائے اور اسے منہ پر مارے۔

رواہ ابوداؤد عن جابر

۲۴۹۵۹...... تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے میری نسبت زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی عن بریدۃ

۲۴۹۶۰...... آدمی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اپنی سواری پر آگے بیٹھے (اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھائے) اور اپنے بستر پر خود بیٹھے اور اپنے کجاوے میں خود امامت کرائے۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حنظلۃ

۲۴۹۶۱...... میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تم اپنے چوپایوں کی پشتوں کو منبر بنالو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تو چوپایوں کو تمہارے لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان پر سوار ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکو جہاں اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین عطا کی ہے تا کہ تم ان جانوروں پر سوار ہو کر اپنی حاجتیں پوری کر سکو۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۶۲...... آدمی اپنی سواری کے سینے (آگے) کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی جس جگہ بیٹھا ہو اٹھ کر چلا جائے اور جب واپس لوٹے اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۴۹۶۳...... آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور اپنے گھر میں نماز پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ البتہ اگر حکمران ہو اور لوگ اس پر مجتمع ہوں تو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن فاطمۃ الزھراء

کلام :...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۔

۲۴۹۶۴...... سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ الطبرانی عن بریدۃ واحمد بن حنبل والطبرانی عن قیس بن سعد وحبیب بن مسلمۃ واحمد بن حنبل عن عمر والطبرانی عن علقمۃ بن مالک الخطمی وابوداؤد عن عروۃ بن مغیث الانصاری والطبرانی فی الاوسط عن علی والبزار عن ابی ھریرۃ وابونعیم عن فاطمۃ الزھراء

۲۴۹۶۵...... سواری کا مالک سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ وہ خود ہی اگر دوسرے کو اجازت دے دے۔ رواہ ابن عساکر عن بشیر

کلام :...... حدیث ضعیف دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۴۰ اور ترتیب الموضوعات ۴۱۰

۲۴۹۶۶...... بدترین گدھا چھوٹے قد والا کالا گدھا ہے۔ رواۃ العقیلی عن ابن عمر

۲۴۹۶۷...... اونٹ شیاطین سے پیدا کیے گئے ہیں ہر اونٹ کے پیچھے ایک شیطان ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور عن خالد بن معدان

۲۴۹۶۸...... ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا اونٹوں پر نرمی سے سوار ہو فی الواقع اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۴۹۶۹...... ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر تمہیں اپنی حاجتوں میں درماندگی پیش نہیں آئے گی۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی

ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے

۲۴۹۷۰۔۔۔۔۔کوئی اونٹ ایسا نہیں جس کی کوہان پر شیطان نہ ہو جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کر لیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے پھر ان سے اپنے لیے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی لاس

۲۴۹۷۱۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو جانور کو عذاب پہنچائے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابن عمر

۲۴۹۷۲۔۔۔۔۔تیسرا شخص ملعون ہے یعنی تیسرا شخص جو سواری پر بیٹھا ہو۔رواہ الطبرانی عن المهاجر بن قنفذ

کلام:۔۔۔۔۔حدیث قابل غور ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۲۰ والکشف الالہی ۳۰۳

۲۴۹۷۳۔۔۔۔۔جس قسم کا برتاؤ تم لوگ جانوروں کے ساتھ کرتے ہو اگر تمہیں بخش دیا جائے تو تم میں سے بہت سارے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی۔

(رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی الدرداء

۲۴۹۷۴۔۔۔۔۔چوپایوں کو ایک دوسرے پر برانگیختہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔رواہ ابو داؤد والترمذی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔سند کے اعتبار سے حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۳۶

۲۴۹۷۵۔۔۔۔۔چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد والنسائی عن معاویہ

۲۴۹۷۶۔۔۔۔۔ریشم اور چیتوں کے چمڑوں پر سوار مت ہو یعنی ریشم اور چیتے کے چمڑے سے بنی ہوئے زینوں پر سوار مت ہو۔رواہ ابو داؤد عن معاویۃ

۲۴۹۷۷۔۔۔۔۔گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۴۹۷۸۔۔۔۔۔چیتوں پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی ریحانۃ

۲۴۹۷۹۔۔۔۔۔جانوروں کے منہ پر داغ لگانے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن جابر

اکمال

۲۴۹۸۰۔۔۔۔۔ان چوپایوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انہیں کھلاؤ تاکہ موٹے ہو جائیں اور جب صحت مند ہوں تب ان پر سواری کرو۔

رواہ الطبرانی عن سهل بن الحنظلیۃ

۲۴۹۸۱۔۔۔۔۔موٹے جانور کی قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سوار ہو، پانی والے دن دودھ دوہو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن الشرید بن سوید

۲۴۹۸۲۔۔۔۔۔اس چوپائے کے معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تھکاتا ہے۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن جعفر

۲۴۹۸۳۔۔۔۔۔اس سواری کا مالک کہاں ہے؟ اس کے معاملہ میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا یا تو اسے گھاس چارا کھلا دیا اس کو کھلا چھوڑ دو تاکہ خود اپنا پیٹ بھر لے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۴۹۸۴۔۔۔۔۔خبردار! ایسا مت کرو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تاکہ خود اپنی موت مر جائے۔رواہ عبد بن حمید عن جابر

ایک اونٹ کو اس کے مالکان نے ذبح کرنا چاہا اس پر اونٹ نے شکایت کی۔

۲۴۹۸۵۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کا مثلہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابن عمر

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۴۳

جانوروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

۲۴۹۸۶...... کیا میں نے تجھے جانوروں کے منہ پر داغ لگاتے نہیں دیکھا ان گونگے جانوروں کے منہ پر داغ مت لگاؤ عرض کیا گیا: میں کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا: گردن کے اگلے حصہ پر۔ رواہ الطبرانی عن نقادة بن عبداللہ الاسدی

۲۴۹۸۷...... کوئی شخص بھی ہرگز جانور کے منہ پر نشان (داغ لگا کر) نہ لگائے اور نہ ہی منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق عن جابر

۲۴۹۸۸...... اے جناؤ! کیا تم نے جانور میں کوئی ہڈی نہیں پائی جس پر تم داغ لگاتے اور صرف منہ ہی پایا ہے خبردار تمہیں اس کا بدلہ دینا ہوگا۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاہین والطبرانی وابو نعیم وسعید بن المنصور عن جنادة الغیلانی قال ابن السکن: لااعلم لہ غیر

۲۴۹۸۹...... جس شخص نے ایسا کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر نشان تھا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۰...... میں نے رات گزاری اور فرشتے مجھے گھوڑوں کے روکنے اور تھکانے کے متعلق کوستے رہے۔ رواہ ابن عساکر عن عائشة

۲۴۹۹۱ جو شخص سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا تم میں سے جو شخص سفر پر جائے اور جب واپس لوٹے گھر والوں کے لے ہدیہ لائے اگرچہ اپنے تھیلے میں پتھر ڈال کر ہی لے آئے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء وفیہ الوضین بن عطاء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ سند میں وضین ابن عطاء ہے۔

۲۴۹۹۲...... جو شخص اپنی سواری سے اتر کر ایک وقفہ پیدل چلا گویا اس نے غلام آزاد کیا۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۴۹۹۳...... جس شخص نے سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی "سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین" پھر وہ نیچے اترنے سے پہلے مر گیا وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابو الشیخ وابونعیم عن ابی ھریرة

۲۴۹۹۴...... جو مسلمان شخص بھی سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو کچھ میں نے کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہنستے ہوئے متوجہ ہوتا ہے جیسے میں تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

رسول اللہ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تین بار تکبیر کہی تین بار تسبیح کہی اور ایک بار تہلیل کہی پھر ہنسے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۴۹۹۵...... جب کوئی شخص چوپائے پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کے پیچھے شیطان سوار ہو جاتا ہے اور کہتا ہے گانا گاؤ اگر گا نا نہ گا سکتا ہو تو کہتا ہے گانے کی تمنا تو کرلو وہ گانے کی تمنا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے نیچے اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۴۹۹۶...... ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور پھر اس سے خدمت لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا فرماتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۴۹۹۷...... ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہوتا ہے جب تم اونٹ پر سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن عمر

۲۴۹۹۸...... یا اللہ! اپنی راہ میں اونٹ کی سواری عطا فرما، بلاشبہ تو ہی قوی وضعیف اور خشک تر کو بحروبر میں سوار کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن فضالة بن عبید

۲۴۹۹۹...... آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے اور آدمی اپنے بچھونے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ البیھقی عن انس

۲۵۰۰۰...... سواری کا مالک اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے البتہ تم اپنا حق مجھے سونپ دو۔ رواہ الحاکم عن بریدة

مملوک (غلام) کے حقوق اور صحبت کا بیان

۲۵۰۰۱... حبشیوں کو اپنے غلام بناؤ چونکہ حبشیوں میں سے تین اشخاص اہل جنت کے سردار ہیں لقمان حکیم نجاشی اور بلال موذن۔
رواہ ابن حبان فی الضعفاء والطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۱۳ و ترتیب الموضوعات ۶۲۵۔

۲۵۰۰۲... اپنے مملوکین کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن علی

۲۵۰۰۳... نماز اور اپنے مملوکین کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ رواہ الخطیب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۵۰۰۴... دو کمزوروں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو: غلام لوگ اور عورت کے متعلق۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۹

۲۵۰۰۵... چہرے سے اجتناب کرو چہرے پر مت مارو۔ رواہ ابن عدی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ۔ ضعیف الجامع ۱۴۳

۲۵۰۰۶... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے جھگڑے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۰۰۷... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے گریز کرے۔ رواہ ابوداؤد الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۰۸... اپنے بھائی کو معاف کردو، اگر بدلہ لینا ہی چاہو تو زیادتی کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے گریز کرو۔
رواہ الطبرانی وابونعیم فی المعرفۃ عن جزء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۸۸۔

۲۵۰۰۹... تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ جس کا بھائی اس کی ملکیت میں ہو اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اسے اپنا لباس پہنائے اس کی طاقت سے بڑھ کر اس سے کام نہ لے، اگر کوئی ایسا کام اس کے سپرد کرے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو تو اس کی مدد کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ذر

۲۵۰۱۰... جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے جو اس کا پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہو سکتا ہے اسے چاہیے کہ خادم کو اپنے ساتھ بٹھائے اگر اسے اپنے ساتھ نہ بٹھانا چاہتا ہو تو کم از کم اسے ایک یا دو لقمے دے دے۔
رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۱۱... جب غلام چوری کرے اسے بیچ ڈالو گو نصف اوقیہ (۲۰ درہم) چاندی کے بدلے میں کیوں نہ بیچنا پڑے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۴۹ و ضعیف الادب ۳۳۔

۲۵۰۱۲... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر دے تو اسے مارنے سے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا لو یعنی مارنے سے رک جاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتحاف ۳۰ والضعیفۃ ۱۴۴۱

۲۵۰۱۳... اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو نیز وہی کپڑے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو انھیں بیچ ڈالو اے اللہ کے بندو! انھیں عذاب مت دو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن سعد عن زید بن خطاب

۲۵۰۱۴.....تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، جو کام تم سے نہ ہوسکے اس میں ان کی مدد طلب کرو اور جو کام ان سے نہ ہوسکے اس میں ان کی مدد کرو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن رجل)

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۱۸۷

۲۵۰۱۵.....غلام خریدو اور انھیں اپنے رزق میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ ان کی عمریں تھوڑی اور رزق قلیل ہوتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفۃ ۲۵۷

۲۵۰۱۶.....اے ابومسعود! جان لے جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ مسلم عن ابی مسعود

مملوک غلام کے ساتھ حسن سلوک

۲۵۰۱۷.....تمہارا مملوک تمہاری کفایت کرسکتا ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے پھر وہ تمہارا بھائی ہے اپنی اولاد کی طرح اس کا اکرام کرو اور جو کھانا تم کھاؤ وہی اسے کھلاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی بکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۹۔

۲۵۰۱۸.....جس شخص نے غیر شادی شدہ خادم رکھا پھر عورتوں نے اس سے زنا کرلیا، خادم پر وہی گناہ ہوگا جو عورتوں پر ہوگا البتہ عورتوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔ رواہ البزار عن سلمان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۳۱۔

۲۵۰۱۹.....جس شخص نے اپنے غلام کو ناکردہ گناہ پر حد جاری کی یا طمانچہ مارا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۰۲۰.....جس شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا یا اس کی پٹائی کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داد عن ابن عمر

۲۵۰۲۱.....جس شخص نے ظلم کرتے ہوئے اپنے غلام کو مارا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۲۲.....جس شخص نے والدہ (باندی) اور اس کے بچے میں تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں میں تفریق ڈالے گا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابی ایوب

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۴۳ والتمییز ۱۷۱

۲۵۰۲۳.....والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق مت ڈالو۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی بکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۶ وضعیف الجامع ۶۲۸۰

فائدہ:.......والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق نہ ڈالنے کا معنی یہ ہے کہ جس باندی کا ہاں بچہ ہو اس باندی کو تنہا، بچے کو الگ کرکے نہ بیچا جائے یعنی پہلے تو ایسی باندی بیچی ہی نہ جائے اگر بیچنا ہی ہو تو بچے کو اس کے ساتھ رہنے دیا جائے۔

۲۵۰۲۴.....اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالے اور جو دو بھائیوں کے درمیان تفریق ڈالے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی موسی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۳

فائدہ:......حدیث کے دوسرے حصہ کا معنی یہ ہے کہ دو غلام جو آپس میں سگے بھائی ہوں ان میں سے ایک کو کہیں دور بیچ دیا جائے کہ دونوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے ایسا کرنا انسانی ہمدردی کے خلاف ہے۔

۲۵۰۲۵......جس نے تفریق ڈالی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۲۲

۲۵۰۲۶......جس نے تفریق ڈالی وہ ملعون ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عمران

غلام پر الزام لگانے کی سزا

۲۵۰۲۷......جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ غلام اس تہمت سے بری الذمہ ہو تہمت لگانے والے کو قیامت کے دن بطور حد کوڑے لگائے جائیں گے الا یہ کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۲۸......میں نے تمہارے خادم کے کام میں جو تخفیف کی ہے وہ قیامت کے دن تمہارے میزان میں باعث اجر وثواب ہوگی۔

رواہ ابویعلیٰ وابن حبان و البیھقی فی شعب الایمان عن عمرو بن حریث

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۸۔

۲۵۰۲۹......ہلاکت ہے مالک کے لیے مملوک (کے حق) سے ہلاکت ہے مملوک کے لیے مالک (کے حق) سے۔ رواہ البزار عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۲

۲۵۰۳۰......اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مت مارو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب

۲۵۰۳۱......غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں کیا معلوم کہ تم نے کن حالات کا سامنا کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۹ وضعیف الجامع ۲۶۴۱

۲۵۰۳۲......اپنے برتنوں پر اپنی باندیوں کو مت مارو چونکہ ان کی بھی ایک مدت مقرر ہے جس طرح عام لوگوں کی مدتیں مقرر ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن کعب بن عجرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ وضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۲۵۰۳۳......اپنے غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو انھیں اچھے کپڑے پہنائے رہو ان کے پیٹ بھرتے رہو اور ان کے لیے نرم بات کرو۔

رواہ ابن سعد والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۰۳۴......جس شخص نے یا عورت نے اپنی باندی سے کہا: اے زانیہ حالانکہ وہ اس کے زنا کرنے پر مطلع نہیں ہوا، قیامت کے دن بطور حد اسے کوڑے لگائے جائیں گے جب کہ دنیا میں ان کے لیے حد نہیں۔ رواہ الحاکم عن عمرو بن العاص

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۳۔

۲۵۰۳۵......خادم کے ساتھ کھانا کھانے میں تواضع ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۵۰۳۶......تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے غلاموں کے لیے سب اچھا ہو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۰۳۷......اپنا کوڑا وہاں رکھو جہاں اسے خادم دیکھتا ہے۔ رواہ البزاز عن ابن عباس

۲۵۰۳۸......غلاموں کو ان کی عقل کے بقدر سزا دو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۸۳ وضعیف الجامع ۳۶۷۲۔

۲۵۰۳۹......بندے کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق بندے سے ہے جب تک اس کی خدمت نہیں کی جاتی جب اس کی خدمت کی جاتی

ہے تو اس پر حساب لاگو ہوتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۲

۲۵۰۴۰ ... جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی مسعود

۲۵۰۴۱ ... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو چہرے پر داغ لگائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۰۴۲ ... جس شخص نے غلاموں پر فخر کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔رواہ الحکیم عن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۴۲ والشذرۃ ۹۲۹

۲۵۰۴۳　آقا پر غلام کے تین حقوق ہیں نماز سے اسے جلدی نہ کرائے کھانے سے اسے نہ اٹھائے اور مکمل طور پر اسے پیٹ بھر کر کھانے دے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۵۳

۲۵۰۴۴　جب تمہارے پاس تمہارا خادم کھانا لے کر آئے اسے اپنے ساتھ بٹھالو یا اسے کچھ دے دو چونکہ اس نے کھانے کی تپش اور دھواں برداشت کیا۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۵۰۴۵　جب تم میں سے کسی کا خادم ہو جو اس کا کام پورا کردیتا ہو وہ اسے کھانا کھلائے یا اپنے کھانے میں سے اسے لقمہ دے دے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

مملوک غلام سے طاقت کے مطابق خدمت لینا

۲۵۰۴۶　غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا واجب ہے اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اگر کوئی ایسا کام اسے سونپ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس میں اس کی مدد کرو اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۴۷　غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانے اور کپڑے کا بندوبست کرنا واجب ہے ایسا ہی کام اس کے سپرد کیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو، اگر اس کی طاقت سے بڑے کام اس سے لو تو اس کی مدد کرو، اے اللہ کے بندو! مخلوق کو عذاب مت دو وہ بھی تمہارے جیسے ہیں۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۴۸　دستور کے مطابق غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا جائے اور اسے وہی کام سونپا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبیہقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۲۵۰۴۹　اگر تمہارے پاس غلام ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو غلاموں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے وہ انھیں بیچ دے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۰　جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آقا) کے پاس آئے اور اس سے کوئی چیز (سازوسامان یا مال وغیرہ) کا مطالبہ کرے اور آقا دینے سے انکار کرے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ آئے گا جو اس فاضل چیز کو نگل جائے گا جس سے اس نے غلام کو منع کیا تھا۔

رواہ الطبرانی عن معاویہ بن حیدۃ

۲۵۰۵۱　جو شخص بھی اپنے مولیٰ (آزاد کرنے والے آقا) سے کوئی فالتو چیز طلب کرتا ہے اور آقا انکار کردیتا ہے قیامت کے دن ایک گنجا سانپ لایا جائے گا جو وہ چیز نگل جائے گا۔رواہ ابو داؤد عن معاویہ بن حیدۃ

۲۵۰۵۲.....اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے تجھ میں جاہلیت کی بو پائی جارہی ہے یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، جوان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کر سکے وہ انہیں بیچ ڈالے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۰۵۳ تیرے غلاموں نے تیرے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور جو تیرے پاس انھوں نے جھوٹ بولا ہے اس کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انہیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے بقدر ہوئی تو حساب برابر سرابر رہے گا نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ نقصان میں تو نے انہیں جو سزا دی ہے وہ اگر ان کے گناہوں سے کمتر ہوئی تو یہ تمہارے حق میں فضیلت کی بات ہوگی اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی "ونضع الموازین القسط لیوم القیامة" الآیہ قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عائشة

۲۵۰۵۴.....تم میں سے جو شخص خادم خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کے لیے نہایت اچھی ثابت ہوگی۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷ احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے ۳۱۹

۲۵۰۵۵..... جب تم میں سے کوئی شخص نوکر خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللهم انی اسئلک خیره وخیر ما جبلته علیه واعوذبک من شره وشر ما جبلته علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر وبرکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

اسی طرح

اور جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

اللهم انی اسالک خیرها وخیر ماجبلتها علیه واعوذبک من شرها وشر ماجبلتها علیه.

یا اللہ میں تجھ سے اس کی خیر وبرکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر وبرکت کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

اس کیلئے برکت دعا کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص اونٹ خریدے تو اس کی کوہان پکڑ کر برکت کی دعا کرے اور مذکور بالا دعا پڑھے۔

رواہ ابن ماجه عن عمرو بن شعیب عن جده

۲۵۰۵۶..... جو شخص غلام خریدے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ یہ اس کے لیے بہت اچھی ہے۔ رواہ ابن النجار عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۳۶ والتنزیہ ۲۵۴۲۔

اکمال

۲۵۰۵۷ جتنی قدرت تم اپنے غلام پر رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ تمہارے اوپر قدرت رکھتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح عن ابی مسعود

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنا غلام کو مارا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ۲۵۰۴۰ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۰۵۸ وہ اسلام میں تمہارا بھائی ہے اسے اتنا ہی کام سونپو جس کی وہ طاقت رکھتا ہو اسے وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اسے وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو اگر تم اسے ناپسند کرو تو بیچ ڈالو لیکن غلام کو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

۲۵۰۵۹.....تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو غالب کاموں میں ان سے مدد لو اور جو کام انھیں مغلوب کردے اس میں ان کی مدد کرو۔رواہ احمد بن حنبل البخاری فی الادب المفرد عن رجل من الصحابة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الادب ۳۵ وضعیف الجامع ۸۱۔

۲۵۹۰۶۰.....غلام خریدو اور انھیں اپنے کسب وکمائی میں شریک کرو، حبشیوں سے گریز کرو چونکہ انکی عمریں تھوڑی اور کمائی قلیل ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

حدیث ۲۵۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۶۳ والضعیفة ۲۵۔

۲۵۰۶۱.....تم نے سچ کہا وہ تمہارا بھائی اور تمہارے باپ کا بیٹا ہے تمہارا باپ اور ماں آدم اور حواء ہیں تمہارے اس سلوک کا اجر عظیم ہے۔

رواہ ابن قانع عن بشر بن حنظلة الجعفی

۲۵۰۶۲.....جو کھانا تم خود کھاتے ہو وہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ اور جو کپڑے خود پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ۔

رواہ مسلم وابن حبان عن ابی الیسر وابن سعد عن ابی ذر وابن سعد عن ابی الدرداء والبخاری فی الادب عن جابر

۲۵۰۶۳.....فقیر مالدار شخص کے پاس آزمائش ہے کمزور طاقتور کے پاس آزمائش ہے غلام آقا کے لیے آزمائش ہے آقا کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اسے وہی کام سونپے جس کی انجام دہی کی اس میں طاقت ہو وہ اس کی مدد کرتا رہے اگر ایسا نہ کرسکے کم از کم اسے سزا تو نہ دے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۴۰۶۴.....غلاموں سے ایسا کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہوں انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور انھیں وہی کپڑے پہناؤ جو تم پہنتے ہو، جس سے تم راضی ہو اسے روک لو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۵۰۶۵.....تم اپنے خادم کے کام میں جو تخفیف بھی کروگے وہ تمہارے اعمال کی ترازو میں باعث اجر وثواب ہوگا۔

رواہ ابن حبان وابویعلیٰ عن عمرو بن حریث

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۹۔

۲۵۰۶۶.....غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں خبر نہیں دی تھی کہ اس امت کے مملوکین اور غیر شادی شدہ لوگ سب امتوں سے زیادہ ہوں گے؟ فرمایا: جی ہاں۔ غلاموں کا اکرام کرو جیسا تم اپنی اولاد کا اکرام کرتے ہو، انھیں وہی کھانا کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۲۵۰۶۷.....غلام کے لیے کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کرنا مالک پر واجب ہے اور اس سے وہی کام لیا جائے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرة

غلام کو اپنے ساتھ کھلانا

۲۵۰۶۸.....جب تمہارا غلام تمہارے لیے کھانا تیار کرے، وہ کھانے کی حرارت کا مالک ہے، لہٰذا آقا غلام کو اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے اگر انکار کرے تو اس کے ہاتھ پر اس کے پکائے ہوئے کھانے میں سے کچھ رکھ دے۔رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۵۰۶۹.....خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تواضع ہے، جو شخص خادم کے ساتھ کھانا کھاتا ہے جنت اس کی مشتاق رہتی ہے۔

رواہ ابو الفضل جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹۱ والتنزیہ ۲۶۷۔
۲۵۰۷۰......جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے اس کی حرارت اور پکانے کی مشقت برداشت کرے اور آقا کے قریب لائے آقا کو چاہیے اسے اپنے پاس بٹھائے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے یا اسے ایک لقمہ دے دے جو اس کی ہتھیلی پر رکھ دے اور کہے: یہ کھالو۔
رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ
۲۵۰۷۱......تم نے سچ کہا وہ ایسی زمین ہے جو سختی پر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے، جب تک اس کے باسی اپنے ہاتھوں سے کام کرتے رہیں گے اور اپنے غلاموں کو کھلاتے پلاتے رہیں گے وہ سرزمین ہلاکت کا باعث نہیں بنے گی۔رواہ ابو داؤد الطیالسی عن یزید بن معبد
۲۵۰۷۲......مالک پر غلام کے تین حقوق ہیں، آقا اسے نماز میں جلدی نہ کرائے کھانا کھاتے وقت اسے نہ اٹھائے اور جب غلام بیچنے کا مطالبہ کرے اسے بیچ دے۔رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس قال ابن عساکر حدیث غریب
۲۵۰۷۳......رات کے وقت اپنے غلاموں سے خدمت مت لو چونکہ رات ان کے لیے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔
رواہ الدیلمی عن عائشۃ وفیہ بحر بن کثیر مجمع علی ترکہ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اس کی سند میں بحر بن کثیر ہے اس کے ترک پر محدثین کا اجماع ہے۔
۲۵۰۷۴......جو غلام بھی اپنے آقا کے پاس آتا ہے اور اس سے بچی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ انکار کر دیتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک گنجا سانپ اس پر مسلط کر دے گا جو اسے قضاء سے پہلے ڈستا رہے گا۔
رواہ احمد بن حنبل والطبرانی و البیہقی فی شعب الایمان والبزار عن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ
۲۵۰۷۵......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔رواہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ
۲۵۰۷۶......تمہارے غلاموں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہے جو تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے ساتھ جو جھوٹ بولا ہے اس سب کا حساب کیا جائے گا اور تو نے انھیں جو سزا دی ہے اس کا بھی حساب کیا جائے گا اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں کے بقدر ہوئی تو معاملہ برابر سرابر ہے گا جو نہ تیرے حق میں ہوگا اور نہ ہی تیرے نقصان میں۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان کے کردہ گناہوں سے زیادہ رہی تو زیادتی کا تم سے بدلہ لیا جائے گا کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی۔ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا الآیۃ
قیامت کے دن، ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کہ کسی جان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال غریب ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ
ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے بہت سارے غلام ہیں جو میرے سامنے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے خیانت کرتے ہیں اور میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں اس کی پاداش میں میں انھیں برا بھلا کہتا ہوں اور انھیں مارتا ہوں میرا ان کے متعلق کیا معاملہ ہوگا۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ حدیث ۲۵۰۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔
۲۵۰۷۷......اگر یہ مار غلاموں کے حق میں سود مند تھی (تو اس میں کوئی حرج نہیں) ورنہ قیامت کے دن تم سے بدلہ لیا جائے گا۔
رواہ الحکیم عن زید بن مسلم
روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ غلاموں کو مارنے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
۲۵۰۷۸　عرض کی گئی: غلاموں کو گالی دینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ عرض کیا: اس کی مثال یہ ہو سکتی ہے جیسا کہ ہم اپنی اولاد کو سزا دیتے ہیں اور انھیں برا بھلا بھی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: غلام اولاد کی طرح نہیں ہیں تم اپنی اولاد پر تہمت بھی لگا سکتے ہو، جس شخص نے اپنے غلام کو بدون حد کے مارا حتیٰ کہ اس کا خون بہہ نکلا اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس
۲۵۰۷۹......غلاموں کا گناہ اور تمہاری دی ہوئی سزا کا وزن کیا جائے گا اگر تمہاری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ نکلی تو تم سے اس کا مواخذہ کیا جائے گا۔ ان کے گناہوں اور تمہاری پہنچائی ہوئی اذیت کا موازنہ کیا جائے گا اگر تمہاری اذیت زیادہ رہی تو اس کا بدلہ بھی تم سے لیا جائے گا، بلاشبہ

تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق تہمت زدہ نہیں کیا جاتا اور اس طرح اپنے آپ کو خوش نہ رکھو کہ تم پیٹ بھر کر کھاؤ اور غلام بھوکا رہے تم کپڑے پہنو اور وہ ننگا رہے۔ رواہ الحکیم عن رفاعة بن رافع الزرقی

۲۵۰۸۰... غلام کے گناہ کا تمہاری دی ہوئی سزا کے ساتھ موازنہ ہوگا گر برابر سرابر نکلے تو نہ تمہارے حق میں کچھ فائدہ رہا اور نہ تمہارے نقصان میں اگر تمہاری سزا زیادہ رہی تو یہ ایسی چیز ہے جس کا مواخذہ قیامت کے دن تمہاری نیکیوں سے کیا جائے گا۔ رواہ الحکیم عن زیاد بن ابی زیاد مرسلا

۲۵۰۸۱... برتن توڑ دیئے پر اپنی باندیوں کو مت مارو تمہاری مقررہ مدتوں کی طرح ان کی مدتیں بھی مقرر ہیں۔ رواہ الدیلمی عن کعب بن عجرة

کلام:... حدیث کی اصل میں آجالکم کی بجائے آجال الناس ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۵ وضعیف الجامع ۶۲۴۰

۲۵۰۸۲... غلام کو مت مارو چونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ غفلت میں تم ان پر کیا کچھ کر گزرو گے۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمر

۲۵۰۸۳... معاف کر دو، اگر سزا ہی دو تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔ رواہ الطبرانی عن جزء

۲۵۰۸۴... اسے معاف کرو ایک دن میں ستر بار، یعنی خادم کو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حسن غریب عن ابن عمر

۲۵۰۸۵... غلاموں کو ایک دن میں ستر مرتبہ معاف کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۰۸۶... بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اللہ کا تعلق اس کے ساتھ جب تک وہ خدمت نہیں لیتا چنانچہ جب بندے کی خدمت کی جاتی ہے اس پر حساب واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ نعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۸... بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے جب تک وہ خدمت نہیں لیتا جب خدمت لینا شروع کر دیتا ہے پھر اس پر حساب واقع ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیهقی وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۵۰۸۹... اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلی عن انس

۲۵۰۹۰... جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے اسے لے لو میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔
رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی ہریرة

۲۵۰۹۱... جب غلام بھاگ جائے پھر دوسری مرتبہ بھی بھاگ جائے تو اسے بیچ دو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت دو۔
رواہ ابن عدی عن ابی ہریرة

۲۵۰۹۲... جس شخص کی باندی ہو جس سے وہ ہمبستری کرتا ہو اگر چالیس دن تک اس نے باندی سے ہمبستری نہیں کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔
رواہ الدیلمی عن ابن عمرو

۲۵۰۹۳... سب سے برا غلام حبشی ہوتا ہے جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے، چوری کرتا ہے۔
رواہ ابونعیم عن عبادبن عبداللہ بن ابی رافع عن ابیه عن جده

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۹۹۱ وکشف الخفاء ۱۹۳

۲۵۰۹۴... حبشیوں میں کوئی بھلائی نہیں جب بھوکے ہوتے ہیں چوری کرتے ہیں، اگر ان کے پیٹ بھرے ہوں تو زنا کرتے ہیں، البتہ ان میں دو اچھی عادتیں بھی ہیں کھانا کھلانا اور لڑائی کے وقت (ساتھ مل کر) لڑائی کرنا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۱۲ وذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۰۔

متعلقات از ترجمہ اکمال

۲۵۰۹۵... جب تم میں سے کوئی شخص باندی خریدے سب سے پہلے اسے میٹھی چیز کھلائے چونکہ میٹھی چیز اس کی ذات کے لیے بہت اچھی ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ بن جبل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۔

۲۵۰۹۶ جو شخص خادم خریدے اسے چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ خادم کی پیشانی پر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسئلک من خیره وخیر ماجبلته علیه واعوذبک من شره وشر ماجبلته علیه.

اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جب کوئی شخص جانور سواری وغیرہ خریدے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسالک من خیرها وخیر ماجبلتها علیه واعوذبک من شرها وشر ماجبلتها علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس کی اور اس کی فطرت کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب اونٹ خریدے اس کی کوہان پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اسالک من خیره وخیر ماجبلته علیه واعوذبک من شره وشر ماجبلته علیه.

یا اللہ! میں تجھ سے اس اونٹ کی اور اس کی فطرت کی خیر برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور اس کی فطرت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر عن ابی هریرة

۲۵۰۹۷ جب کوئی شخص باندی خریدنا چاہے اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اس کے پردے کی جگہیں اور گھٹنوں سے لے کر ازار باندھنے کی جگہ تک نہ دیکھے۔ رواہ الطبرانی وابن عدی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۶۰۲۲ والضعیفة ۴۲۴

غلام کی آفتیں

۲۵۰۹۸ کالے حبشی کو صرف اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ العقیلی والطبرانی عن ام ایمن

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۱۹۹۳ وضعیف الجامع ۲۰۴۴

۲۵۰۹۹ مجھے حبشیوں سے دور رہنے دو چونکہ حبشی کو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی فکر لگی رہتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۴۲ وتذکرة الموضوعات ۱۱۴

۲۵۱۰۰ حبشی کا جب پیٹ بھر جاتا ہے زنا کرتا ہے اور جب بھوکا رہتا ہے چوری کرتا ہے البتہ حبشیوں میں سخاوت اور ہوشیاری ہے۔ رواہ ابن عدی عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۴۹۹ والاسرار المرفوعة ۴۴۲۔

۲۵۱۰۱ آخری زمانے میں سب سے برا مال غلام ہوں گے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۴۳ واسنی المطالب ۳۷۳۔

۲۵۱۰۲ بندے کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جڑا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ تعلق رہتا ہے جب تک کہ وہ خدمت نہیں لیتا اور جب خدمت لیتا ہے اس پر حساب واقع ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۶۔

مملوک کی آقا کے ساتھ صحبت کے حقوق

۲۵۱۰۳.....غلام جب اپنے مالک کا خیر خواہ ہوتا ہے اور اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔
رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۱۰۴.....جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۰۵.....جب غلام اسلام سے بھاگ کر کفر وشرک میں داخل ہوجائے اس کا خون حلال ہوجاتا ہے۔رواہ ابوداؤد وابن خزیمة عن جریر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۹۳۶ وضعیف الجامع ۲۷۶۔

۲۵۱۰۶.....جب غلام اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرتا رہتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہوں گے۔
رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ہریرة

۲۵۱۰۷.....دو شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز میں ان کے سروں سے اوپر تجاوز نہیں کرتا ہیں مالکان سے بھاگ جانے والا غلام حتیٰ کہ پس لوٹ آئے خاوند کی نافرمان بیوی حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۱۰۸.....جنت کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والا وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا مطیع وفرمانبردار ہو۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی ہریرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۴ والضعیفة ۱۷۶۷

۲۵۱۰۹.....جو غلام بھی اپنے بھاگنے کے دوران مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا، اگرچہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیوں نہ مارا جائے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط

غلام کا آقا کے پاس سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

۲۵۱۱۰.....جو غلام بھی اپنے مالکوں سے بھاگ جاتا ہے وہ کفر کرتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ مسلم عن جریر

۲۵۱۱۱.....ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام جنت میں اپنے سے اوپر والے درجہ میں دیکھا عرض کیا اے میرے پروردگار! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا، حکم ہوا جی ہاں، اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا گیا ہے۔
رواہ العقیلی والخطیب عن ابی ہریرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۱۱۳۸ وضعیف الجامع ۱۸۵۸

۲۵۱۱۲.....وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو اور اپنے مالکان کا بھی فرمانبردار ہو اللہ تعالیٰ اسے اپنے مالکان سے ستر سال قبل جنت میں داخل فرمائے گا آقا کہے گا: اے میرے پروردگار یہ دنیا میں میرا غلام تھا (یہ مجھ پر کیسے سبقت لے گیا) حکم ہوگا: میں نے اس کے عمل کا اسے بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۴۔

۲۵۱۱۳.....بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی تاوقتیکہ واپس نہ لوٹ آئے۔رواہ الطبرانی عن جریر

۲۵۱۱۴.....نیکوکار غلام کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ہریرة

اکمال

۲۵۱۱۵..... جب غلام بھاگ جاتا ہے اس کی نماز قابل قبول نہیں ہوتی اگر مر گیا تو کافر ہو کر مرے گا۔ رواہ الطبرانی عن جریر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۶۹۔
۲۵۱۱۶..... اپنی مالکہ کے پاس واپس لوٹ جاؤ اور سے بتاؤ کہ تمہاری مثال اس غلام کی سی ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو اگر تم اس کے پاس واپس جانے سے قبل مر گئے اسے سلام کہہ دینا۔ رواہ الحاکم عن الحارث بن عبداللہ بن ابی ربیعۃ
۲۵۱۱۷..... جو غلام بھاگ گیا وہ تمام تر ذمہ داری سے نکل گیا۔ رواہ ابن حنبل فی مسند ومسلم عن جریر
۲۵۱۱۸..... غلام جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کی حدود پوری کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہو اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ
۲۵۱۱۹..... وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا حق ادا کرتا ہو جو اس پر واجب ہو یعنی اس کا خیر خواہ ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو، اس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے ایک اجر اپنے رب عزوجل کی اچھی طرح سے عبادت کرنے کا اور دوسرا اپنے مالک کے حقوق ادا کرنے کا۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ
۲۵۱۲۰..... اللہ تعالیٰ نے جس غلام کو بھی پیدا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق واجب کو ادا کرتا ہو اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے دوہرا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ
۲۵۱۲۱..... غلام کے لیے اس حال میں آسودگی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو وفات پائے اور اپنے مالک سے حسن سلوک روا رکھتا ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ عن ابی ھریرۃ
۲۵۱۲۲..... وہ غلام جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو اور اپنے مالکان کا حق ادا کرتا ہو۔
رواہ ابو داؤد الطیالسی عن ابی بکرۃ وھو ضعیف
۲۵۱۲۳..... ایک شخص جنت میں داخل ہوا اس نے اپنا غلام اپنے سے ایک درجہ اوپر دیکھا عرض کیا: اے میرے رب! میرا غلام مجھ سے ایک درجہ اوپر کیسے پہنچ گیا؟ حکم ہوا کہ میں نے اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے اور تجھے تیرے عمل کا بدلہ دیا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۱۲۴..... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے موت کے متعلق تسلی دو (کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے ان شاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی) ایسا کرنے سے اس کی موت ٹل نہیں جائے گی البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۶۷ وضعیف ابن ماجہ ۳۰۳
۲۵۱۲۵..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کے پھلدار باغات کے میوہ جات چنتا ہوا چل رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ بیٹھتا ہے، جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کے وقت آیا ہو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تاوقتیکہ شام ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابو یعلیٰ والبیھقی فی السنن عن علی
۲۵۱۲۶..... اللہ تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کو اس وقت سے جب وہ اس کی عیادت کے لیے چلتا ہے ستر ہزار فرشتوں کی نگرانی میں دے دیتے ہیں جو دوسرے دن اس وقت تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ الشیرازی عن ابی ھریرۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۴

۲۵۱۲۷..... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے پھلدار باغات میں ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔
رواہ البزار عن عبد الرحمن بن عوف

۲۵۱۲۸..... جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں خواہ دن میں کسی وقت بھی جائے فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کو جس وقت جائے تا صبح اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن حبان عن علی

۲۵۱۲۹..... جو مسلمان بھی کسی دوسرے مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جاتا ہے شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کے لیے جائے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں پھلدار باغ ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۵۱۳۰..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے آتا ہے تو گویا وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت گیا ہو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن علی

۲۵۱۳۱..... جس شخص نے وضو کیا اور اچھا (یعنی پورا) وضو کیا اور پھر ثواب کے ارادے سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اسکو دوزخ سے ستر برس کی مسافت کے بقدر دور رکھا جاتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۹۔

۲۵۱۳۲..... جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت پورا نہ ہوا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مرض سے شفا دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۳۳..... جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے:

اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

۲۵۱۳۴..... جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی مریض سے ملاقات کی یا اس کی عیادت کی تو پکارنے والا (فرشتہ) پکار کر کہتا ہے "خوشی ہے تمہارے لیے، اچھا ہو تمہارا چلنا اور جنت کا بڑا درجہ تمہیں حاصل ہو۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۱۳۵..... جب کوئی شخص کسی مریض کے پاس عیادت کے لیے آئے تو اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہئیں:

اللھم اشف عبدک ینکالک عدوا اویمشی لک الی الصلاۃ

اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے تا کہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لئے چلے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن اسنی والطبرانی والحاکم عن ابن عمرو

بیمار کے حق میں دعا

۲۱۵۳۶..... جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ اسے اپنے لیے دعا کرنے کا کہو، چونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۰۶ وضعیف الجامع ۴۵۷

۲۵۱۳۷.... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے اسے یہ دعائیہ کلمات کہنے چاہیں:

اللهم اشف عبدک ینکالک عدوا اویمشی لک الی صلاۃ

اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ وہ تیرے دشمن کو اذیت پہنچائے یا تیری رضا کی خاطر نماز کے لیے چلے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمرو

۲۵۱۳۸.... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کرے وہ مریض کے پاس کوئی چیز نہ کھائے چونکہ اس کا حصہ (یعنی اس کا کام) تو مریض کی عیادت کرنا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۲ والضعیفۃ ۲۲۸۸

۲۵۱۳۹.... سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔ رواہ القضاعی قال الحافظ ابن حجر: یروی بالموحدۃ والمثناۃ التحتیہ

۲۵۱۴۰.... مریض کی عیادت کرنے والا جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۱.... مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھس جاتا ہے پوری طرح مریض کی عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ مریض کے چہرے پر یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کا حال دریافت کرے۔ اور تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۸۔

۲۵۱۴۲.... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ مسلم عن ثوبان

۲۵۱۴۳.... مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس طرح تمہیں آخرت یاد رہے گی۔

رواہ احمد بن حنبل فی مسندہ وابن حبان والبیھقی فی السنن عن ابی سعید

۲۵۱۴۴.... مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ثوبان

۲۵۱۴۵.... جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۸ والکشف الالٰہی ۱۱۱

۲۵۱۴۶.... جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے شام کے وقت جاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ صبح ہو جائے عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کردیا جاتا ہے اور جو شخص مریض کے پاس صبح کے وقت آتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہوئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جائے اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کرلیا جاتا ہے۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن علی

۲۵۱۴۷.... مریضوں کی عیادت کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں چونکہ مریض کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۲۳ والضعیفۃ ۱۳۲۲

بیماروں کی عیادت وقفہ کے ساتھ

۲۵۱۴۸.... مریض کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ چلو مریض کی عیادت وقفہ کر کے کی جائے چوتھے دن دوبارہ عیادت کی جائے ہاں البتہ

مریض اگر مغلوب ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، اور تعزیت صرف ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔رواہ البغوی فی مسند عثمان عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۳۔

۲۵۱۴۹.....اجروثواب کے اعتبار سے عظیم تر عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو۔رواہ البزار عن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۵۷

فائدہ:.......یعنی بیمار کے پاس زیادہ نہیں بیٹھنا چاہیے بس مریض کا حال دریافت کرے اسے تسلی دے اور اس کی شفایابی کے لیے دعا کرے پھر مریض کے پاس سے اٹھ کر چل پڑے۔

۲۵۱۵۰.....جو شخص تمہاری عیادت نہیں کرتا اس کی بھی عیادت کرو اور جو شخص تمہیں ہدیہ نہ دیتا ہو اسے بھی ہدیہ دو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والبیهقی فی شعب الایمان عن ایوب بن میسرۃ مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۹۴ و ضعیف الجامع ۳۶۹۳۔

۲۵۱۵۱.....مریض کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھو اور پھر اس سے حال دریافت کرو پوری طرح سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم (سلام کے ساتھ) آپس میں مصافحہ کرلو۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف دیکھئے الالحاظ ۶۴۲ و ضعیف الجامع ۵۲۹۷

۲۵۱۵۲.....وقفے کے بعد عیادت کرنی چاہیے اور چوتھے دن عیادت کرو۔رواہ ابویعلیٰ عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۵

۲۵۱۵۳.....اجروثواب کے اعتبار سے سب سے افضل عیادت یہ ہے کہ مریض کے پاس سے جلدی کھڑے ہو جانا چاہیے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۱۲۳ و ضعیف الجامع ۱۰۳۱

۲۵۱۵۴.....مریض کی عیادت کرنے کا اجروثواب جنازے کے ساتھ چلنے کے اجروثواب سے عظیم تر ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۳ و کشف الخفاء ۱۷۹۵

۲۵۱۵۵.....عیادت اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہونی چاہیے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان)

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۹۹۔

۲۵۱۵۶.....اسے یعنی مریض کو انین "آہ و بکا" کرنے دو چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے بیمار کو اس سے راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۸۵ و المغیر ۶۲

مریض کی خواہش پوری کرنا

۲۵۱۵۷.....جو شخص مریض کی خواہش کے مطابق اسے (کھانا پھل وغیرہ) کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۳۱ والنوافح ۲۰۴۲

۲۵۱۵۸.....تین بیماریوں کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے آشوب چشم، داڑھ کا درد اور پھوڑا پھنسی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی ہریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۵۰

۲۵۱۵۹.....جس شخص نے مندرجہ ذیل کلمات وفات کے وقت کہے جنت میں داخل ہوجائے گا لاالٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للّٰہ رب العالمین تین بار اور تبارک الذی بیدہ الملک وھو یحی ویمت وھو علی کل شیء قدیر۔رواہ ابن عساکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۴۔

۲۵۱۶۰.....تمہارے وہ لوگ جو قریب الموت ہوں انہیں لاالٰہ الا اللّٰہ کی تلقین کرو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی سعید ومسلم وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والنسائی عن عائشۃ

اکمال

۲۵۱۶۱.....وقفہ کے بعد عیادت کرو اور چوتھے روز عیادت کرو، سب سے بہترین عیادت وہ ہے جو خفیف تر ہو البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار کی جائے۔رواہ ابن ابی الدنیا وابن عصری فی امالیہ وحسنہ وابویعلیٰ والبیھقی وضعفہ والخطیب عن جابر

۲۵۱۶۲.....جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس آ کر بیٹھ جائے جب وہ بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا شام اس کے لیے دعائے رحمت ومغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو تا صبح ستر ہزار فرشتے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۶۳.....جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اپنے بھائی کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن علی کرم اللہ وجھہ

۲۵۱۶۴.....جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اگر صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہوجائے، اور اگر شام کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے تا صبح دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وھناد وابویعلی والبیھقی عن علی

۲۵۱۶۵.....جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ بہشت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے۔

رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۲۵۱۶۶.....جب کوئی شخص اپنے مریض بھائی کی عیادت کرنے جاتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواہ ابن جریر عن ثوبان

۲۵۱۶۷.....جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں: خوش ہوجاؤ اچھا ہو تیرا چلنا اور تجھے جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔

رواہ البخاری فی الادب و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان وابن حبان والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۹۔

۲۵۱۶۸.....جب کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ پہلو تک رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس سیدھا بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۵۱۶۹.....مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھسا رہتا ہے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۵۱۷۰.....جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن عثمان

۲۵۱۷۱.....جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے۔جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں غوطہ زن

ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة والبخاری فی الادب والحارث وابن منیع والبزار وابویعلی والحاکم والبیھقی وابن حبان والضیاء عن جابر

مریض کی عیادت کی فضیلت

۲۵۱۷۲......جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیےاور اللہ تعالیٰ کے لیے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کے لیےاور اللہ تعالیٰ کے ہاں انعامات میں رغبت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں جواس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اگر صبح کا وقت ہوتو شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہوتو صبح تک۔رواہ ابن النجار عن علی

۲۵۱۷۳......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں گھس جاتا ہے، جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر اول دن میں اس نے مریض کی عیادت کی ہوتا شام ستر ہزار فرشتے اس کے لے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں، اگر دن کے آخری پہر میں اس کی عیادت کی ہوتا صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اجر وثواب اورانعامات تو عیادت کرنے والے کے لیے ہیں مریض کے لیے کیا انعامات ہیں: فرمایا: مریض کے لیےاس کا دوگنا اجر وثواب اور انعام ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۲۵۔

۲۵۱۷۴......جو شخص کسی مریض کی عیات کرتا ہےاوراس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ہزار سال کے اعمال جاری فرمادیتے ہیں جن میں پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

۲۵۱۷۵......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہےاور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے تو غریق رحمت ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن کعب بن عجرة واحمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی عن کعب بن مالک

۲۵۱۷۶......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں، وہ جہاں بھی ہوتا ہے صبح تا شام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور (اگر شام کا وقت ہوتو) شام تا صبح نزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ مریض کے پاس بیٹھا رہتا ہے وہ جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے۔رواہ ابن صصری فی امالیہ عن علی

۲۵۱۷۷......جو شخص کسی مریض کے عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے اور کتاب اللہ کی تصدیق کرتے ہوئے وہ بہشت میں میوہ خوری کرتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے چل پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیتا ہے جواس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اوراس دن اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۷۸......جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۵۱۷۹......جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر جنت کی میوہ خوری میں مصروف رہتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جنت کی میوہ خوری کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے پھل چننا۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن جریر والطبرانی عن ثوبان

حدیث ۲۵۱۴۲ نمبر پر گزرچکی ہے۔

۲۵۱۸۰......جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ برابر رحمت میں گھسا لپٹا رہتا ہے۔حتیٰ کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے مکمل طور پر غریق رحمت ہوجاتا ہے۔پھر جب مریض کے پاس سے اٹھتا ہے برابر رحمت میں گھسا رہتا ہے حتیٰ کہ جہاں سے وہ چلا تھا وہاں واپس لوٹ آئے۔جو شخص

اپنے مومن بھائی کی تعزیت کرتا ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت وکرامت کے جوڑے پہنائیں گے۔

رواہ ابن جریر والبغوی والطبرانی والبیهقی والحاکم عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمر وبن حزم عن ابیه عن جده

۲۵۱۸۱..... جو شخص مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس پہنچ جائے جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۵۱۸۲..... جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس جا بیٹھتا ہے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغات میں

۲۵۱۸۳..... جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ جنت کے باغات میں بیٹھ جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ جاتا ہے اسے ستر ہزار فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے جو تا رات اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۱۸۴..... جو شخص بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور مریض کے پاس بیٹھتا ہے جب تک اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے ہر طرف سے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے جب وہ مریض کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک دن کے روزے کا اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

رواہ العقیلی عن ابی امامة

۲۵۱۸۵..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو صبح کی نماز پڑھے اور پھر کس مریض کی عیادت کے لیے چل پڑے اور اس سے اسے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہو اور آخرت کا خواہاں ہو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک برائی مٹا دیتے ہیں، جب مریض کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اجر وثواب میں ڈوب جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان عن انس

۲۵۱۸۶..... مریض کی عیادت کرتے رہو جنازوں کے ساتھ چلتے رہو اس سے تمہیں آخرت یاد آئے گی۔ رواہ ابن حبان عن ابی سعید

۲۵۱۸۷..... مریض کی عیادت کرو، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور وقفہ کے بعد مریض کی عیادت کرو۔ البتہ مریض اگر مغلوب الحال ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے، تین دن کے بعد عیادت کی جائے بہترین عیادت وہ ہے جو ازروئے قیام خفیف تر ہو تعزیت ایک ہی مرتبہ کی جائے۔

رواہ الدیلمی عن انس

۲۵۱۸۸..... مریض کی عیادت تین دن بعد کی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۴۶

۲۵۱۸۹..... تین قسم کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے۔ وہ شخص جسے آشوب چشم ہو، جس کی داڑھ میں درد ہو اور جسے پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو۔

رواہ ابن عدی والخلیلی فی مشیخته والرافعی فی تاریخه والبیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن ابی هريرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۰ وترتیب الموضوعات ۱۰۴۹

۲۵۱۹۰..... پوری طرح عیادت کرنے (کے آداب) میں سے ہے کہ آدمی مریض کے پاس کے پاس بہت تھوڑا قیام کرے۔

رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۵۱۹۱..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی مریض کے پاس داخل ہو اسے چاہیے کہ وہ مریض سے مصافحہ کرے اور پھر اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر رکھ کر اس کا حال دریافت کرے، اس کی موت کے متعلق اس کی زیادتی عمر کی تسلی دے، اس سے دعا کرنے کی گزارش کرے چونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان وضعفه عن جابر

۲۵۱۹۲۔۔۔۔۔مریض کی پوری طرح تیمارداری کرنے میں سے یہ ادب بھی ہے کہ تم اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کا حال دریافت کرو اور یہ کہ تم اپنا ہاتھ اس کی پیشانی) پر رکھو تمہارا آپس میں پوری طرح سلام کرنا یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ بھی کرلو۔رواہ هناد عن ابی امامة

۲۵۱۹۳۔۔۔۔۔پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض (کی پیشانی) پر ہاتھ رکھو اور اس سے یوں حال دریافت کرو تم نے صبح کس حال میں کی ہے اور شام کس حال میں کی ہے۔رواہ العقیلی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث سنداً ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱۱ التنکیت ۱۷

۲۵۱۹۴۔۔۔۔۔پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھو۔یا فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس کا حال دریافت کرو۔اور تمہارا اسلام آپس میں مصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی وضعفه وابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۵۔

۲۵۱۹۵۔۔۔۔۔اپنے بھائی کی پوری طرح عیادت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھو اور اس سے دریافت کرو کہ اس نے صبح کس حال میں کی اور شام کس حال میں کی۔رواہ ابن ابی الدنیا والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۹۲

۲۵۱۹۶۔۔۔۔۔کیا تم نے نہیں کہا کہ تمہیں پاکیزگی مبارک ہو۔رواہ ابن عساکر وتمام عن ابی امامة

ایک شخص گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا؟ عرض کیا وہ مریض تھا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۱۹۷۔۔۔۔۔جو شخص مریض کے پاس جائے اور اس کی وفات کا وقت قریب نہ ہوا ہو عیادت کرنے والا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اسأل اللّٰه رب العرش العظیم ان یشفیک

''میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو کہ عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے'' وہ شفایاب ہو جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابن عباس

عیادت مریض کی دعا

۲۵۱۹۸۔۔۔۔۔جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے جائے اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اسأل اللّٰه العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک

اگر اس کی موت کا وقت قریب نہ ہوا سے ضرور شفاء مل جاتی ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۵۱۹۹۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، تمہیں تا وقت وفات دین اور جسم میں عافیت عطا فرمائے، تمہارے اس دکھ درد کے بدلہ میں تمہارے لیے تین خصلتیں ہیں:

(۱)۔۔۔۔۔اس بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔تمہارے سابقہ گناہ اس بیماری کی وجہ سے مٹا دیئے جائیں گے۔

(۳)۔۔۔۔۔جو چاہو دعا مانگو چونکہ مبتلائے آزمائش کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر عن یحیی ابن ابی کثیر

رسول کریم ﷺ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۰۰۔۔۔۔۔اے سلمان! اللہ تعالیٰ تمہیں بیماری سے شفاء عطا فرمائے تمہارے گناہ بخش دے اور تا وقت وفات تمہیں دین اور بدن میں عافیت عطا فرمائے۔رواہ البغوی والطبرانی وابن السنی فی عمل یوم ولیلة والحاکم عن سلمان

۲۵۲۰۱..... اسے رونے دو تا کہ انیں (آہ و بکا) کرتا رہے چونکہ انین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے اس کی ادائیگی سے مریض کو راحت پہنچتی ہے۔

رواہ الرافعی عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمارے پاس ایک بیمار شخص تھا جو آہ و بکا کر رہا تھا ہم نے اسے خاموش ہونے کو کہا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۸۵ والمغیر ۶۲

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۲۰۲..... تین مرتبہ اجازت طلب کی جائے اگر تمہیں اجازت مل جائے (تو اندر داخل ہو جاؤ) ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابی موسی وابی سعید

۲۵۲۰۳..... اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے پہلی بار تم غور سے سنتے ہو دوسری بار تم درستی چاہتے ہو اور تیسری بار یا تو اجازت دے دیتے ہو یا واپس کر دیتے ہو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرة

کلام:..... ویروی الحدیث بلفظ الغالب فانعموا النظر ضعیف الجامع ۲۲۷۶ والضعیفة ۹۴۸

۲۵۲۰۴..... جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے (اندر داخل ہونے) کی اجازت نہ ملے واپس لوٹ جائے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابو داؤد عن ابی موسیٰ وابی سعید معا والطبرانی والضیاء عن جندب البجلی

۲۵۲۰۵..... اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا علم ہوتا میں تمہاری آنکھ میں کچوکا لگاتا نظر ڈالنے ہی کی وجہ سے تو اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن سھل بن سعد

۲۵۲۰۶ ..... (گھر میں) نظر ڈالنے کی وجہ سے ہی اجازت طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن سھل بن سعد

۲۵۲۰۷..... جب کسی شخص سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت (باواز بلند) تسبیح کر دینا ہے اور جب عورت سے اجازت طلب کی جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہو اس کی اجازت تالی بجانا ہے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن ابی ہریرة

۲۵۲۰۸..... میری طرف سے اجازت یہ ہوگی کہ تم پردہ اوپر اٹھاؤ اور تم میری باتیں سنو حتیٰ کہ میں تمہیں منع نہ کر دوں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی مسعود

۲۵۲۰۹ یوں نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن سعد

۲۵۲۱۰ ..... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر کے اندر نظر ڈالے تا وقتیکہ اجازت نہ طلب کر لے اگر (اجازت سے قبل) نظر ڈال دی گویا اندر داخل ہو گیا: جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو وہ قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ کرے، اگر اس نے ایسا کیا گویا اس نے قوم سے خیانت کی اور کوئی شخص پیشاب کی حاجت محسوس کرتے ہوئے نماز کے لیے کھڑا نہ ہو۔ رواہ الترمذی عن ثوبان

کلام:..... ضعیف الحدیث ضعیف الترمذی ۵۵ وضعیف الجامع ۶۳۴۴۔

۲۵۲۱۱..... باہر نکل کر اس کے پاس جاؤ چونکہ وہ اچھی طرح سے اجازت طلب کرنا نہیں جانتا اس سے کہو کہ وہ یوں کہے: السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں۔ رواہ احمد بن حنبل عن رجل من بنی عامر

۲۵۲۱۲ ..... جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرة

بغیر اجازت اندر جھانکنا بھی گناہ ہے

۲۵۲۱۳.....جو شخص بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور گھر والوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ کی نہ دیت ہوگی اور نہ ہی قصاص۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۴.....کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آجاؤں۔ رواہ ابوداؤد عن رجل من بنی عامر والطبرانی عن کلدۃ بن حنبل الغسانی

۲۵۲۱۵.....جس شخص نے پردہ ہٹا کر اجازت ملنے سے قبل اندر نظر ڈالی اور گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس سے ایسا کام سرزد ہوا جو اس کے لیے قطعاً حلال نہیں تھا جس وقت اس نے اندر نظر ڈالی اگر کوئی شخص آگے سے اس کی آنکھ پھوڑ دے اس پر کوئی عیب نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص دروازے پر سے گزرا جس پر پردہ نہیں لٹکایا گیا تھا اور گزرنے والے نے اندر نظر ڈال دی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ غلطی تو گھر والوں کی ہے۔

رواہ الترمذی عن ابی ذر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۱ وضعیف الجامع ۵۸۲۱۔

۲۵۲۱۶.....جو شخص اجازت ملنے سے قبل پردہ ہٹا کر اندر نظر ڈالے اس سے ایسی حد سرزد ہوئی جو اس کے لیے کسی طرح حلال نہیں تھی، اگر کسی شخص نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس کی آنکھ بلا تاوان ضائع ہوئی اگر کوئی شخص دروازے کے پاس سے گزرے جس پر پردہ نہ لٹکایا گیا ہو اور گزرنے والے نے گھر والوں کی کوئی بے پردگی دیکھ لی اس پر کوئی گناہ نہیں چونکہ گناہ تو گھر والوں کا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابی ذر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۰۔

۲۵۲۱۷.....ایک شخص کا قاصد کسی دوسرے شخص کی طرف گویا اس کی اجازت ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۸.....اگر کوئی شخص تمہارے اوپر جھانکا بغیر اجازت کے اور تم نے اسے ایک کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر اس کا کوئی تاوان نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۱۹.....جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے گھر میں جھانک کر دیکھا ان کے لیے حلال ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۲۰.....اجازت دیئے جانے سے قبل جس کی آنکھ نے جھانک کر گھر کے اندر دیکھ لیا اور وہ سلامتی میں رہا، گویا اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۶۔

الاکمال

۲۵۲۲۱.....اجازت لینے کا طریقہ یہ ہے کہ تم خادم کو بلاؤ تا آنکہ وہ گھر والوں سے اجازت لے جنہیں تم نے سلام کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

۲۵۲۲۲.....اجازت لینے کا طریقہ یوں بھی ہے کہ آدمی تسبیح پڑھ دے تکبیر پڑھ دے یا حمد کرے یا کھانس کر گھر والوں کو اطلاع کردے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

۲۵۲۲۳.....آدمی تسبیح، تکبیر یا حمد سے بات کرے اور گھر والوں کو اطلاع کردے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب

ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! استیذان (اجازت طلب کرنا) کیا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۲۴ ...... اس کے پاس جاؤ وہ اجازت طلب کرنے کے طریقہ سے بخوبی واقف نہیں اس سے کہو: یوں کہے السلام علیکم! کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟
رواہ احمد بن حنبل عن رجل عن بنی عامر

ایک شخص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی اور کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں اس پر خادم سے یہ فرمایا تھا۔

۲۵۲۲۵ ...... تو لوٹ جا پھر کہہ: السلام علیکم! کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ مسند احمد، ترمذی حسن غریب عن کلدة بن حنبل

۲۵۲۲۶ ...... جب تمہارا قاصد آئے یہی تمہارے اجازت ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخ والدیلمی عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۷۔

۲۵۲۲۷ ...... گھروں میں تم دروازوں کے بالکل سامنے سے مت آؤ لیکن دروازوں کے اطراف سے آؤ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ، ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن بسر

۳۵۲۲۸ ...... بالکل دروازے کے سامنے آ کر اجازت مت طلب کرو چونکہ اجازت کا حکم تو گھر میں نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔
رواہ الطبرانی عن سعد بن عبادہ

۲۵۲۲۹ ...... اے سعد! جب اجازت طلب کرو دروازے کے سامنے مت کھڑے ہو۔ رواہ الدیلمی عن سعد

۲۵۲۳۰ ...... اللہ تعالیٰ نے نظر ڈالنے کی وجہ سے اجازت کا حکم دیا ہے۔ رواہ مسلم عن سہل بن سعد

۲۵۲۳۱ ...... تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں ہے وہ تمہارا باپ اور تمہارا غلام ہے۔
رواہ ابوداؤد وسعید بن المنصور عن مصعب بن سعد بن سعید عن ابیہ

۲۵۲۳۲ ...... اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکا گھر والے نے اس کی آنکھ پھوڑ دی اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۵۲۳۳ ...... اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے اوپر جھانکے تم نے اسے کنکری دے ماری جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تمہارے اوپر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی ہریرة

۲۵۲۳۴ ...... اگر مجھے علم ہوتا کہ تو نے مجھے دیکھا ہے کھڑا ہو کر یہ (سلائی) تمہارے آنکھوں میں داخل کر دیتا اجازت کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن سہل بن حنیف

۲۵۲۳۵ ...... سن لو! اگر تم کھڑے رہتے میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا۔ رواہ النسائی والطبرانی و سمویہ وسعید بن المنصور عن انس

ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازے کی جھری سے دیکھنے لگا آپ نے اسے لکڑی یا لوہے کی چھوٹی سلاخ سے کچوکا لگانا چاہا اور وہ پیچھے ہٹ گیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۳۶ ...... تمہارا گھر تمہاری حرمت ہے جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہو جائے اسے قتل کر دو۔ رواہ الخطیب عن عبادة بن الصامت

سلام کرنے کے بیان میں

سلام کے فضائل احکام، آداب اور ممنوعات۔

سلام کے فضائل اور ترغیب

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اپنے درمیان سلام (خوب) پھیلاؤ۔ رواہ العقیلی عن ابی ہریرة

۲۵۲۳۸ ...... سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے سلام زمین پر ہمارے دین پر چلنے والوں کے لیے تحیۃ (سلام اور خراج تحسین پیش کرنے) کے لیے مقرر فرمایا ہے اور اہل ذمہ کے لیے امان کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی ہریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱۹۴۲ وضعیف الجامع ۱۴۶۸

۲۵۲۳۹......میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی نہیں دیکھا، البتہ وہ شخص جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہو وہ تم سے بھی زیادہ بخیل ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۶۹۔

فائدہ:.......مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے حوالے کی علامت ''م'' مقرر کی ہے جو مسلم کا مخفف ہے لیکن فتح الکبیر میں ''حم'' کی علامت ہے جو احمد بن حنبل کا مخفف ہے اور یہی درست وصواب ہے۔

۲۵۲۴۰...... جب بھی کوئی سے دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے وہ آپس میں جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن البراء

سلام آپس میں محبت کا ذریعہ ہے

۲۵۲۴۱......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہیں لاتے اور تمہارا اس وقت تک ایمان کامل نہیں ہوسکتا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو زیادہ رواج دو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۵۲۴۲......سلام ہماری امت کا تحیہ (سلام) ہے اور اہل ذمہ کا امان ہے۔ رواہ القضا عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳ الدر رالمحفظ ۱۷

۲۵۲۴۳......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں مقرر کردیا ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ چنانچہ جب کوئی مسلمان مرد کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے وہ انھیں سلام کرتا ہے وہ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں سلام کرنے والے کے لیے قوم پر سلام کی یاد دہانی کی وجہ سے ایک درجہ ہوتا ہے، اگر قوم اس کے سلام کا جواب نہ دے تو فرشتہ جو کہ ان سے بہتر اور پاکیزہ ہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۸ وذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۱۔

۲۵۲۴۴......سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو بہت عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے سلام کو اپنی مخلوق کے درمیان ذمہ مقرر کردیا ہے جب ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو سلام کرتا ہے تو اس پر حرام ہو جاتا ہے کہ سوائے خیر وبھلائی کے اس کا کچھ اور ذکر کرے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۷۔

۲۵۲۴۵...... جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا ہے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے، جب وہ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ سلام میں پہل کرنے والے کے لیے نوے اور مصافحہ کرنے والے کے لیے دس۔ رواہ الحکیم وابو الشیخ عن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۔

۲۵۲۴۶......سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ محفوظ رہو گے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابویعلیٰ وابن حبان والبیہقی فی شعب الایمان عن البراء

۲۵۲۴۷..... آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ یوں تم آپس میں دوستی کرنے لگ جاؤ گے۔ رواہ الحاکم عن ابی موسیٰ

۲۵۲۴۸..... سلام زیادہ سے زیادہ پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۷۵ وضعیف الجامع ۹۹۴

۲۵۲۴۹..... سلام پھیلاؤ تاکہ تمہارا مقام بلند ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:..... اس حدیث میں خوذی مسلم کو اجاگر کیا گیا ہے کہ ہمیں اپنا بلند مقام پہچاننا چاہئے اور اس کا حصول آپس میں سلام کو رواج دینے سے ممکن ہے۔

۲۵۲۵۰..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۷۔

۲۵۲۵۱..... سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور کفار کی گردنیں اڑاؤ (یعنی جہاد کرو) یوں تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۳۱۴ وضعیف الجامع ۹۹۵

۲۵۲۵۲..... جب تم شر پسند عناصر کے پاس سے گزرو انھیں سلام کرو تاکہ ان کی شرارت اور فتنہ ماند پڑ جائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۹۸

۲۵۲۵۳..... اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ فرمانبردار وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۱۴

۲۵۲۵۴..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سلام کو ہماری امت کے لیے بطور تحیہ مقرر کیا ہے اور اہل ذمہ کے لیے بطور امان مقرر کیا ہے۔

رواہ الطبرانی و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۸۷

۲۵۲۵۵..... سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک اسم ہے جسے زمین میں مقرر کیا گیا ہے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام کو رواج دو۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد عن انس

۲۵۲۵۶..... لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔ لوگوں میں سب سے عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے بھی عاجز ہو۔

رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ

سلام میں بخل کرنے والا بڑا بخیل ہے

۲۵۲۵۷..... لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی امامۃ

۲۵۲۵۸..... سلام کرنا اور حسن کلام ان چیزوں میں سے ہیں جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن انی بن یزید

۲۵۲۵۹..... مسلمان کا مسلمان کے سلام کا جواب دینا صدقہ ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔

۲۵۲۶۰..... جس شخص نے سلام کرنے میں ابتداء کی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۹۶۔

۲۵۲۶۱..... جس شخص نے کسی قوم پر سلام کیا اس نے قوم کو دس نیکیوں میں فضیلت دی بشرطیکہ وہ سلام کا جواب دیں۔رواہ ابن عدی عن رجل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۳۶۱ وضعیف الجامع ۵۶۳۲۔

۲۵۲۶۲.....یہ بھی صدقہ میں سے ہے کہ تم ہنس مکھ سے لوگوں کو سلام کرو۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۹ والنوافح ۲۹۱۷

۲۵۲۶۳.....سلام کا جواب دو،نظریں نیچی رکھو اور اچھا کلام کرو۔رواہ ابن قانع عن ابی طلحة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۳۔

۲۵۲۶۴..... لوگ سلام کرنے میں بخل کرتے ہیں۔رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۲۔

۲۵۲۶۵.....سلام میں ابتدا کرنے والا تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۵۔

اکمال

۲۵۲۶۶.....سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر مقرر کیا ہے آپس میں سلام پھیلاؤ، جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور قوم سلام کا جواب دیتی ہے اسے قوم پر ایک فضیلت حاصل ہوتی ہے چونکہ اس نے انھیں سلام یاد کرایا ہے، اگر قوم نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ جو کہ ان سے افضل ہے (یعنی فرشتہ) وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۲۶۷.....مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سلام کرنے اور کم سے کم کلام کرنے کا حکم دو، البتہ وہی کلام کرو جو با مقصد ہو۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود

۲۵۲۶۸.....تم ہرگز اسوقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں دوستی اور محبت نہ کرلو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک تم آپس میں نرمی سے پیش نہیں آؤ گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص رحمدل ہے؟ آپ نے فرمایا: رحمت تم میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہیں ہے لیکن رحمت عام ہے۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابی موسی

۲۵۲۶۹.....اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) اور اس کی امت کو اس تحیہ کے علاوہ سلام سے ایک دوسرے کو تحیہ پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

رواہ ابو نعیم والدیلمی عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک

حارث بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرب کے مروجہ طریقہ پر آپ کو ''انعم صباحا'' کہہ کر سلام کیا۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

جنتیوں کا سلام

۲۵۲۷۰.....اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے تحیہ سے بے نیاز کر کے ہمیں سلام کے تحیہ سے عزت بخشی ہے اور یہ اہل جنت کا تحیہ (سلام کرنے کا طریقہ) ہے۔رواہ الطبرانی عن عروة بن شهاب ومحمد بن جعفر بن الزبیر مرسلاً

۲۵۲۷۱.....یہ طریقہ سلام مسلمانوں کا ایک دوسرے کو سلام کرنے کا نہیں جب تم مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس آؤ یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد عبد الرحمن بن عبد الازدی

(ابوراشد کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں کیا: "انعم صبا حا یا محمد" اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۷۲..... یہودیوں اور نصرانیوں کے طریقہ پر سلام مت کرو۔ چنانچہ وہ ہاتھوں، سروں اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن جابر

۲۵۲۷۳..... جو شخص "السلام علیکم کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ عبد بن حمید وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ والطبرانی عن سھل بن حنیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۴..... جو شخص "السلام علیکم" کہتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں جو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو شخص "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہتا ہے اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن مالک بن التیھان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۱۹۵

۲۵۲۷۵..... تمہارے اوپر مردوں کا تحیہ واجب ہے جب تم اپنے بھائی سے ملو یوں کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل

۲۵۲۷۶..... یہودیوں نے نے جتنا حسد ہمارے اوپر تین چیزوں کی وجہ سے کیا ہے اتنا حسد کسی اور چیز پر نہیں کیا وہ یہ ہیں: سلام کرنا، آمین کہنا اور اللھم ربنالک الحمد کہنا۔ رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

۲۵۲۷۷..... کوئی نقصان نہیں کہ تم نے کیسے سلام کا جواب دیا، یہودی اپنے دین سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہودی قوم سراپا حسد ہے، یہودیوں نے تین چیزوں سے افضل کسی چیز پر مسلمانوں سے حسد نہیں کیا۔ سلام کا جواب دینے پر صفیں سیدھی کرنے پر اور فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۵۲۷۸..... تم جواب میں "وعلیکم" کہہ دیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن انس

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں ہم انھیں کیسے جواب دیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۷۹..... اللہ عزوجل ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرے وہ اللہ تعالیٰ سے آگے چیز کو نہ کرے چونکہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

سلام میں پہل کرنے والا اللہ کا مقرب ہے

۲۵۲۸۰..... جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہوتا ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۱..... جو شخص سلام میں پہل کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامۃ

۲۵۲۸۲..... ان دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وقال حسن عن ابی امامۃ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان سے میں کون سلام کرنے میں پہل کرے؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۳..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس نے ہمیں سلام کیا ہے۔ فرمایا! نہیں اس نے تو کہا

ہے"السام علیکم"یعنی تمہارے دین پر تمہارے ہاتھوں موت واقع ہو۔جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے تم جواب میں وعلیک کہہ دیا کرو۔رواہ ابن حبان عن انس

ایک یہودی نے نبی کریم ﷺ کوسلام کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۲۸۴......جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے،اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے پھر (دوبارہ) سلام کرے۔رواہ الطبرانی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۸۵......جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کئی بار ملاقات کرے تو وہ ہر بار اسے سلام کرے اور اس کا حال دریافت کرے چونکہ نعمت کسی بھی گھڑی میں واقع ہوسکتی ہے۔رواہ الخطیب فی المفترق والمفترق عن ابن عمر وفیہ یحیٰی بن عقبۃ بن ابی العیزار

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن عقبہ بن ابی عیزار ہے ابوحاتم کہتے ہیں وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔

۲۵۲۸۶......جس شخص نے دس مسلمانوں کوسلام کیا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا،اگر اسی دن مر گیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔

رواہ ابن جریر عن ابن عمر

۲۵۲۸۷......جو مومن بھی بیس مسلمانوں کوسلام کرتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔رواہ ابن بلال والدیلمی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سعد بن سنان ہے جس پر موضوع احادیث روایت کرنے کی ہلاکت پڑجاتی تھی۔

۲۵۲۸۸......جس شخص نے ایک دن میں مسلمانوں کی بیس آدمیوں کی جماعت کوسلام کیا یا الگ الگ بیس آدمیوں کوسلام کیا اور پھر وہ اسی دن مر گیا اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور اگر اس رات مرا تب بھی اس کے لیے جنت ہوگی۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

سلام کے احکام وآداب

۲۵۲۸۹......چھوٹا بڑے کوسلام کرے،راستے میں گزرنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے تھوڑے زیادہ کوسلام کریں۔

رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۲۹۰......بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے تم اسوقت تک کسی کو کھانے کی دعوت مت دو جب تک وہ سلام نہ کردے۔رواہ الترمذی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۹۰ وضعیف الجامع ۳۳۷۴۔

۲۵۲۹۱......بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۷۷۸ والاحفاظ ۳۳۹

۲۵۲۰۲......سوال سے قبل سلام کیا جائے جو شخص سلام کرنے سے قبل سوال کرے اسے جواب مت دو۔رواہ ابن النجار عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۰۲ وکشف الخفاء ۱۴۸۳

۲۵۲۹۳......جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور ان کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا ٹیلہ حائل ہو وہ ایک دوسرے کوسلام کریں اور سلام کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۵۲۹۴......سلام کرنا مستحب ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ وکشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۵۲۹۵......جب جماعت گزر رہی ہو ان میں سے ایک سلام کردے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف سے ایک سلام کا جواب دے سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔رواہ ابوداؤد عن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے المتناہیۃ ۱۱۹۹

۲۵۲۹۶..... جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام سے الوداع کہو۔
رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی قتادہ مرسلاً

۲۵۲۹۷..... جب اہل کتاب میں سے کوئی شخص تمہیں سلام کرے اس کے جواب میں "وعلیکم" کہہ دو۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن انس

۲۵۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے وہ اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور ان کی پھر ملاقات ہو تو وہ دوبارہ سلام کرے۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجه والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۲۵۲۹۹..... جب کچھ لوگ کسی قوم کے پاس سے گزریں، گزرنے والوں میں سے ایک شخص نے بیٹھے ہوؤں کو سلام کر دیا اور ان میں سے ایک نے سلام کا جواب دیا تو یہ سلام اور جواب دونوں جماعتوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

۲۵۳۰۰..... سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان و الخطیب فی الجامع عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۳۶۵

۲۵۳۰۱..... سلام میں ابتدا کرنے والا قطع کلامی سے بری ہو جاتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۶۴ والضعیفة ۱۷۵۱

۲۵۳۰۲..... جو شخص مجلس سے اٹھ کھڑا ہو اس کا حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے اور جو شخص مجلس میں آئے اس کا بھی حق ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔
رواہ الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن معاذ بن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۷۳۵

۲۵۳۰۳..... سلام کا جواب دو اور چھینکنے والے کو بھی جواب دو۔ رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۸۱۳

سوار پیدال چلنے والے کو سلام کرے

۲۵۳۰۴..... سوار پیادہ کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب اس کے لیے ہوگا اور جو سلام کا جواب نہ دے اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۰۵..... سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة

۲۵۳۰۶..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیدل چلنے والا کھڑے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ الترمذی عن فضالة بن عبید

۲۵۳۰۷..... جب تم میں سے کوئی شخص سلام کرنے کا ارادہ کرے وہ یوں کہے: "السلام علیکم" چونکہ اللہ ہی سلام ہے اللہ سے پہلے کسی چیز سے ابتدا نہ کرو۔
رواہ ابن السنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۷ والضعیفة ۲۳۱۹۔

۲۵۳۰۸..... جب تم مجھے اس حالت میں یعنی پیشاب وغیرہ کے لیے بیٹھے ہوئے دیکھو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے سلام کیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن ماجه عن جابر

۲۵۳۰۹..... یہودی جب تمہیں سلام کریں گے یوں کہیں گے السام علیکم تم جواب میں وعلیک کہہ دو۔
رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابن عمرؓ

۲۵۳۱۰..... جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے وہ یوں کہتا ہے السام علیکم تم جواب میں وعلیکم کہہ دو۔ رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۱۱..... اہل کتاب کو سلام کا جواب دیتے ہوئے "وعلیکم" سے زیادہ مت کہو۔ رواہ ابوعوانہ عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۷

۲۵۳۱۲..... کل میں یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم میں سے جو بھی میرے ساتھ جائے انھیں سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے، اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہہ دو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی عبدالرحمن الجھنی احمد بن حنبل والنسائی والضیاء عن ابی بصرۃ

۲۵۳۱۳..... یہودی سلام اور آمین کہنے کی وجہ سے تمہارے اوپر حسد کرتے ہیں۔ رواہ الخطیب والضیاء عن انس

۲۵۳۱۴..... جب تم راستے میں مشرکوں سے ملو سلام میں ابتدا مت کرو بلکہ انھیں تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔

رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرۃ

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۴۲ وضعیف الادب ۱۷۴

۲۵۳۱۵..... جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے وہ یوں کہے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

رواہ الترمذی عن رجل من الصحابۃ

۲۵۳۱۶..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن المھاجر بن قنفذ

۲۵۳۱۷..... مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رواہ مسلم عن جابر

۲۵۳۱۸..... "علیک السلام" نہ کہا جائے چونکہ یہ مردوں کا سلام ہے البتہ یوں کہو: السلام علیکم۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثۃ والحاکم عن جابر بن سلیم

۲۵۳۱۹..... میری امت میں جس سے بھی ملاقات کرو اسے سلام اول" کہو اور تا قیامت سلام اول ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۰۹۔

اکمال

۲۵۳۲۰..... سلام سے پہلے کلام نہ کرو اور جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کر دے اسے جواب مت دو۔ رواہ الحکیم عن ابن عمر

۲۵۳۲۱..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے، ایک دو کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، سوار پیادہ کو سلام کرے راہ گزر کھڑے کو سلام کرے اور کھڑے بیٹھے کو سلام کرے۔ رواہ ابن السنی عن جابر

۲۵۳۲۲..... سوار پیادہ کو سلام کرے، پیادہ بیٹھے کو سلام کرے اور دو چلنے والے سلام کرنے میں برابر ہیں ان میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے وہ افضل ہے۔ رواہ ابن اسنی والشاشی وابوعوانۃ وابن حبان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۳۲۳..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں جس نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر وثواب اسی کے لیے ہوگا جس نے سلام کا جواب نہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عبدالرحمن بن شبل

۲۵۳۲۴..... سوار پیادے کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، جس نے سلام کا جواب دیا اسی کے لیے اجر وثواب ہوگا جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن شبل

۲۵۳۲۵..... چھوٹا بڑے کو سلام کرے راہ گزر بیٹھے ہوئے کو سلام کرے تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن ابی ہریرۃ
حدیث ۲۵۲۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۳۲۶..... سوار پیادہ کو سلام کرے پیادہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے دو پیادوں میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔
رواہ ابن حبان عن جابر

۲۵۳۲۷..... گھڑ سوار پیادہ پا کو سلام کرے پیادہ پا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ رواہ ابن حبان عن فضالۃ بن عبید

۲۵۳۲۸..... اے بچو! السلام علیکم۔ رواہ ابو نعیم عن انس

۲۵۳۲۸..... مرد عورتوں کو سلام کر سکتے ہیں عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں۔ رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن واثلۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالیٰ طیل ۲۶۹

۲۵۳۳۰..... تجھے اور تیرے باپ کو سلام کہہ۔ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا باپ آپ کو سلام کہہ رہا تھا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ ابو داؤد وابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن رجل من بنی تمیم عن ابیہ عن جدہ

ممنوعات سلام

۲۵۳۳۱..... نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۵ وکشف الخفاء ۹۷۰

۲۵۳۳۲..... آدمی کا ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کے فعل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۲۵۳۳۳..... جس شخص نے ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو چنانچہ یہودی ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں جب کہ نصرانی ہتھیلی سے سلام کا اشارہ کرتے ہیں۔
رواہ الترمذی عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۰۱،

۲۵۳۳۵..... قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک شخص مسجد کے پاس سے گزرے گا لیکن مسجد میں دو رکعتیں نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنے پہچاننے والے کو سلام کرے گا اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو سلام کا جواب دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۸۲ والضعیفۃ ۱۵۳۰

۲۵۳۳۶..... جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کردے اسے کلام کا جواب مت دو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر
کلام:..... حدیث ضعیف دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۴

۲۵۳۳۷..... جو شخص سلام سے ابتداء نہ کرے اسے اجازت مت دو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن جابر
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۹۔

۲۵۳۳۸..... یہودیوں اور نصرانیوں کو سلام کرنے میں پہل مت کرو اور جب تم ان میں سے کسی شخص سے ملو اسے تنگ راستے میں چلنے پر مجبور کرو۔
رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۳۳۹..... یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح سلام مت کرو چنانچہ وہ ہتھیلیوں اور آبروؤں کے اشاروں سے سلام کرتے ہیں۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۳۰ والکشف الالٰہی ۱۱۲۰

مصافحہ کا بیان

۲۵۳۴۰.....جب بھی دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن البراء

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۲۳۔

۲۵۳۴۱.....جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں وہ اپنی ہتھیلیاں نہیں چھوڑنے پاتے حتیٰ کہ ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۳۴۲.....جونسے دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور دونوں مصافحہ کر لیتے ہیں دونوں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور پھر جدا ہو جاتے ہیں چنانچہ ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن البراء

۲۵۳۴۳.....جب دو مسلمان ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔رواہ ابوداؤد عن البراء

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۱۱۱۳ وضعیف الجامع ۳۹۷۔

۲۵۳۴۴.....آپس میں مصافحہ کیا کرو دلوں کا کینہ ختم ہو جائے گا۔رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۲۸ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۴۵.....مصافحہ مسلمان کا اپنے بھائی کو بوسہ دینے کے قائم مقام ہے۔رواہ المحاملی فی امالیہ والدیلمی فی الفردوس عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۲ والکشف الالٰہی ۴۳۵

۲۵۳۴۶.....پورا سلام یہ ہے کہ آدمی ہاتھ پکڑ (کر مصافحہ کرے)۔رواہ الترمذی عن ابن مسعود

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۴ وضعیف الجامع ۵۲۹۴

۲۵۳۴۷.....پورا سلام یہ ہے کہ ہاتھ پکڑ لیا جائے اور دائیں ہاتھ سے مصافحہ کر لیا جائے۔رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۷۹

۲۵۳۴۸.....میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ عن امیمۃ بنت رقیقۃ

۲۵۳۴۹.....مشرکین سے مصافحہ کرنے، انھیں کنیت رکھنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۹۹۔

ممنوعات سلام.....از حصہ اکمال

۲۵۳۵۰.....جب تم مجھے اس حالت میں دیکھو تو مجھے سلام مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا میں پھر بھی تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۱.....میں اچھا نہیں سمجھتا کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم عن المهاجر بن قنفذ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۲.....اگر میں ایسی حالت میں ہوں مجھے مت سلام کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا تو بھی میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔

رواہ العسکری فی الصحابة عن المهاجر بن قنفذ

مہاجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۳.....مجھے کسی چیز نے تجھے سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ میں طہارت پر نہیں تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عمر

۲۵۳۵۴.....مجھے کسی چیز نے تمہیں سلام کا جواب دینے سے نہیں روکا البتہ مجھے وضو نہیں تھا۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والباوردی عن حنظلة الانصاری

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ تیمم کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۵.....جس چیز نے مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے پر برانگیختہ کیا ہے وہ یہ کہ مجھے اندیشہ ہوا تم اپنی قوم سے جا کر کہیں یہ نہ کہو کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا جب تم مجھے ایسی حالت میں دیکھو ہرگز مجھے سلام نہ کرو اگر تم نے مجھے سلام کر دیا میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ الشافعی والبیهقی فی المعرفة والخطیب عن ابن عمر

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۳۵۶.....قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب جان پہچان کی بنا پر سلام کیا جانے لگے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

مصافحہ اور معانقہ کا بیان.....از حصہ اکمال

۲۵۳۵۸. مصافحہ کرنا مسلمان کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ المحاملی فی امالیه وابن شاهین فی الافراد عن انس

۲۵۳۵۷.....قیامت کی علامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صرف جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:.....وفیہ "اخاہ" امعنو انظر فیہ ضعف الجامع ۲۰۲۷ والکشف الالٰہی ۶۳۵

۲۵۳۵۹.....سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ کیا ہے ورنہ قبل ازیں یہ اسے سجدہ کر دیتا وہ اسے سجدہ کر دیتا تھا اسلام آیا اور (آؤ بھگت کے لیے) مصافحہ مقرر کیا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن تمیم

۲۵۳۶۰.....خلوص محبت پہلی امتوں کا سلام ہوتا تھا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے معانقہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن تمیم الدارمی

۲۵۳۶۱.....جب بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان کے ہاتھ چھوڑنے سے قبل ان کی دعا قبول فرمائے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دیتا ہے۔ جو قوم بھی اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ذکر کرتے ہیں آسمان میں ایک پکارنے والا (فرشتہ) آواز لگاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل جا چکی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وسعید بن المنصور عن میمون المرئی عن میمون بن سیاہ عن انس

۲۵۳۶۲.....جب مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کر لیتا ہے ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن خشک پتے درخت سے جھڑنے لگتے ہیں حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۵۳۶۳......جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے ان میں سے کسی کے دل میں دوسرے کی عداوت نہیں ہوتی وہ آپس میں اپنے اپنے ہاتھ نہیں چھڑا پاتے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے دراں حالیکہ اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہیں ہوتی اس کی نظر واپس نہیں لوٹنے پاتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گذشتہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۳۶۴......جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو چنانچہ ان کے ہاتھ الگ نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخشش دیتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف نظر کی اور اس کے دل میں اپنے بھائی کی عداوت نہ ہو وہ اپنی نظر نہیں اٹھانے پاتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۵۳۶۵......جس شخص نے اپنے بھائی سے لطف ومحبت سے مصافحہ کیا وہ جدا نہیں ہونے پاتے حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رواہ ابن شاهین عن البراء

۲۵۳۶۵......آپس میں مصافحہ کیا کرو چونکہ مصافحہ عداوت کو ختم کر دیتا ہے ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو چونکہ ہدیہ دلوں کے کینے کو ختم کر لیتا ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۴۳ والضعیفۃ ۱۷۶۶

۲۵۳۶۷......مصافحہ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی کے ہاتھ کے بوسہ لینے کے قائم مقام ہے۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

۲۵۳۶۸......ہم ان (یہودیوں اور نصرانیوں) کی بہ نسبت مصافحہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں۔ رواہ الرویانی وابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان والضیاء عن البراء

۲۵۳۶۹......جو بھی دو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا استقبال کرتا ہے اور اس سے مصافحہ کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں وہ جدا نہیں ہوتے پاتے حتیٰ کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة وابن النجار عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۰۴ والضعیفۃ ۲۵۲

۲۵۳۷۰......کپڑوں کے ماوراء مصافحہ کرنا جفاکشی ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے حقوق

۲۵۳۷۱......جو شخص بھی مجلس کے اختتام پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے کسی بھی خیر وذکر کی مجلس میں یہ کلمات پڑھے جائیں اللہ تعالیٰ اس مجلس پر ان کلمات کی مہر لگا دیتا ہے جس طرح صحیفے پر مہر لگا دی جاتی ہے وہ کلمات یہ ہیں

سبحانک اللهم وبحمدک لاالٰه الاانت استغفرک واتوب الیک

رواہ ابوداؤد والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۶۵۔

۲۵۳۷۲......جو قوم بھی کسی مجلس سے اٹھ جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے ان کی مثال مردہ گدھے کی ہوتی ہے، یہ مجلس ان کے لیے تاقیامت باعث صد افسوس ہوتی ہے۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی هریرۃ

۲۵۳۷۳......شاید تم میرے بعد بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو اور ان شہروں کے بازاروں میں تم مجلسیں لگاؤ گے جب ایسا ہو سلام کا جواب دینا اپنی نظریں نیچی رکھنا، نابینا کو راستے کی راہنمائی کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ رواہ الطبرانی عن وحشی

۲۵۳۷۴...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والحاکم عن حذیفہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۶۹۴۔

۲۵۳۷۵...... جو شخص کسی قوم کے پاس آئے اور وہ مجلس میں بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردیں حتیٰ کہ وہ ان پر راضی ہو جائے اس مجلس کو راضی کرنا اللہ کا حق ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۵۳۷۶...... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی قوم کے حلقہ کی گردنیں پھلانگیں، اس نے نافرمانی کی۔ رواہ الطبرانی عن ابن امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۱۷

۲۵۳۷۷...... مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے۔ رواہ الخطیب عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۷۹ وکشف الخفاء ۲۲۶۹۔

۲۵۳۷۸...... جب کوئی شخص بات کرے پھر اٹھ کر چلا جائے تو یہ بات تمہارے پاس امانت ہوتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والضیاء عن جابر وابویعلی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۵ وکشف الخفاء ۲۲۱۔

۲۵۳۷۹...... مجالس کا انعقاد امانتداری سے کیا جائے البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں ایک وہ مجلس جس میں ناحق خون بہانے کی باتیں ہورہی ہوں دوسری وہ مجلس جس میں کسی عورت کی عصمت دری کی باتیں ہورہی ہوں تیسری وہ مجلس جس میں کسی کے مال کو ناحق لوٹنے کی باتیں ہورہی ہوں۔ رواہ ابوداؤد عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۵۸۴ وضعیف ابی داؤد ۱۰۳۷

۲۵۳۸۰...... قبیلے کی مجلسوں سے اجتناب کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن ابان بن عثمان مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۵

۲۵۳۸۱...... دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمرو

۲۵۳۸۲...... کوئی قوم مجلس کا انعقاد نہ کرے مگر امانتداری سے۔ رواہ المخلص عن مروان ابن الحکم

۲۵۳۸۳...... کوئی شخص مجلس میں باپ بیٹے کے درمیان نہ بیٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سهل بن سعد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۲۸۔

۲۵۳۸۴...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر تفریق ڈالے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عمرو

۲۵۳۸۵...... تین چیزیں رد کی نہ جائیں تکیہ، تیل اور دودھ۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۳۸۶...... میں تمہیں الگ الگ ٹولیوں میں بٹا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر بن سمرة

۲۵۳۸۷...... جو شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن معاویة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے تذکرة الموضوعات ۱۷۲

۲۵۳۸۸...... دایاں مقدم ہے اور پھر دایاں یعنی مجلس میں کھانے پینے کی اشیاء دائیں طرف سے شروع کرنی چاہئیں۔

رواہ مالک فی الموطا والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن انس

۲۵۳۸۹...... آدمی کو سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی هريرة

۲۵۳۹۰...... منع کیا گیا ہے کہ مجلس سے کوئی شخص اٹھ جائے اور دوسرا اس کی جگہ آن بیٹھے۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۵۳۹۱ ..... دو آدمیوں کے درمیان تیسرے شخص کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے البتہ ان کی اجازت سے بیٹھ سکتا ہے۔

رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عمر

۲۵۳۹۲ ..... سائے اور دھوپ کے درمیان آدمی کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

رواہ احمد حنبل عن رجل

مجلس میں وسعت پیدا کرنا

۲۵۳۹۳ ..... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس تک پہنچ جائے اس کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کر دی گئی ہو اسے بیٹھ جانا چاہیے ورنہ کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔ رواہ البغوی والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان عن شیبة بن عثمان

۲۵۳۹۴ ..... جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے سلام کرے اگر مجلس میں بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو سلام کر کے چلا جائے چنانچہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن حنبل والحاکم عن ابی ھریرة

۲۵۳۹۵ ..... جب تم بیٹھ جاؤ اپنے جوتے اتار لو تاکہ تمہارے پاؤں کو راحت پہنچے۔ رواہ البزار عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۵۷۔

۲۵۳۹۶ ..... جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں گنجائش پیدا کر دی گئی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث عزت و اکرام سمجھ کر بیٹھ جائے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کی اگر مجلس میں گنجائش نہ ہو پھر کھلی جگہ دیکھ کر وہاں بیٹھ جائے۔

رواہ الحارث عن ابی شیبة الخدری

۲۵۳۹۷ ..... مجلسوں کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرو، سیدھے راہ کی طرف راہنمائی کرو اور نظریں نیچی رکھو۔

رواہ الطبرانی عن سھل بن حنیف

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۳۔

۲۵۳۹۸ ..... جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ جائے اور پھر دوبارہ واپس لوٹ آئے وہ اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن ابی ھریرة واحمد بن حنبل عن وھب بن حذیفة

کلام: ..... للنظر فی اسناد الحدیث ذخیرة الحفاظ ۳۷۰

۲۵۳۹۹ ..... جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور پھر اس سے سایہ چھٹ جائے اور یوں وہ آدھا سائے میں ہو اور آدھا دھوپ میں تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرة

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶

۲۵۴۰۰ ..... دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو چونکہ دھوپ کپڑوں کو بوسیدہ کر دیتی ہے، ہوا کو آلودہ اور بدبودار کر دیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کر دیتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۹۶ والضعیفة ۱۸۹

۲۵۴۰۱ ..... سب سے زیادہ افضل مجلس وہ ہے جس کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے الشذرة ۱۳۶ وضعیف الجامع ۸۷۶

۲۵۴۰۲ ..... سب سے افضل نیکی ہم جلیسوں کی عزت داری ہے۔ رواہ القضاعی عن ابن مسعود

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے تکمیل النفع ۶ وضعیف الجامع ۱۰۰۸

۲۵۴۰۳.....سب سے اچھی مجلس وہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رخ کیا گیا ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی عن ابی عمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۵۰ والاتقان ۲۵۱

۲۵۴۰۴.....مجلسوں کی تین قسمیں ہیں۔سلامتی والی مجلس،نفع اٹھانے والی مجلس اور بک بک کرنے والی مجلس۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے،دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۷۱

۲۵۴۰۵.....مسلمان کا حق ہے کہ جب اُسے اس کا بھائی دیکھے اس کے لئے کھسک جائے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن واثلة بن الخطاب

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۶۷

۲۵۴۰۶.....ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے،سب سے اشرف مجلس وہ ہے جو قبلہ رخ بیٹھی ہو۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۵۴۰۷.....مجالس کا انعقاد امانتداری کے ساتھ ہونا چاہئے۔رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ عن عثمان وعن ابن عباس

۲۵۴۰۸.....دوشرکائے مجلس اللہ تعالیٰ کی امانتداری کی پاسداری کرتے ہوئے شریک مجلس ہوتے ہیں،ان میں سے کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوسرے ساتھی کی کوئی بات افشا کرے جس کا اسے خوف ہو۔رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے المشذرۃ ۸۵۸ وضعیف الجامع ۲۰۶۵

۲۵۴۰۹.....راستوں میں مجلسیں لگانے سے اجتناب کرو۔اگر چاروناچار راستوں میں مجلسیں لگاؤ تو راستوں کا حق ضرور ادا کرو،نظریں نیچی رکھو،کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ،سلام کا جواب دو،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری و مسلم وابوداؤد عن ابی سعید

۲۵۴۱۰.....جو قوم بھی مجلس لگاتی ہے اور دیر تک مجلس قائم رہتی ہے پھر مجلس برخاست کرکے چلے جاتے ہیں،جانے سے قبل نہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ اس کے نبی پر درود بھیجتے ہیں،اللہ تعالیٰ کی طرف سے شرکائے مجلس کے لئے نقص اور عیب بن جاتا ہے اگر اللہ چاہے انہیں عذاب دے،چاہے معاف کردے۔رواہ الحاکم عن ابی هریرة

۲۵۴۱۱.....سائے میں چلے جاؤ،چونکہ سایہ بابرکت ہوتا ہے۔رواہ الحاکم عن ابی حازم

کلام:......حدیث ضعیف ہے،دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۹

۲۵۴۱۲.....سب سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں وسعت پیدا کی جاسکے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی سعید الخدری والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے اسنی المطالب ۶۲۹ ومختصر المقاصد ۴۳۵

۲۵۴۱۳.....سلطان اور ذی علم مجلس میں شرف وعزت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۵

۲۵۴۱۴.....آدمی مجلس میں اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔اگر اپنے کام سے باہر چلا جائے اور پھر اندر لوٹے تو اپنی پہلی جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

رواہ النسائی عن وهب بن حذیفة

۲۵۴۱۵.....اپنی مجالس کو مجھ پر درود بھیجنے سے مزین کرو،چونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

رواہ الدیمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے اسنی المطالب ۷۳۴ وتذکرۃ الموضوعات ۸۹

۲۵۴۱۶.....سب سے بری مجلس راستوں کے بازار ہیں اور سب سے اچھی مجلس مسجدیں ہیں،اگر تم مسجد میں نہ بیٹھو اپنے گھر کو مت چھوڑو۔

رواہ الطبرانی عن واثلة

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۹۳

۲۵۴۱۷......مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ لے:

سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لااله الا انت وحدک لاشریک لک استغفرک واتوب الیک

رواه الطبرانی عن ابن عمرو وابن مسعود

کلام:...... **ولم توجد وحدک لاشریک لک وفقط** انظر ذخیرة الحفاظ ۳۲۲۳۔

۲۵۴۱۸......جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں شوروغوغا کثرت سے ہوا اور مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لی:

سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اشهد ان لااله الا انت استغفرک واتوب الیک

اس مجلس میں جو برائیاں بھی سرزد ہوئی ہوں گی وہ بخش دی جائیں گی۔ رواه الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۳۶۶۔

۲۵۴۱۹......جس شخص نے یہ دعا پڑھی:

سبحان الله وبحمده سبحانک اللهم وبحمدک اشهدان لااله الا انت استغفرک واتوب الیک

اگر مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی تو یہ ایسا ہی ہوگا جیسے عمدہ کلام پر مہر لگادی جائے، جس نے یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھی اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔رواه النسائی والحاکم عن جبیر بن مطعم

۲۵۴۲۰......جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے اور مجلس میں اس کے بیٹھنے کے لیے گنجائش پیدا کردی جائے اسے وہاں بیٹھ جانا چاہیے چونکہ یہ اس کی عزت اور اکرام کا باعث ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے مسلمان بھائی نے اسے نوازا ہے اگر مجلس میں اس کے لیے گنجائش نہ پیدا ہوسکے اسے دیکھ کر گنجائش والی جگہ میں بیٹھ جانا چاہیے۔رواه الخطیب عن ابن عمر

۲۵۴۲۱......جب کوئی شخص تمہارے لیے مجلس میں کھڑا ہو جائے تم اس جگہ نہ بیٹھو تمہارا ہاتھ اس شخص کے کپڑے کو نہ چھونے پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔رواه الطیالسی والبیهقی فی السنن عن ابی بکرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴

کوئی مجلس اللہ کے ذکر سے خالی نہ رہے

۲۵۴۲۲......جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہو جاتا ہے اور جو شخص بستر پر لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقص ثابت ہو جاتا ہے۔رواه ابوداؤد عن ابی هریرة

۲۵۴۲۳......کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ بیٹھ جائے لیکن مجلس میں کشادگی کرو اور وسعت پیدا کرو۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عمر

۲۵۴۲۴......کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔رواه البخاری ومسلم والترمذی عن ابن عمر

۲۵۴۲۵......جو قوم بھی کسی ایسی مجلس کا انعقاد کرتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود نہ بھیجا گیا ہو وہ مجلس قوم کے لیے باعث صد افسوس بن جاتی ہے اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں تب بھی ثواب کی لذت سے بہرہ مند نہیں ہوں گے۔رواه النسائی عن ابی سعید

اکمال

۲۵۴۲۶......اکابر (بڑوں) سے ابتداء کرو چونکہ برکت اکابر ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔رواه ابن ماجه والحکیم عن ابن عباس

۲۵۴۲۷.....جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بڑوں کی تعظیم کروں۔رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۴۲۸.....جب کسی شخص نے کوئی بات کی پھر بات کرنے والے نے اپنے اردگرد دیکھا وہ بات امانت ہوگی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن جابر

۲۵۴۲۹.....جس شخص نے کوئی بات کی پھر اس نے چاہا کہ یہ بات افشانہ کی جائے وہ بات امانت ہوگی اگرچہ بات کرنے والے نے بات مخفی رکھنے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد اللہ بن سلام

۲۵۴۳۰.....جس شخص نے کسی سے کوئی بات سنی وہ نہیں چاہتا کہ اس کی بات کا کسی سے تذکرہ کیا جائے پس وہ سننے والے کے پاس امانت ہوگی اگرچہ وہ پوشیدہ رکھنے کا مطالبہ نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی الدرداء

۲۵۴۳۱.....مجلس ایک طرح کی امانت ہیں۔کسی مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ کس مومن کے حق میں بڑی حرکت کا ارتکاب کرے۔

رواہ ابن لال عن اسامۃ بن زید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۹

مجلس کی گفتگو امانت ہے

۲۵۴۳۲.....تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو امانت ہے۔کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کی پگڑی اچھالے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ عن محمد بن ھشام مرسلاً قال القاضی محمد بن ھشام: لہ صحبۃ وقال ابن المدینی: لااعرفہ

۲۵۴۳۳.....وہ شخص جو اکٹھے مجلس میں بیٹھے ہوں ان کی یہ مجلس امانت ہے ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے دوست کی کوئی بات افشا کرے جسے وہ ناپسند سمجھتا ہو لوگوں میں سب سے زیادہ غیرت مند میرے نزدیک میرا ہم جلیس ہے۔

رواہ ابن لال من طریق سلمۃ بن کھیل عن ابیہ عن ابن مسعود

۲۵۴۳۴.....مجلس امانت کے ساتھ منعقد کی جائیں البتہ تین مجلسیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ایک وہ مجلس جس میں خون حرام کو مباح کیا جارہا ہو۔ایک وہ مجلس جس میں حرام مال کو حلال کیا جارہا ہو۔رواہ الخرائطی عن جابر

۲۵۴۳۵.....جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے وہ سلام کرے،اگر وہ مجلس میں بیٹھنا بہتر سمجھے تو بیٹھ جائے اگر جانا چاہے تو سلام کر کے چلا جائے بلاشبہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ وابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۳۶.....جب تم میں سے کوئی شخص مجلس سے کھڑا ہوجائے اسے سلام کرنا چاہیے چونکہ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۳۷.....جب تم کسی مجلس کے پاس سے گزرو تو اہل مجلس کو سلام کرو اگر وہ خیر پر ہوں تم بھی ان کے شریک ہوجاؤ گے اگر وہ خیر کے علاوہ پر ہوں تو تمہارے لیے اجر وثواب لکھ دیا جائے گا۔رواہ الطبرانی عن معاویہ بن قرۃ عن ابیہ

۲۵۴۳۸.....جس شخص کے پاس کوئی قوم بیٹھے وہ ان کے اجازت کے بغیر کھڑا نہ ہو اور جو شخص دو آدمیوں کو بیٹھا ہوا دیکھے وہ ان کے پاس نہ بیٹھے البتہ اجازت لے کر بیٹھ سکتا ہے کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان بیٹھ کر تفریق نہ ڈالے حتیٰ کہ ان سے اجازت نہ لے لے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

۲۵۴۳۹.....جس شخص نے اپنی بڑائی ظاہر کرتے ہوئے مجلس میں دو آدمیوں کے درمیان تفریق کی وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابان مرسلاً

۲۵۴۴۰.....جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر واپس لوٹے اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۴۱.....کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے تمہارا ہاتھ کسی ایسے کپڑے کو چھونے نہ پائے جس کے تم مالک نہیں ہو۔
رواہ الحاکم عن ابی بکرة

۲۵۴۴۲.....گونگا مجلس کا شریک ہوتا ہے اگر وہ خود سنتا ہو فبہا ورنہ بات اسے سمجھا دی جائے۔رواہ الدیلمی عن زید بن ثابت

۲۵۴۴۳.....اہل سدوم اور ان کے مضافات میں رہنے والے نہیں ہلاک ہوئے جب تک وہ مسواک کرتے رہے اور مجلسوں میں ملک چباتے رہے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۴۴۴.....دھوپ اور سائے کے درمیان شیطان کے سونے کی جگہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرة

۲۵۴۴۵.....راستے کی مجالس میں مت بیٹھو، اگر ایسا کرو تو سلام کا جواب دو، نظر میں نیچی رکھو اور راستے چلنے والے کی راہنمائی کرو اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرو۔
رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۲۵۴۴۶.....میرے بعد تم بڑے بڑے شہروں کو فتح کرو گے اور بازاروں میں مجلس منعقد کرو گے جب ایسا ہونے لگے سلام کا جواب دو، نظریں نیچی رکھو، نابینے کو راستہ کی رہنمائی کرو اور مظلوم کی مدد کرو۔رواہ الدیلمی عن وحشی بن حرب

۲۵۴۴۷.....راستوں پر مجلس منعقد کرنے سے گریز کرو اگر چارو ناچار تمہیں ایسا کرنے کی نوبت پیش آئے تو راستے کا حق ادا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، اذیت سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔
رواہ احمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن حبان عن ابی سعید

۲۵۴۴۸.....راستوں پر مجلس لگانے سے گریز کرو جو شخص راستے میں مجلس لگائے راستے کا حق ادا کرے نظریں نیچی رکھے، سلام کا جواب دے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی شریح الخزاعی

۲۵۴۴۹.....راستوں پر بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں البتہ وہ شخص بیٹھ سکتا ہے جو دوسروں کو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے نظریں نیچی رکھے اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرے۔رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی ھریرة

۲۵۴۵۰..... ہر عالم کے پاس مت بیٹھو البتہ صرف اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو شک سے یقین کی طرف، تکبر سے عاجزی کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت دنیا سے زہد کی طرف۔
رواہ ابن عساکر عن جابر وفیہ عباد بن کثیر الثقفی متروک

۲۵۴۵۱.....مجلس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر اللہ میں مشغول ہو سلامتی والی مجلس وہ ہے جو خاموش ہے اور ایک بک والی مجلس وہ ہے جو باطل میں اپنا سر کھپائے۔رواہ العسکری عن ابی ھریرة

۲۵۴۵۲..... مجالس کی تین قسمیں ہیں: نفع اٹھانے والی، سلامتی والی اور بک بک کرنے والی، نفع اٹھانے والی مجلس وہ ہے جو ذکر میں مشغول رہے سلامتی والی وہ ہے جو خاموش رہے اور بک بک والی مجلس وہ ہے جو لوگوں میں فتنہ وفساد ڈالے۔رواہ العسکری فی الامثال عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبیض الصحیفة ۴۴۔

مجلس میں ذکر نہ کرنے کے نقصانات

۲۵۴۵۳.....جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں نقص آجاتا ہے اور جو شخص مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کے حق میں بھی اللہ کی طرف سے نقص آجاتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة

۲۵۴۵۴.....جو قوم کسی ایسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث صد افسوس ہوگی اگرچہ وہ جنت میں کیوں نہ داخل ہو جائیں۔رواہ ابن حبان عن ابی ھریرة

۲۵۴۵۵..... جوقوم کسی مجلس میں بیٹھی جس میں نہ اللہ کا ذکر ہوا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گیا یہ مجلس ان کے لیے نقص اور عیب ہوگی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۹۔

۲۵۴۵۶..... جوقوم کسی مجلس میں مجتمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئی دراں حالیکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان و ابن عمر

۲۵۴۵۷..... جوقوم اکٹھی ہوکر بیٹھی پھر متفرق ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا گویا وہ لوگ مجلس سے مردہ لاش سے بھی زیادہ بدبودار ہوکر اٹھے۔ رواہ ابوداؤد والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن جابر

۲۵۴۵۸..... جوقوم کسی مجلس میں جمع ہوئی اور پھر متفرق ہوگئے دراں حالیکہ اللہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت ہوگی۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵۹..... جولوگ مجلس برخاست کرکے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ان کی مثال مردہ گدھے جیسی ہے۔ یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۰..... جولوگ کسی مجلس کا انعقاد کرتے ہیں پھر دیر تک مجلس برپا کیے رہتے ہیں پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے مجلس برخاست کردیتے ہیں اور نبی ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجتے یہ مجلس ان کے لیے ان کی طرف سے نقص ہوگی اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں عذاب دے اگر چاہے انھیں بخش دے۔

رواہ ابن شاھین عن انس

۲۵۴۶۱..... جوشخص کسی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی بستر پر ہوتا ہے یا کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا قیامت کے دن یہ اس کے لیے نقص اور عیب ہوگا۔ رواہ ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۲..... جولوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے الا یہ کہ ان لوگوں میں نقص آجاتا ہے جوشخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا چلنا اس کی پیشانی پر بدنما داغ بن جاتا ہے اور جوشخص اپنے بستر پر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یوں لیٹنا بھی اس کے لیے باعث نقص وعیب بن جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۶۳..... جولوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس مجلس میں وہ لوگ اپنے رب کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے قیامت کے دن یہ مجلس ان کے لیے بدنما داغ اور نقص ہوگی اگر اللہ چاہے ان سے مواخذہ کرے اور چاہے تو معاف کردے۔

رواہ ابن شاھین والبیھقی عن ابی ھریرۃ

افسوس وحسرت کی مجلس

۲۵۴۶۴..... جولوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے یہ مجلس قیامت کے دن ان کے افسوس میں اضافہ ہی کرے گی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۴۶۵..... جوقوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتی وہ مجلس ان کے لیے باعث افسوس بن جاتی ہے جوشخص کسی راستے پر چلتا ہے اور اس راستے پر اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا یہ چلنا اس پر بدنما داغ ہوگا۔ رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

۲۴۳۶۶..... جوقوم کسی مجلس میں بیٹھی اور محو گفتگو ہوگئی پھر مجلس برخاست کرنے سے قبل اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرلیا اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو میں ہونے والی لغویات کو بخش دیتے ہیں۔ رواہ ابن السنی فی عمل یوم لیلة عن ابی امامة

۲۵۴۶۷..... جس شخص نے مجلس میں یہ دعا! "سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک"

پڑھی لی تو اس مجلس پر مہر لگادی جائے گی جو تا قیامت نہیں ٹوٹے گی۔رواہ جعفر الفریابی فی الذکر عن ابی سعید

۲۵۴۶۸..... سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مجلس کا کفارہ ہے۔رواہ سمویہ عن انس

۲۵۴۶۹.....مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی یہ دعا پڑھ کر مجلس سے اٹھ جائے۔''سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت تب علی واغفرلی'' یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے اگر لغو کی مجلس ہو تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر ذکر کی مجلس ہو تو اس پر یہ مہر ہو جاتی ہے۔

رواہ ابن النجار عن جبیر

۲۵۴۷۰.....جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے اور یہ دعا: ''سبحانک اللھم وبحمدک لاالہ الا انت استغفرک واتوب الیک'' پڑھ لے، اس مجلس میں اس سے جتنی بھی خطائیں سرزد ہوں گی معاف ہو جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والطبرانی وسعید بن المنصور عن السائب بن یزید عن اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر مرسلا

ممنوعات مجلس

۲۵۴۷۱.....جس قوم نے بھی انعقاد مجلس کیا اور پھر مجلس میں وہ ایک دوسرے کے لیے خاموش نہیں رہے اس مجلس سے برکت چھین لی جاتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن محمد کعب القرظی مرسلا

کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۹

۲۵۴۷۲.....اگر چار و ناچار راستوں پر مجلس لگاؤ تو پھر راستہ دکھانے میں لوگوں کی راہنمائی کرو، سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن البراء

۲۵۴۷۳.....تمہارا راستوں کی مجالس سے کیا تعلق راستوں میں مجالس لگانے سے اجتناب کرو ورنہ راستوں کا حق ضرور ادا کرو نظریں نیچی رکھو سلام کا جواب دو، راستہ دکھانے میں راہنمائی کرو اور عمدہ کلام کرو۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن ابی طلحہ

۲۵۴۷۴.....مجلس سے عجمیوں کی طرح اٹھ کر مت چلے جاؤ چنانچہ عجمی لوگ ایک دوسرے پر اپنی برتری جتلاتے ہوئے مجلس سے چلے جاتے ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۶۲ والمشتھر ۱۳۰

۲۵۴۷۵.....ایسا مت کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے عظماء کے ساتھ کرتے ہیں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامة

اکمال

۲۵۴۷۶.....کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے نہ اٹھے البتہ اپنے بھائی کے لیے مجلس میں کشادگی پیدا کردے۔رواہ الطبرانی عن ابی بکرة

۲۵۴۷۷.....میرے لیے کھڑا نہ ہوا جائے چونکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کھڑا ہوا جاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عبادة ابن الصامت

۲۵۴۷۸.....ایسا مت کرو جیسا عجمی لوگ کرتے ہیں چنانچہ وہ ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۵۴۷۹ ..... اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جس کے لیے غلام صفوں میں کھڑے ہوں۔رواہ الدارقطنی عن النجیب بن السری

۲۵۴۸۰.....جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں جائے گا۔رواہ ابن جریر عن معاویة

۲۵۴۸۱.....جو شخص اس پر خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وابن جریر وابن عساکر عن معاویة

ابن عساکر کے یہ الفاظ ہیں اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ دوزخ میں گھر بنا دے گا۔

فائدہ:...... ''زیر اکمال'' آنے والی تمام احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا ناجائز بلکہ حرام ہے جبکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ عنوان ''التعظیم و القیام'' سے تعظیماً کھڑے ہونے کی اباحت معلوم ہوتی ہے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ تعظیماً کھڑے ہونا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کے لیے کھڑا ہونا ہے اس کی محبت اور تعظیم دل میں ہو اور وہ شخص فی نفسہ تعظیم کے قابل بھی ہو، مسلمان ہو، کافر نہ ہو یا اگر کھڑا نہ ہوا اس کی دل شکنی ہوگی یا دشمن ہو جائے گا یا کوئی اور مصلحت ہو پھر بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ احادیث میں جو ممانعت ہے وہ اس صورت پر محمول ہے کہ کوئی شخص بیٹھا رہے اور اس کی تعظیم میں لوگ کھڑے رہیں یا کوئی شخص دل سے چاہتا ہو کہ لوگ میرے آگے کھڑے ہوں، بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے تو آپ نے تواضع سادگی اور بے تکلفی کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔

تعظیم کرنا اور کھڑا ہونا

۲۵۲۸۲...... اس نے اہل حق کے حق کو پہچان لیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن الاسود بن سریع

۲۵۲۸۳...... اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۲۸۴...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر والبزار وابن خزيمة والطبراني وابن عدی و البيهقي في شعب الايمان عن جرير والبزار عن ابی هريرة وابن عدی عن معاذ وابی قتادہ والحاکم عن جابر والطبرانی عن ابن عباس عن عبداللہ بن ضمرة وابن عساکر عن انس وعن عدی بن حاتم والدولابی فی الکنی وابن عساکر عن ابی راشد عبدالرحمن بن عبد بلفظ شریف قوم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۶ والتحانی ۵۲

۲۵۲۸۵...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کے لیے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ ابن ماجه عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۔

۲۵۲۸۶...... جب کوئی شخص تمہاری ملاقات کرنے آئے اس کا اکرام کرو۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی سعید الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۸۔

اکمال

۲۵۲۸۷...... جب تمہارے پاس کسی قوم کا کریم (رئیس بڑا، غیرتمند آدمی) آئے تو اس کا اکرام کرو۔

رواہ ابن ماجه والحکیم والبیهقی عن ابن عمر والحاکم عن جابر بن عبداللہ والطبرانی عن ابن عباس وابن خزیمة وابن ابی شیبة وابن عدی و البیهقی فی شعب الایمان والبیهقی فی السنن عن جریر والبزار عن ابی هریرة والطبرانی وابن عدی عن معاذ بن جبل وابن عدی عن ابی قتادہ ابن عساکر عن عدی بن حاتم وانس وعن طوسی بن صابر بن جابر البجلی عن ابیه عن جده ابو الحسن القطان فی الطوالات وابن منده والطبرانی والحکیم من طریق صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبداللہ بن ضمرة بن مالک البجلی عن ابیه سالم عن ابیه حمید عن ابیه یزید قال حدثتنی اختی ام القصاف عن ابیها عبداللہ بن ضمرة

حضرت عبداللہ بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی اور یہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ حدیث پر کلام ہے لیکن کثرت اسانید کی وجہ سے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے دیکھئے اسنی

المطالب ۹۶ والخفائی ۵۲۔

۲۵۴۸۸.....جو شخص اپنے بھائی کا اکرام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا اکرام کرتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۵۴۸۹.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس کسی قوم کا کریم (بزا رئیس سردار) آئے اس کا اکرام کرے۔

رواہ الخرائطی والحاکم وبن عساکر عن معبد بن خالد بن انس بن مالک عن ابیہ عن جدہ

۲۵۴۹۰.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ہم جلیس کا اکرام کرے۔ رواہ السلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۴۹۱.....اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کا اکرام کرے تو اسے اس کا اکرام قبول کرنا چاہیے چونکہ اصل میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اکرام ہوا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اکرام کو رد نہیں کرنا چاہیے۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال رواہ نعیم وابن عساکر عن انس وفیہ سعید بن عبداللہ بن دینار وابو روح التمار البصری قال ابوحاتم مجہول

۲۵۴۹۲.....شرف وعزت سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۳۴۴ الاسرار المرفوعۃ ۵۹۸

۲۵۴۹۳.....اے سلمان! کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ (یعنی میزبان) اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن سلمان

۲۵۴۹۴.....جو مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے اکرام کی خاطر اسے تکیہ پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سلمان

۲۵۴۹۵.....جو شخص کسی مجلس میں آیا اور اس کیلئے کشادگی کر دی گئی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے دن اہل مجلس کو راضی کرے۔

رواہ الدیلمی عن الضحاک بن عبدالرحمن ولہ صحبۃ

۲۵۴۹۶.....یقیناً مومن کا حق ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن واثلۃ بن الخطاب القرشی

واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ مسجد میں تنہا نبی کریم ﷺ تھے آپ اس شخص کے لیے تھوڑے سے ہل گئے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جگہ کشادہ ہے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ بن الاسقع

۲۵۴۹۷.....مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ اسے دیکھے اس کے لیے تھوڑا کھسک جائے۔ رواہ ابو الشیخ عن واثلۃ بن الخطاب

۲۵۴۹۸.....جب تم میں سے کوئی شخص قوم کے پاس آئے اور اس کے لیے مجلس میں کشادگی کر دی گئی اسے بیٹھ جانا چاہیے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے عزت ہے جو اس کے مسلمان بھائی کے ہاتھ سے اس کے لئے ہوئی ہے اگر مجلس میں اس کے لیے کشادگی نہ پیدا ہو اسے کھلی جگہ دیکھ کر بیٹھ جانا چاہیے۔ رواہ البغوی عن ابی شیبۃ

نئے آنے والے کا استقبال

۲۵۴۹۹.....مجلس میں آنے والے پر دہشت چھائی ہوتی ہے اسے مرحبا کہہ کر اس کا استقبال کرو۔ رواہ الدیلمی عن الحسن بن علی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۹۳۹۔

۲۵۵۰۰.....مجلس میں صرف تین شخصوں کے لیے کشادگی پیدا کی جائے، عمر رسیدہ شخص کے لیے اس کی عمر کی وجہ سے ذی علم کے لیے اس کے علم کی وجہ سے اور سلطان کے لیے اس کی سلطنت کی وجہ سے۔

رواہ الحسن بن سفیان وابو عثمان الصابونی فی المائتین والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن لال والدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۵۵۰۱..... جس شخص نے کسی شخص (کی سواری) کی رکابیں پکڑیں نہ کوئی لالچ تھی اور نہ اس سے خوفزدہ تھا اس کی بخشش کردی جائے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۵۵۰۲..... تم برابر بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم اپنے اچھے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور ان کا حق پہچانتے رہو گے بلاشبہ حق کا پہچاننے والا حق پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم عن ابی الدرداء

۲۵۵۰۳..... بوڑھوں کا احترام کرو بلاشبہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔ لہٰذا جو شخص بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ رواہ ابن حبان فی التاریخ وابن عدی والدیلمی عن انس وورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۵۵۰۴..... جس شخص نے اسلام میں کسی سن رسیدہ کا اکرام کیا گویا اس نے نوح علیہ السلام کا اکرام کیا اور جس شخص نے نوح علیہ السلام کا ان کی قوم میں اکرام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا۔ رواہ ابونعیم والدیلمی والخطیب وابن عساکر عن انس وفیہ یعقوب بن تحیۃ الواسطی لاشیء وبکر بن احمد بن یحی الواسطی مجھول ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۱ والتنزیہ ۱۷۶۱

۲۵۵۰۵..... اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کیا جائے عادل حکمران اور حامل قرآن کے حق میں نہ غلو کیا جائے اور نہ ہی ان کے حق میں جفا کی جائے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر

۲۵۵۰۶..... اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا اور امام عادل کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے۔

رواہ ابن الضریس عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے لآلی ۱۵۱۱

۲۵۵۰۷..... تین اشخاص کا اکرام کرنا اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی تعظیم میں سے ہے۔ عادل حکمران کا اکرام کرنا، ذی علم شخص کا اکرام کرنا اور وہ حامل قرآن جو قرآن میں نہ غلو کرتا ہو اور نہ ہی سرکشی اختیار کرتا ہو اس کا اکرام کرنا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن طلحۃ بن عبداللہ بن کرز

۲۵۵۰۹..... تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان میں سے ہیں۔ اسلام میں سفید ریش کا اکرام کرنا، کتاب اللہ کے عالم کا اکرام کرنا، ذی علم کا اکرام کرنا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ رواہ الشاشی فی مجالس المکیۃ عن ابی امامۃ

چھینک، اس کا جواب اور جمائی کا بیان

۲۵۵۱۰..... میرے پاس جبرئیل امین آئے اور فرمایا: جب تمہیں چھینک آئے تو یہ کلمات پڑھو۔ ”الحمدللہ عکزمہ والحمدللہ کعزّ جلالہ“ بلاشبہ اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا سچ کہا، سچ کہا، اس کی بخشش کردی گئی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی رافع

۲۵۵۱۱..... اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے جب کہ جمائی ناپسند ہے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے ہر سننے والے مسلمان کا حق ہے کہ وہ اس کے جواب میں ”یرحمک اللہ“ کہے، رہی بات جمائی کی سو وہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے، چونکہ جب کوئی شخص جمائی لے اور اس کے منہ سے ”ہاہ“ کی آواز نکلے اس پر شیطان ہنستا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۱۲..... چھینک اور جمائی میں آواز بلند کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ رواہ ابن اسنی عن ابن السریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۶

۲۵۵۱۳.....شدت والی جمائی اور شدت والی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔رواہ ابن اسنی عن ام سلمة رضی الله عنها

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵۔

۲۵۵۱۴.....چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو چاہو جواب دو چاہے نہ دو۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن عبید بن رفاعة الزرقی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۱۴۰۷

۲۵۵۱۵.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدلله علی کل حال۔ اس کے پاس جو شخص بیٹھا ہو وہ کہے: یرحمک اللہ چھینکنے والا اپنے آس پاس بیٹھنے والوں کے لیے کہے یھدیکم الله ویصلح بالکم۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی والحاکم عن ابی ایوب وابن ماجہ والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن علی

۲۵۵۱۶.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ، جب وہ کہہ دے تو اس کے جواب میں اس کا بھائی یا ساتھی کہے: یرحمک الله جب وہ "یرحمک الله" کہہ دے تو چھینکنے والا کہے: یهدیکم الله ویصلح بالکم. رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابی هریرة

۲۵۵۱۷.....جب کوئی شخص چھینکے دراں حالیکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تم اسے جواب دے سکتے ہو۔رواہ البیهقی فی السنن عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۶

۲۵۵۱۸.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اسے اپنی ہتھیلی منہ پر رکھ لینی چاہیے اور اپنی آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کرے۔

رواہ الحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۲۵۵۱۹.....جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور اس پر الحمد للہ کہے اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو، جب وہ الحمد للہ نہ کہے اسے جواب میں یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔رواہ احمد بن حنبل وابن خوارزمی فی الادب المفرد ومسلم عن ابی موسٰی

۲۵۵۲۰.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے وہ "الحمدلله رب العالمین" کہے اور اس کے جواب میں یرحمک الله کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یغفر الله لنا ولکم۔رواہ الطبرانی والحاکم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن سالم بن عبد الاشجعی

۲۵۵۲۱.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے اور اس پر الحمد للہ کہتا ہے، فرشتے "رب العالمین" کہتے ہیں جب چھینکنے والا رب العالمین کہتا ہے فرشتے کہتے ہیں: رحمک الله۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۹۵

۲۵۵۲۲.....جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اس کے جواب میں اس کا ہم جلیس یرحمک الله کہے، اگر تین مرتبہ سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے تین بار سے زیادہ اسے یرحمک الله نہ کہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة

۲۵۵۲۳.....سب سے سچی بات وہ ہے جس کے وقت چھینک آجائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۸۳ والاتقان ۱۱۱۲

۲۵۵۲۴.....جس شخص نے کوئی بات کہی اور اس کے پاس چھینک آگئی وہ بات حق ہے۔رواہ الحکیم عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۹۱۱۱۲، ۱۸۷ وذخیرة الحفاظ ۵۲۵۳

۲۵۵۲۵.....دعا کے وقت چھینک کا آجانا سچا گواہ ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۲۰۷ وضعیف الجامع ۳۸۶۴۔

۲۵۵۲۶.....اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وابن ماجه عن ابی هريرة

۲۵۵۲۷.....تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اس سے اگر زیادہ چھینکے تو اگر چاہو جواب دو اگر چاہو جواب نہ دو۔

رواہ الترمذی عن رجل

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۱ وضعیف الجامع ۳۴۰۷۔

۲۵۵۲۸.....اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر جواب دو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ نزلہ ہے یا زکام ہے۔

رواہ ابن اسنی وابو نعیم فی الطب عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۳۔

چھینک آنا اللہ کی رحمت ہے

۲۵۵۲۹.....چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جب کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی شخص کو جمائی آئے وہ منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جب جمائی لینے والے کے منہ سے "آہ" "آہ" کی آواز نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیٹ سے ہنستا ہے، اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۹۲

۲۵۵۳۰.....جب حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی تو روح جسد سے باہر نکل کر اڑنے لگی اور آدم علیہ السلام کے سر میں داخل ہوتی اس پر آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور فرمایا الحمدللہ رب العالمین، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔ رواہ ابن حبان والحاکم عن انس

۲۵۵۳۱.....چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ کہا جائے اگر اس سے زیادہ چھینکے تو اسے زکام ہے۔

رواہ ابن ماجه عن سلمة بن الركوع

۲۵۵۳۲.....جب تم میں سے کوئی شخص ڈکار لے یا چھینکے اسے آواز بلند نہیں کرنی چاہیے، چونکہ شیطان چاہتا ہے کہ ڈکار لینے اور چھینکنے میں آواز بلند کی جائے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عبادة بن الصامت وشداد بن اوس و واثلة وابو داؤد فی مراسیله عن یزید بن مرثد

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۵ والضعیفۃ ۲۲۵۴

جمائی لینے کا بیان

۲۵۵۳۳.....جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے، چونکہ جب کسی کے منہ سے "ھا، ھا" کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنستا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۵۵۳۴.....شدید قسم کی جمائی اور شدید قسم کی چھینک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

رواہ ابن اسنی فی عمل یوم ولیلة عن ام سلمة رضی الله عنها

یہ حدیث ۲۵۵۱۳ نمبر کے تحت گزر چکی ہے۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۰۵

۲۵۵۳۵.....جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے چونکہ جمائی کے ساتھ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابو داؤد عن ابی سعید

۲۵۵۳۶..... جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے دونکہ جب وہ جمائی لیتے ہوئے "ھا" کی آواز نکالتا ہے اس سے شیطان ہنس جاتا ہے۔رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۳۷..... جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے اسے ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہئے تا کہ جمائی کی آواز نہ نکلنے پائے چونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۰۳ والضعیفۃ ۲۴۲۰۔

اکمال

۲۵۵۳۸..... جب کوئی بات کرتے ہوئے تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اس کی وہ بات حق ہوتی ہے۔رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۲، والموضوعات ۳/۷۷

۲۵۵۳۹..... دعا کے وقت چھینک کا آنا آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی رھم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۶۵ و کشف الخفاء ۱/۳۴۶

۲۵۵۴۰..... اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھے، یا (جمائی آنے پر) منہ پر ہاتھ رکھ دے چونکہ جب جمائی لیتا ہے اور اس کے منہ سے آہ، کی آواز نکلتی ہے اس پر شیطان ہنسنے لگتا ہے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ھریرۃ

۲۵۵۴۱..... جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمدللہ علی کل حال۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

۲۵۵۴۲..... جو شخص چھینکا یا ڈکار لیا اور کہا: "الحمدللہ علی کل حال من الاحوال" ستر بیماریاں اس سے دور کر دی جائیں گی جن میں سے ہلکی بیماری جذام ہے۔رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عمرو ورواہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۸۵۳ والتنزیہ ۲/۲۹۲۔

۲۵۵۴۳..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زائد فرشتے ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے تھے کہ اس دعا کو لے کر کون اوپر چڑھے۔رواہ النسائی وابن قانع والحاکم عن رفاعۃ

رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی اس پر میں نے کہا:

الحمدللہ حمداً کثیراً مبارکاً فیہ ومبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی

اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۵۴۴..... جب کوئی شخص چھینکے تو الحمدللہ سے ابتداء کرو چونکہ الحمد ہر بیماری کی دوا ہے اور پہلو کے درد کی بھی دوا ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۔

۲۵۵۴۵..... جس شخص نے چھینکنے والے کو الحمدللہ سے پہلے جواب دے دیا وہ پہلو کے درد سے محفوظ رہا وہ کوئی ناگواری نہیں دیکھتا حتیٰ کہ دنیا سے چلا جاتا ہے۔رواہ تمام وابن عساکر عن ابن عباس وفیہ بقیۃ وقدعنعن

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۱۲۹۰ والفوائد المجموعۃ ۶۶۷

۲۵۵۴۶..... جب کسی کو چھینک آئے تین بار چھینک آنے پر اسے یرحمک اللہ سے جواب دو اگر پھر چوتھی بار چھینک آئے اسے چھوڑ دو چونکہ اسے زکام ہے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی ھریرۃ

٢۵۵٤٧...... چھینکنے والے کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمک اللہ سے جواب دو، اگر اس کے بعد اسے پھر چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابن السنی عن ابی ھریرۃ

٢۵۵٤٨...... یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں نے کردیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے پھر تمہیں بھلا دیا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

٢۵۵٤٩...... تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا میں نے بھی تجھے بھلا دیا یہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جو میں کرتا ہوں۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

یہ حکم ان دو آدمیوں کے لیے جنہیں چھینک آئی ایک نے تو اللہ کی حمد کی جبکہ دوسرے نے حمد نہ کی (اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی)۔

٢۵۵۵٠...... اے عثمان کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ یہ جبرائیل امین ہیں جو مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خبر دے رہے ہیں کہ جو مومن پے در پے تین مرتبہ چھینکیں مارتا ہے الا یہ کہ اس کے دل میں ایمان ثابت ہوتا ہے۔ رواہ الحکیم عن انس

کتاب الصحبہ از قسم افعال

باب...... صحبت کی فضیلت کے بیان میں

٢۵۵۵١...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور ان کے اعمال کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں حالانکہ ان میں کوئی رشتہ داری نہیں اور نہ ہی مالی لین دین ہے۔ بخدا! ان کے چہروں پر نور چمک رہا ہوگا اور وہ نور پر ہوں گے جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کسی قسم کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے انہیں کوئی غم نہیں ہوگا پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

ہوشیار ہو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی غم۔

رواہ ابوداؤد وھناد و ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وابونعیم فی الحلیۃ و البیھقی فی شعب الایمان

٢۵۵۵٢...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: کوئی شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ ان جیسے اعمال کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا صلہ

٢۵۵۵٣...... "مسند حذیفہ بن اسید غفاری" حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے قیامت کے لیے کوئی بڑی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی سرعۃ

٢۵۵۵٤...... "مسند زید بن ابی اوفی" حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری روح نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی۔ جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ میں مواخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ تھلگ چھوڑ دیا، اگر یہ مجھ پر ناراضی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت دینے کا اختیار آپ ہی کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے تمہیں صرف اور صرف اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا تعلق میرے

ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے وراثت میں کیا چیز پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وراثت میں چھوڑتے آئے ہیں عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے وراثت میں کیا چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: کتاب اور سنت فرمایا: تم جنت میں میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میرے محل میں ہوگے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ رواہ احمد بن حنبل فی کتاب مناقب علی وابن عساکر

۲۵۵۵۵..... ابوالقاسم اسماعیل بن احمد بن محمد بن نقور عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد حسین بن محمد ارع تقویٰ عبدالمؤمن بن عباد عبدی، یزید بن معنی عبداللہ بن شرجیل، زید بن ابی اروفی رضی اللہ عنہ بجد بن علی جوز جانی، نصر بن علی بن جھضمی عبدالمؤمن بن عباد العبدی، یزید بن معن عبداللہ بن شرجیل قریش کے ایک شخص سے حضرت زید بن ابی رونی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں شخص کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کو دیکھ دیکھ کر حاضری لینی شروع کردی اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود نہیں تھے ان کے پاس آدمی بھیج کر انھیں اپنے پاس منگواتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہوگئے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس جمع ہوگئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اسے یاد رکھو اور اپنے بعد آنے والے لوگوں کو بھی سناتے رہو چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے ایک مخلوق کو چنا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس" اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے رسولوں کو منتخب فرمایا ہے اللہ نے ایک مخلوق کو منتخب کیا ہے جسے جنت میں داخل کرے گا میں تم میں سے ان لوگوں کو منتخب کرتا ہوں جنہیں میں منتخب کرنا پسند کروں گا۔ میں تمہارے درمیان مواخات قائم کروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے درمیان مواخات قائم کی ہے۔ اے ابوبکر! کھڑے ہوجاؤ اور میرے سامنے زانوؤں پر بیٹھ جاؤ میرے ہاں تمہارے ایک مقام ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ عطا فرمائے اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا میں تمہیں اپنا خلیل بناتا تو تمہارا میرے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے جیسا کہ میرے بدن سے میری قمیص کا تعلق ہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے پھر فرمایا: اے عمر! میرے قریب ہوجاؤ عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوحفص! تم ہمارے ساتھ سخت جھگڑا کرتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے یا ابوجہل بن ھشام سے اسلام کو عزت عطا فرمائے تاہم یہ بھلائی تمہارے حصہ میں آئی تم مشرکین میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تھے تم میرے ساتھ جنت میں اس امت کے تین کے تیسرے ہو پھر عمر رضی اللہ عنہ الگ ہوگئے اور آپ نے حضرت عمر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے درمیان مواخات قائم کی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے ابوعمرو میرے قریب ہوجاؤ میرے قریب ہوجاؤ، وہ برابر قریب ہوتے رہے حتیٰ کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملالیے پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھ کر تین بار فرمایا سبحان اللہ العظیم۔ پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھوں سے بٹن بند کردیئے پھر فرمایا: اپنی چادر کے پلو اپنے سینے پر ڈال لو فرمایا اہل آسمان میں تمہاری ایک شان ہے تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو میرے حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے جبکہ تمہاری رگوں سے خون رس رہا ہوگا، میں تم سے پوچھوں گا: یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا ہے؟ تم کہو گے فلاں اور فلاں نے یہ، جبرئیل امین کا کلام ہوگا جبکہ پکار نے والا آسمان سے پکار رہا ہوگا اور کہتا ہوگا: خبردار! عثمان رضی اللہ عنہ کو ہر شخص کا امیر مقرر کردیا گیا ہے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہوگئے، پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بلایا: حکم ہوا: اے اللہ کے امین میرے قریب ہوجاؤ تو اللہ کا امین ہے۔ آسمانوں میں تمہارا نام امین ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال پر برحق مسلط کیا ہے میں نے تمہارے لیے ایک دعوت کا وعدہ کیا تھا جسے میں نے مؤخر کردیا ہے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اسے مؤخر کردیں۔ فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم نے بار امانت اٹھایا ہے اے عبدالرحمٰن تمہاری ایک شان ہے اللہ تعالیٰ تمہارے مال کو زیادہ کرے۔ آپ نے ہاتھوں سے یوں اور یوں اشارہ کیا۔ ہمیں آپ کے اشارے کی کیفیت حسین بن محمد نے یوں بتائی کہ گویا وہ دونوں ہاتھ بھر رہے ہوں پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ایک طرف ہٹ گئے آپ نے حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان سے فرمایا: میرے قریب ہوجاؤ وہ دونوں آپ کے قریب ہوگئے، آپ نے

فرمایا: تم دونوں میرے حواری ہو جیسے عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم کی پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اے عمار! تجھے باغی ٹولا قتل کرے گا پھر آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم کی۔ پھر آپ نے حضرت عویمر بن زید ابودرداء رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلایا ارشاد فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیت میں سے ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اول وآخر کا علم عطا فرمایا ہے کتاب اول اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے پھر فرمایا: کیا میں اچھی بات میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم ان کے عیب نکالو گے وہ تمہارے عیب نکالیں گے، اگر تم انھیں چھوڑ دو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں پکڑ لیں گے انھیں اپنی عزت ان کے ذمہ میں قیامت کے دن کے لیے دے دو جان لو بدلہ تمہارے سامنے ہے پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ے درمیان مواخات قائم کردی پھر آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو تم پہلے لوگ ہو جو میرے حوض پر میرے پاس آؤ گے، تم عالیشان بالا خانوں میں ہو گے پھر آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ضلالت سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور جسے چاہا ضلالت پر رکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری روح نکل چکی میری کمر ٹوٹ گئی جب میں نے آپ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مؤاخات قائم کرتے دیکھا اور مجھے الگ چھوڑے رکھا اگر میرے ساتھ یہ برتاؤ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو سزا اور عزت افزائی کا اختیار بلاشبہ آپ کو ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے تمہیں اپنے لیے مؤخر کیا ہے تمہارا میرے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے وارثت میں کیا پاؤں گا؟ فرمایا: وہی چیز جو مجھ سے پہلے انبیاء وارثت میں چھوڑتے رہے ہیں عرض کیا: انبیاء وارثت میں کیا چھوڑتے رہے ہیں فرمایا: کتاب وسنت تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اخوانا علی سرر متقابلین" "وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے" یہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ائمہ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے مثلاً بغوی، طبرانی نے مجمع الصغیر والکبیر میں باوردی نے معرفہ میں اور ابن عدی نے اس حدیث کے متعلق میرے دل میں کچھ تردد تھا لیکن میں نے ابواحمد حاکم کو الکنی میں امام بخاری سے بھی روایت کرتے دیکھا اور اس کی سند یوں ہے حسان بن حبان، ابراہیم بن بشیر ابوعمرو یحییٰ بن معن ابراہیم قرشی، سعد بن شرحبیل زید بن ابی اوفی۔

پھر کہا: یہ سند مجہول ہے اس کا کوئی متابع نہیں پھر سند میں مذکور رواۃ کا ایک دوسرے سے سماع بھی ثابت نہیں۔ انتہی۔

۲۵۵۵۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن پر زبرجد کے بالا خانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، یہ بالا خانے چمکدار ستارے کی مانند چمک رہے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں کون لوگ رہائش پذیر ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ان میں وہ لوگ سکونت کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، جو محض اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور محض اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان والبیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار وفیہ موسیٰ بن وردان ضعفہ ابن معین و وثقہ ابن عساکر

حدیث ۲۴۶۵۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:..... حدیث یروی بفرق قلیل ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۳

۲۵۵۵۷..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں بہت سارے ستون ہائے یاقوت ہیں جن

پر زبرجد کے بنے ہوئے بالاخانے ہیں ان کے دروازے کھلے پڑے ہیں، وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کون رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ان میں وہ لوگ رہیں گے جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اللہ کے لیے آپس میں مل بیٹھتے ہوں گے اور اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہوں گے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۹۷

۲۵۵۵۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ ان میں سے جن کی آپس میں واقفیت ہوجاتی ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے اور جن کی آپس میں واقفیت نہیں ہوپاتی ان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔ رواہ مسند

۲۵۵۵۹...... ابو طفیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان کی آپس میں موافقت ہوجاتی ہے، اور جن کا آپس میں تعارف نہ ہوان کی آپس میں موافقت بھی نہیں ہوتی۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب

۲۵۵۶۰...... شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور گفتگو میں محو ہوگیا دوران گفتگو کہنے لگا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا تو نے جھوٹ بولا: اس نے کہا: اے امیر المؤمنین، وہ کیوں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میں اپنے دل کو تجھ سے محبت کرتا ہوا نہیں دیکھتا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فضا میں روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو سونگھتی ہیں ان میں سے جن کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے ان میں موافقت پیدا ہوجاتی ہے اور جن کی واقفیت نہ ہوسکے ان میں موافقت پیدا نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتنوں سے واسطہ پڑا تو یہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کرنے والوں میں سے تھا۔

رواہ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء ورجالہ ثقات

۲۵۵۶۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انس، اپنے دوستوں سے زیادہ سے زیادہ میل جول رکھو چونکہ دوست ایک دوسرے کی سفارش کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی

باب...... آداب صحبت

۲۵۵۶۲...... اسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم تمہاری محبت باعث صعوبت نہ ہو اور تمہارا بغض باعث حق تلفی نہ ہو۔ میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا جب تم محبت کرو تو عاشق زار مت بن جاؤ جس طرح بچہ اپنی محبوب چیز پر عاشق زار ہوجاتا ہے۔ جب تم کسی سے بغض رکھو تو ایسا بغض نہ رکھو کہ تم اس کی ہلاکت کے درپے ہوجاؤ۔

رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی اعتلال القلوب وابن جریر وعبدالرزاق

۲۵۵۶۳...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دوست کی محبت اسوقت تمہارے لیے خالص ہوسکتی ہے جب تم تین کام کرو۔ پہلا یہ کہ جب تمہاری اس سے ملاقات ہو سلام کرنے میں پہل کرو۔ دوسرا یہ کہ تم اسے اچھے سے اچھے نام سے بلاؤ۔ تیسرا یہ تم مجلس میں اس کے لیے وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن المبارک وسعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۶۴...... ابوعتبہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: کیا تم اس کے ساتھ مل بیٹھے ہو؟ جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم اسے نہیں پہنچانتے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۲۵۵۶۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوستوں سے درگزر کرنا عزت وشرف کی دلیل ہے اور گناہوں پر انہیں بدلہ دینا برائی ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۶۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ کسی شخص کی محبت نے سرفراز کرے تو اس کی محبت کو مضبوطی سے پکڑ لو۔
رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۲۵۵۶۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو "جزاک اللہ خیر" کہنے میں کتنا اجر و ثواب ہے تو تم آپس میں اس کلمے کو زیادہ سے زیادہ رواج دینا شروع کر دو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۵۶۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے سر سے کوئی چیز (جوں یا تنکا وغیرہ) اٹھائے تو وہ اپنے بھائی کو دکھا دے۔ رواہ الدینوری

کسی کی اچھائی معلوم کرنے کا طریقہ

۲۵۵۶۹.....عبداللہ عمری کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں شخص سچا آدمی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی معاملہ ہوا ہے؟ جواب دیا: نہیں فرمایا! کیا تم نے اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اسے مسجد میں سر اٹھاتے اور سر نیچا کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدینوری والعسکری فی المواعظ عن اسلم

۲۵۵۷۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان چیزوں سے تعرض مت کرو جن میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، اپنے دشمن سے کنارہ کش رہو اپنے دوست سے بھی ہوشیار رہو البتہ امانتدار میں کوئی حرج نہیں چونکہ قوم کے امین شخص کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی فاجر شخص سے اپنا میل جول مت رکھو چونکہ وہ تمہیں اپنا فسق فجور سکھا دے گا اسے اپنے راز مت بتاؤ اپنے معاملات کے متعلق ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خوف خدا کو اپنے پلے باندھے رکھتے ہوں۔ رواہ سفیان ابن عیینہ فی جامعہ وابن المبارک فی الزہد وابن ابی الدنیا فی الصمت والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم اپنے بھائی کو پھسلتا دیکھو اسے کھڑا کر کے درستی پر لاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اس پر رجوع فرمائے اور اس کی توبہ قبول کرے اور اس کے خلاف شیطان کے معاون مت بنو۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۵۷۲.....حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو اپنے دوستوں میں سے ایک شخص کا بہت زیادہ تذکرہ کرتے تھے اور فرماتے: اے رات کی درازی، جب فرض نماز پڑھتے فوراً اس کی طرف ٹپک جاتے جب اس سے ملاقات کرتے اسے گلے لگا لیتے اور اس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ رواہ المحاملی

۲۵۵۷۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو مجھ سے میرے عیوب بیان کرے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۵۷۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے دوست سے اندازے کی محبت کرو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اپنے دشمن سے دشمنی بھی اندازے کی کرو ہو سکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

رواہ مسدد وابن جریر والبیہقی فی شعب الایمان وقال روی من اوجہ ضعیفۃ مرفوعا والمحفوظ موقوف

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۶۰، والاتقان ۶۱

۲۵۵۷۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ کرو اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ میں بغض کی عبارت نہیں دیکھی ۶۱۲۲۔

۲۵۵۷۶..... مدائنی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر (گناہ گار) سے دوستی مت رکھو چونکہ وہ تمہارے سامنے ملمع سازی کرے گا وہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ وہ اپنی بری خصلتیں خوبصورت کر کے تمہارے سامنے پیش کرے گا اس کا تمہارے پاس آنا اور جانا باعث رسوائی اور عیب ہے بیوقوف کو دوست مت بناؤ وہ تمہارے سامنے خوب محنت ومجاہدہ سے کام لے گا مگر تمہیں نفع نہیں پہنچائے گا بسا اوقات تمہیں نفع پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن تمہیں نقصان پہنچا جائے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کا دور رہنا اس کے قریب رہنے سے بہتر ہے اس کا مر جانا زندہ رہنے سے بہتر ہے۔ جھوٹے شخص کو بھی دوست مت بناؤ چونکہ وہ تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتا وہ تمہاری باتیں دوسروں تک منتقل کرے گا اور دوسروں کی باتیں تمہارے پاس لائے گا اگر تکلف کر کے سچ بولنے کی کوشش کرے گا پھر بھی سچ نہیں بولے گا۔

رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۵۵۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حق کو پہچانو خواہ اس کا ظہور کسی شریف اور کمزور آدمی سے ہو غم اور پریشانی کو صبر سے ٹالتے رہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی الصبر والدینوری

جس سے محبت ہو اسے اطلاع کرنا

۲۵۵۷۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ! میں محض اللہ کے لیے فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تم نے اسے خبر کردی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کرو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی سے ملا اور کہا: میں محض اللہ کے لئے تجھ سے محبت کرتا ہوں اس نے جواب میں کہا: جس ذات کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۵۷۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں شخص سے محض اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا: کیا تو نے اسے خبر کردی ہے؟ جواب دیا نہیں، آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اسے خبر کردو۔ چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے شخص! میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس نے کہا: جس اللہ کے لیے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ بھی تجھ سے محبت کرے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۵۸۰..... عبداللہ بن علقمہ بن ابی فغواء خزاعی اپنے والد علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے کچھ مال دیکر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تاکہ وہ مال ابوسفیان فقرائے قریش میں تقسیم کردے حالانکہ وہ لوگ مشرک تھے آپ ﷺ ان لوگوں کی تالیف قلب چاہتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لیے کوئی رفیق سفر تلاش کرلو چنانچہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انھوں نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہارے ساتھ میری رفاقت اچھی رہے گی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے لیے رفیق سفر تلاش کرلیا ہے فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری رفاقت اچھی رہے گی فرمایا: وہ ایسا ہی ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں سفر کی تیاری مکمل کرلی آپ نے چلتے وقت مجھے نصیحت کی اور فرمایا: اے علقمہ! جب بنی ضمرہ کے علاقے میں پہنچو تو اپنے رفیق سفر سے ذرا بچ کے رہو چونکہ تم نے کسی کہنے والے کا قول سنا ہوگا ”اخوک البکری لاتامنہ“ یعنی اپنے بکری دوست پر بھروسہ نہ کرو۔ چنانچہ ہم سفر پر چل پڑے اور جب ہم مقام ابواء پہنچے جو کہ بنی ضمرہ کا علاقہ ہے عمرو بن امیہ نے کہا: میں اپنے قوم کے بعض لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مجھے ایک ضروری کام ہے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی جب وہ جانے لگا مجھے نبی کریم ﷺ کی نصیحت یاد آ گئی اور اپنے اونٹ کو چابک مار کر آگے بڑھانا شروع کردیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن امیہ ضمری ایک طرف سے چند لوگوں کے ہمراہ تیر اور کمانیں اٹھائے ہوئے نمودار ہو جب میں نے انھیں دیکھا تو میں نے اونٹ کو اور زیادہ تیز کردیا جب میں ان لوگوں سے آگے نکل گیا کچھ دور جانے کے بعد عمرو نے مجھے پکڑ لیا اور بولا: میں ایک ضروری کام کے لیے اپنی قوم کے پاس گیا تھا میں نے کہا: جی

حال۔ جب میں مکہ پہنچا اور مال ابوسفیان کے حوالے کردیا ابوسفیان کہنے لگا: محمد سے بڑھ کر زیادہ مہربان کون ہوسکتا ہے، ہم اس سے جنگ کرتے ہیں اور اس کے خون کے پیاسے ہیں جبکہ وہ ہمیں ہدیے بھیجتا ہے اور ہمارے اوپر احسانات کرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

حدیث ۴۲۷۸۲ نمبر پر گزرچکی ہے۔

۲۵۵۸۱......"مسند حارث غیر منسوب" حماد بن سلمہ عن ثابت حبیب بن سبیعہ ضبعی کی سند سے حارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص کا ادھر سے گزر ہوا اور وہ بولا: یارسول اللہ! میں محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس شخص سے محبت کرتا ہوں......رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے بتایا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: چلے جاؤ آپ کے پاس بیٹھا ہوا شخص بولا: اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم

۲۵۵۸۲......"مسند رباح بن ربیع" رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کیا آپ نے ہم میں سے ہر تین آدمیوں کو ایک اونٹ دیا تھا صحرا میں دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور تیسرا اسے ہانکتا تھا ہم پہاڑ میں جا اترے اتنے میں رسول کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں پیدل چل رہا تھا آپ نے فرمایا: اے رباح! میں تجھے پیدل چلتا دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا: میں ابھی ابھی اترا ہوں جبکہ میرے یہ دو ساتھی سوار ہوئے ہیں آپ ﷺ میرے دو رفقائے سفر کے پاس سے گزرے انھوں نے اونٹ بٹھادیا اور دونوں نیچے اتر آئے جب میں ان کے پاس پہنچا وہ بولے: اس اونٹ کے سینے پر (یعنی آگے) تم سوار ہوجاؤ تم برابر سوار ہوگے تاوقتیکہ واپس لوٹ آؤ پیدل چلنے کی باری میرے اور میرے دوسرے ساتھی کے درمیان ہوگی میں نے پوچھا: بھلا یہ کیوں؟ وہ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رفیق سفر نیک وصالح آدمی ہے لہٰذا اس کے ساتھ اچھی رفاقت رکھو۔ رواہ الطبرانی

۲۵۵۸۳......رباح بن ربیع بن مرقع بن صیفی، ابومالک نخعی سلمہ بن کہیل حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء کے ساتھ مل بیٹھا کرو، بڑوں سے سوالات کیا کرو اور داناؤں کے ساتھ اختلاط رکھو۔ رواہ العسکری

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۲۸ والجامع المصنف ۱۶۵، ۲۳۵

۲۵۵۸۴......مسعر، سلمہ بن کہیل، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بڑوں کے ساتھ مل بیٹھو، علماء کے ساتھ اختلاط رکھو اور داناؤں سے دوستی رکھو۔ رواہ العسکری

۲۵۵۸۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور اس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وضعفہ

حدیث ۲۳۸۲۰ پر گذر چکی ہے۔

۲۵۵۸۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ آپ نے فرمایا: جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے جس کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے اور جس کا فعل تمہیں دنیا سے بے رغبتی دلائے۔

رواہ ابن النجار وفیہ مبارک بن حسان قال الازدی رمی بالکذب

۲۵۵۸۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہمارے ہم جلیسوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۶۷۔

۲۵۵۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھیں؟ یا عرض کیا گیا کہ ہمارے کون سے ہم جلیس بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۲۵۵۸۹.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر سنتے رہتے تھے کہ وقفے کے بعد ملاقات کرو محبت میں اضافہ ہوگا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سن لیا۔ رواہ ابن النجار

وقفہ کے بعد ملاقات سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

۲۵۵۹۰.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! وقفہ کے بعد ملاقات کرو یوں محبت میں اضافہ ہوگا۔
رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۱.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دلانا چاہے اسے چاہیے کہ لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۵۹۲.....شعبی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے فرمایا وہ شخص ایسے آدمی کی صحبت میں بیٹھا تھا جو برائیوں کا مرتکب تھا۔ یہ اشعار کہے۔

لا تصحب اخا الجهل وایاک وایاه.

جاہل کے پاس مت بیٹھو خود بھی اس سے دور رہو اور اسے بھی اپنے سے دور رکھو۔

فکم من جاهل اردی حلیما حین آخاه

کتنے جاہل ہیں جو ایسے بردبار صفت انسانوں کو ہلاک کردیتے ہیں جب وہ جاہلوں سے دوستی کر بیٹھتے ہیں۔

یقاس المرء بالمرء اذاهو ماشاه.

آدمی کو آدمی پر قیاس کیا جاتا ہے جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے۔

وللشیء من الشیء مقایس واشباه

ہر چیز کو کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا ہے جبکہ مختلف چیزیں ایک جیسی بھی ہوتی ہیں۔

وللقب علی القلب دلیل حین یلقاه.

ایک دل کی دوسرے دل پر دلیل ہوتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے۔

۲۵۵۹۳.....مجاہد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ اس شخص کی صحبت میں تمہارے کوئی بھلائی نہیں جو تمہارے حق کو ایسے نہ دیکھتا ہو جیسے تم دیکھتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۳۰۶۳۔

۲۵۵۹۴.....محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے اس کے عدل وانصاف کی بنا پر محبت کرتا ہو حالانکہ وہ شخص اللہ کے علم میں اہل دوزخ میں سے ہے اللہ تعالیٰ محبت کرنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ (یعنی محبوب) اہل جنت میں سے ہو۔ جو شخص نے کسی آدمی سے اس کے ظلم کی وجہ سے بغض کرتا ہو حالانکہ وہ (یعنی مبغوض) اللہ تعالیٰ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ تعالیٰ بغض رکھنے والے کو اجر وثواب عطا فرمائے گا جیسا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۵۹۵.....محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: جس نے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل جنت میں سے کسی آدمی سے محبت کرتا ہو، اگرچہ اس کا محبوب اہل دوزخ میں سے کیوں نہ ہو۔ چونکہ وہ ایک اچھی خصلت کی وجہ سے اس سے محبت کرتا ہے جو اس میں موجود دیکھتا ہے۔ جس نے کسی شخص سے بغض رکھا اللہ تعالیٰ اسے اس شخص جیسا ثواب عطا فرمائے گا جو اہل دوزخ میں سے کسی آدمی سے بغض رکھتا ہو اگرچہ اس کا مبغوض اہل جنت میں سے کیوں نہ ہو چونکہ وہ ایک بری خصلت کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے جو اس

میں دیکھتا ہے۔رواہ ابن عساکر

٢٥٥٩٦.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص نے لوگوں کو ان کے مراتب کے مطابق مقام دیا وہ اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوگیا اور جس شخص نے اپنے دوست کو اس کے مقام سے زیادہ فوقیت دی گویا اس سے دشمنی کرنے میں زیادہ جرات سے کام لیا۔

رواہ النولسی فی العلم

٢٥٥٩٧.....تہار بحری کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فاجر، جھوٹے، بے وقوف، بخیل اور بزدل کی صحبت سے اجتناب کرو، رہی بات فاجر کی سو اس کا فعل نہایت کمتر ہوتا ہے وہ یہی چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اس کا تمہارے پاس آنا بھی عیب ہے اور اس کا تمہارے پاس سے باہر جانا بھی عیب ہے رہی بات جھوٹے (کذاب) کی سو وہ تمہاری باتیں لوگوں تک پہنچائے گا اور لوگوں کی باتیں تمہیں پہنچائے گا یوں عداوت بھڑک اٹھے گی اور لوگوں کے دلوں میں کینہ جنم لے گا، رہی بات بے وقوف کی سو اچھائی کی طرف تمہاری رہنمائی کبھی نہیں کرسکتا وہ تو اپنی ذات سے برائی کو دور نہیں کرسکتا اس کی دوری اس کے قرب سے بدر جہا بہتر ہے اس کا خاموش رہنا اس کی گفتگو سے بہتر ہے اسی موت اس کی حیات سے بہتر ہے رہی بات بخیل کی سو جب تمہیں اس کی حاجت پیش آئے گی وہ باوجود تمہارے قریب ہونے کے تم سے دور رہے گا رہی بات بزدل کی سو جب تم مشکل میں گرفتار ہوگے اور تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی وہ تمہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔رواہ وکیع

٢٥٥٩٨.....''مسند اکثم بن جون'' یحیٰ بن عبداللہ وصابی ابو عبداللہ دمشقی کی روایت ہے کہ میں اکثم بن جون خزاعی کلبی کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے اکثم بن جون! اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ جہاد کرو اور عمدہ اخلاق کو ملحوظ رکھو یوں تم اپنے رفقاء پر فوقیت لے جاؤ گے۔رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

٢٥٥٩٩.....''ایضاً'' سعید بن سنان عبیداللہ وصابی (اہل شام میں سے ایک شخص ہیں) کہتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اسے اکثم بن جون کہا جاتا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اکثم! تمہاری صحبت میں امانتدار شخص ہی ہونا چاہیے وہ سریہ سب سے اچھا ہے جو چار سو افراد پر مشتمل ہو سب سے بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار افراد پر مشتمل ہو۔ وہ قوم کبھی مغلوب نہیں ہوسکتی جس کی تعداد بارہ ہزار ہو۔رواہ ابن مندہ وابونعیم والبخاری ومسلم

٢٥٦٠٠.....''مسند انس'' ابوسلمہ عاملی، زہری کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اکثم بن جون رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حسن خلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے جہاد کرو تمہارے رفقاء پر تمہیں فوقیت دی جائے گی اے اکثم! چار اشخاص کی رفاقت سب سے اچھی ہے چالیس افراد پر مشتمل سب سے اچھا ہر اول دستہ ہوتا ہے چار سو افراد پر مشتمل سریہ بہت اچھا ہوتا ہے چار ہزار نفوس پر مشتمل لشکر سب سے اچھا ہے اور بارہ ہزار نفوس کو قلیل نہیں شمار کیا جاتا۔

رواہ ابن ماجہ وابن ابی حاتم فی العلل والعسکری فی الامثال والبغوی والباوردی وابن مندہ وابونعیم والعاملی متروک ورواہ ابن عساکر من طریق العاملی وابی بشر قالا: حدثنا الزھری بہ وقال ابو بشر ھذا ھو عبدالولید ابن محمد الموقری

کلام:.....حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ١٣٢٩۔

بری صحبت سے اجتناب کرنے کا بیان

٢٥٦٠١.....اسلم کی روایت ہے کہتے ہیں: میں ایک سفر سے واپس لوٹا مجھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس کی رفاقت میں سفر کیا ہے؟ میں نے کہا: بن بکر بن وائل کا ایک شخص میرا رفیق سفر تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے نہیں سنا: اپنے بکری دوست پر بھروسہ مت کرو۔رواہ العقیلی والطبرانی فی الاوسط قال العقیلی فیہ زید بن عبدالرحمن بن اسلم منکر الحدیث لایتابع ولایعرف الابہ حدیث ٢٤٧٨٢ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۶۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں کمر توڑ دیتی ہیں، مستقل قیام گاہ میں برا پڑوسی، بری بیوی چنانچہ اگر تم اس کے پاس آؤ زبان درازی شروع کر دیتی ہے اگر غائب ہو جاؤ اس پر بھروسہ نہیں کرتے تیسرا بادشاہ اگر تم اس کے ساتھ اچھائی کرو وہ تمہاری اچھائی قبول نہیں کرتا اگر تم برائی کر بیٹھو وہ تمہیں معاف نہیں کرے گا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بادشاہ کے دروازوں سے بچتے رہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

باب...... ان حقوق کے بیان میں جو پڑوسی کی صحبت سے متعلق ہیں

۲۵۶۰۴..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے پڑوسی سے سخت جھگڑا کر رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن سے فرمایا: اپنے پڑوسی سے مت جھگڑو چونکہ لوگ چلے جاتے ہیں اور پڑوسی باقی رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن المبارک وابو عبید فی الغریب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۰۵..... ضمرہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا بولا: رات کو مجھے پتھر مارے جاتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں سے پتھر آتے ہیں تم بھی ادھر واپس پھینک دیا کرو پھر فرمایا: شر کی اصلاح شر سے ہوتی ہے۔

رواہ السمعانی

۲۵۶۰۶..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دن جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: تم سائے میں بیٹھے ہو حالانکہ تمہارے اصحاب دھوپ میں بیٹھے ہیں۔ رواہ ابن مندہ وقال منکر

۲۵۶۰۷..... محمد بن عبداللہ بن سلام کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے، آپ نے فرمایا: صبر کرو، محمد بن عبداللہ دوسری بار پھر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: اپنا ساز و سامان اٹھا کر گلی میں پھینک دو جب کوئی تمہارے پاس آئے کہو: میرے پڑوسی نے مجھے اذیت پہنچائی ہے یوں اس طرح اس پر لعنت متحقق ہو جائے گی چونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۲۵۶۰۸..... بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہارا پڑوسی بیمار پڑ جائے تم اس کی عیادت کرو اگر مر جائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو اگر تم سے قرض مانگے تم اسے قرض دو اگر اسے کپڑوں کی ضرورت ہو تم اسے کپڑے پہناؤ اگر اسے کوئی اچھائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، اگر اسے کوئی مصیبت پیش آئے تم اسے تسلی دو اس کی عمارت سے اپنی عمارت اونچی نہ بناؤ کہ تازہ ہوا اس تک نہ پہنچنے پائے اور تم اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت نہ پہنچاؤ، ہاں البتہ پکے ہوئے میں سے اسکا بھی کچھ حصہ کر دو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

حدیث ۲۴۸۹۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۰۹..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا آپ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کر رہے تھے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۸۷۸ نمبر پر حدیث گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۰..... ابو حجیفہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا، اس سے نبی کریم

ﷺ نے فرمایا: اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دو چنانچہ اس شخص نے اپنا ساز وسامان راستے میں پھینک دیا لوگ ادھر سے گزرتے اور اس کے پڑوسی پر لعنت کرتے جاتے چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں سے مجھ کن باتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تمہیں کن باتوں کا سامنا ہے؟ عرض کیا: لوگ مجھ پر لعنت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر لعنت کردی ہے عرض کیا دوبارہ مجھ سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوگی، اتنے میں شکایت کرنے والا شخص آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھالو اب تم امن میں ہو یا فرمایا: تمہاری کفایت کردی گئی ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۱..... ابوقتادہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا ایک پڑوسی ہے جو اپنی ہنڈیا چڑھاتا ہے اور مجھے نہیں کھلاتا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر اس وقت تک کبھی ایمان نہیں لایا۔ رواہ ابونعیم

۲۵۶۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو اسے ہدیہ دو۔

رواہ اعبدالرزاق واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد

۲۵۶۱۳..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال واولاد سے خوفزدہ ہوتے ہوئے اپنے پڑوسی کے آگے دروازہ بند رکھا یہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، اور وہ شخص بھی (کامل) مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بےخوف نہ ہو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ چنانچہ تمہارا پڑوسی تم سے مدد طلب کرے تم اس کی مدد کرو، جب تم سے قرض طلب کرے تم اسے قرض دو جب وہ محتاج ہو جائے تم اس کی طرف رجوع کرو جب بیمار پڑ جائے تم اس کی بیمار پرسی کرو جب اسے بھلائی نصیب ہو تم اسے مبارکبادی دو، جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تم اسے تسلی دو جب مرجائے تم اس کے جنازے کے ساتھ ساتھ چلو، تم اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت اس طرح نہ کھڑی کرو کہ اسے تازہ ہوا نہ آنے پائے۔ اپنی ہنڈیا کی بو سے اسے اذیت مت پہنچاؤ البتہ اپنی ہنڈی میں سے اس کا بھی حصہ کرو، اگر تم پھل خرید کر لاؤ اس میں سے اسے بھی ہدیہ دو اگر اسے پھل ہدیہ میں نہ دے سکو کم از کم اپنے گھر میں پھل چھپکے سے لاؤ اور پھل لے کر تمہاری اولاد باہر نہ نکلنے پائے کہ اس کی اولاد پر رشک کرتے پھریں کیا تم جانتے ہو پڑوسی کے حقوق کیا ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بہت تھوڑے لوگ پڑوسی کے حقوق ادا کر پاتے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت ہو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برابر پڑوسی سے حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ گمان ہونے لگا کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی نہ بنادیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسیوں کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں دوسرا وہ ہے جس کے لیے دو طرح کے حقوق ہیں تیسرا وہ ہے جس کے لیے ایک حق ہے چنانچہ وہ پڑوسی جس کے لیے تین طرح کے حقوق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے اس کا ایک پڑوس کا حق ہے ایک اسلام کا حق ہے اور ایک قرابتداری کا حق ہے، اور وہ جس کے لیے دو حقوق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک پڑوس کا حق اور دوسرا اسلام کا حق وہ پڑوسی جس کے لیے ایک حق ہے وہ کافر پڑوسی ہے اس کے لیے صرف پڑوس کا حق ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم پڑوسیوں کو اپنی قربانیوں کا گشت کھلا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مشرکین کو اپنی قربانیوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھلاؤ۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وقال فیہ سوید بن عبدالعزیز عن عثمان بن عطاء الخراسانی عن ابیہ والثلاثۃ ضعفاء غیر انھم متھمین بالوضع

حدیث ۲۴۸۹۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۶۱۴..... اے ابوذر جب سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تا کہ اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ ہدیہ کر سکو۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی واحمد بن حنبل والنجار فی الادب ومسلم والبخاری والنسائی والدارمی وابوعوانۃ عنہ

حدیث ۲۴۸۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے

۲۵۶۱۵.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن کو روزہ رکھتی ہے خیرات کرتی ہے، صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں، وہ اہل دوزخ میں سے ہے عرض کیا گیا کہ فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے البتہ کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابو داؤد الطیاسی

۲۵۶۱۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو وہ شخص دوسری بار پھر آیا اور پڑوسی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو تیسری بار پھر حاضر ہوا اور شکایت کی آپ نے فرمایا: صبر کرو چوتھی بار پھر حاضر ہوا اور اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا ساز وسامان نکال کر راستے میں رکھ دو چنانچہ راستے سے جو بھی گزرنے پاتا وہ کہتا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ نے مجھے ساز وسامان راستے میں نکالنے کا حکم دیا ہے جو شخص بھی راستے سے گزرتا وہ کہتا: یا اللہ اس پر (پڑوسی پر) لعنت کر، یا اللہ اسے رسوا کر پڑوسی نے آ کر کہا: اے فلاں اپنے گھر میں واپس لوٹ جاؤ اللہ کی قسم میں تمہیں کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۱۷.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ میں قیام گاہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں چونکہ دیہات کا پڑوسی رخصت ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۱۸.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں عورت فرض نماز پڑھتی ہے پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی آپ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

رواہ ابن النجار

سوار اور سواری کے حقوق

سواری کے حقوق

۲۵۶۱۹.....عبید بن ابی زیاد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مجھے خبر کی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کے پاس کچھ غلاظت خوردہ اونٹ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجوا کر ان کو مکہ سے باہر نکال دیا اور فرمایا: ان اونٹوں پر لکڑیاں لادی جائیں اور ان پر پانی لایا جائے اور ان پر سوار ہو کر حج یا عمرہ نہ کیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق ومسدد وھو صحیح

۲۵۶۲۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ چوپایوں کو خصی کرنے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے: نر اونٹ ہی تو افزائش نسل کا ذریعہ ہیں۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ وابن ابی شیبۃ وابن المنذر والبیھقی فی السنن

۲۵۶۲۱.....ابراہیم بن مہاجر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خصی نہ کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق والبخاری ومسلم

۲۵۶۲۲.....ھشام بن حبیش کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت میں دیکھا آپ اپنی سواری

سے نیچے اترے پھر عام آدمی کی طرح سواری سے کجاوہ اتارا پھر سواری کو باندھ دیا، پھر لوگوں کی سواریوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں اپنی سواری کے قریب ایک سواری دیکھی آپ نے اس کا کجاوہ اتار دیا پھر سخت غصہ میں متوجہ ہوئے حتیٰ کہ میں ان کے چہرے پر غصہ نمایاں دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس کا مالک میں ہوں، فرمایا: تو نے بہت برا کیا تو نے اس کے سینے پر رات گزاری اس کے سینے کو مارتا رہا حتیٰ کہ جب اس کے رزق کا وقت قریب تر ہو گیا تو نے اس کی دو ہڈیوں کو علیحدہ ہڈیوں کے درمیان جمع کر کے رکھ دیا۔

رواہ الرویانی

۲۵۶۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپایوں کے منہ پر پتھر مت مارو چونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

رواہ ابوالشیخ وابن عساکر

۲۵۶۲۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوپائے کے منہ پر تھپڑ نہ مارا جائے اور نہ ہی داغ لگایا جائے۔رواہ النجار ومسلم

۲۵۶۲۵..... حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھا جس میں انھیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نئی سواری سے دور رکھو۔رواہ البخاری ومسلم

۲۵۶۲۷..... علقمہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس برذون گھوڑا لایا گیا، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جواب دیا گیا: اے امیر المؤمنین! یہ فرمانبردار سواری ہے اور یہ اچھی حالت میں ہے اور یہ خوبصورت بھی ہے اس پر بھی لوگ سوار ہوتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر سوار ہو گئے جب آگے چلے اور آپ کے کاندھے ہلنے لگے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سواری کا برا کرے آپ فوراً نیچے اتر آئے۔رواہ ابن المبارک

۲۵۶۲۸..... قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کجاوے پیچھے رکھو چونکہ ہاتھ لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور پاؤں باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔رواہ البخاری ومسلم

جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت

۲۵۶۲۹..... مسیب بن دارم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک شتربان کو مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: تم نے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادا جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔رواہ ابن سعد

۲۵۶۳۰..... سالم بن عبداللہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کے پچھوڑے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے: مجھے خوف ہے کہ تیرے بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا جائے۔رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۵۶۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ صادر فرما دیا ہے کہ سواری پر آگے بیٹھنے کا حقدار اس کا مالک ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم فی الکنی وحسنہ

۲۵۶۳۲..... "مسند علی کرم اللہ وجہہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں پیش کیا گیا آپ کو وہ بڑا دلکش لگا اور اس پر سوار ہو گئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرائیں تو اسی جیسے جانور پیدا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فعل وہی کرتے ہیں جو علم نہیں رکھتے۔رواہ ابوداؤد طیالسی وابن وھب واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن جریر وصححہ والطحاوی وابن حبان والدورقی والبخاری ومسلم وسعید بن المنصور

۲۵۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں گدھوں سے گھوڑیوں کی جفتی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والدورقی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۸۹۱۔

۲۵۶۳۴......''مسند بشیر بن سعد انصاری والد نعمان بن بشر'' محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے میں ان کے ساتھ تھا حسین رضی اللہ عنہ مقام حرہ میں اپنی زمین میں جانا چاہتے تھے، ہم پیدل چل رہے تھے اتنے میں ہم نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جا ملے جبکہ وہ خچر پر سوار تھے نعمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! سوار ہو جائیں، حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ آپ سوار رہیں تم اپنی سواری پر آگے سوار ہونے کے زیادہ حقدار ہو چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ نبی کریم نے اس طرح فرمایا ہے، نعمان رضی اللہ عنہ بولے: فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا لیکن میرے والد بشیر نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: البتہ اگر مالک آگے سوار ہونے کی اجازت دے دے چنانچہ حسین رضی اللہ عنہ آگے سوار ہوئے اور نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ رواہ ابونعیم وابن عساکر وفیہ الحکم بن عبداللہ الایلی متروک

۲۵۶۳۵......''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پاس سے گزرے جس کے منہ پر داغ لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں پر دھوئیں کے نشانات تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے تم میں سے کوئی شخص ہرگز منہ پر داغ نہ لگائے اور نہ منہ پر مارے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۳۶......قبیلہ بن غیلان کا ایک شخص جنادہ بن جرادہ کہتا ہے میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اونٹ بھیجے جن کی ناک پر میں نے داغ لگا رکھا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے منہ کے علاوہ کوئی اور جگہ داغنے کے لیے نہیں پائی؟ خبردار! تمہیں آگے جا کر اس کا بدلہ دینا ہوگا اس شخص نے عرض کیا: ان اونٹوں کا معاملہ آپ کو سپرد ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسا اونٹ لاؤ جس پر داغ نہ لگایا گیا ہو چنانچہ میں نے ایک بنت لبون (اونٹ کا بچہ جیسے دو سال پورے ہو چکے ہوں تیسرے سال میں چل رہا ہو) اور ایک حقہ (جس کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور چوتھے سال میں چل رہا ہو) لایا میں نے ان کی گردن پر داغ لگانا چاہا آپ برابر فرماتے رہے پیچھے داغ لگاؤ پیچھے داغ لگاؤ حتیٰ کہ وہ شخص ران پر پہنچا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر یہیں داغ لگاؤ چنانچہ میں نے اونٹوں کی رانوں پر داغ لگائے ان اونٹوں کا صدقہ دو حصے تھے جبکہ اونٹوں کی تعداد نوے (۹۰) تھی۔

رواہ الدارقطنی فی المؤتلف والباوردی وابن شاھین وابن قانع وابن السکن وقال لاعلم لہ غیرہ والطبرانی وابونعیم والضیاء

۲۵۶۳۷......مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ ان کے والد مخرمہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آئے۔ والد نے کہا: اے بیٹا! اندر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو میرے لیے باہر بلا لاؤ میں گھر میں داخل ہوا میں ابھی لڑکا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دروازے پر میرا باپ کھڑا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دیباج کی ایک قبائی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے، میرے والد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو کپڑے تقسیم کیے ہیں ان میں میرا حصہ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: اے ابو صفوان میں نے تمہارے لیے یہ قبا چھپا رکھی ہے والد نے قبا لے لی اور کہا: آپ نے رشتہ داری کا بھرپور لحاظ رکھا ہے، اس مال میں سے کچھ حصہ آپ نے اہل مکہ کے لیے بھی بطور صلہ رحمی کے بھیجا میرے والد کے ساتھ ابن حضرمی کو یہ مال دے کر بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: اپنے لیے ایک رفیق سفر تلاش کر لو میرے والد آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے ایک شخص پا لیا ہے آپ نے فرمایا: وہ کون ہے؟ عرض کیا: فلاں ضمری ہے۔ فرمایا: اسے اپنے ساتھ رکھ کر نکل جاؤ بکری تمہارا دوست ہے لیکن اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام لج پہنچے جو کہ بنو ضمرہ کا علاقہ ہے میرا رفیق سفر (ضمری) بولا! یہاں میری قوم کے کچھ لوگ رہتے ہیں میں ذرا ان کے پاس سے ہو آؤں انہیں سلام کر آؤں اور ملاقات بھی کر لوں چنانچہ ضمری نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بھیجا ہے تم بھی تو ان کی قوم ہو لہٰذا جا کر وہ مال لے لو رسول اللہ ﷺ نے بخدا اس کے متعلق کچھ نہیں فرمایا: چنانچہ وہ لوگ جب مقام لج پہنچے وہاں آدمی (میرے باپ مخرمہ) کو گم پایا کہ وہ تو جا چکا ہے، وہ لوگ بولے: بخدا! وہ واپس لوٹ گیا ہے ضمری آگے بڑھ گیا جبکہ اس کے ساتھی واپس لوٹ گئے حتیٰ کہ ضمری نے آگے چل کر اپنے ساتھی کو پا لیا۔ رواہ ابن عساکر

بے زبان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا

۲۵۶۳۸..... معاویہ بن قرہ کی روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا جسے دمون کے نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ لوگ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اونٹ عاریۃ مانگتے تو آپ کہتے اس پر صرف فلاں فلاں چیز لاد سکتے ہو چونکہ یہ اس سے زیادہ کی طاقت نہیں رکھتا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا بولے: اے دمون! کل میرے ساتھ میرے رب کے ہاں جھگڑنا نہیں میں نے تجھ پر وہی بوجھ لادا ہے جس کی تو طاقت رکھتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۳۹..... اوس بن عبداللہ بن حجر اسلمی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ آپ دونوں جحفہ اور ھرشی کے درمیان گفتگو کرتے جارہے تھے جبکہ یہ دونوں حضرات ایک اونٹ پر سوار تھے اور مدینہ کی طرف جارہے تھے اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک نر اونٹ پر سوار کیا اور ان کے ساتھ اپنا ایک غلام بھی بھیجا جسے مسعود کہا جاتا تھا اوس رضی اللہ عنہ نے غلام سے کہا: ان کے ساتھ چلو جہاں بھی مختلف راستوں میں جائیں ان سے جدا نہیں ہونا حتی کہ جب یہ تجھ سے اور تیرے اونٹ سے اپنی ضرورت پوری کریں چنانچہ غلام انہیں لے کر "ثنیہ دکا" لے گیا پھر "ثنیہ کوذب" میں لے گیا پھر مقام احیاء کی طرف متوجہ ہوا پھر شعبہ ذات کشط مدلج، غیشامہ اور پھر ثنیۃ مرہ سے ہوتے ہوئے مدینہ لے آیا آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت پوری کرلی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے مسعود کو اس کے مالک اوس بن عبداللہ کو واپس کردیا اوس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹوں کے متعلق قدرے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے غلام سے کہا کہ اوس سے کہو اپنے اونٹوں کی گردن پر داغ لگائے۔

رواہ البغوی وابن السکن وابن مندہ والطبرانی وابو نعیم وقال ابن عبدالبر : حدیث حسن

سوار کے آداب

۲۵۶۴۰..... "مسند علی" علی بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ ﷺ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ، جب سواری پر سیدھے بیٹھ گئے، یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰہ الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون

پھر تین بار اللہ کی حمد کی اور تین بار تکبیر کہی پھر تین بار سبحان اللہ کہا: پھر یہ دعا پڑھی۔

سبحانک لاالہ الا انت انی ظلمت نفسی فاغفر لی ذنو بی انہ لایغفر الذنوب الا انت

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے، میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کہا ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: رب تعالیٰ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے: رب اغفرلی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں معاف کرسکتا، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے ہنستا ہے جب بندہ یہ دعا پڑھتا ہے:

لاالہ الا انت سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے پہچان لیا کہ اس کا رب ہے جو اس کی مغفرت کرتا ہے اور اسے عذاب بھی دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وعبد ابن حمید والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابویعلیٰ وابن خزیمۃ وابن شاھین فی السنۃ وابن مردویہ والحاکم والبخاری ومسلم والضیاء

۲۵۶۴۱..... "ایضاً" زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خچر پر تین آدمیوں کو سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں

سے ایک اتر جائے چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے سوار پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ

۲۵۶۴۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کی زینوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد

۲۵۶۴۳.....ایضاً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے قسی (کتان اور ریشم سے مخلوط بنے ہوئے کپڑے جو مصر سے لائے جاتے تھے) کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ میں اپنی سواری کے کمبل کو بچھونا بناؤں جو کہ سواری کی پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور منع فرمایا ہے کہ میں سواری کی پیٹھ پر کمبل (زین وغیرہ) ڈالوں اور اللہ کا ذکر نہ کروں۔ چونکہ ہر سواری کی پیٹھ پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جب سوار ہونے والا اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے شیطان سکڑ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ رواہ الدورقی

۲۵۶۴۴..... ہلال بن حباب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سواری لائی گئی جب آپ نے رکابوں میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے یہ دعا پڑھی:

الحمدللّٰه الذی هدانا للاسلام وعلمنا القران ومن علینا بمحمد صلی اللّٰه علیه وسلم وجعلنا فی خیر امة اخرجت للناس اللهم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولااله الا انت

ترجمہ:..... تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے سرفراز کیا ہمیں قرآن سکھایا اور محمد کی ذات اقدس سے ہمارے اوپر احسان کیا اور ہمیں اس بہترین امت میں پیدا کیا جو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجی گئی ہے، یا اللہ تو ہی نیک مال عطا کرنے والا ہے اور تمامتر بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ رواہ ارسطہ

مملوک کے حقوق

۲۵۶۴۵..... "مسند صدیق" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! مملوک کے ساتھ برا برتاؤ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اس امت کے مملوکین اور ایتام (یتیم کی جمع) کثیر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، مملوکین اور ایتام کا اپنی اولاد کی طرح اکرام کرو جو کھانا تم کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ انھیں ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا میں ہمیں کیا چیز نفع پہنچا سکتی ہے؟ فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پالو اور وہ غلام جو تمہاری کفایت کرتا ہو جب وہ نماز پڑھے وہ تمہارا بھائی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن ماجه وابویعلی وابونعیم فی الحلیة والخرائطی فی مکارم الاخلاق وهو ضعیف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۰۶۔

۲۵۶۴۶..... ابو رافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں بیٹھا زیور بنا رہا تھا اور قرآن عظیم کی تلاوت بھی کر رہا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اے ابو رافع! بخدا! تم عمر سے بہتر ہو چونکہ تم اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر رہے ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی ادا کر رہے ہو۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان

۲۵۶۴۷..... "مسند عثمان رضی اللہ عنہ" مالک اپنے چچا ابو سہیل بن مالک اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے سنا کہ کمسن پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو چونکہ جب تم ایسا کرو گے وہ چوری کرے گا جو لونڈی کوئی ہنر نہ جانتی ہو اس سے بھی کمائی کا مطالبہ مت کرو چونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو وہ اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا دے گی جب تمہیں اللہ تعالیٰ پاکدامن رکھے پاکدامن رہو اور جو کھانے پاک وطیب ہوں وہی کھاؤ۔

رواہ الشافعی والبخاری ومسلم والبیهقی وقال رفعه بعضهم عن عثمان عن حدیث الثوری ورفعه ضعیف

۲۵۶۴۸..... عبد اللہ رومی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کے وضو کا پانی خود انڈیلتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر

آپ خادموں کو حکم دے دیتے وہ آپ کی کفایت کرتے؟ فرمایا: نہیں چونکہ رات ان کے لیے ہے وہ رات کو آرام کرتے ہیں۔

رواہ بن سعد واحمد بن حنبل فی الزهد وبن عساکر

۲۵۶۴۹......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اپنی صفیں سیدھی کرلو کاندھے سے کاندھا ملالو، اپنے امام کی مدد کرو، اپنی زبانیں روک کے رکھو۔ چونکہ مومن اپنی زبان روک کر رکھتا ہے اور اپنے امام کی مدد کرتا ہے جبکہ منافق اپنے امام کی مدد نہیں کرتا اور اپنی زبان قابو میں بھی نہیں رکھتا۔ چھوٹے غلام پر کمائی کا بوجھ نہ ڈالو جو ہنر مند بھی نہ ہو چونکہ جب وہ کمائی کا سامان نہیں پائے گا چوری کرے گا غیر ہنر مند لونڈی سے بھی کمائی کا مطالبہ نہ کیا جائے چونکہ جب اس کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا تو اپنی شرمگاہ کو کمائی کا ذریعہ بنا لے گی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۵۰......حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک صفوان بن امیہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا آپ ﷺ نے کچھ مسکینوں اور غلاموں کو بلایا جو آپ کے آس پاس تھے آپ نے انھیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کا برا کرے جو اپنے غلاموں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور انھیں اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتے صفوان رضی اللہ عنہ بولے: بخدا! آپ غلاموں اور مسکینوں سے منہ نہیں موڑتے لیکن ہمیں ترجیح دی جاتی ہے ہم عمدہ کھانا نہیں پاتے جو ہم کھائیں وہ انھیں بھی کھلائیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۵۱......ابن سراقہ کی روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ایک باندی کے متعلق مشاورت کی جبکہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ باندی خریدنا چاہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: باندیوں سے کمائی کا کام مت لو چونکہ یہ ایسی قوم ہے جو زنا کو برا نہیں سمجھتی، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہروں سے پردہ حیا ہٹا دیا ہے جس طرح کتوں کے منہ سے حیا کا پردہ ہٹا دیا ہے البتہ تم عرب باندیوں سے کوئی باندی خرید لو وہ تم سے خیانت نہیں کرے گی اور تمہاری اولاد کی حفاظت کرے گی۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:...... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومی باندیوں کے خریدنے سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو منع فرمایا ہے چونکہ زنا ان میں معمول کی بات تھی۔ عصر حاضر میں اہل مغرب واہل یورپ کی عورتوں سے نکاح کرنا بایں وجوہ ناجائز ہوگا وبایں ہمہ اہل مغرب واہل یورپ مشرکین ہیں بدرجہ اولیٰ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

۲۵۶۵۲......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی خادم خریدا پھر مالک اور خادم کی عادات میں موافقت نہ ہوسکی تو مالک کو چاہئے کہ وہ خادم بیچ دے اور ایسا خادم خریدے جس کی عادات میں موافقت ہوسکے چونکہ لوگوں کی عادات مختلف ہوتی ہیں، اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو۔ رواہ ابن راھویہ

۲۵۶۵۳......یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن طالب کی روایت ہے ان کے والد عبدالرحمٰن بن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کرلیا اور پھر اسے ذبح بھی کردیا (بعد از تحقیق) ان سے اونٹ کی کھال برآمد ہوئی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھوڑی دیر توقف کیا گیا ہم یہی سمجھے کہ آپ ہاتھ کٹوا کر چھوڑیں گے پھر آپ نے فرمایا: ان غلاموں کو میرے پاس لاؤ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم ان سے کام لیتے ہو اور پھر انھیں بھوکا رکھتے ہو تم ان سے برا سلوک کرتے ہو حتیٰ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سرزد ہوجاتے ہیں پھر اونٹ کے مالک سے پوچھا: تمہیں اونٹ کے بدلہ میں کتنی رقم دی جائے! اس نے کہا: چار سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے فرمایا کھڑے ہوجاؤ اور اسے آٹھ سو درہم بطور تاوان ادا کرو۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

طاقت زیادہ کام لینے والے کی پٹائی

۲۵۶۵۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ عوالی کی طرف جاتے تھے اور جب کسی غلام کو اس کی طاقت سے بڑھا ہوا کام کرتے دیکھتے اس سے وہ کام چھڑا دیتے تھے۔ رواہ مالک وعبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۵۵.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس سے گزرتے فرماتے: اے فلاں! خوش ہو جاؤ تمہارے لیے دوہرا اجر وثواب ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی

۲۵۶۵۶.....مسند عمر رضی اللہ عنہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہ اسے پہچانتے تھے وہ ایک مہاجر کی باندی تھی اس نے چادر سے اپنا سرڈھانپ رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو آزاد ہو چکی ہے؟ جواب دیا: نہیں، فرمایا: پھر تو نے چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے سر سے چادر اتار دو، چادریں تو مومنین کی آزاد عورتوں کے لیے ہیں، باندی نے چادر اتارنے میں قدرے توقف کیا، آپ رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور سر پر کوڑا دے مارا حتی کہ باندی نے سر سے چادر اتار دی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۵۷.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پاس ایک طشتری لاؤں تاکہ اس پر ان امور کی نشان دہی کر دی جائے جو آپ کی امت کو گمراہ کرتے مجھے آپ کی رحلت کا خوف ہوا میں نے عرض کیا: میں یاد کروں گا آپ نے فرمایا! میں نماز وزکوۃ کی وصیت کرتا ہوں اور غلاموں کے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور

۲۵۶۵۸.....حارث کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے چہرے پر داغ لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کر دیا۔

رواہ المخرائطی فی اعتلا ل القلوب

۲۵۶۵۹.....''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' فرمایا: کہ معاف کرو، اگر سزا دو بھی تو گناہ کے بقدر سزا دو اور چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔

رواہ الطبرانی وابونعیم عن جزء

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۰۔

۲۵۶۶۰.....''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن النجار

۲۵۶۶۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی ظلماً اپنے غلام کو مارتا ہے قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۲.....ابوعمران فلسطینی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی بیوی ان کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی اچانک بیوی کی باندی نے آواز دی، بیوی نے جھڑک کر کہا: اے زانیہ! حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟ جواب دیا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تجھے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے بیوی نے اپنی باندی سے کہا: مجھے معاف کرو، باندی نے معاف کر دیا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا وہ تمہیں معاف کیوں نہیں کرے گی۔ حالانکہ تمہاری ملکیت میں ہے، لہٰذا اسے آزاد کر دے، بیوی بولی! کیا اسے آزاد کرنے سے میرا گناہ معاف ہو جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امید ہے معاف ہو جائے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۶۳.....کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ رات قبل وصیت فرمائی ہے جو میں نے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان کے پیٹ بھرو انھیں کپڑے پہناؤ اور ان سے نرم لہجے میں بات کرو۔ رواہ ابن جریر

غلام پر ظلم کرنے والے کو تنبیہ

۲۵۶۶۴..... ابراہیم تیمی کہتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مار رہا تھا، ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: میں جانتا ہوں کہ تم رب تعالیٰ سے کیا کہو گے اور رب تعالیٰ تم سے کیا کہے گا تم کہو گے: یا اللہ میری مغفرت کردے، رب تعالیٰ تجھ سے کہے گا: کیا تیری مغفرت کی جاسکتی ہے؟ تم کہو گے یا اللہ مجھ پر رحم فرما: رب تعالیٰ کہے گا: کیا تو رحمت کے قابل ہے؟

۲۵۶۶۵..... معرور بن سوید کی روایت ہے کہ میں مقام ربذہ سے گزر رہا تھا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک قسم کی چادر ہے اور اسی جیسی دوسری چادر ان کے غلام پر ہے۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! اگر آپ یہ دونوں چادریں جمع کر لیتے یوں پورا جوڑا ہو جاتا انھوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق بتائے دیتا ہوں، میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو گالیاں دے دی تھیں اس کی ماں عجمیہ تھی میں نے اسے ماں کا عیب لگایا تھا چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس شکایت کرنے آیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تجھ میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری اس عمر میں تکبر کی وجہ سے مجھ میں جاہلیت ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ میں جاہلیت ہے بلاشبہ غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت بنا کر تمہیں آزمائش میں ڈالا ہے لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہو اسے ایسا ہی کپڑا پہنائے جیسا خود پہنتا ہو اس سے وہ کام نہ لے جو اس سے نہ ہو سکتا ہو اگر اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لینا بھی ہو تو کم از کم اس کی مدد کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۶..... مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے ان پر قطن (روئی) کی ایک چادر ہے اور ایک شملہ (بدن پر لپیٹنے کی چادر) ہے اور ان کے پاس تھوڑی سے بکریاں بھی ہیں جبکہ ان کے غلام پر بھی قطن کی ایک چادر اور شملہ ہے اور اس کے پاس بھی تھوڑی سی بکریاں ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کھانا تم کھاتے ہو وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ انھیں بھی ویسے ہی کپڑے پہناؤ جیسے تم پہنتے ہو، ان سے وہ کام نہ لو جس کی وہ طاقت نہ رکھتے ہو۔ اگر ان سے گراں کام لو بھی تو ان کی مدد کرو، اگر تم انھیں ناپسند کرو تو انھیں بیچ ڈالو یا انھیں تبدیل کر لو اور جو مخلوق تمہاری جیسی ہے اسے عذاب مت دو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۶۷ "مسند ابی ذر" اے ابوذر! کیا تو نے اسے ماں کی عار دلائی ہے تجھ میں تو جاہلیت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے ماتحت بنایا ہے سو جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ اسے ایسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہو اور اسے ایسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہو، ان پر ایسے کام کا بار مت ڈالو جو انھیں مغلوب کردے، اگر گراں بار ان پر ڈالو تو ان کی مدد کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه وابن حبان عن ابی ذر

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اسے ماں کا عیب لگایا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۶۶۸..... اے ابوذر! تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں جاہلیت ہے، یہ غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر فضیلت عطا کی ہے، لہٰذا جسے اپنا غلام نہ بھائے وہ اسے بیچ دے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب مت پہنچاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر

۲۵۶۶۹..... "مسند سوید بن مقرن" سوید بن مقرن کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم بنی مقرن کی تعداد سات تھی ہمارے ہاں صرف ایک خادمہ تھی اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں تھا چنانچہ ہم میں سے ایک نے اسے تھپڑ مار دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو ہم نے عرض کیا: اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری خدمت کرے اور جب تم اس سے مستغنی ہو جاؤ اس کا راستہ آزاد چھوڑ دو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۰..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پر گراں تر اس کا غلام ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۱.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کو شادی کی پیشکش کرتے تھے اور فرماتے تھے، تم میں سے جس کا شادی کرنے کا ارادہ ہو میں اس کی شادی کرادوں گا چونکہ جو شخص زنا کرتا ہے اس کے دل سے ایمان چھین لیا جاتا ہے، اگر بعد میں واپس کرنا چاہے واپس کر دیتا ہے اگر روکنا چاہے روک دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کھانا تم کھاؤ وہ اپنے غلاموں کو بھی کھلاؤ اور جیسے کپڑے تم پہنو ویسے انھیں بھی پہناؤ اور جو غلام تمہارے لیے باعث فساد ہوا سے بیچ ڈالو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب میں مت ڈالو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۶۷۳.....حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو مار رہا تھا جبکہ غلام کہہ رہا تھا "اعوذ باللہ" میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اتنے میں رسول کریم ﷺ نے دیکھ لیا غلام بولا: اعوذ برسول اللہ" میں اللہ کے رسول کی پناہ چاہتا ہوں، اس شخص نے ہاتھ سے وہ چیز جس سے غلام کو مار رہا تھا پھینک دی اور غلام کو چھوڑ دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہوشیار رہو! بخدا! اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پناہ لی جائے بنسبت مجھ سے پناہ لینے کے مارنے والا شخص بولا! یا رسول اللہ! یہ غلام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے بخدا! دوزخ کا سامنا کرنا پڑتا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۴.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ ابومسعود رضی اللہ عنہ اپنے خادم کو مار رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابومسعود! تمہیں جان لینا چاہیے، جب ابومسعود رضی اللہ عنہ نے آواز سنی ہاتھ سے کوڑا پھینک دیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہیں اس غلام پر جتنی قدرت ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے اوپر قدرت ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے غلام کا مثلہ کرے جس سے وہ کانا ہو جائے یا اس کی ناک کٹ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ غلاموں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ انہیں بھوکے نہ رکھو انھیں کپڑے پہناؤ اور انھیں ننگے نہ رکھو انھیں زیادہ نہ مارو چونکہ ان کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا، انھیں کسی کام پر برا بھلا مت کہو جو شخص اپنے غلام کو ناپسند کرتا ہو وہ اسے بیچ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو اس پر بند نہ کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۵.....معمر کی روایت ہے کہ زہری سے خادموں کو مارنے کے متعلق دریافت کیا گیا، زہری نے جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غلاموں کو مارتے تھے البتہ انھیں لعن طعن نہیں کرتے تھے۔

۲۵۶۷۶.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو (غلطی پر) مارا کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۶۷۷....."مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بوقت وفات جس چیز کی عموماً وصیت کی وہ ایک نماز تھی اور دوسری غلاموں کے ساتھ حسن سلوک، حتیٰ کہ یہ وصیت غرغرہ کی حالت میں بھی سینے میں تھی جبکہ زبان سے اس کا اظہار نہیں ہو رہا تھا اور تکلیف کی وجہ سے کلام واضح نہیں ہو رہا تھا۔ رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

مالک کے حقوق

۲۵۶۷۸.....عبداللہ بن نافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ بنی ہاشم کے مملوک تھے انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اس کی زکوۃ دوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا میں صدقہ کروں؟ فرمایا: درہم اور روٹی صدقہ کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۵۶۷۹.....عمیر مولائے ابی لحم کہتے ہیں: میں اپنے آقا کے لیے گوشت کی بوٹیاں کاٹا کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک مسکین آیا میں نے اسے گوشت کھلا دیا آقا نے مجھے مارا میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی آپ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں مارا ہے؟ میرے مالک نے جواب دیا: میری اجازت کے بغیر میرا مال دوسروں کو کھلاتا ہے آپ نے فرمایا: اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔ رواہ الحاکم وابونعیم

ذمی کی صحبت

۲۵۶۸۰......اسحق کہتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور میں نصرانی تھا عمر رضی اللہ عنہ مجھ پر اسلام پیش کرتے تھے اور فرماتے اگر تو اسلام قبول کرلے گا تو میں سرکاری امور میں تجھ سے مدد لوں گا چونکہ میرے لیے حلال نہیں کہ مسلمانوں کے امور میں تجھ سے مدد لوں دراں حالیکہ تو مسلمانوں کے دین پر نہ ہو۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا آپ نے مجھے آزاد کردیا جبکہ میں نصرانی ہی تھا آپ نے فرمایا: جہاں چاہو چلے جاؤ۔ رواہ ابن سعد

۲۵۶۸۱......اسحق رومی کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، آپ رضی اللہ عنہ مجھے فرمایا کرتے: اسلام قبول کرلو میں سرکاری امور میں تم سے مدد لینا چاہتا ہوں، جب تم مسلمانوں کے دین پر نہیں ہو اس حالت میں تم سے مدد لینا میرے لیے روا نہیں ہے۔ میں نے قبول اسلام سے انکار کردیا آپ نے فرمایا: دین میں زبردستی نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبة وابن المنذر وابن ابی حاتم

۲۵۶۸۲......عیاض اشعری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک نصرانی کاتب (منشی) بھی تھا چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹا اور اچھی طرح سے ان کی خبر لی فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ان (نصرانیوں) کی اہانت کی ہے تم انھیں عزت مت دو جب اللہ تعالیٰ نے انھیں دور کردیا ہے انھیں اپنے قریب مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے انھیں خائن قرار دیا ہے تم ان پر اعتماد و بھروسہ مت کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاری اولیاء

اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنے دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن ابی حاتم والبیھقی

عیادت مریض کے حقوق

۲۵۶۸۳......سلیمان بن عطاء جزری، مسلمہ بن عبداللہ جہنی اپنے چچا ابومشجعہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مریض سے کہا: لا الٰہ الا اللہ کہو۔ مریض نے کلمہ طیبہ پڑھا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کلمہ کی وجہ سے اس کی خطائیں بالکل ختم ہوچکی ہیں۔ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کردی ہے یا اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ انعام تو مریضوں کے لیے ہے تندرست کے لیے کیا انعام ہے؟ فرمایا کہ تندرست کے لیے بہت عظیم اجر و ثواب ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت وابونعیم فی الحلیة سلیمان بن عطاء الجزری قال فی المغنی متھم بالوضع واہ

۲۵۶۸۴......"مسند علی رضی اللہ عنہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے شفاء عطا فرما تو ہی شفاء دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة ورواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غیر والدورقی وابن جریر وصححہ بلفظ: لاشفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما

۲۵۶۸۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا، میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں کہہ رہا تھا: یااللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو میرے لیے آسانی فرما اگر موت کا وقت ابھی تاخیر میں ہے تو مجھے شفاء عطا فرما، اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی

توفیق عطا فرما، رسول اللہ ﷺ نے مجھے پاؤں سے مارا اور فرمایا: تم کیسے کہہ رہے ہو؟ میں نے اپنے کہے ہوئے کلمات دہرائے، آپ نے مجھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: یا اللہ اسے شفاء عطا فرما، یا فرمایا: یا اللہ اسے عافیت دے مجھے پھر اس بیماری سے نجات مل گئی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابویعلی وسعید بن المنصور وابن جریر وصححہ

۲۵۶۸۶۔۔۔۔یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ) کی عیادت کی دراں حالیکہ وہ بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذھب الباس رب الناس

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۵۶۸۷۔۔۔۔ثابت بن قیس بن شماس سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں انھیں پانی سے بھرے پیالے میں ڈالا پھر حکم دیا جو مریض پر انڈیل دیا گیا۔ رواہ ابن جریر وابونعیم وابن عساکر

۲۵۶۸۸۔۔۔۔''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم بصیر کے پاس جائیں جو بنی واقف میں ہے ہم اس کی عیادت کریں گے چونکہ بصیر رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان وابن النجار

۲۵۶۸۹۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کس حال میں صبح کی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے خیریت سے صبح کی ہے اس شخص کی طرح جو روزہ میں نہ ہو اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی ہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۶۹۰۔۔۔۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کیا: یہ بیمار تھا، فرمایا! میں نے نہیں کہا تھا کہ تمہیں پاکی مبارک ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۱۔۔۔۔ابوزبید کی روایت ہے کہ میں اور نوف بکالی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اسوقت بیمار تھے، نوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ انہیں عافیت دے اور شفاء عطا فرما۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: یا اللہ اگر اس کی موت کا وقت قریب ہے تو اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما، اور اگر موت کا وقت قریب نہیں تو اسے عافیت عطا فرما اور اجر و ثواب عطا فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۶۹۲۔۔۔۔شریح بن عبید، ابومالک سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مریض کی عیادت کرتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لآشافی الا انت اللھم انا نسالک شفاء لایغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! دکھ تکلیف دور فرمادے شفاء عطا فرما تو ہی شفاء دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں یا اللہ ہم تجھ سے ایسی شفا طلب کرتے ہیں جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔ رواہ ابن جریر

۲۵۶۹۳۔۔۔۔حکم عن عبداللہ بن نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی عیادت کرتے ہیں، اگر صبح کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو یہ فرشتے تا شام اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں عیادت کرنے والے کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کے لیے گیا ہو تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

رواہ ابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان وقال ھکذا رواہ اکثر اصحاب شعبۃ موقوفاً وقد روی من غیر وجہ عن علی مرفوعاً

۲۵۶۹۴۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے اپنا دایاں ہاتھ مریض کے دائیں رخسار پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

لاباس اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا یکشف الضر الا انت.

کوئی ڈر نہیں اے لوگوں کے پروردگار! دکھ و تکلیف دور فرمادے شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں تیرے سوا۔رواہ ابن مردویہ وابو علی الحداد فی معجمہ

۲۵۶۹۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا: جس مریض کی موت کا وقت قریب نہ ہو وہ اگر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اس کی بیماری میں تخفیف ہو جائے گی۔

بسم اللّٰہ العظیم اسأل اللّٰہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیہ. رواہ ابن النجار

۲۵۶۹۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کسی مریض کی عیادت کرتے ہاتھ مبارک مریض کے سر پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی اللھم انی اسألک لفلان بن فلان شفاء لا یغادر سقما

رواہ الدورقی

مریض کے حق میں دعا

۲۵۶۹۷.....''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مریض کے پاس تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما. رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۵۶۹۸.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے عرض کیا گیا: یہ انعام تو مریض کے لیے ہے، تندرست کے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۶۹۹.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کی انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین دن کے بعد مریض کی عیادت کرتے تھے۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ غیر قوی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۰۲۳ وتحذیر المسلمین ۱۴۷۔

۲۵۷۰۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی غیر مسلم کی عیادت کرتے تو آپ مریض کے پاس بیٹھتے نہیں تھے اور فرماتے تھے: اے یہودی تمہارا کیا حال ہے؟ اے نصرانی تمہارا کیا حال ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ صحابی بیمار تھے آپ نے یہ دعا پڑھی:

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشافی الاانت وفی لفظ! لاشفاء الا شفائک لایغادر سقما

اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمادے، شفا عطا فرما، تو شفا دینے والا ہے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ایک روایت میں ہے کوئی شفا نہیں تیری شفاء کے سوا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۰۳.....''ایضاً'' جب مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے گھر سے نکلتا ہے وہ اپنی کوکھ تک رحمت میں ڈوب جاتا ہے جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور مریض کو بھی رحمت ڈھانپ لیتی ہے جبکہ مریض رب تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے ہوتا ہے اور رب تعالیٰ کی تقدیس کے سائے کی پناہ میں ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: دیکھ مریض کے پاس

اس کی عیادت کے لیے کتنے وقت تک رکے رہے ہیں فرشتے کہتے ہیں: اونٹنی کی دوبار دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر اسے ہمارے رب! ٹھہرے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک ہزار سال کی عبادت لکھ دو جس میں راتوں کا قیام اور دنوں کے روزوں کا ثواب شامل ہو اور اسے خبر کر دو کہ میں تمہارے او پر ایک خطا بھی نہیں لکھوں گا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو عیادت کرنے والے کتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہیں، اگر عیادت کرنے والے گھڑی بھر کے لیے ٹھہرے ہوں۔ رب تعالیٰ فرماتے ہے: اس کے نامہ اعمال میں دہر بھر کی عبادت لکھ دو اور دہر دس ہزار سال کے برابر ہے اگر اس سے قبل مر گیا جنت میں داخل ہو جائے گا اگر زندہ رہا اس کے نامہ اعمال میں ایک خطا نہیں لکھی جائے گی، اگر اس نے صبح کے وقت عیادت کی ہو تو شام تک فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کی ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں اور وہ جنت میں میوہ خوری کر رہا ہوتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

متعلقات عیادت

۲۵۷۰۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کرنے اس کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: "طھور انشا اللّٰہ" ان شاء اللہ تمہاری بیماری پاکیزگی کا باعث ہے اعرابی بولا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو بہت بوڑھے پر بھڑک اٹھا ہے تاکہ اسے قبروں کو دکھنا پڑے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب پھر ٹھیک ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

اجازت طلب کرنے کا بیان

۲۵۷۰۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک گھانٹ پر تشریف لائے اور فرمایا: اے رسول اللہ! السلام علیکم کیا عمر داخل ہو جائے۔
رواہ ابوداؤد والنسائی ورواہ الخطیب فی الجامع بلفظ
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: السلام علیکم ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ کیا عمر داخل ہو جائے؟ رواہ الترمذی

۲۵۷۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی آپ نے مجھے اجازت دے دی۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال: حسن غریب

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۰۷

۲۵۷۰۷..... عامر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ ایک باندی زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور بولی: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں: چنانچہ وہ واپس چلی گئی۔ آپ ؓ نے فرمایا: اسے بلالاؤ جب آگئی تو فرمایا: یوں کہو السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اجازت سے قبل کسی گھر کے صحن میں نظر ڈال کر اپنی آنکھیں بھر لیں اس نے فسق کا ارتکاب کیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۰۹ معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اجازت طلب کی لوگوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رک جاؤ حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائیں چنانچہ میں ان کے قریب ہی بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے۔
رواہ الخطیب فی الجامع

۲۶۷۱۰..... زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اسلم! دروازہ بند کر دو اور کسی کو بھی اندر نہ آنے دو پھر ایک روز انہوں نے میرے جسم پر نئی چادر دیکھی تو پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ عرض کیا: یہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے

اوڑھائی ہے فرمایا: عبیداللہ سے لے لو مگر اور کسی سے ہرگز کچھ نہ لو۔

پھر زبیر رضی اللہ عنہ آئے میں دروازے ہی پر تھا، انہوں نے مجھ سے اندر جانے کو کہا: میں نے کہا: امیر المؤمنین تھوڑی دیر کے لیے مشغول ہیں انھوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر میرے کانوں کے نیچے گدی پر ایک زوردار چپت ماری کہ میری چیخ نکل گئی میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا کہ مجھے زبیر نے مارا اور کل کا واقعہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے زبیر نے؟ واللہ میں دیکھتا ہوں۔ حکم دیا کہ انہیں اندر لاؤ میں نے انہیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچادیا، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے اس لڑکے کو کیوں مارا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ گمان ہوا کہ یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے روکتا ہے، پوچھا کیا اس نے کبھی تمہیں میرے دروازے سے واپس کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، فرمایا کہ اس نے اگر تم سے کہا کہ تھوڑی دیر آپ صبر کیجئے کیونکہ امیر المؤمنین مشغول ہیں تم نے اس کا عذر قبول کیوں نہ کیا؟ واللہ! درندہ ہی درندوں کے لیے خون نکالتا ہے اور اسے کھالیتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۲۵۷۱۱..... عبداللہ بن بشر کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے تو دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ رواہ ابن النجار

محظورات

۲۵۷۱۲..... "مسند حصین بن عوف خثعمی" ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے گھر آیا اور دروازہ کے سوراخ سے اندر دیکھنے لگا آپ نے ایک لکڑی یا سلاخ نما لوہا اٹھایا تاکہ اس سے دیہاتی کی آنکھ پھوڑ دیں وہ دیہاتی بھاگ گیا، آپ نے فرمایا: اگر تم اپنی جگہ کھڑے رہتے تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔

رواہ الطبرانی والبخاری فی الادب المفرد رقم ۱۰۹۱

حدیث ۲۵۴۳۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۷۱۳..... انس رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکنے لگا آپ ﷺ کے پاس سلائی نما کھرچن تھی جس سے سر کھرچ رہے تھے آپ نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو اندر دیکھے گا میں اس سلائی سے تیری آنکھوں میں کچوکا لگاتا اجازت لینے کا حکم نظر ڈالنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۱۴..... "مسند انس" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک شخص نے دروازے کی درز سے اندر جھانکنے کی کوشش کی نبی کریم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں کچوکا دینے کے لیے تیر کا پھل آگے کیا وہ شخص پیچھے ہٹ گیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

سلام اور متعلقات سلام

۲۵۷۱۵..... "مسند صدیق" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس سے گزرتے اور کہتے: السلام علیکم جبکہ لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کثرت اضافہ کی وجہ سے لوگ ہمارے اوپر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ البخاری فی الادب

۲۵۷۱۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اغر مزنی رضی اللہ عنہ کی چند وسق کھجوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک شخص پر تھیں بار ہا اس شخص کے پاس جاتے رہے، وہ کہتے ہیں پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ راستے میں جو شخص ہم سے ملتا وہ ہمیں سلام کرتا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ تجھ کو پہلے سلام کرتے

ہیں اور انھیں اجر زیادہ ملتا ہے۔ اگر تم ان کو پہلے سلام کیا کرو تو تمہارے لیے پہل کرنے کا زیادہ ثواب ہوگا۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابن جریر وابو نعیم فی المعرفۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۹ وکشف الخفاء ۱۲۷۶

۲۵۷۱۷..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرنا مستحب ہے، لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ الدیلمی

۲۵۷۱۸..... براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ وضو فرما رہے تھے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مصافحہ بھی کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۱۹..... ''مسند جابر بن عبد اللہ'' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام سے بھیجا میں واپس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر فی تھذیب

۲۵۷۲۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزروں جو نماز پڑھ رہے ہوں میں انھیں سلام نہیں کروں گا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۲۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپ نے فرمایا: جب مجھے ایسی حالت میں دیکھو تو مجھے سلام نہ کرو، اگر تم نے سلام کیا بھی تو میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔ رواہ ابن جریر

کلام:...... حدیث کی سند میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۸۳۔

۲۵۷۲۲..... ''مسند رافع بن خدیج'' نبی کریم ﷺ کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا، نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن محمد بن علی بن حسین مرسلاً

۲۵۷۲۳..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۲۴..... ابوجہم بن حارث بن صمہ اسدی کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لائے آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کی طرف گئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر آپ نے اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۵..... ابوجہم کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب پیشاب سے فارغ ہوئے اور اٹھ کر دیوار کے پاس گئے اور دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرے کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صہیب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اتنے میں انصار کے کچھ لوگ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کو سلام کرنے لگے میں نے صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب نبی کریم ﷺ کو نماز کے دوران سلام کیا جاتا آپ کیا کرتے تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۲۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت سے واپس لوٹے بیر جمل کے پاس آپ کو ایک شخص ملا اس نے آپ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۸ ....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں چل رہے تھے، اتنے میں ایک آدمی نمودار ہوا جبکہ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر آئے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر اپنی ہتھیلیاں ماریں پھر ہتھیلیوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دیوار پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا پھر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب صرف اس لیے نہیں دیا کہ میں حالت وضو میں نہیں تھا فرمایا طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۲۹ ....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۰ ....زہرہ بن معبد، عروہ بن زبیر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں سلام کیا: السلام علیکم ورحمة الله وبركاته عروہ بولے: ہمارے لیے فضیلت کی کوئی بات نہیں چھوڑی چونکہ وبرکاتہ پر سلام کی انتہی ہوتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۱ ....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: جب تم سلام کرو تو دوسرے کو سناؤ اور جب جواب دو تب بھی سناؤ (یعنی با آواز بلند سلام کرو یا جواب دو تا کہ دوسرا سن لے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۳۲ ....ابن سیرین کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں میں موجود ہوتے اور آپ کو سلام کیا جاتا تو لوگ یوں سلام کرتے تھے: السلام علیکم، اور جب آپ تنہا ہوتے تو یوں سلام کیا جاتا: السلام علیك یارسول الله۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۳۳ ....''مسند اسامہ'' رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۵۷۳۴ ....''مسند اغر'' اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میرا ایک شخص کے ذمہ قرض تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کا حق ادا کر دو (ہم چل رہے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کیا نہیں دیکھتے لوگ فضیلت میں ہم سے پہل کرتے ہیں؟ چنانچہ اس کے بعد ہم سلام میں ابتدا کرتے تھے۔ رواہ ابونعیم

ممنوعات سلام

۲۵۷۳۵ ....''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' میمون بن مہران کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یوں سلام کیا: السلام علیك یاخلیفة رسول الله۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سب لوگوں کے درمیان صرف مجھی کو سلام کیوں کیا ہے؟

رواہ احمد بن حنبل فی الزهد والخطيب فی الجامع ورواہ خیثمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة

۲۵۷۳۶ ....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھ آدمیوں کو سلام نہ کیا جائے یہود، نصاری، مجوس، وہ لوگ جن کے سامنے شراب رکھی ہو وہ لوگ جو باندیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور شطرنج کھیلنے والوں کو۔ رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق

۲۵۷۳۷ ....مہاجر بن قنفذ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو کیا اور پھر سلام کا جواب دیا۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۳۸ ....حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عید کے موقع پر لوگوں کے اس قول۔ ''اللہ تعالی ہماری طرف سے اور تمہاری طرف سے قبول فرمائے'' کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: یہ اہل کتابین (یہودی ونصاری) کا فعل ہے، گویا آپ نے اسے ناپسند کیا۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر

کلام: ....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهية ۹۰۰۔

سلام کے جواب کے متعلق

۲۵۷۳۹ ..... ''مسند صدیق'' زہرہ بن خمیصہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا ہم لوگوں کے پاس سے گزرتے ہم انھیں سلام کرتے لوگ جواب میں ہماری نسبت اکثر الفاظ میں سلام کا جواب دیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ آج برابر ہمارے اوپر غلبہ پاتے رہے ہیں ایک روایت ہے کہ لوگ خیر کثیر میں ہم پر فضیلت لے گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۰ ..... دحیہ بن عمرو کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا:

السلام علیك یاامیر المومنین ورحمة الله وبرکاته

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: **السلام علیك ورحمة الله وبرکاته ومغفرته۔** رواہ ابن سعد

۲۵۷۴۱ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب میں فرمایا: **وعلیك السلام۔**

رواہ ابن جریر فی تھذیب

متعلقات سلام

۲۵۷۴۲ ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جاتا آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہاتھ سے اشارے کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۵۷۴۳ ..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا۔ لیث کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا کہ آپ نے انگلی سے اشارہ کیا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۴۴ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیماء کے راہب کو خط لکھا اور اس میں سلام کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۴۵ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ آدمی گلی میں چھپ جاتا آپ نے دیوار پر ہاتھ مارا اور اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دوسری ضرب لگائی اور اپنے بازوؤں کا مسح کیا پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا اور فرمایا: میں تمہیں اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دے سکا چونکہ میں طہارت میں نہیں تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

مصافحہ اور ہاتھوں کا بوسہ لینے کے بیان میں

۲۵۷۴۶ ..... تمیم بن سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام تشریف لائے تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا پھر دونوں حضرات الگ الگ ہو کر رونے لگے تمیم کہا کرتے تھے کہ ہاتھوں کا بوسہ لینا سنت ہے۔ رواہ عبدالرزاق والخرائطی فی مکارم الاخلاق والبیھقی وابن عساکر

۲۵۷۴۷ ..... ''مسند علی'' حافظ ابوبکر بن مسدی اپنی مسلسلات میں کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عیشوی نفزاوی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسن علی بن سیف حضری سے سکندریہ میں مصافحہ کیا (ح) حافظ ابوبکر کہتے ہیں میں نے ابوقاسم عبدالرحمٰن بن ابی الفضل مالکی سے بھی سکندریہ میں مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے شبل بن احمد بن شبل سے مصافحہ کیا وہ ہمارے پاس تشریف لائے تھے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے

ابو محمد عبداللہ بن مقبل بن محمد نجمی سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن فرج بن حجاج سکسکی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابو مروان عبد الملک بن ابی میسرہ سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد بن محمد نفری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد اسود سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے ممشاد دینوری سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے علی بن رزینی خراسانی سے مصافحہ کیا وہ کہتے ہیں میں نے عیسیٰ قصار سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے حسن بصری سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب سے مصافحہ کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ سے مصافحہ کیا: آپ نے فرمایا میری کف دست نے رب تعالیٰ کے عرش کے پردوں کا مصافحہ کیا۔

ابن مسدی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے اور یہ صوفی اسناد ہے۔

انتهى قالت قال الشيخ جلال الدين السيوطي رحمه الله : اخبرني بهذا الحديث نشوان بنت الجمال عبدالله الكتاني اجازة عن احمد بن ابی بكر بن عبد الحميد بن قدامة المقدسي عن عثمان بن محمد التوزري عن ابن مسدى. انتهى.

۲۵۷۴۸......"مسند براء بن عازب" ابو حذیل ربعی کہتے ہیں ابو داؤد ربعی سے میری ملاقات ہوئی میں نے انھیں سلام کیا انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے میں نے کہا مجھے امید ہے کہ آپ نے میرا ہاتھ محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے پکڑا ہے۔ کہا جی ہاں۔ یہ ایسا ہی ہے لیکن میں نے تمہارا ہاتھ اسی طرح پکڑا ہے جس طرح براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ انھوں نے مجھ سے بھی یہی بات کہی تھی جو میں نے تم سے کہی ہے اور میں نے بھی ان سے یہی بات کہی تھی جو تم نے مجھ سے کہی ہے۔ انھوں نے کہا: جی ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) ان کے ہاتھ الگ الگ نہیں ہونے پاتے کہ ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۷۴۹......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب میں تمہیں حدیث سناؤں گا البتہ رازداری میں تمہیں حدیث سناؤں گا اس شخص نے سوال کیا: جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب بھی آپ سے ملاقات کی آپ نے مجھ سے ضرور مصافحہ کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والرویانی

۲۵۷۵۰......"مسند انس" انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کے لیے جھک سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کرسکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے سے مصافحہ کرسکتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ الدارقطنی وابن ابی شیبۃ

مجالس وجلوس کے حقوق

۲۵۷۵۱......سعید بن ابی حسین کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گواہی کے لیے بلائے گئے ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور بولا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور ہم اس کی جگہ بیٹھ جائیں۔ اور یہ کہ آدمی کسی ایسے کپڑے سے (منہ وغیرہ) پونچھے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔ رواہ ابو عبداللہ البزری فی حدیثہ واخشی ان یکون تصحف بابی بکر فان الحدیث معروف من روایتہ

۲۵۷۵۲......سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایک ٹانگ دوسری پر تھی۔

رواہ الطحاوی

۲۵۷۵۳......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دھوپ میں دیر تک نہیں بیٹھو چونکہ دھوپ جلا کر (کھال) کا رنگ

تبدیل کردیتی ہے کپڑے کو بوسیدہ کردیتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو برانگیختہ کرتی ہے۔ رواہ ابن السنی وابو نعیم

25754 ..... حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کے جم غفیر کو اجازت دیتے ہو جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو شرفاء اور بڑے لوگوں سے ابتدا کرو جب وہ اپنی مجلس میں بیٹھ جائیں پھر لوگوں کو اجازت دو۔ رواہ الدینوری

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

25755 ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دھوپ میں بیٹھنے سے منع کیا۔ اور کہا: یہ گندہ ذہنی کا باعث بنتی ہے اور بدبو پھیلاتی ہے کپڑے بوسیدہ کرتی ہے اور پوشیدہ بیماری کو ظاہر کردیتی ہے۔ رواہ الدینوری

25756 ..... ابوجعفر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو شخص داخل ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تکیہ پھینکا، ان میں سے ایک تکیے پر بیٹھ گیا اور دوسرا زمین پر بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین پر بیٹھنے والے سے کہا: کھڑے ہوجاؤ اور تکیے پر بیٹھو چونکہ عزت وشرف سے انکار صرف گدھا ہی کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق وقال ھذا منقطع

25757 ..... ”مسند براء بن عازب“ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اگر تم مجلس لگائے بیٹھے ہو تو سلام کا جواب دو، راستہ بتاؤ اور مظلوم کی مدد کرو۔ رواہ الخطیب فی المتفق

25758 ..... حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ تھا آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ کی بائیں طرف آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو دیہاتی سے معمر بھی تھا جب نبی کریم ﷺ دودھ پی کر فارغ ہوئے فرمایا: اے نوجوان! اگر تو اجازت دے تو میں دودھ اسے پلادوں؟ نوجوان بولا کیا یہ میرا حق ہے فرمایا: جی ہاں۔ عرض کیا: میں آپ کے جھوٹے سے اپنا حصہ ہرگز کسی کو نہیں دوں گا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے جام اسے تھمادیا اور نوجوان نے دودھ پی لیا۔ رواہ الطبرانی

25759 ..... ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ عصا کے سہارے ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کے لیے کھڑے ہوگئے آپ نے فرمایا: عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو چنانچہ عجمی تعظیماً ایک دوسرے کے آگے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ رواہ ابن جریر

25760 ..... ”مسند ابی برزہ“ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت استغفرك واتوب اليك. رواه ابن ابی شيبة

25761 ..... ”مسند ابی سعید“ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے کئی بار رسول کریم ﷺ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہتے سنا ہے:

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين. رواه ابن ابی شيبة

25762 ..... ابوطلحہ کی روایت ہے کہ ہم کونوں کھدروں میں بیٹھے باتیں کررہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ٹیلوں پر یہ تمہاری کیسی مجلسیں ہیں ٹیلوں پر مجلس قائم کرنے سے اجتناب کرو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کسی پریشانی کے لیے نہیں بیٹھے ہم مذاکرہ کرتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں فرمایا: جب یہ بات ہے تو مجلسوں کا حق ادا کرو۔ ہم نے عرض کیا: مجلسوں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھا کلام کرنا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن النجار

25763 ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسواک کے بارے میں فرمایا! قوم میں جو بڑا ہو اسے دو پھر فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھے حکم دیا ہے کہ بڑے کو مسواک دو۔ رواہ ابن النجار

25764 ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ناپسند سمجھتے تھے کہ آدمی کو کھڑا کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی دوسرا بیٹھے لیکن یوں

کہہ دے: کھسک جاؤ اور مجلس میں وسعت پیدا کرو۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۶۵..... عدی بن حاتم کی روایت ہے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے عدی رضی اللہ عنہ کی طرف تکیہ پھینکا۔ لیکن عدی رضی اللہ عنہ زمین پر بیٹھ گئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ زمین میں بلندی کے طالب نہیں ہیں اور نہ فساد پھیلانا چاہتے ہیں عدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! ہم نے آپ کو عدی کے ساتھ عجیب سماں میں دیکھا ہے جبکہ ہم نے اس طرح کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا: جی ہاں۔ یہ اپنی قوم کا سردار ہے جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آجائے اس کا اکرام کرو۔

رواہ العسکری فی الامثال وابن عساکر

۲۵۷۶۶..... "مسند ابی" رسول کریم ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے تھے اور ٹیک نہیں لگاتے تھے۔ رواہ ابویعلیٰ وابن حبان وابن عساکر والضیاء

۲۵۷۶۷..... مجاہد بن فرقد طرابلسی واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی کریم ﷺ مسجد میں تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے تھوڑے کھسک گئے وہ شخص بولا: یا رسول اللہ جگہ کھلی ہے آپ نے فرمایا: مومن کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کے لیے کھسک جائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۵۷۶۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں دس سال کا تھا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میری مائیں مجھے آپ کی خدمت پر برانگیختہ کرتی تھیں ایک مرتبہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے اپنی ایک بکری کا دودھ دوہا اور اپنے گھر میں واقع کنویں کا پانی نکال کر لکی بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور ایک دیہاتی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں بیٹھے تھے عمر رضی اللہ عنہ بولے: دودھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیں۔ لیکن آپ ﷺ نے اعرابی کو دودھ دیا اور فرمایا: دایاں تو دایاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

چھینک اور چھینک کے جواب کا بیان

۲۵۷۶۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص چھینکتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو فرشتے رب العالمین کہتے ہیں اور جب رب العالمین کہدے تو فرشتے یرحمك اللہ کہتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس چھینک ماری اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو: الحمد للہ رب العالمین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کیا کہیں فرمایا: تم اس کے جواب میں یرحمك اللہ کہو۔ چھینکنے والے نے کہا میں انھیں کیا اب دوں: فرمایا: تم کہو:

یھدیکم اللہ ویصلح بالکم. رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ فرمایا: الحمد للہ کہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے لیے کیا کہیں فرمایا: تم یرحمک اللہ کہو۔ عرض کیا! میں ان کے جواب میں کیا کہوں؟ فرمایا: تم کہو:

یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۲..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری کہا: الحمد للہ، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یرحمك اللہ پھر ایک اور نے گھر کی ایک جانب میں چھینک ماری اس نے کہا: الحمد للہ رب العالمین حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اس شخص پر نو درجے آگے بڑھ گیا۔ رواہ ابن جریر ولا باس بسندہ

۲۵۷۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ: اس

کے جواب میں یر حمک اللہ کہا جائے اور چھینکنے والا کہے: یهدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۴..... ابن علاء، عبداللہ بن شخر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک ماری وہ بولا: السلام علیک: عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وعلیک وعلی ابیک۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب کسی کو چھینک آئے وہ کیا کہے؟ اسے الحمد للہ کہنا چاہئے اور لوگوں کو یر حمک اللہ کہنا چاہئے اور چھینکنے والا کہے: یغفر اللہ لکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۷۵..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بات کے وقت ایک بار چھینک آ جانا میرے نزدیک شاہد عدل سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ حکیم

۲۵۷۷۶..... معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بہت سارے امور اسلام آپ سے سیکھے من جملہ ان میں سے ایک بات یہ بھی مجھے سکھائی گئی کہ جب مجھے چھینک آئے تو میں الحمد للہ کہوں اور جب کوئی چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یر حمک اللہ کہوں۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۷۷..... "مسند سالم بن عبید اشجعی رضی اللہ عنہ" ہلال رضی اللہ عنہ بن یساف کی روایت ہے کہ میں سالم بن عبید کے ساتھ ایک سفر میں تھا لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، سالم بن عبید نے کہا: علیک وعلی امک پھر کہا: شاید تم نے میری کہی بات کو کچھ واہی سمجھا ہے اس شخص نے کہا: جی ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم نے میری ماں کا خیر وشر میں ذکر نہ کیا ہوتا سالم بن عبید نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: السلام علیکم، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علیک وعلی امک۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے وہ کہے: الحمد للہ رب العالمین۔ یا کہے: الحمد للہ علی کل حال اور اس کے پاس جو لوگ ہوں وہ کہیں یر حمک اللہ اور چھینکنے والا جواب میں کہے یغفر اللہ لنا ولکم۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والترمذی وابن جریر وابن اسنی والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء

۲۵۷۷۸..... محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ ابی رافع کی سند سے حدیث مروی ہے ابورافع کہتے ہیں! میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا ان دنوں آپ کا گھر مسجد ہی تھی، ہم بقیع میں آئے رسول اللہ ﷺ نے چھینک ماری آپ کافی دیر تک رہے میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے کوئی بات کہی ہے جو میں نہیں سمجھ سکا۔ فرمایا! جی ہاں: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور مجھے خبر دی ہے کہ جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمدللہ ککرمہ والحمدللہ کعز جلالہ فرمایا کہ: رب تبارک وتعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش ہو چکی۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

چھینک پر الحمدللہ کہنا

۲۵۷۷۹..... عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اگر آپ سے یر حمک اللہ کہا جاتا تو آپ کہتے یهد یکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۰..... ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس خیال سے چھینکتے تھے کہ آپ: یرحمک اللہ کہیں۔ چنانچہ آپ یوں فرماتے تھے۔ یهدیکم اللہ ویصلح بالکم۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۱..... مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک اشرف واعلیٰ تھا جو شریف تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ نہ کہا رسول اللہ ﷺ نے یر حمک اللہ بھی نہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا، اور جواب میں رسول اللہ ﷺ نے یر حمک اللہ بھی کہا۔ شریف شخص بولا: میں نے چھینک ماری آپ نے جواب میں یر حمک اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے یر حمک اللہ کہا۔ فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تھا میں نے تجھے بھلا دیا۔ اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا۔رواہ ابن شاہین

۲۵۷۸۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے چنانچہ جب کوئی شخص جمائی لیتے ہوئے ھاھا کرتا ہے، یہ شیطان ہوتا ہے جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۵۷۸۳.....حضرت ابوہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا انھیں چھینک آئی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو الہام کیا کہ کہو: الحمد للہ، رب تعالیٰ نے ان سے کہا: تمہارے رب نے تمہارے اوپر رحم کردیا۔ پس یہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: فرشتوں کے پاس آ ؤ اور انھیں سلام کرو چنانچہ آدم علیہ السلام فرشتوں کے پاس آئے اور کہا: السلام علیکم، فرشتوں نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ چنانچہ فرشتوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کرکے جواب دیا۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۴.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک زیادہ شریف تھے چنانچہ شریف نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی نبی کریم ﷺ نے اسے یرحمك اللہ بھی نہ کہا پھر دوسرے نے چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے اسے جواب میں یرحمك اللہ کہا۔ شریف بولا: یارسول اللہ ﷺ میں نے چھینک ماری آپ نے یرحمك اللہ نہیں کہا جبکہ اس نے چھینک ماری آپ نے یرحمك اللہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا ہے میں نے بھی اس کو یاد کیا تم اللہ تعالیٰ کو بھول گئے میں بھی تمہیں بھول گیا۔رواہ احمد بن حنبل والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۵.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو چھینک آتی آپ اپنی آواز دھیمی کرلیتے اور ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے تھے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں زور سے چھینکنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۸۷.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینکنے پر یرحمك اللہ کہو اگر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۲۳۔

۲۵۷۸۸.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مذکورہ بالا کو معنیٰ نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

رواہ ابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان

چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا

۲۵۷۸۹.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ چھینک مارتے تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی ہتھیلیاں آبروؤں پر رکھ دیتے تھے۔ رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۰.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے وہ کہے: الحمد للہ علی کل حال۔رواہ ابن جریر

۲۵۷۹۱.....حضرت ابوہریرہ ﷺ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں نے ایک زیادہ عزت منداور شریف سمجھا جاتا تھا شریف نے چھینک ماری اور الحمد للہ نہ کہا: نبی کریم ﷺ نے یرحمك اللہ بھی نہ کہا۔ دوسرے نے چھینک ماری اور اس نے الحمد للہ کہا نبی کریم ﷺ نے بھی اسے یرحمك اللہ کہا۔ عزت مند بولا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جبکہ اس نے چھینک ماری اور آپ نے اسے جواب دیا: آپ نے فرمایا: اس نے اللہ کو یاد کیا میں نے بھی اسے یاد کیا تو اللہ کو بھول گیا میں بھی تجھے بھول گیا۔

رواہ ابن النجار

۲۵۷۹۲.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چھینک آتی اوران سے کہا جاتا یر حمك اللّٰہ آپ ﷺ کہتے:

یر حمنا اللّٰہ و ایاکم وغفرلنا ولکم. رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۷۹۳.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس مسلمان اور یہود جمع تھے دونوں جماعتوں نے آپ کو چھینکنے پر یر حمك اللّٰہ کہا۔ اور آپ نے مسلمانوں کو جواب میں یہ کلمات کہے:

یغفر اللّٰہ لکم ویرحمنا وایاکم.

اور یہود کے لئے یہ کلمات کہے:

یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم

رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ عبداللّٰہ بن عبدالعزیز بن ابی داؤد عن ابیہ وھو ضعیف

۲۵۷۹۴.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اس نے الحمد للہ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے بخل کیا ہے جب تم نے اللہ کی حمد کی وہاں نبی کریم ﷺ پر درود کیوں نہیں بھیجا۔ **رواہ البیھقی فی شعب الایمان**

۲۵۷۹۵.....ضحاک بن قیس یشکری کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور کہا: **الحمد للّٰہ رب العالمین**۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: اگر تم مکمل کر دیتے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج دیتے تو اچھا ہوتا۔ **رواہ البیھقی فی شعب الایمان**

۲۵۷۹۶.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے چھینک ماری اس نے کہا **الحمدللّٰہ وسلام علی رسولہ**، ابن عمر رضی اللہ عنہما بولے: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی تعلیم یوں نہیں دی آپ نے ہمیں یوں تعلیم دی ہے کہ ہم کہیں: **ان الحمدللّٰہ علی کل حال**

رواہ البیھقی وقال: اسنادان الاول لان اصح من ھذا فان فیہ زیادبن الربیع وفیھما دلالۃ علی خطاء روایتہ وقد قال النجار فیہ نظر

۲۵۷۹۷.....ابراہیم نخعی کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یر حمك اللّٰہ اور سلام سے چھینک کا جواب دیتے تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں: چونکہ اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔ **رواہ ابن جریر**

۲۵۷۹۸.....قتادہ کہتے ہیں کہ جب چھینکنے والے کو لگاتار چھینک آنے لگیں تو تین مرتبہ چھینکنے پر اسے جواب دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان ومالك

۲۵۷۹۹.....عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چھینکے اسے **یر حمك اللّٰہ** سے جواب دو۔ وہ پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو وہ اگر پھر چھینکے اسے جواب دو۔ وہ اگر پھر چھینکے تو کہو: تو زکام زدہ ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ بات تیسری بار کے بعد کہتا ہے یا چوتھی بار کے بعد۔ **رواہ البیھقی فی شعب الایمان**

۲۵۸۰۰.....حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں: جس شخص نے ہر چھینک پر جو اس نے سنی: **الحمدللّٰہ رب العالمین علی کل حال** کہا۔ وہ ڈاڑھ کا درد اور کان کا درد کبھی محسوس نہیں کرے گا۔ **رواہ ابن ابی شیبۃ و النجار کالفی الا دب المفرد وابن اسنی وابو نعیم فی الطب**

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعہ ۶۶۷

۲۵۸۰۱ .....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک ماری نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں بشارت نہ دوں۔ عرض کیا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا جائیں۔ فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں انھوں نے مجھے اللہ تعالیٰ سے خبر دی ہے کہ جو شخص لگاتار تین مرتبہ چھینکتا ہے الایہ کہ ایمان اس کے دل میں رچ بس جاتا ہے۔ **رواہ الدیلمی**

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۳۰۹/۲۔

۲۵۸۰۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب انسان کو چھینک آئے اسے چاہیے کہ کہے: **الحمد للّٰہ** جب اس سے **یر حمك اللّٰہ** کہا جائے تو وہ کہے: **یغفر اللّٰہ لك**۔ **رواہ ابن جریر**

چوتھی کتاب......حرف صاد

کتاب الصید ......از قسم اقوال

۲۵۸۰۳...... جب تم نے بغیر پر کے تیر سے شکار کیا اور تیر نے شکار کو زخمی کر دیا تم اسے کھا سکتے ہو اگر تیر چوڑائی کے بل شکار کو لگا ہے (اور شکار مر گیا ہے) اسے مت کھاؤ چونکہ وہ موقوذ کے حکم میں ہے۔ رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ عن عدی بن حاتم

فائدہ:...... موقوذ اس جانور کو کہتے ہیں جو غیر دھار دار چیز سے مارا جائے خواہ وہ لکڑی ہو یا پتھر اور پھر اس جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔

۲۵۸۰۴...... جب تم (اللہ کا نام لے کر کسی شکار پر) اپنا تیر چلاؤ اور پھر وہ (شکار تیر کھا کر) تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تم اسے کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۵...... جب تم نے شکار کو (اللہ کا نام لے کر) تیر مارا اور پھر تم نے اسے تین راتیں گزرنے کے بعد پایا دراں حالیکہ تمہارا تیر شکار میں پیوست تھا تو شکار کھا سکتے ہو جب تک اس میں بدبو نہ پیدا ہو جائے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۶...... جہاں تک تم نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے سو اگر تمہیں ان برتنوں کے علاوہ اور برتن مل سکیں تو پھر ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اور اگر دوسرے (متبادل) برتن نہ مل سکیں تو پھر ان کو اچھی طرح دھو کر ان میں کھا لو رہی شکار کی بات تو جس جانور کو تم نے اپنے تیر سے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے اسے کھا لو اسی طرح جس جانور کو تم نے تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا ہے اور اللہ کا نام لیا ہے (کتا چھوڑتے وقت) تو اس کو بھی کھا لو، اور جو شکار تم نے غیر تربیت یافتہ کتے سے کیا پھر تم نے اسے اس حالت میں (زندہ) پایا کہ تم ہاتھ سے اسے ذبح کر لو تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن ابی ثعلبة

۲۵۸۰۷...... جس شکار کو تیر دھار کی جانب سے لگا ہے (کہ شکار زخمی ہو گیا ہے) اسے کھا لو اور جس شکار کو تیر چوڑائی کے بل لگا ہے پھر شکار مر گیا تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

فائدہ:...... موقوذہ وہ جانور ہوتا ہے جو مہلک ضرب لگنے سے مر جائے اور پھر ذبح اختیاری نہ ہو سکے وہ حرام ہے۔

۲۵۸۰۸...... (تربیت یافتہ کتا) جو شکار تمہارے پاس پکڑ کر لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۰۹...... تمہارے پاس جو سدھایا ہوا کتا یا باز ہے پھر تم نے اسے شکار پر چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا ہے تو کتا یا باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے وہ کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۰...... اے ابو ثعلبہ! ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان یا تربیت یافتہ کتے یا تمہارے ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آ جائے خواہ اسے ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اسے کھا لو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ثعلبة

۲۵۸۱۱...... جب تم نے اپنا تربیت یافتہ کتا چھوڑا اس نے شکار کو مار دیا وہ شکار کھا لو اور اگر کتا شکار میں سے کھا لے اسے مت کھاؤ چونکہ (درحقیقت) کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اور اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تب بھی شکار مت کھاؤ چونکہ اللہ کا نام لے کر تم نے اپنا کتا چھوڑا ہے دوسرے کے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۲...... جب تم شکار پر اپنے تربیت یافتہ کتے چھوڑو اور (چھوڑتے وقت ان پر) اللہ کا نام لے لو تو جو شکار کتے پکڑ کر لائیں وہ کھا لو اگر چہ کتے شکار کو جان سے مار ہی کیوں نہ ڈالیں ہاں البتہ اگر کتے نے شکار میں سے کھا لیا ہے تو مجھے خوف ہے کہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے (اس صورت میں شکار نہ کھاؤ) اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور کتے بھی مل گئے ہیں تب بھی شکار نہ کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے اگر تم نے شکار کو تیر مارا اور پھر شکار ایک یا دو دنوں کے بعد تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تم وہ شکار کھا سکتے

ہو اگر شکار (تیر لگنے) کے بعد پانی میں جا پڑے اسے مت کھاؤ۔ رواہ البخاری ومسلم عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۳..... جب تم اپنا کتا شکار پر چھوڑو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لو، اگر کتے نے تمہارے پاس شکار پکڑ لایا ہے اور تم نے اسے زندہ پایا ہے تو اسے ذبح کر لو اگر تم نے شکار کو مردہ پایا دراں حالیکہ کتے نے اس میں سے کھایا نہیں تو اسے کھا سکتے ہو۔ اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کا کتا بھی پاؤ دراں حالیکہ شکار مردہ ہو چکا ہے تو اسے مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ان کتوں میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے اور اگر تم شکار پر تیر مارو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اگر شکار تمہار نظروں سے اوجھل ہو جائے اور پھر تمہارے ہاتھ لگے اور اس پر صرف تمہارے تیر کا اثر ہو تو چاہو اسے کھا لو اگر شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو مت کھاؤ چونکہ تمہیں معلوم نہیں، آیا کہ پانی نے اسے قتل کیا ہے یا تمہارے تیر نے اسے قتل کیا ہے۔

رواہ مسلم والنسائی عن عدی بن حاتم

۲۵۸۱۴..... جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا ہو کتا جو شکار پکڑ کر لائے اسے کھا لو اگر چہ شکار کو جان سے مار ڈالے اگر تم نے غیر تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑا ہو اور شکار کو زندہ پا کر تم نے اسے ذبح کر لیا تو اسے بھی کھا لو وہ شکار بھی کھا لو جو تیر سے تمہارے ہاتھ لگے اور اگر چہ شکار مر ہی کیوں نہ جائے اور تیر مارتے وقت اللہ کا نام لیا کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی ثعلبۃ

۲۵۸۱۵..... ہر وہ شکار جو (تمہارے کتے یا تیر کی وجہ سے) تمہاری آنکھوں کے سامنے مر جائے اسے کھا لو اور جو تمہاری آنکھوں سے اوجھل ہو کر مر جائے اسے چھوڑ دو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... احیاء میں ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں دیکھئے الاحیاء ۳۱۲ وضعیف الجامع ۴۱۹۶۔

۲۵۸۱۶..... ہر وہ شکار جو تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھا لو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر وحذیفۃ بن الیمان واحمد بن حنبل وابوداؤد و عن ابن عمرو وابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

اکمال

۲۵۸۱۷..... جب تم اپنے کتے کو اس حالت میں پاؤ کہ وہ نصف شکار کھا چکا ہو تو وہ شکار کھا لو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ وضعفہ عن سلمان

۲۵۸۱۸..... جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ شکار کو کھا لے تو بقیہ شکار کو مت کھاؤ چونکہ کتے نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے اگر کتا چھوڑا اور شکار کو مار دیا لیکن خود کتے نے نہیں کھایا تم اسے کھا لو چونکہ کتے نے شکار اپنے مالک کے لیے پکڑا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۱۸۷۔

۲۵۸۱۹..... جو تیر نوک کی طرف سے شکار کو لگے اسے کھا لو اور جو تیر چوڑائی کے بل لگے اور شکار مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے اسے نہ کھاؤ۔

رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن عدی بن حاتم

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے بے پر کے تیر سے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا، اس پر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۰..... جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے تیر نے شکار کو قتل کیا ہے اور شکار میں کسی درندے کا اثر نہ دیکھو تو وہ کھا سکتے ہو۔

رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن عدی بن حاتم

۲۵۸۲۱..... جو شکار تمہارے تیر کمان سے ہاتھ لگے اسے کھا لو اگر چہ وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جائے بعد از اں تم اس میں تیر یا پھل کا اثر نہ دیکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابی ثعلبۃ

۲۵۸۲۲..... باز جو شکار تمہارے پاس پکڑ لائے اسے کھا لو۔ رواہ الترمذی عن عدی بن حاتم

عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی۔

۲۵۸۲۳..... جو شکار تمہارے تیر کمان سے یا ہاتھ سے تمہاری گرفت میں آئے اسے کھالو عرض کیا گیا: ذبح کیا ہو یا بغیر ذبح کیے؟ فرمایا: ذبح کیا ہوا بھی اور جو ذبح نہ بھی کیا ہو وہ بھی۔ عرض کیا گیا اگر شکار میری نظروں سے اوجھل ہو جائے فرمایا: اگر تمہاری نظروں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں سے بدبو نہ آئے اسے کھالو۔ یا اس میں کسی اور کے تیر کا نشان نہ دیکھ لو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمرو

شاید حشرات الارض نے اسے قتل کر دیا ہو اور شکاری سے غائب ہو گیا ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابی زین

کتاب الصید ......از قسم افعال

۲۵۸۲۴..... زر بن حبیش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: اے لوگو! ہجرت کرو اور مہاجرین کی مشابہت مت کرو اور خرگوش کو ڈنڈے یا پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو کہ پھر سے کھانے لگ جاؤ۔ البتہ نیزے اور تیر سے شکار کرو۔

رواہ عبدالرزاق وابوعبید فی الغریب وابن سعد والطبرانی والحاکم والبیھقی وابن عساکر

۲۵۸۲۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خرگوش کو ڈنڈے اور پتھر سے مارنے سے اجتناب کرو البتہ نیزے اور تیر سے خرگوش کا شکار کرو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۸۲۶ ..... ''مسند سمرہ بن جندب'' اللہ تعالیٰ نے شکار حلال کیا ہے اور شکار کرنا اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے کا زیادہ حقدار ہے، مجھ سے پہلے بہت سارے رسول گزرے ہیں جو شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب میں نکلتے تھے۔ جب تم رزق کی طلب میں ہو اور تمہارے دل میں باجماعت نماز کی محبت موجزن ہو لیکن جماعت سے پیچھے رہ جاؤ تمہیں اس حال میں جماعت کی محبت کافی ہے۔ اسی طرح شرکاء جماعت کی محبت اور ذکر اللہ کی محبت اور ذکر کرنے والوں کی محبت تمہیں کافی ہے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لیے حلال رزق طلب کرو چونکہ یہ فی سبیل اللہ جہاد ہے جان لو! اللہ تعالیٰ کی مدد نیکوکار تاجروں کی جماعت میں ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن امیۃ

کتاب الصلح ......از قسم اقوال

۲۵۸۲۷..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو راستے کو سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۵۸۲۸ ..... راستے کی حد سات ذراع (ہاتھ) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

اکمال

۲۵۸۲۹..... جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زمین میں راستے پر جھگڑا کیا تو آپ ﷺ نے سات ذراع کا فیصلہ کیا ہے۔

رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۵۸۳۰..... جب تم راستے میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ذراع مقرر کرلو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ھریرۃ والبیھقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۱ جب تم راستے میں اختلاف کرنے لگو تو سات ذراع راستہ مقرر کرلو اور جو شخص عمارت بنائے وہ ستون دیوار کے ساتھ رکھے۔

رواہ احمد بن حنبل والبیھقی عن ابن عباس

۲۵۸۳۲.....جب راستے میں تمہارا اختلاف ہوجائے توراستے کوسات ذراع (ہاتھ) ناپ کر مقرر کرلو اور اس سے کم مت رکھو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۵۸۳۳..... جب راستے میں تمہارا اختلاف ہوجائے توراستے کوسات ذراع مقرر کرلو پھر عمارت کھڑی کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن عکرمۃ مرسلاً

کتاب الصلح.....ازقسم افعال

۲۵۸۳۴.....ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے آمد ورفت والے راستے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: ایسا راستہ سات ذراع مقرر کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

حرف ضاد.....کتاب الضیافہ.....ازقسم اقوال

اس میں تین (۳) فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....ضیافت (مہمان نوازی) کی ترغیب کے بیان میں

۲۵۸۳۵.....مہمان اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔ میزبانوں کے گناہوں کو لے کر کوچ کرتا ہے اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے التمییز ۱۵ وضعیف الجامع ۳۶۰۴

۲۵۸۳۶..... جب مہمان کسی قوم کے پاس آتا ہے وہ اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے اور جب واپس جاتا ہے تو میزبانوں کی گناہوں کی مغفرت کے ساتھ جاتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۷ والتمییز ۱۵

۲۵۸۳۷.....جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے ان کے پاس مہمان کو بطور ہدیہ بھیجتا ہے وہ ان کے پاس اپنا رزق لے کر جاتا ہے، جب کوچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اہل خانہ کی مغفرت کردی ہوتی ہے۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب وابونعیم فی المعرفۃ والضیاء عن ابی قرصافۃ

۲۵۸۳۸..... آسمان کی طرف سب سے زیادہ جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی عمدہ کھانا تیار کرے پھر اپنے دوستوں کو دعوت دے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن حیان بن جبلہ ابی جبلۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۶۔

۲۵۸۳۹.....مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھوکوں کو کھانا کھلائے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱۳

۲۵۸۴۰.....مہمان نوازی ہر مسلمان کا حق ہے جو مہمان کسی شخص کے فناء میں صبح کرتا ہے وہ اس پر دین قرض ہوتا ہے، اگر چاہے تو چکا دے نہ چاہے تو چھوڑ دے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن المقدام ابی کریمۃ

۲۵۸۴۱..... کھانا کھلاؤ اور عمدہ کلام کرو۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۵۸۴۲　کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت کے وارث بن جاؤ گے۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن حارث

۲۵۸۴۳.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ فراخی والے گھر والوں سے محبت کرتا ہے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابن جریج معضلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۲۰

۲۵۸۴۴.....فرشتے لگاتار اس شخص کے لیے دعائے استغفار کرتے رہتے ہیں جس کا دسترخوان جب تک لگا رہتا ہے۔رواہ الحکیم عن عائشہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۹۰

۲۵۸۴۵.....بہت بری قوم ہے وہ جس کے پاس مہمان نہ آتے ہوں۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن عقبة بن عامر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۲ وضعیف الجامع ۲۳۵۴

۲۵۸۴۶　تم میں بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن صهیب

۲۵۸۴۷　اس گھر کی طرف بھلائی جلدی سے آتی ہے جس میں کھانا کھایا جارہا ہو۔رواہ ابن ماجه والبیهقی فی شعب الایمان عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۳ وضعیف الجامع ۲۹۵۱

۲۵۸۴۸.....خیر و بھلائی سخاوت والے گھر کی طرف چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف پہنچنے سے زیادہ جلدی پہنچتی ہے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۵۵

۲۵۸۴۹.....جس گھر والوں کو بھی نرمی عطا کی جاتی ہے انہیں ضرور نفع پہنچاتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۵۸۵۰.....جس شخص نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اسے سیر کر دیا اللہ تعالیٰ اسے سات خندقوں کی مسافت کے برابر دوزخ سے دور کر دیتے ہیں ہر خندق کی مسافت سات سو سال کے برابر ہے۔رواہ النسائی والحاکم عن ابن عمرو

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۰

۲۵۸۵۱.....جس شخص نے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۲۔

۲۵۸۵۲.....جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسندیدہ چیز کھلائی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ والتعقبات ۳۷۔

۲۵۸۵۳.....جس شخص نے مسلمان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا وہ اس کے لیے دوزخ سے خلاصی کا ذریعہ بنے گا۔رواہ الحاکم فی تاریخ عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۱ والمتناهیہ ۸۶۸۔

۲۵۸۵۴.....جو شخص میزبان نہ بنتا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں۔رواہ احمد بن حنبل والبیهقی فی شعب الایمان عن عقبة بن عامر

۲۵۸۵۵.....انہیں کھانا سے کھلاؤ جس سے تم محض اللہ کے لیے محبت کرتے ہو۔رواہ ابن ابن الدنیا فی کتاب الاخوان عن الضحاک مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۸۲۔

اکمال

۲۵۸۵۶.....مہمانوں کا اکرام کرو، مہمانوں کی مہمان نوازی کرو چونکہ جبرئیل امین گھر والوں کا رزق لے کر آتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس وفیه عمر وبن هارون

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۹۶۔۵۱۰ ومختصر المقاصد ۱۴۱

۲۵۸۵۷......جس شخص نے چار مسلمانوں کی مہمانداری کی اور ایسے کھانے سے ان کی غمخواری کی جس سے اپنے گھر والوں کو غمخواری کرتا ہے ان کے کھانے اور پینے کے سامان میں اور پہننے میں۔ گویا اس نے ایک غلام آزاد کردیا۔ رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۵۸۵۸......میری امت کی بہترین لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں اور ریا کاری وشہرت مقصود نہ ہو اور جس شخص نے دکھلاوے اور شہرت کے لئے کھانا کھلایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ میں آگ بھرے گا حتیٰ کہ حساب کتاب سے فارغ ہوجائے۔

رواہ الدیلمی عن عائشۃ

۲۵۸۵۹......تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ رواہ ابن زنجویہ عن صہیب

فصل دوم......آداب ضیافت کے بیان میں

۲۵۸۶۰......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کے ساتھ تکلف اور احسان کرنے کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے مہمانداری کرنے کا زمانہ تین دن ہیں۔ تین دن کے بعد جو دیا جائے وہ صدقہ اور خیرات ہوگا، مہمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن کے بعد میزبان کے ہاں ٹھہرے حتیٰ کہ میزبان خود اسے گھر سے نکالنے پر مجبور ہوجائے۔

رواہ احمد بن جبیر والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعہ عن ابی شریح

۲۵۸۶۱...... مہمانداری کا عرصہ تین دن ہیں اس سے زیادہ صدقہ ہے اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔ رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۵۸۶۲......مہمانداری کا زمانہ تین دن ہیں، اس کے بعد صدقہ ہے۔ رواہ البخاری عن ابی شریح واحمد بن حنبل وابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۵۸۶۳...... مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو یعلی عن ابی سعید والبزار عن ابن عمرو الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۵۸۶۴......مہمان نوازی تین راتوں تک ہے اور یہ حق لازم ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

رواہ الباوردی وابن قانع والطبرانی والضیاء عن التلب بن ثعلبۃ

۲۵۸۶۵......مہمان نوازی تین دن تک ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۳ وضعیف الجامع ۳۶۰۱۔

۲۵۸۶۶ مہمان داری تین دن تک ہے اس سے زیادہ بھلائی اور احسان ہے۔ رواہ الطبرانی عن طارق بن اشیم

۲۵۸۶۷......مہمان نوازی اونٹ پالنے والوں پر واجب ہے اور اہل بیان پر واجب نہیں۔ رواہ القضاعی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۷۶ وتحذیر المسلمین ۱۴۲

۲۵۸۶۸......روزہ دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہے۔ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۱۳ وضعیف الترمذی ۱۳۱

۲۵۸۶۹......ملاقات کرنے والے روزہ دار کا تحفہ یہ ہے کہ اس کی داڑھی کو سنوار دیا جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور قمیص میں بٹن لگادیئے جائیں روزہ دار عورت کا تحفہ یہ ہے کہ اس کے سر میں کنگھی کردی جائے اس کے کپڑوں کو دھونی دے دی جائے اور بٹن لگادیئے جائیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن بن علی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۰۳ والضعیفۃ ۱۷۸۹

۲۵۸۷۰......ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا رزق جنت میں بچا پڑا ہے اے بلال! اگر تم جانو تو سمجھ لو کہ روزہ دار کے بدن کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ رواہ ابن ماجه عن بریدة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۵۳۔

۲۵۸۷۱......سنت میں سے ہے کہ (میزبان) شخص مہمان کو رخصت کرنے کے لئے دروازے تک آئے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۳۴ وضعیف الجامع ۱۹۹۶

۲۵۸۷۲......آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶۳۔

۲۵۸۷۳......جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی (سواری کی) رکابیں پکڑیں اور اسے اپنے بھائی سے نہ کوئی لالچ تھی اور نہ کوئی خوف تھا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۸۶۔

مہمان کے ساتھ کھانا کھانا

۲۵۸۷۴......اپنے مہمان کے ساتھ کھانا کھایا کرو چونکہ مہمان تنہا کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۰۸

۲۵۸۷۵......مہمان کے لیے تکلف مت کرو۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان

فائدہ:......تکلف کا معنی بناوٹ ونمائش ہے یعنی مہمان کی لیے دکھلاوا اور نمائش کرنا تکلف ہے۔

۲۵۸۷۶......کوئی شخص بھی اپنے مہمان کے لیے اپنی قدرت سے زیادہ تکلف نہ کرے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن سلمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۶۷ اور الفوائد المجموعۃ ۲۲۸۔

۲۵۸۷۷......مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

رواہ الحاکم عن سلمان ورواہ البخاری فی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب مایکره من کثرة السوال وتکلف ما لایعنیه

۲۵۸۷۸......کسی کو اس وقت تک کھانے کی دعوت نہ دو جب تک وہ سلام نہ کرلے۔ رواہ الترمذی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۷ وضعیف الترمذی ۵۱۰

۲۵۸۷۹......تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے ہماری ایک سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ سو سے زیادہ بکریاں ہونے پائیں، چنانچہ چرواہا جب نومولود بکری کا بچہ لاتا ہے اس کی جگہ ہم ایک بکری ذبح کرلیتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان عن لقیط بن صبرة

اکمال

۲۵۸۸۰......سب سے پہلے جس نے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابن خبان عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التواضح ۱۲۶۰

۲۵۸۸۱......محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے جس سے تم محبت کرتے ہو اپنے کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواہ ابن المبارک فی الزهد عن الضحاک مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۸۶۔

۲۵۸۸۲..... جس سے تم محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اپنے صاف وشفاف کھانے سے اس کی مہمان نوازی کرو۔

رواه هناد عن الضحاک

۲۵۸۸۳..... جان لو اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایسا معاملہ کرتا ہے اس سے وہ نہ کسی بدلے کا خواستگار ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کی بجا آوریٔ شکر کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گھر تک دس فرشتے بھیج دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتے رہتے ہیں اور مالک مکان کے لیے پورا سال استغفار کرتے رہتے ہیں جب سال پورا ہو جاتا ہے اس کے لیے ان فرشتوں جیسی عبادت لکھ دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جنت خلد کے طیبات میں سے عطا فرمائے اور ایسی بادشاہت سے عطا فرمائے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

رواه ابونعيم في الحلية عن انس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حضرت براء بن عازب سے ملاقات ہوئی کہا: اے میرے بھائی آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ کہا: میں ستو اور کھجوریں کھانا چاہتا ہوں چنانچہ انھیں پیٹ بھر کر کھلانے پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۵۸۸۴..... سنت میں سے ہے کہ تم مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلو۔

رواه البيهقي في شعب الايمان وقال في اسناده ضعف وابن النجار عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۲۲

۲۵۸۸۵..... مہمان نوازی کی سنت میں سے ہے کہ گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلا جائے۔

رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۷۲

۲۵۸۸۶..... گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا سنت میں سے ہے۔

رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابي هريرة والحافظ ابوسعد السمان في معجم شيوخه وابن النجار عن انس

۲۵۸۸۷..... سنت میں سے ہے کہ آدمی مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک چلے۔ رواه ابن اسنى في كتاب الضيافة عن ابي هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۴۹

۲۵۸۸۸..... تم میں سے جو شخص دو آدمیوں کے لیے کھانا تیار کرے وہ تین کے لیے کافی ہوتا ہے یا تین کے لیے کھانا تیار کیا ہو تو وہ چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔ یا چار کے لیے تیار کیا ہوا کھانا پانچ کے لیے کافی ہوتا ہے اسی طرح تعداد کے اعتبار سے آگے بھی۔ رواه الطبراني عن سمرة

۲۵۸۸۹..... آدمی اس وقت تک نہ کھڑا ہو جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔ رواه الديلمي عن ابن عمر

۲۵۸۹۰..... اے عائشہ! مہمان کے لیے تکلف مت کرو کہ وہ اکتا نہ جائے لیکن اسے وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتی ہو۔

رواه ابوعبدالله محمد بن باكويه الشيرازي والرافعي عن عياض بن ابي قرصافة عن ابيه

۲۵۸۹۱..... میزبان مہمان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

رواه الديلمي عن عائشة وفيه عبد الرحيم بن واقد ضعيف عن الصلت بن حجاج ضعفه ابن عدى ووثقه ابن حبان

۲۵۸۹۲..... کھانے کی دعوت کے دن یا تو پیش امام لوگوں کی امامت کرائے یا میزبان امامت کرائے یا ان میں سے جو افضل ہو وہ امامت کرائے۔

رواه ابن عساكر عن الاوزاعي عن ثابت بن ثوبان العنسي عن ابيه مرسلاً

مہمان کے آداب......از اکمال

۲۵۸۹۳...... جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اس کا (پیش کیا ہوا) کھانا کھاؤ اور اس کے متعلق سوال مت کرو اور تمہیں جو مشروب پیش کرے وہ پی لو اور اس کے متعلق سوال مت کرو۔ رواہ ابویعلیٰ والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۸۹۴...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ضیافت کر رہا ہو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ ابن عدی عن عائشۃ

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۰۔

۲۵۸۹۵...... جو شخص بھی اپنے بھائی سے ملاقات کرتا ہے دراں حالیکہ اسے روزہ ہو پھر (میزبان کی دعوت پر) روزہ افطار کر دے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اس دن کا روزہ لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن سلمان

۲۵۸۹۶...... تمہارے بھائی نے تمہیں دعوت دی ہے اور تمہارے لئے سامان تکلف کیا ہے روزہ افطار کر لو اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اگر چاہو۔

رواہ البیھقی عن ابی سعید

۲۵۸۹۷...... تمہارے بھائی نے کھانا تیار کیا ہے اور تمہیں دعوت دی ہے روزہ افطار کر لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

۲۵۸۹۸...... تمہارے اوپر کوئی حرج نہیں اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مجھے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو کھانا ہدیہ میں دیا گیا ہم دونوں روزہ سے تھیں ہم نے روزہ افطار کر لیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام: ......حدیث پر کلام ہے اور صرف مطلق متن حدیث ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۴۔

۲۵۸۹۹...... تمہارے بھائی نے تمہارے لیے تکلف کیا ہے اور کھانا تیار کیا ہے اور پھر تم کہتے ہو مجھے روزہ ہے کھانا کھا لو اور اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید وابوداؤد الطیالسی عن جابر

۲۵۹۰۰...... اے سلمان! اس دن کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لو اور تمہارے لیے نیکی ہے چونکہ تم نے اپنے مومن بھائی کو خوش کیا ہے یعنی روزہ افطار کر کے اور اس کے ساتھ کھانا کھا کر اسے خوش کیا ہے۔ رواہ السلمی عن سلیمان

۲۵۹۰۱...... اپنی کھجوریں اپنے تھیلے میں رکھ دو اور مکھن برتن میں واپس ڈال دو چونکہ مجھے روزہ ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ تعلیقاً وابن حبان عن انس

مہمان کے حقوق......از اکمال

۲۵۹۰۲...... جب مہمان محرومی کی حالت میں رات گزار دے تو مسلمانوں کا حق ہے کہ دودھ اور روٹی سے اس کی مہمانی کریں۔

رواہ ابن عساکر عن مقداد بن الاسود

۲۵۹۰۳...... جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اگر وہ تمہیں مناسب مہمانی کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرو اور اگر وہ تمہیں دعوت نہ دیں تو مناسب طریقہ سے حق مہمانی ان سے لے سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عقبۃ بن عامر

۲۵۹۰۴...... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا لیکن قوم نے اس کی مہمانی نہ کی تو وہ قوم سے اپنی مہمانی کے بقدر مطالبہ کر سکتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۵۹۰۵.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کرے۔

رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۶.....مہمان کا میزبان کے پاس تین دن تک ٹھہرنے کا حق ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے (تین دن کے بعد) مہمان کو کوچ کر جانا چاہیے اور میزبان کو گناہ میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۰۷.....میزبانی حق واجب ہے اگر اس نے میزبان کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی اس کی نصرت مسلمانوں پر واجب ہے حتیٰ کہ وہ اس کے حق کے بدلہ میں اس کی روٹی اور دودھ لے سکتے ہیں چونکہ اسے ضیافت کے حق سے محروم کیا ہے۔

رواہ الطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۲۵۹۰۸.....جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مہمان کا اکرام تین دن تک ہے، اس کے بعد جتنی مدت بیٹھے گا وہ اس پر صدقہ ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید

۲۵۹۰۹.....ضیافت کا حق تین دن تک ہے، اس سے زیادہ صدقہ ہے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

فصل سوم.....مہمان کے آداب کے بیان میں

اس میں تین فروع ہیں۔

پہلی فرع.....دعوت طعام کے قبول کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱۰.....جب تم میں سے کسی شخص کو کسی کے ہاں دعوت دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ سے نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر بحالت روزہ ہو تو برکت کی دعا کردے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۵۹۱۱.....جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے تو اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے اگر روزہ میں نہ ہو تو کھانا کھالے اور اگر روزہ میں ہو تو میزبان کے لیے دعا کردے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۲.....جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت طعام دی جائے اسے دعوت قبول کر لینی چاہیے، اگر چاہے کھانا کھالے اگر چاہے نہ کھائے۔

رواہ مسلم وابوداؤد عن جابر

۲۵۹۱۳.....جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرلو۔رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۴.....دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرلو ہدیہ رد مت کرو اور مسلمانوں کو مت مارو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۲۵۹۱۵.....جب (تمہارے پاس) دو دعوت دینے والے جمع ہو جائیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ وہ ہمسائیگی میں تم سے زیادہ قریب ہے اگر وہ آگے پیچھے آئے ہیں تو اس کی دعوت قبول کرو جو تمہارے پاس پہلے آیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد عن رجل له صحبة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۱۶.....جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے وہ دعوت قبول کرلے گو وہ روزہ سے کیوں نہ ہو۔رواہ ابن منیع عن ابی ایوب

۲۵۹۱۷.....جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ آیا تو (اس کا قاصد کے ساتھ آنا) یہی اجازت ہے۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۱۸ ...... جب تمہیں (بکری یا گائے وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے (تب بھی) دعوت قبول کرو۔ رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۵۹۱۹ ...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں قبول کرلوں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن حبان عن انس

۲۵۹۲۰ ...... اگر مجھے (بکری وغیرہ کے) پایوں کے لیے دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر مجھے پائے ہدیہ میں دیئے جائیں تو میں ہدیہ قبول کروں گا۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

فائدہ: ...... مذکورہ بالا تین احادیث میں بکری کے پائے کی دعوت قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی دعوت دے اور تمہاری خاطر مدارات کے لیے حقیر سے حقیر تر چیز بھی پیش کرے تو ہر حال میں دعوت قبول کرو طعام پر نظر رکھ کر دعوت کے قبول یا عدم قبول کا فیصلہ نہ کیا جائے۔ بلکہ مسلمان بھائی کی دلجوئی اور اس کے خلوص ونیت کو مدنظر رکھنا چاہے۔ انتھیٰ از مترجم۔

۲۵۹۲۱ ...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ تمہیں اس کے پاس جاکر دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں خیر و بھلائی میں تمہاری شرکت ہوجائے گی یا اس کے ہاں برائی کا سامان ہوگا تو تم اسے برائی سے منع کردو گے اور بھلائی کا اسے حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی عن یعلی بن مرۃ

۲۵۹۲۲ ...... جب تم میں سے کسی شخص کو اس کا بھائی دعوت دے اسے دعوت قبول کرلینی چاہیے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور دعوت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر

۲۵۹۲۳ ...... جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اسے دعوت ولیمہ میں شرکت کرلینی چاہیے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد و عن ابن عمر

۲۵۹۲۴ ...... جس شخص کو کھانے کی دعوت دی گئی ہو دراں حالیکہ وہ روزے سے ہو وہ دعوت قبول کرلے پھر اگر چاہے کھانا کھائے چاہے ترک کردے۔

رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۵۹۲۵ ...... جس شخص کو دعوت دی گئی اور اس نے دعوت قبول نہ کی گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے دعوت میں شریک ہوا گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارتگری کرکے باہر نکلا۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۷۹۸ والاتقان ۱۸۹۶

اکمال

۲۵۹۲۶ ...... اپنے بھائی کی دعوت قبول کرو چونکہ اس کے پاس جاکر تمہیں دو صورتیں پیش آسکتی ہیں یا تو وہ خیر و بھلائی پر ہوگا یوں تم خیر و بھلائی میں اس کے شریک ہوجاؤ گے یا وہ برائی پر ہوگا یوں تم اسے برائی سے منع کرو گے اور اسے بھلائی کا حکم دو گے۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرۃ الثقفی

یعنی: یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی وہ دعوت میں شریک ہوکر بوجہ حالت روزہ میں ہونے کے چپ چاپ بیٹھے رہے بلکہ لوگ ان کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے رہے ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی اور بعض نے یوں کہا اگر ہمیں آپ کے روزہ میں ہونے کا علم ہوتا ہم آپ کو دعوت نہ دیتے یعلیٰ بن مرۃ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ انھوں نے مذکورہ بالا حدیث ذکر کی۔

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں قدرے ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۴۰

۲۵۹۲۷ ...... جب تمہیں دو شخص دعوت دیں تم اس کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہو چونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوتا ہے وہ ہمسائیگی میں بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک پہلے آیا ہے تو اس کی دعوت قبول کرو جو پہلے آیا ہے۔

رواہ ابن النجار عن رجل من الصحابۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۷۵۔

۲۵۹۲۸......جو شخص تمہیں بکری کے پایوں کے لیے دعوت دے اس کی دعوت (بھی) قبول کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر والطبرانی عن ابی امامۃ

۲۵۹۲۹......اگر مجھے (بکری کے) پائے ہدیہ میں دیئے جائیں میں انھیں قبول کروں گا اگر مجھے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن جابر

۲۵۹۳۰......اگر مجھے (بکری　) کے پایوں کے لیے دعوت دی جائے میں دعوت قبول کروں گا۔رواہ الطبرانی عن ابن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۶۰۸

دوسری فرع......موانع قبول دعوت

۲۵۹۳۱......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ہی ان کا کھانا کھایا جائے۔رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ

۲۵۹۳۲......ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب رکھی گئی ہے نیز منع فرمایا ہے کہ آدمی پیٹ پر جھکے ہوئے کھانا کھائے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۵۹۳۳......فاسقوں کے کھانے کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان عن عمران

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۲۹

۲۵۹۳۴......ایسے دو شخص جو (فخراً) ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہوں ان کا کھانا کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

تیسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۵۹۳۵......اپنے بھائی کو بدلہ دو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ: وہ بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے لیے برکت کی دعا کرو چونکہ جب کسی آدمی کا کھانا کھایا جائے اور اس کا مشروب پیا جائے پھر اس کے لیے دعائے برکت کردی جائے تو یہ مہمانوں کی طرف سے اس کا بدلہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الا یمان عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۹

۲۵۹۳۶......اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیکوکار لوگوں کی نماز مقرر کی ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں وہ نہ امام ہیں اور نہ ہی فجار۔رواہ عبد بن حمید والضیاء عن انس

۲۵۹۳۷......تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں تمہارے لیے فرشتے دعائے استغفار کریں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن انس

۲۵۹۳۸...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس داخل ہو وہ اسے کھانا کھلائے اسے چاہیے۔کھانا کھائے، اس کے متعلق سوال نہ کرے، اگر اسے مشروب پلائے وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴

۲۵۹۳۹..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۰..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور وہ روزہ افطار کرنا چاہے تو افطار کرلے البتہ اگر یہ رمضان کا روزہ ہو یا قضائے رمضان ہو یا نذر کا روزہ ہو پھر افطار نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۲

۲۵۹۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس داخل ہو وہ اس پر امیر ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے پاس سے چلا جائے۔

رواہ ابن عدی عن ابی امامۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳ ضعیف الجامع ۴۸۳

۲۵۹۴۲..... جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے دراں حالیکہ روزہ میں ہو اسے کہہ دینا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

رواہ مسلم وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۳..... جب کوئی شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے اسے قوم کی اجازت کے بغیر روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۳۹۱ وضعیف الجامع ۶۰۷

۲۵۹۴۴..... اللہ کرے تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں تمہارا کھانا نیکوکار لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن ماجہ وابن حبان عن ابن الزبیر

حدیث ۲۵۹۳۷ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۴۵..... جس مہمان نے کسی قوم کے ہاں محرومی کی حالت میں صبح کی وہ اپنی مہمانی کے بقدر (اشیائے خورد ونوش) ان سے چھین سکتا ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۵۹۴۶..... جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنا اور مہمان نے محرومی کی حالت میں صبح کی (یعنی اسے کھانے پینے کے لیے کچھ نہ دیا گیا) بلاشبہ اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا حق ہے، حتیٰ کہ وہ اپنی مہمانی کے لیے اس رات ان کا غلہ اور دودھ وغیرہ چھین سکتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن المقدم

۲۵۹۴۷..... آدمی کی برائی کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ جو چیز اس کے قریب کی جائے وہ اس سے چیں بجبیں ہوجائے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی قری الضیف وابو الحسن بن بشران بن فی امالیہ عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۷ والکشف الالٰہی ۶۵۶

۲۵۹۴۸..... کسی شخص کو اس کی سلطنت میں امامت نہ کرائی جائے اور نہ ہی کسی شخص کی بیٹھک پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھا جائے۔

رواہ الترمذی عن ابی مسعود

بلا اجازت دوسری جگہ امامت نہ کرائے

۲۵۹۴۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ قوم میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۰..... جو شخص کسی قوم کی ملاقات کرنے جائے وہ قوم کی امامت نہ کرائے البتہ ان میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرادے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن مالک بن الحویرث

۲۵۹۵۱..... جوشخص کسی قوم کے ہاں مہمان بنے وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ رواہ الترمذی عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۶۵۔

۲۵۹۵۲..... تم نے پانچ اشخاص کو دعوت دی تھی اور یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا اگر چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو واپس چلا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابن مسعود

۲۵۹۵۳..... ہمارے پیچھے ایک شخص چلا آیا ہے اور جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی وہ ہمارے ساتھ شامل نہیں تھا اگر تم اسے اجازت دے دو تو وہ داخل ہوجائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود

۲۵۹۵۴..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کے بکریوں کے پاس آئے اگر ان بکریوں کے پاس ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے لے، اگر وہ اسے اجازت دے دے تو دودھ دوہ کر پی لے، اگر بکریوں میں ان کا مالک موجود نہ ہو تو آنے والا تین بار آواز لگائے اگر کوئی اس کو جواب دے تو اجازت طلب کرے اگر اسے کوئی جواب نہ دے تو دودھ دوہ کر پی لے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی والبیھقی فی شعب الایمان والضیاء عن سمرة

۲۵۹۵۵..... جب تم اونٹوں کے چرواہے کے پاس آؤ تو آواز لگاؤ! اے چرواہے! تین بار آواز لگاؤ، اگر تمہیں جواب دے تو بہت خوب ورنہ دودھ دوہ لو اور پیو لیکن فساد مچانے سے قطعاً اجتناب کرو جب تم کسی باغ میں آؤ تو باغ کے مالک کو تین بار آواز دو اگر تمہیں اجازت دے تو بہت اچھا ورنہ باغ میں سے پھل کھالو لیکن فساد مچانے سے گریز کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

۲۵۹۵۶..... کوئی شخص بھی کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر نہ دوھے کیا تم میں سے کسی شخص کو پسند ہے کہ اس کا پینے کا سامان (مشروب وغیرہ) کسی کو دیا جائے اور اس کے محفوظ کیے ہوئے برتن کو توڑ دیا جائے اور پھر اس کا کھانا منتقل کر دیا جائے سو بکریاں اپنے تھنوں میں مالکوں کے لیے سامان خورد ونوش محفوظ رکھتی ہیں، لہٰذا کسی کی بکریوں کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوھا جائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن ابن عمر

۲۵۹۵۷..... جوشخص کسی باغ میں داخل ہو وہ خود کھالے اور کپڑے میں ڈال کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۵۹۵۸..... کھجوروں کو پھر مت مارو اور جو گری پڑی ہوں وہ کھالو اللہ تمہارا پیٹ بھرے اور تمہیں سیراب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة عن رافع بن عمرو الغفاری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۱۰

۲۵۹۵۹..... جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا اسے تم نے علم نہیں سکھایا (کہ غیر کا مال حرام ہے) اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجه والحاکم عن عبادبن شرحبیل

۲۵۹۶۰..... اگر تم کسی قوم کے ہاں میزبان بنو قوم مناسب انداز میں تمہاری مہمانی کرے تم ان کی مہمانی قبول کرلو، اگر وہ تمہاری مہمانی کا سامان نہ کرے تو حق مہمانی کے بقدر ان سے چھین سکتے ہو۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد وابن ماجه عن عقبة ابن عامر

اکمال

۲۵۹۶۱..... اگر (کوئی قوم تمہاری مہمانی سے) انکار کریں اور زبردستی ان سے چھیننے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو چھین لو۔

رواہ الترمذی عن عقبة بن عامر

۲۵۹۶۲..... یہ اونٹ مسلمان گھرانے کے ہیں جو ان کے لیے سامان خوراک ہیں، کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم اپنے توشہ دانوں کی طرف

واپس آ ؤ اور آ کے تم انھیں خالی پاؤ کیا تم اسے اچھا سمجھو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اونٹوں کی مثال بھی ایسی ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں سلیط بن عبداللہ ہے جو مدلس ہے۔

۲۵۹۶۳..... خبردار! کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کے اسٹور کا دروازہ توڑ کر جو کچھ اس میں ہو وہ کہیں منتقل کر دیا جائے لوگوں کے چوپایوں کے تھنوں میں ان کا سامان خورونوش ہوتا ہے خبردار ہوشیار رہو: کسی شخص کی بکریاں اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہی جائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۵۹۶۴..... اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو، اگر آ جائے تو بہت اچھا ورنہ دودھ دوہ لو اور چلے جاؤ کچھ دودھ (تھنوں میں) اس کے حوادث کے لیے باقی رہنے دو۔ رواہ الحاکم عن القاسم بن مخول البھزی

۲۵۹۶۵..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی چرواہے کے پاس آئے اسے چاہیے کہ اونٹوں کے چرواہے کو تین بار آواز دے اگر چرواہا جواب دے دے تو بہت اچھا: ورنہ دودھ دوہے اور پی لے، اپنے ساتھ لے کر نہ جائے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی باغ میں آئے تین بار آواز دے اے باغ کے مالک! اگر وہ جواب دے دے (تو بہت اچھا) ورنہ پھل کھالو اور اپنے ساتھ لے کر مت جاؤ۔
رواہ ابن حبان والبیھقی وضعفہ عن ابی سعید

۲۵۹۶۶..... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ دھاگا تھنوں پر مہر کی مانند ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والطحاوی والبیھقی عن ابی سعید

۲۵۹۶۷..... کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ مالکوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے تھنوں پر باندھا ہوا دھاگا (یا تھیلی وغیرہ) کھولے چونکہ یہ تھنوں پر مالکوں کی مہر ہے اگر تم بھوکے ہو تو اونٹوں کے مالک کو تین بار آواز دو۔ رواہ ابن النجار عن ابی سعید

۲۵۹۶۸..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے اس سے (پھل اتار کر) کھا سکتا ہے البتہ اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۵۹۶۹..... اے لڑکے! کھجوروں کو کیوں پتھر مارتے ہو، گری ہوئے کھجوریں کھالو، اللہ تمہارا پیٹ بھر دے۔ رواہ الحاکم عن رافع بن عمرو

۲۵۹۷۰..... اللہ کی قسم! جب اس نے جہالت کا مظاہرہ کیا تم نے اسے علم سے بہرہ مند کیوں نہیں کیا اور جب وہ بھوکا تھا تم نے اسے کھانا کیوں نہیں کھلایا۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن عباد بن شرحبیل

۲۵۹۷۱..... جو شخص کسی قوم کے پاس داخل ہوا حالانکہ اسے دعوت طعام نہیں دی گئی تھی گویا وہ چور بن کر داخل ہوا اور ایسا کھانا کھایا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ رواہ البیھقی فی السنن وابن النجار عن عائشۃ

حرف ضاد..... کتاب الضیافت..... از قسم افعال

ضیافت کے متعلق ترغیب

۲۵۹۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کروں مجھے اس سے بدرجہا محبوب ہے کہ میں بازار میں جاؤں اور کسی غلام کو خرید کر اسے آزاد کروں۔ رواہ البخاری فی الادب وابن زنجویہ فی ترغیبہ

۲۵۹۷۳..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے جب نماز سے فارغ ہوتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے: ہر شخص اپنی وسعت کے بقدر اپنے ساتھ آدمی لیتا جائے چنانچہ ایک شخص اٹھتا اپنے ساتھ ایک دو

یا تین آدمی لے جاتا اور جو باقی بچ جاتے انھیں رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۹۷۴..... عزہ بنت ابی قرصافہ ابوقرصافہ سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کے ہاں ہدیہ بھیج دیتا ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ کیا ہدیہ ہے؟ فرمایا: یہ مہمان ہے جو اپنا رزق ساتھ دے کر میزبان کے ہاں آتا ہے پھر جب کوچ کرتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔رواہ ابونعیم

۲۵۹۷۵''مسند علی'' شیخ شمس الدین ابن الجزری کتاب ''اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب'' میں لکھتے ہیں: شیخ محمد بن مسعود الکازرونی نے مشعر حرام میں اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے والد نے اسودین یعنی پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: میرے شیخ ابوفضائل اسماعیل بن مظفر بن محمد نے اسودین پانی اور کھجور سے میری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابولفاخر عمر بن مظفر نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سابور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو مبارک عبدالعزیز بن محمد بن منصور نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے اسودین (پانی اور کھجور) سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: ابومسعود عبداللہ بن ابراہیم ابن عیسیٰ مالکی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی، انھوں نے کہا: ابو الحسن علی بن حسن صیقلی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: ابوشیبہ احمد بن ابراہیم مخرمی عطار نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: نوفل بن احاب نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: عبداللہ بن میمون قداح نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا جعفر بن محمد صادق نے اسودین سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: محمد بن علی الباقر نے اسودین (کھجور اور پانی) سے ہماری مہمانی کی۔ انھوں نے کہا: علی بن حسن نے اسودین سے ہماری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسودین سے میری مہمانی کی انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسودین (کھجور اور پانی) سے میری مہمانی کی اور ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مومن کی مہمانی کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی مہمانی کی جس نے دو آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے آدم اور حواء کی مہمانی کی۔ جس نے تین آدمیوں کی مہمانی کی گویا اس نے جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کی مہمانی کی۔

کلام:......ابن جزری کہتے ہیں: یہ حدیث بہت غریب ہے اس اسناد سے ہمارے لیے اس کا وقوع نہیں ہوا شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن میمون قداح متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ ذاھب الحدیث ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: جن احادیث میں یہ منفرد ہو ان سے احتجاج نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے میزان الاعتدال ۵۱۴۲۔

مہمانی کے آداب

۲۵۹۷۶..... ''مسند القلب بن ثعلبہ'' غالب بن حجیرۃ بن القلب، ام عبداللہ بنت ملقام سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا القلب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے اور اس سے زیادہ کرنا صدقہ ہے۔

ابونعیم، ابن عساکر بسندہ الی عبداللہ بن جرار

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دن تک مہمان کے اکرام میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔

میزبان کے آداب

۲۵۹۷۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملے تو

پوچھا: آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ تو حضرت براء نے فرمایا: ستو اور کھجور، پس وہ چیزیں آ گئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھالیں، پھر حضرت براء نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے براء! خوب سمجھ لو کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے اور وہ کسی قسم کے بدلے اور احسان مندی کا طالب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتوں کو بھیج دیتے ہیں جو اس کی طرف سے ایک سال تک اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور تہلیل کرتے ہیں (لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں) اور اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس شخص کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لئے ان ملائکہ کی عبادت کے مثل عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی پاکیزہ چیزوں سے کھلائیں گے دائمی جنت میں اور ایسی بادشاہت میں جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ ابو نعیم وفیہ خالد بن یزید

۲۵۹۷۸......سری بن یحییٰ، ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو انہیں کھانا پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے مہمان کو کھانا کھلاؤ، کیونکہ مہمان اکیلے کھانا کھانے سے شرماتا ہے۔ بیہقی وقال فی اسنادہ نظر

۲۵۹۷۹......ابن جریر، ابن حمید سے، وہ ابن المبارک سے وہ ابراہیم بن شیبان سے، وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی کے پاس آئے، تو وہ جس تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہ تکیہ اٹھا کر انہوں نے ان دو مہمانوں کو پیش کیا، تو وہ دو آدمی کہنے لگے کہ ہم اس لئے نہیں آئے بلکہ ہم تو اس لئے آئے ہیں کہ کوئی فائدہ مند چیز سنیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو عبداللہ بن حارث نے کہا: جو اپنے مہمان کا اکرام نہ کرے اس کا حضرت محمد و ابراہیم علیہما السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ خوشخبری اور بشارت ہو اس بندے کے لئے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے سے چمٹے ہوئے شام کرے اور روٹی کے ٹکڑے اور ٹھنڈے پانی سے افطار کرے، اور ہلاکت و بربادی ہے چرنے والوں کے لئے جو ہر وقت گائے کی طرح چرتے رہتے ہیں (اور ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ نوکر کو کہتے ہیں) یہ اٹھا اے غلام! اور یہ رکھ دے اور اس دوران وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابن جریر

۲۵۹۸۰......ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب کسی قوم کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو سب سے آخر میں کھانا شروع فرماتے۔ رواہ عبدالرزاق

آداب مہمان

۲۵۹۸۱......حمید بن نعیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو کھانے کی دعوت دی گئی، ان دونوں حضرات نے دعوت قبول کر لی جب دعوت سے واپس لوٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں دعوت میں شریک ہو چکا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش اس دعوت میں شریک نہ ہوا ہوتا، عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ یہ دعوت فخر و مباہات کی نہ ہو۔ رواہ ابن المبارک واحمد بن حنبل فی الزھد

فائدہ: ......آج کل عموماً ایسی دعوتیں دیکھنے میں ملتی ہیں لہٰذا جو دعوت بھی فخر و مباہات کی نیت سے زیر عمل لائی جائے اس میں شرکت ناجائز ہے۔

۲۵۹۸۲......مسند عثمان رضی اللہ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور ولیمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دعوت دی عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ تھے، جب آپ رضی اللہ عنہ دعوت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں روزہ سے ہوں۔ میں صرف دعوت قبول کرنے کی غرض سے آیا ہوں تا کہ دعائے برکت کروں۔ رواہ احمد بن حنبل فی الزھد

۲۵۹۸۳......"مسند جابر بن عبداللہ" عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا، اس کے پاس آپ رضی اللہ عنہ روٹی اور سرکہ لائے اور فرمایا: کھاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: سرکہ بہترین سالن ہے وہ قوم ہلاکت میں پڑے جسے کچھ پیش کیا جائے اور وہ اسے حقیر سمجھے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے دوستوں کو کچھ پیش کرے اور وہ اسے حقیر سمجھتا ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۵۹۸۴ ... سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی تمہارا دوست یا پڑوسی عامل یا کوئی رشتہ دار عامل ہو وہ تمہیں ہدیہ بھیجے یا تمہیں دعوت طعام دے اسے قبول کرو کھانا تمہیں ملے گا اور اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... یعنی دعوت سے مقصود رشوت دینا یا کوئی اور نیت ہو اسکا وبال میزبان پر ہوگا۔

۲۵۹۸۵ ...... انصار کے ایک شخص جسے ابوشعیب کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے اثرات بھانپ لیے میں اپنے ایک غلام کے پاس آیا جو قصاب تھا میں نے اسے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی پھر آپ اپنے ساتھ چار آدمیوں کو لیے (بایں طور کہ پانچویں آپ خود تھے) تشریف لائے، ان کے پیچھے پیچھے ایک اور شخص آ گیا، جب رسول اللہ ﷺ دروازے پر پہنچے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے ہولیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو ورنہ یہ واپس لوٹ جائے چنانچہ ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اسے اجازت دے دی۔

فائدہ: ...... یہاں حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ حدیث ۲۵۹۵۲، ۲۵۹۵۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔ واخرجہ الترمذی کتاب النکاح باب ما جاء فی من یجیء الی الولیمة رقم ۱۰۹۹ وقال حسن صحیح۔

۲۵۹۸۶ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تمہیں تمہارا مسلمان بھائی کھانا کھلائے کھالو اور جب مشروب پلائے پی لو اور سوال نہ کرو اگر تم شک میں پڑ جاؤ تو اس میں پانی ملالو۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ: ...... یعنی میزبان اگر تمہیں نبیذ پلائے جس میں نشہ پیدا ہوجانے کا شبہ ہو تو پانی ملالو۔

۲۵۹۸۷ ..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھجوریں اور روٹی کے کچھ ٹکڑے لیتے آئے آپ نے کھانا تناول فرمایا، پھر سعد رضی اللہ عنہ دودھ کا پیالا لیتے آئے آپ نے دودھ نوش فرمایا پھر فرمایا: نیکوکار لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کریں فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں یا اللہ! سعد بن عبادہ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔ رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۸ .... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی آپ بغیر زین کے گدھی پر سوار ہوئے اور لگام بھی نہیں تھی۔ جب آپ دروازے پر پہنچے سلام کیا سعد رضی اللہ عنہ نے سن کر سلام کا جواب دیا اور دھیمی آواز میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ سنا اور دروازے سے واپس لوٹ گئے اور فرمایا: تین مرتبہ اجازت لو اگر تمہیں اجازت دے دے تو بہت اچھا ورنہ واپس لوٹ جاؤ جب حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے یہ محسوس کرلیا کہ آپ واپس لوٹ رہے ہیں سرپٹ باہر نکلے اور آپ کے پیچھے ہولیے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے جب بھی مجھے سلام کیا ہے میں نے سلام کا ضرور جواب دیا ہے اور آج میں نے آپ کو صرف اس لیے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یا رسول اللہ! میں چاہتا تھا کہ آپ مجھے اور زیادہ سلام کریں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں واپس تشریف لائیں چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو واپس اپنے گھر لے آئے اور کشمش اور کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جب رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمالیں اور اٹھنے کا ارادہ کیا تو تین دعائیں کیں۔ تمہارا کھانا نیکوکار کھائیں تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں اور فرشتے تمہارے لیے دعائے استغفار کریں۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۸۹ .... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرماتے: تمہارے ہاں روزہ دار افطار کریں نیکوکار تمہارا کھانا کھائیں اور تمہارے اوپر رحمت کے فرشتے نازل ہوں۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۵۹۴۴ نمبر پر گزر چکی ہے۔

متعلقات ضیافت

۲۵۹۹۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص حالت اضطرار میں کھجور کے باغ کے پاس سے گزرے فرمایا: وہ کھا سکتا ہے بشرطیکہ چھپا کر اپنے ساتھ نہ لیتا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۵۹۹۱......طارق بن شہاب کہتے ہیں انصار کے کچھ لوگ کوفہ سے مدینہ کی طرف نکلے اور دوران سفر بنی اسد کی ایک بستی پر سے ان کا گزر ہوا ان لوگوں کا زادِ راہ ختم ہوگیا اور بھوکوں مرنے لگے، انھوں نے بستی والوں سے کچھ خریدنے کا مطالبہ کیا، جبکہ ان کے مال مویشی شام کو چراگاہوں سے واپس آرہے تھے اور انھوں نے جواب دیا ہمارے پاس بیچنے کو کچھ نہیں مسافروں نے مہمانداری کا سوال کیا بستی والوں نے کہا ہم اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے چنانچہ مسافروں اور بستی والو کے درمیان تو تکرار بڑھنے لگا اور قتال تک نوبت پہنچ گئی بستی والوں نے مسافروں کے لیے اپنے گھر خالی کردیے چنانچہ مسافروں نے ہر دس آدمیوں کے لیے ایک بکری لی بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ کا ذکر کیا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اگر مجھے اس کی پیشگی خبر ہوتی میں ایسا اور ایسا کرتا پھر آپ نے تمام شہروں میں اہل ذمہ کو خطوط لکھے اور ان میں مہمان کی مہمانداری کا حکم دیا۔

۲۵۹۹۲......سعید بن وہب کہتے ہیں میں پھل کھانے سے گریز کرتا تھا (یعنی مالک کی اجازت کے بغیر) حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھلوں کے متعلق اہل ذمہ سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ مسافر باغ میں سے پھل کھا سکتا ہے اس طور کہ وہ باغ میں فساد نہ پھیلائے۔ رواہ ابوذر فی الجامع

۲۵۹۹۳......عبدالرحمٰن بن ابی یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے سفر کیا، دوران سفر انھیں بھوک نے سخت تنگ کیا انھیں مجبوراً دیہاتیوں کے پاس آنا پڑا مسافروں نے دیہاتیوں سے مہمانی کا مطالبہ کیا لیکن انھوں نے انکار کردیا، مسافروں نے دیہاتیوں کی کھینچا تانی کردی اور یوں ان کے طعام پر انھیں رسائی ہوگئی، دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے گئے انصار گھبرا گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مسافروں کی مہمانی سے انکار کرتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے دن رات تمہارے اونٹوں اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھرا ہے جبکہ مسافر رہائش پذیر کی نسبت پانی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ مسند

حدیث ۲۵۹۸۹ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۵۹۹۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی باغ کے پاس سے گزرے وہ اس میں سے پیٹ بھر کر کھا سکتا ہے البتہ چھپا کر اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ رواہ ابوعبید فی الغریب وابوذر الھروی فی الجامع والبیھقی

۲۵۹۹۵...... غضیف بن حارث کہتے ہیں: میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ کی دیکھ بھال کرتا تھا، انصار مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے میرے سر پر دست شفقت پھیرا اور فرمایا: جو کھجور از خود نیچے گر جائیں وہ کھا لو اور پتھر مت مارو۔

رواہ ابن عساکر

۲۵۹۹۶......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے۔ رواہ ابن النجار

حدیث ۲۰۹۳۲ نمبر پر گذر چکی ہے۔

۲۵۹۹۷...... ابواحوص اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک شخص کے پاس سے گزرا اس نے مجھے مہمان بنایا اور نہ ہی میری مہمانی کی، اب اگر وہ میرے پاس سے گزرے کیا میں اسے بدلہ دوں یا اس کی مہمانی کروں؟ فرمایا: بلکہ اس کی مہمانی کرو۔ رواہ ابن عساکر

حرف طاء

اس میں چار کتابیں ہیں۔
طہارت، طلاق، طب بمعہ رقی (جھاڑ پھونک) طیرہ (بدفالی) بمعہ فال ازقسم اقوال۔

کتاب الطہارہ

اس میں پانچ ابواب ہیں۔

باب اول...... مطلق طہارت کی فضیلت کے بیان میں

۲۵۹۹۸...... پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے صدقہ برھان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن حجت ہے یا تیرے حق میں ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کو اٹھتا ہے یا تو اپنا نفس (اللہ تعالیٰ کو) بیچ دیتا ہے اور اسے (عذاب سے) آزاد کر لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والترمذی عن ابی مالک الاشعری

۲۵۹۹۹...... پاکی کی حالت میں سونے والا رات کو قیام کرنے والے، روزہ دار کی طرح ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عمرو بن حریث

۲۶۰۰۰...... اللہ تعالیٰ پاکباز عبادت گزار کو پسند فرماتا ہے۔ رواہ الخطیب عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۹۔

۲۶۰۰۱...... اسلام سراپا پاکیزگی ہے پاکی کا اہتمام کرتے رہو چونکہ جنت میں صرف پاکباز ہی داخل ہوگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۳۶۸ وضعیف الجامع ۲۲۸۱

۲۶۰۰۲...... جہاں تک ہو سکے پاکی کا اہتمام کرو چونکہ اللہ تعالیٰ نے نظافت پر اسلام کی بنیاد رکھی اور جنت میں صرف پاکیزہ (صاف ستھرا) انسان داخل ہوگا۔ رواہ ابو الصعالیک الطرسوسی فی جزءہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ وضعیف الجامع ۲۴۸۵۔

۲۶۰۰۳...... ان جسموں کو پاک رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک رکھے گا جو شخص پاکی کی حالت میں رات گزارتا ہے اس کے ساتھ اسی کے شعار میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب بھی بندہ رات کو کروٹ بدلتا ہے وہ کہتا ہے یا اللہ: اپنے بندے کی مغفرت فرما دے چونکہ اس نے پاکی کی حالت میں رات گزاری ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۰۰۴...... برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف ستھرا رکھنا مالداری کا باعث ہیں۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۶۳ واسنی المطالب ۹۳۶

۲۶۰۰۵...... پاکیزگی نماز کی کنجی ہے نماز میں حلال چیزوں کو حرام کرنے والی تکبیر ہے اور سلام ان حرام کردہ چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۶۶۔

فائدہ:...... یعنی بغیر طہارت و پاکی کے نماز نہیں ہوتی۔ جب آدمی تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے پھر کھانا پینا، بولنا، ہنسنا اور بیوی کا بوس وکنار وغیرہ ناجائز اور حرام ہو جاتے ہیں پھر جب سلام پھیرتا ہے یہ سب جائز اور حلال ہو جاتی ہیں۔

۲۶۰۰۶.....بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور خیانت سے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

رواہ مسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر

فائدہ:......خیانت سے مراد ناجائز کمائی ہے لہٰذا ناجائز کمائی سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ عنداللہ قبول نہیں ہوتا۔

۲۶۰۰۷.....اسلام سراپا نظافت ہے لہٰذا نظافت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ صاف ستھرا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ الخطیب عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۵۴

۲۶۰۰۸.....کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈھنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑ کا دھونا، استنجا کرنا اور ختنہ کرنا امور فطرت میں سے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة وابوداؤد وابن ماجه عن عمار بن یاسر

اکمال

۲۶۰۰۹.....اے عائشہ! یہ دونوں کپڑے دھولو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کپڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور جب میلا ہو جاتا ہے اس کی تسبیح منقطع ہو جاتی ہے۔ رواہ الخطیب وقال منکر وابن عساکر عن عائشة

۲۶۰۱۰.....بندے سے سب سے پہلے پاکی کا حساب کیا جائے گا اگر اس کی پاکی اچھی رہی تو اس کی نماز پاکی کی مانند ہوگی اگر اس کی نماز اچھی رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی مانند ہوں گے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی العالیة مرسلاً

۲۶۰۱۱.....اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا، خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرو۔ رواہ ابو عوانة عن ابی بکر والطبرانی عن ابن مسعود

فائدہ:......اپنے عیال سے صدقہ کی ابتدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو تمہارا بھائی یا تمہارے والدین ضرور تمند ہوں اور تم دوسرے لوگوں کو عطا کرتے رہو بلکہ اقرب فالاقرب کا خیال رکھا جائے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا خرچ واجب ہو۔

۲۶۰۱۲.....دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے درمیانی جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال مونڈھنا، استنجاء کرنا، زکریا کہتے ہیں مصعب کہتے ہیں: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں الا یہ کہ وہ مضمضہ (کلی) ہوسکتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة ومسلم وابوداؤد والترمذی وقال: حسن والنسائی وابن ماجه عن عائشة

باب دوم......وضو کے بیان میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......وضو کے وجوب اور اس کی فضیلت کے بیان میں

اس میں دو فرعیں ہیں۔

فرع اول......وضو کے وجوب کے بیان میں

۲۶۰۱۳.....اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان من والدابی الملیح

۲۶۰۱۴ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں (یعنی نماز کا ارادہ کروں) تو مجھے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الثلاثة عن ابن عباس

۲۶۰۱۵..... اللہ تعالیٰ بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت سے حاصل ہونے والے مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا۔

رواہ مسلم وابن ماجه عن ابن عمر وابن ماجه عن انس وعن ابی بکرة والنسائی وابن ماجه عن ابی المليح

حدیث ۲۶۶ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:.......اس حدیث کے بعض طرق میں کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۶۴ والوضع فی الحدیث ۱۶۳۳

۲۶۰۱۶..... پاکی نماز کی کنجی ہے تکبیر حلال چیزوں کو حرام کردیتی ہے اور سلام انہیں حلال کردیتا ہے ہر دو رکعتوں میں ایک سلام ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو ہر رکعت میں الحمد للہ اور سورت نہیں پڑھتا خواہ فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید

حدیث ۲۶۰۰۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۲۶۳

۲۶۰۱۷..... جب تم میں سے کسی شخص کو حدث (بے وضوگی) لاحق ہوجائے اللہ تعالیٰ اس وقت تک نماز قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرے۔

رواہ مسلم عن ابی هريرة

۲۶۰۱۸..... جب تم میں سے کسی شخص کو حدث لاحق ہوجائے جب تک وہ وضو نہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن ابی هريرة

تسمیہ کا بیان......از حصہ اکمال

وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھے

۲۶۰۱۹..... جو شخص وضو نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمارة بن غزية

۲۶۰۲۰..... جس شخص کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

رواہ سعید بن المنصور واحمد بن حنبل والشاشی والطحاوی عن سعید بن زید والطبرانی عن ابی سبرة والحاکم عن اسماء بنت سعید بن زید انها سمعت رسول الله ﷺ الی قوله لایومن بی

۲۶۰۲۱..... اے لوگو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام نہیں لیتا خبردار! وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں لایا اور مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے انصار کا حق نہیں پہچانا۔ رواہ البغوی عن عیسیٰ بن سبرة عن ابیه عن جده

۲۶۰۲۲..... جس شخص نے وضو میں اللہ کا نام لیا اس کا سارا جسم پاک ہوگیا اور جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس کا سارا جسم پاک نہیں ہوتا البتہ اعضائے وضو پاک ہوجاتے ہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه وابوالشیخ عن ابی هريرة والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن مسعود والدارقطنی والبیهقی فی السنن وضعفه عن ابن عباس

۲۶۰۲۳ ..... جب تم میں سے کوئی شخص پاکی حاصل کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے اس کا پورا جسم پاک ہوجائے گا اگر تم میں سے کوئی شخص دوران وضو اللہ کا نام نہ لے اس کا سارا بدن پاک نہیں ہوگا البتہ وہ اعضاء جن پر پانی گزرے گا وہ پاک ہوجائیں گے۔ جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو کلمہ شہادت ''اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشریک له واشهد ان محمداً

عبدہ ورسولہ" پڑھے پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ ایسا کر لیتا ہے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیھقی وضعفہ عن ابن مسعود

ہاتھوں کا دھونا......از اکمال

۲۶۰۲۴...... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ ہاتھ دھولے پھر وضو کرے، اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اس نے ہاتھ ڈبو لیے اسے یہ پانی گرا دینا چاہئے۔
رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ وقال ابن عدی: قولہ فلیرق ذالک الماء منکر لا یحفظ و فی السند ضعیفان وانقطاع
کلام:...... حدیث میں غسل اور وضو کا ذکر ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۲
۲۶۰۲۵...... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے وہ برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئے حتیٰ کہ تین مرتبہ ہاتھ دھولے چونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ سعید ابن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ھریرۃ
۲۶۰۲۶...... جب تم میں سے کوئی شخص سویا ہو پھر وہ بیدار ہوا اور وضو کرنا چاہتا ہو وہ (پانی والے) برتن میں اپنا ہاتھ نہ ڈالے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر دھونہ لے چونکہ اسے نہیں پتہ کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ھریرۃ
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۳

فرع دوم......وضو کے فضائل کے بیان میں

۲۶۰۲۷...... باوجود ناگواریوں کے پورا وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدموں کا اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔
رواہ ابویعلیٰ والنسائی والبیھقی فی شعب الایمان عن علی
۲۶۰۲۸...... پورا وضو کرنا ایمان کا حصہ ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے تسبیح اور تکبیر آسمانوں اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتی ہیں نماز نور ہے، زکوۃ برہان ہے صبر ضیاء (روشنی) ہے قرآن یا تو تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف ہے ہر انسان صبح کرتا ہے اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے پس یا تو (عذاب سے) اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاک کر دیتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی مالک الاشعری
۲۶۰۲۹...... ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا خطاؤں کا کفارہ ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ
۲۶۰۳۰...... بندہ جب وضو کرتا ہے اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن سلمان
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۲
۲۶۰۳۱...... جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے اس کی خطائیں اس کے کانوں سے، آنکھوں سے، ہاتھوں سے اور پاؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پس اگر وہ بیٹھے تو اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہوگی۔ جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیا ہو یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے اس کا ہر وہ گناہ جو ہاتھوں کے چھونے سے کیا ہو پانی کے ساتھ نکال جاتا ہے یا آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اسکا ہر وہ گناہ جو پاؤں سے چلنے سے کیا ہو وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ یا فرمایا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ رواہ مالک والشافعی ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۶۰۳۲...... جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابی امامه

۲۶۰۳۳...... جب بندہ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو گناہ اس کی ناک سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب اپنا منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے منہ سے خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ خارج ہو جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر مسجد کی طرف اس کا چلنا ہوتا ہے اور اس کی نماز اس کے واسطے اعمال میں زیادتی ہے۔

رواه مالک واحمد بن حنبل والنسائی وابن ماجه والحاکم عن ابی عبدالله الصنابحی

۲۶۰۳۴...... جو شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے بدن سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ رواه ابن ماجه واحمد بن حنبل ومسلم عن عثمان

وضو سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۶۰۳۵...... تم میں سے جو شخص بھی وضو کا ارادہ کرتا ہے کلی کرتا ہے اور منہ سے پانی باہر نکالتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور ناک کے بانسے سے گناہ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب چہرہ دھوتا ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دھونے کا حکم دیا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں اور پانی کے ساتھ ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے خارج ہوتے ہیں، جب وہ کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے پوروں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ بالوں کے اطراف سے خارج ہوتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے پاؤں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے خارج ہوتے ہیں پھر وہ کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتا ہے اس کی بزرگی بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اپنے دل کو صرف اللہ کے لیے خالی کر دیتا ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواه احمد بن حنبل ومسلم عن عمرو بن عبسة

۲۶۰۳۶...... جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ عن عثمان

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جگہ خالی ہے۔ البتہ مسلم نے کتاب الطہارت باب فضل وضو میں ذکر کی ہے۔

۲۶۰۳۷...... وضو پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے پھر نماز اس کے لیے اضافہ مزید ہے۔ رواه احمد بن حنبل

۲۶۰۳۸...... جو شخص بھی وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز کا ارادہ کرتا ہے پھر اپنی ہتھیلیاں دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ ہتھیلیوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے کانوں اور آنکھوں سے پہلے قطرے کے ساتھ گناہ نکل جاتے ہیں، جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے وہ ہر گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ہر خطا سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا جب نماز کے لیے اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو گناہوں سے محفوظ بیٹھتا ہے۔ رواه احمد بن حنبل بن ابی امامة

۲۶۰۳۹...... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے اجر وثواب کے دو حصے ہیں۔ رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۴ والضعیفة ۸۳۹۔

۲۶۰۴۰..... جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اس کے اعمال میں جو لغزشیں ہوں گی اسے بخش دی جائیں گی۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابن ماجہ وابن حبان عن ابی ایوب وعقبۃ بن عامر

۲۶۰۴۱..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور وہ صرف نماز کے لیے جارہا ہو اس کا بایاں پاؤں جس قدر اٹھے گا اسی کے بقدر اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے اور دائیں پاؤں کے اٹھنے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ عشا اور فجر کی نمازوں کی کتنی بڑی فضیلت ہے وہ ان میں ضرور شریک ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل انہیں کیوں نہ چلنا پڑتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۶۰۴۲..... جس نے پاکی کے باوجود وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۲۸ وضعیف الجامع ۵۳۶۔

۲۶۰۴۳..... کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے ناگواریوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف کثرت سے قدموں کا اٹھانا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رباط ہے پس یہ رباط ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی ومسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

فائدہ:..... رباط کا معنی دشمن کے مقابلہ میں مملکت کی سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا یہاں بھی شیطان کے مقابلہ کے لیے اپنی حفاظت کے لیے بیٹھنا رباط ہے۔

۲۶۰۴۴..... وضو نصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۵۸۔

اکمال

۲۶۰۴۵..... جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے صادر ہونے والے گناہ نکل جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے صادر ہونے والے گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی جڑوں سے خارج ہو جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے پاؤں سے صادر ہونے والے گناہ پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۴۶..... جب بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ ہاتھوں سے جھڑ جاتے ہیں جب چہرہ دھوتا ہے چہرے میں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے تو بازوؤں سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عمرو بن عبسۃ واحمد بن حنبل عن مرۃ بن کعب

۲۶۰۴۷..... جب کوئی مسلمان شخص وضو کا پانی منگواتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ داڑھی کے کونوں سے نکل جاتے ہیں۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں اور ناخنوں سے خارج ہوتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کی اطرف سے خارج ہو جاتے ہیں، جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ پاؤں کے تلوؤں سے نکل جاتے ہیں، اگر چل کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ واقع ہو جاتا ہے اگر دو رکعت نماز پڑھ لے اور اپنی نیت خالص رکھے وہ اس کے لیے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

رواہ الضیاء عن عمرو بن عبسۃ

۲۶۰۴۸..... جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کی خطائیں خارج ہو جاتی ہیں جب چہرہ دھوتا ہے کلی کرتا ہے مسواک کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان، آنکھوں اور زبان کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں، جب اپنے بازو دھوتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامہ

۲۶۰۴۹..... جو مسلمان کلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ گناہ معاف کردیتے ہیں جو اس دن اس کی زبان سے سرزد ہوئے ہوں جب ہاتھ دھوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ معاف کردیتے ہیں اور جو سر کا مسح کرتا ہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے، جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۵۰..... آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک نہر ہو اور اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو ممکن نہیں کہ اس پر میل باقی رہے چنانچہ بندہ جب وضو کا ارادہ کرتا ہے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والا ہر گناہ جھڑ جاتا ہے کلی کرتا ہے تو زبان سے تکلم کرکے جو گناہ سرزد ہوئے ہوں جھڑ جاتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر سر کا مسح کرتا ہے تو کانوں سے سن کر ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے اور پاؤں سے چل کر جو گناہ صادر ہوئے ہوں وہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔ رواہ ابویعلیٰ عن انس

۲۶۰۵۱..... جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح سے وضو کرتا ہے اس کے گناہ کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ وعمرو بن عبسۃ

۲۶۰۵۲..... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ، اس طرح جھڑنے لگتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن سلمان وسندہ حسن

۲۶۰۵۳..... جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو ایک نماز سے لے کر دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز پڑھ لے۔ رواہ عبدالرزاق عن عثمان

۲۶۰۵۴..... تم مجھ سے نماز کے متعلق سوال کرنے آئے ہو، سو جب تم منہ دھوتے ہو تو تمہاری آنکھوں کی پلکوں سے گناہ جھڑنے لگتے ہیں، جب تم اپنے ہاتھ دھوتے ہو تمہارے ہاتھوں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں جب تم سر کا مسح کرتے ہو سر سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب تم پاؤں دھوتے ہو تو پاؤں کے ناخنوں سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ رواہ مسدد عن انس

۲۶۰۵۵..... جو بندہ بھی وضو کرتا ہے اس کے ہاتھوں سے گناہ خارج ہوتے ہیں پھر چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے اس کے گناہ نکلنے لگتے ہیں پھر بازو دھوتا ہے اس کی خطائیں بازوؤں سے نکل جاتی ہیں۔ پھر سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں پھر پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے اس کے گناہ خارج ہوجاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۰۵۶..... جو بندہ بھی پاکی کا اہتمام کرتا ہے اس کی خطائیں طہارت کی وجہ سے بہت جلد اس سے جھڑنے لگتی ہیں۔ رواہ الدیلمی عن عثمان

۲۶۰۵۷..... جس شخص نے وضو کیا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار منہ دھویا، کہنیوں تک ہاتھ دوئے سر کا مسح کیا، پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ کلمہ شہادت "اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ" پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ اسے بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ ابویعلیٰ عن عثمان وھو ضعیف

۲۶۰۵۸..... جو بندہ بھی مکمل وضو کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ النسائی وابوبکر المروزی فی تالیفہ الاحادیث المتضمنۃ غفران ماتقدم وماتاخر وقال رجال اسنادہ ثقات عن عثمان

۲۶۰۵۹..... جس شخص نے شدید سردی میں پورا وضو کیا اس کے لیے دوگنا اجر وثواب ہے اور جس شخص نے شدید گرمی میں وضو کیا اس کے لیے ایک ثواب ہے۔ رواہ الخطیب وابن النجار عن علی وضعف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۸۴۰

تکلیف کے باوجود وضو کرنا سبب مغفرت ہے

۲۶۰۶۰..... ناگواریوں کے وقت نماز کے لیے وضو کرنا کفارات میں سے ہے مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا کفارات میں سے

ہے۔اور یہی رباط ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۶۰۶۱......قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت دی جائے گی پھر مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی چنانچہ میں اپنے دائیں اور بائیں اپنی امت کو پہچان لوں گا عرض کیا گیا یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ فرمایا: وضو کی وجہ سے ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے اور ان کی اولاد ان کے سامنے نور کی مانند ہوگی۔رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۶۰۶۲......سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا ہونا پاکی کے آثار میں سے ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچان لیں گے جنہیں آپ نے دیکھا تک نہیں؟ اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الطبرانی والحاکم فی الکنی عن ابی امامۃ بدون قولہ بلق غیر محجلون من الوضوء ورواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی سعید

۲۶۰۶۳...... میری امت میں کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا انھیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: جنہیں میں نے دیکھا ہے اور جنہیں نہیں دیکھا سب کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی امامۃ

۲۶۰۶۴......میری امت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا جسے میں قیامت کے دن پہچان نہ سکوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کثرت مخلوق میں آپ انھیں کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: مجھے خبر دو اگر تم ایسے اصطبل میں داخل ہو جاؤ جس میں سیاہ رنگ کے گھوڑے ہوں اور ان میں سفید پیشانیوں والے گھوڑے بھی ہوں کیا تم سفید پیشانیوں والے گھوڑے نہیں پہچان سکو گے؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اس دن میری امت کی پیشانیاں سجدہ کی وجہ سے سفید (چمکدار) ہوں گی اور وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن عبداللہ بن بسر

۲۶۰۶۵......اے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ ہمیشہ باوضو رہو تو ایسا ضرور کرو چونکہ جب ملک الموت جب کسی بندے کی روح قبض کرتا ہے دراں حالیکہ وہ باوضو ہو تو اس کے لیے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲

۲۶۰۶۶......اے بیٹے! اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہو چونکہ جسے موت آتی ہے دراں حالیکہ باوضو ہو اسے شہادت دے دی جاتی ہے۔

رواہ الحکیم عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۳۸۰۲۔

فصل دوم......وضو کے آداب میں

تسمیہ اور اذکار

۲۶۰۶۷......جو شخص وضو کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے تو بدن کا وہی حصہ پاک ہو پاتا ہے جسے پانی پہنچا ہو۔رواہ عبدالرزاق عن الحسن الکوفی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۸۲۔

۲۶۰۶۸......اس کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہیں ہوتا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا۔ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتا۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ عن سعید بن زید

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع الضعیف ۲۶۱ و حنۃ المرتاب ۱۷۹

۲۶۰۶۹.....جس شخص کا وضو نہیں ہوتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اللہ کا نام نہیں لیتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو مجھ پر (نماز میں) درود نہیں بھیجتا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔ رواہ ابن ماجه والحاکم عن سهل بن سعد

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۰ و حنۃ المرتاب ۱۸۲

۲۶۰۷۰.....جو شخص وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں ہوتا۔

رواہ الترمذی عن سعید بن زید والترمذی فی العلل عن ابی هریرة واحمد بن حنبل والحاکم فی العلل وابن ماجه والحاکم عن ابی سعید

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۶۲ و حنۃ المرتاب ۱۷۷، ۱۸۰

۲۶۰۷۱.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ تین بار ہاتھ دھو نہ لے چونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

رواہ مالک والشافعی و احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة

۲۶۰۷۲.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۶۰۷۳.....جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو وہ برتن میں ہاتھ نہ داخل کرے یہاں تک کہ ہاتھ دھو نہ لے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری اور برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۔

۲۶۰۷۴.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لااله الااللّٰه وحده لاشریک له' واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ النسائی وابن ماجه والحاکم عن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۳۷۔

۲۶۰۷۵.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہے:

اشهدان لااله الااللّٰه وحده لاشریک له' واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۵ و ضعیف الجامع ۵۵۳۸۔

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھے

۲۶۰۷۶.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر یہ کلمات کہے:

اشهد ان لااله الااللّٰه وحده لاشریک له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین.

ترجمہ:.....میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یااللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔ رواہ الترمذی عن عمر

۲۶۰۷۷.....جس شخص نے وضو کیا اور وضو کے بعد یہ کلمات کہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لااله الاالله انت استغفرك واتوب اليك

ترجمہ:.......یااللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے معافی کا خواستگار ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ ایک ورق پر لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے سربمہر کردیا جاتا ہے پھر تا قیامت اسے نہیں توڑا جاتا۔

رواہ النسائی والحاکم عن ابی سعید

۲۶۰۷۸.....جب تم میں سے کوئی شخص طہارت سے فارغ ہو وہ یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لااله الاالله وان محمدًا عبده ورسوله

پھر مجھ پر درود بھیجے جب وہ یہ کہہ لے گا اس کے لیے رحمت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابی مسعود

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۵

۲۶۰۷۹.....تم میں سے جو شخص بھی پورا وضو کرتا ہے پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتا ہے:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له' وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی النسائی عن عمر

اکمال

۲۶۰۸۰.....جو شخص پورا وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لااله الا انت واتوب اليك

اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور پھر (یہ وثیقہ) عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواہ ابن اسنی عن ابی سعید

۲۶۰۸۱.....جس شخص نے وضو کیا اور پھر یہ کلمہ **اشهد ان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله** کلام کرنے سے پہلے پڑھا دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۶۰۸۲.....جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ رواہ النسائی عن ثوبان

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۷۔

۲۶۰۸۳.....جس شخص نے پورا وضو کیا پھر وضو سے فارغ ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھا:

اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔

رواہ ابن اسنی والخطیب وابن النجار عن ثوبان

۲۶۰۸۴۔۔۔جس شخص نے نماز کے لیے پورا وضو کیا پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لاالٰه الاالله وحده لاشريك له

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

رواه الخطيب وابن النجار عن انس

۲۶۰۸۵۔۔۔۔۔جس شخص نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو سے فارغ ہوتے ہی یہ کلمات پڑھے:

اشهدان لااله الاالله واشهد ان محمد رسول الله اللهم اجعلني من التوابين واجعلي من المتطهرين

''اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

رواه ابن اسني في عمل يوم وليلة والطبراني في الاوسط عن ثوبان

۲۶۰۸۶۔۔۔۔جس شخص نے وضو سے فارغ ہوتے ہی تین بار یہ کلمہ پڑھا: اشهدان لا اله الا الله ''وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رواه ابن اسني عن عثمان

۲۶۰۸۷۔۔۔۔۔جس شخص نے وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھی اور پھر جب وضو سے فارغ ہوا یہ کلمات پڑھے:

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لااله الا انت استغفرك واتوب اليك

ایک نوشتہ سربمہر کر لیا جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ لیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا مالک قیامت کے دن اسے پالیتا ہے۔

رواه ابن النجار عن ابي سعيد

۲۶۰۸۸۔۔۔۔۔جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھتا ہے:

اشهدان لااله الاالله وحده لاشريك له وان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ رواه ابن حبان عن عمر

۲۶۰۸۹۔۔۔۔۔جو شخص بھی وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے، پھر ہر عضو دھوتے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے۔

اشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

پھر فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

اللهم اجعلني من التوابين واجعلي من المتطهرين

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے اگر اس نے فوراً ہی دو رکعتیں پڑھ لیں اس میں سمجھ کر قرأت کی وہ اپنی نماز سے ایسا پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر اسے کہا جاتا ہے از سر نو عمل میں مصروف ہو جاؤ۔ رواه المستغفري في الدعوات وقال حسن غريب عن البراء

۲۶۰۹۰۔۔۔۔جس شخص نے وضو کے فوراً بعد ایک بار سورہ انا انزلنا في ليلة القدر پڑھی اس کا شمار صدیقین میں ہوتا ہے جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اس کا شمار دفتر شہداء میں ہوتا ہے اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔ رواه الديلمي عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الغماز ۲۸۳ والکشف الالٰہی ۸۸۸۔

۲۶۰۹۱۔۔۔۔۔میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جب آپ وضو کریں تو داڑھی کا خلال بھی کر لیا کریں۔

ابن ابي شيبه عن انس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸ والضعیفۃ ۱۷۵۵

وضو میں خلال کرنے کا بیان

۲۶۰۹۲..... خلال کرو چونکہ خلال کرنا نظافت ہے اور نظافت ایمان کی طرف لے جاتی ہے اور نظافت والے کا ٹھکانا جنت میں ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۱۴ والکشف الالٰہی ۳۶۹

۲۶۰۹۳..... بہت اچھے لوگ ہیں وضو میں خلال کرنے والے اور بہت اچھے لوگ ہیں کھانے کے بعد خلال کرنے والے رہی بات وضو میں خلال کرنے کی سو وہ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کے درمیان خلال کرنا ہے، رہی بات کھانے کے بعد خلال کرنے کی سو فرشتے جب کسی نمازی کو اس حال میں دیکھتے ہیں کہ اس کے دانتوں کے درمیان کھانا پھنسا ہوتا ہے تو ان پر یہ کیفیت نہایت گراں گزرتی ہے۔
رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۸۶

۲۶۰۹۴..... خلال کرنے والے مردوں اور خلال کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۱

۲۶۰۹۵..... میری امت کے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جو وضو میں اور کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں۔ رواہ القضاعی عن ابی ایوب
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۰

۲۶۰۹۶..... یا تو وضو کرتے وقت انگلیوں کے درمیان دھونے میں مبالغہ کرو یا پھر دوزخ کی آگ ان کا مبالغہ کرے گی۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۶۰

۲۶۰۹۷..... جو شخص (وضو کرتے وقت) پانی کے ساتھ اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرتا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کے ساتھ اس کی انگلیوں کا خلال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن واثلة
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۳۹

۲۶۰۹۸..... اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۰۹۹..... انگلیوں کے درمیان خلال کرو کہیں اللہ تعالیٰ آگ سے انگلیوں کے درمیان خلال نہ کردے ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ الدارقطنی عن عائشة
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۴۵۔

۲۶۱۰۰..... اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے ان کا خلال کردیں۔
رواہ الدارقطنی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۵۶ وضعیف الجامع ۲۸۴۶۔

۲۶۱۰۱..... اپنی داڑھیوں کا خلال کرو، ناخن تراشو چونکہ شیطان گوشت اور ناخنوں کے درمیان چلتا ہے۔
رواہ الخطیب فی الجامع وابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۴۷۔

۲۶۱۰۲..... جب تم وضو کرو تو انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن لقیط بن صبرة

۲۶۱۰۳..... جب تم وضو کرو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۱۶

اکمال

۲۶۱۰۴..... وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو پانی سے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرتے ہیں اور کھانے کے بعد (دانتوں میں) خلال کرتے ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة عن ابی ایوب

۲۶۱۰۵..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا: رب تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ فنیک دھوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فنیک سے کیا مراد ہے؟ جبرائیل امین نے جواب دیا: فنیک سے مراد ٹھوڑی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن انس

انتضاح وضو کے بعد پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

۲۶۱۰۶..... شروع شروع میں جب میری طرف وحی بھیجی گئی میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے مجھے وضو اور نماز کی تعلیم دی جب جبرائیل امین وضو سے فارغ ہوئے چلو بھر پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر اس کے چھینٹے مارے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن اسامة بن زید عن ابیہ زید بن حارثة

۲۶۱۰۷..... جب تم وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مارلو۔ رواہ ابن ماجه عن ابی هريرة

۲۶۱۰۸..... میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا: اے محمد! جب وضو کرو تو شرمگاہ پر چھینٹے مارلیا کرو۔ رواہ الترمذی عن ابی هريرة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۶ وضعیف الجامع ۲۶۲۲۔

۲۶۱۰۹..... جبرئیل امین نے مجھے وضو کی تعلیم دی اور مجھے حکم دیا کہ وضو کے بعد اپنے کپڑوں کے نیچے پیشاب نکلنے والی جگہ پانی کے چھینٹے مارلوں۔

رواہ ابن ماجه عن زيد بن حارثة

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۳۱۲۔

فائدہ: ...... انتضاح کے معنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے دوسرا معنی استنجاء کرنا ہے لیکن وضو کے بعد استنجار کرنے کا کوئی مقصد نہیں، لامحالہ پہلا معنی مراد ہوگا پھر اس میں بھی قدرے تفصیل ہے کہ ازار (شلوار) پر چھینٹے مارتے ہیں یا شرمگاہ پر سو چھینٹے مارنے کا فائدہ دفع وساوس ہے یعنی نماز میں یہ وسوسہ پیدا ہوجاتا ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلا ہے لہٰذا شرمگاہ سے متصل شلوار کے حصہ پر چھینٹے مارنا مراد ہے تاکہ دفع وساوس کا مقصد حاصل ہوجائے۔

استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

۲۶۱۱۰..... جب ناک میں پانی ڈالو تو ناک جھاڑلو اور جب پتھر سے استنجا کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ الطبرانی عن سلمة بن قيس

فائدہ: ...... دوسری احادیث کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ استنجاء میں طاق پتھروں کا استعمال مستحب ہے نہ کہ واجب۔ چونکہ مقصود انقاء (صفائی ہے)۔

۲۶۱۱۱..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو اور وہ وضو کرنا چاہے تو اسے ناک میں تین بار پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہئے چونکہ ناک کے بانسے میں شیطان رات گزارتا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۶۱۱۲..... مبالغہ کر کے (پانی ڈال کر) ناک کو دو یا تین مرتبہ جھاڑو۔ رواہ حمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۶۱۱۳..... کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہیں جبکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۶۰ وضعیف الجامع ۵۹۲۸

۲۶۱۱۴..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرنا چاہے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۱۵..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرنا چاہے ناک میں پانی ڈالے اور جھاڑے جب ناک جھاڑنا چاہے تو طاق عدد میں (پانی ڈال) کر جھاڑے۔ رواہ ابونعیم فی المستخرج عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۱۶..... جب تم وضو کرو ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑلو اور جب پتھر سے استنجا کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن سلمۃ بن قیس الاشجعی

۲۶۱۱۷..... جو شخص وضو کرے اسے ناک میں پانی ڈال کر جھاڑ لینا چاہیے اور جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ ومسلم عن ابی سعید

۲۶۱۱۸..... کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ ابونعیم فی الخطیب عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الدار قطنی ۷۲۔

فائدہ:...... کانوں کا تعلق سر سے ہونے سے یہ حکم مستنبط ہوتا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کے ساتھ بچے ہوئے پانی سے کانوں کا مسح کر لینا کافی ہے، الگ سے کانوں کا مسح کرنے کے لیے مزید پانی لینے کی ضرورت نہیں۔

الکمال

۲۶۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی شخص کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اسے یہ کام مبالغہ کے ساتھ دو یا تین مرتبہ کر لینا چاہیے۔

رواہ البیہقی عن ابن عباس

۲۶۱۲۰..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ تین مرتبہ کلی کرے چنانچہ (ایسا کرنے سے) گناہ چہرے سے خارج ہو جاتے ہیں پھر چہرہ دھوئے ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر اپنے کانوں میں انگلیاں داخل کرے (یعنی کانوں کا مسح کرے) تین بار اور پھر تین بار دونوں پاؤں پر پانی بہائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۱۲۱..... جب تم وضو کرو تو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ روزہ نہ ہو۔

رواہ ابو بشر الدولابی فیما جمع من حدیث الثوری عن عاصم

۲۶۱۲۲..... کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس وضو کا حصہ نہیں جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ البیہقی والدیلمی عن عائشۃ

۲۶۱۲۳..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے ناک کے نتھنوں میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے اور جب پتھر سے استنجاء کرے طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۲۴..... ناک میں دو یا تین مرتبہ پانی ڈالو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۲۵..... جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے اور جب پتھر سے استنجا کرے تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔

رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۲۶..... جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈالے اور کلی کرے، کانوں کا تعلق سر سے ہے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفه وابن ابی شیبة فی مصنفه وسعید بن المصنور فی سننه عن سلمان بن موسٰی بلاغاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۷۰

۲۶۱۲۷..... جو شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے وہ نماز جاری رکھے اور نماز سے واپس نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن جابر

اسباغ (وضو پورا کرنے) کا بیان

۲۶۱۲۸..... جب تم نماز کا ارادہ کرو پورا وضو کرلو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پانی ڈالو۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

۲۶۱۲۹..... وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ سے کام لو الا یہ کہ تم اگر روزہ میں ہو تو مبالغہ ترک کردو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وعبدالله بن احمد بن حنبل وابن حبان والحاکم عن لقیط بن صبرة

۲۶۱۳۰..... اس نے پورا وضو کیا ہے یہ میرا اور ابراہیم خلیل اللہ کا وضو ہے اور جو شخص اس طرح وضو کرے (یعنی تین تین بار) پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمہ پڑھے:

اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔

رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۱۔

۲۶۱۳۱..... وضو پورا کرو ویل (خرابی) ہے ایڑیوں کے لیے آتش دوزخ سے۔

رواہ ابن ماجه عن خالد بن الولید ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنة وعمرو بن العاص

۲۶۱۳۲..... وضو پورا کرو۔ رواہ النسائی عن ابن عمرو

۲۶۱۳۳..... مجھے پورا وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رواہ الدارمی عن ابن عباس

۲۶۱۳۴..... میری امت قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید اعضاء وضو سے پکارے جائیں گے ان کی یہ سفیدی وضو کے اثر کی وجہ سے ہوگی جو شخص اپنا غرہ طویل تر کرسکتا ہو وہ ضرور کرے۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۶۱۳۵..... پورا وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہاری پیشانیاں اور وضو کے اعضاء (ہاتھ پاؤں) سفید ہوں گے تم میں سے جو شخص غرۃ طویل کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اپنا غرہ اور تحجیل طویل کرے۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

فائدہ:..... اطالہ غرہ کا مطلب ہے کہ اعضاء وضو کو مقررہ مقدار سے بڑھ کر وضو کے لیے دھونا یعنی بازوؤں کو کہنیوں سے آگے بڑھ کر دھونا اور پاؤں کو ٹخنوں سے زیادہ دھونا غرہ کا معنی پیشانی کی سفیدی اور تحجیل کا معنی ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی، قیامت کے دن یہ سفیدی نور کی ہوگی وضو کے لیے اعضاء کی حدود مقرر کردی گئی ہیں اور ان سے تجاوز کرکے انھیں دھونا اطالہ غرہ ہے۔ لیکن علمائے حدیث نے بایں معنی اطالہ غرہ کا انکار کیا ہے چونکہ دین میں تعمق اور تشدد غیر محبوب سمجھا گیا ہے لہٰذا استحباب نہیں رہا بلکہ اطالہ غرہ سے مراد بلحاظ سنت اچھی طرح پورا وضو کرنا ہے، دیکھئے فتح الملهم ج ۲ کتاب الطهارة باب استحباب اطالة الغرة از مترجم۔

۲۶۱۳۶..... مؤمن کا زیور وہاں تک (اعضائے) جسمانی پر) پہنچے گا جہاں تک وضو ہوگا۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

متفرق آداب......از اکمال

۲۶۱۳۷..... اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے ابتدا کی ہے اسی سے ابتدا کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

فائدہ:......یعنی وضو میں پہلے وہی اعضاء دھوؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا ہے یعنی پہلے منہ پھر ہاتھ پھر مسح کرنا ہے اور آخر میں پاؤں دھونے ہیں۔

۲۶۱۳۸..... جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ، اپنے ہاتھوں کو مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۳۹..... جس شخص نے وضو کیا اور پھر شفاف کپڑے سے اعضاء وضو کو صاف کیا اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے اعضاء وضو کو صاف نہ کیا اس نے افضل کام کیا چونکہ قیامت کے دن سارے اعمال کے ساتھ وضو کا پانی بھی تولا جاتا ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۳

۲۶۱۴۰..... بیت الخلاء میں وضو مت کرو جس میں تم پیشاب کرتے ہو چونکہ مومن کے وضو کا پانی نیکیوں کے ساتھ تولا جائے گا۔

رواہ الدیلمی وابن النجار عن انس

۲۶۱۴۱.....جس شخص نے ایک بار وضو کیا (یعنی اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا) تو یہ وضو کا وظیفہ ہے جس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ جس نے دو مرتبہ وضو کیا اس کے لیے دو چند ثواب ہے اور جس نے تین بار وضو کیا تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۱۴۲..... جس شخص نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گلے میں طوق پڑنے سے محفوظ رہے گا۔

رواہ ابونعیم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۳۰۰۔

۲۶۱۴۳ مومن کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے پینا ستر بیماریوں کے لیے شفاء ہے جن کی ادنیٰ بیماری وسوسہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی امامۃ وعبداللّٰہ بن بسر وفیہ محمد بن اسحاق العکاشی کذاب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۹ والتنزیہ ۳۶۵۲۔

۲۶۱۴۴ کانوں کا اندرونی حصہ چہرے میں سے ہے جبکہ ظاہری حصے کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۴۵..... اے ابوالہیثم پاؤں کے تلووں کو اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ الطبرانی عن ابی الہیثم

۲۶۱۴۶ پاؤں کے تلوے اچھی طرح سے دھوؤ۔ رواہ عبدالرزاق عن محمد بن محمود بلاغاً

۲۶۱۴۷ خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ النسائی وابن جریر عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۴۸ واپس لوٹ جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن جابر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اور دوران وضو ناخن کے برابر پاؤں سے جگہ خشک چھوڑ دی نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارقطنی وابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی الاخلاقیات عن انس

۲۶۱۴۹.....جو شخص سر کا مسح کرنا بھول جائے اور پھر اسے دوران نماز یاد آئے اگر اس کی داڑھی میں تری موجود ہو تو اسے لے کر سر کا مسح کرے اگر داڑھی میں تری نہ ہو تو وضو بھی دھرائے اور نماز بھی دہرائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۵۰ وضو کرو اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لو۔ مسلم عن علی

۲۶۱۵۱..... میرا دایاں ہاتھ چہرے کے لیے ہے اور بایاں ہاتھ شرمگاہ کے لیے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابراھیم بن محمد بن الحویرث مرسلاً

۲۶۱۵۲..... ایک مد پانی وضو کے لیے کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے ایک صاع کافی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة وعبد بن حمید وابن خزیمة والحاکم والبیھقی عن جابر

۲۶۱۵۳..... تمہیں وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۱۵۴..... وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضح ۲۶۸۵۔

فائدہ:..... مد ایک پیمانہ ہے جو تقریباً دو رطل کے برابر ہوتا ہے اور ایک رطل تقریباً ایک پاؤ کے برابر ہوتا ہے اور صاع بھی ایک پیمانہ ہے جو ساڑھے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔

۲۶۱۵۵..... اے ابوکاہل! پانی کو اپنی جگہ رکھا کرو اور بچے ہوئے پانی کو اپنے گھر والوں کے لیے رہنے دو اور گھر والوں کو پیاسا مت رکھو خادم کو مشقت میں مت ڈالو۔ رواہ ابن عدی والطبرانی عن ابی کاھل

مسواک کا بیان

۲۶۱۵۶..... مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی بکر والشافعی واحمد بن حنبل والنسائی وابن حبان والحاکم والبیھقی فی السنن عن عائشة وابن ماجه عن ابی امامة

۲۶۱۵۷..... مسواک کرنا منہ کی پاکی کا سبب ہے رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور آنکھوں کو جلائی بخشتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۰ وضعیف الجامع ۳۳۶۱۔

۲۶۱۵۸..... مسواک منہ کو پاک کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۱۵۹..... مسواک نصف وضو ہے جبکہ وضو نصف ایمان ہے۔ رواہ رستہ فی کتاب الایمان عن حسان بن عطیة مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۳۔

۲۶۱۶۰..... مسواک کرنا واجب ہے جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن عبداللہ بن عمرو بن حلحلة ورافع بن خدیج معاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۴۔

۲۶۱۶۱..... مسواک کرنا فطرت کا تقاضا ہے۔ رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن جراد

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۲۔

۲۶۱۶۲..... مسواک کرنے سے آدمی کی فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی وابن عدی والخطیب فی الجامع عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعہ ۲۳۳ وتذکرۃ الموضوعات ۳۰

۲۶۱۶۳..... مسواک کرنا سنت ہے جس وقت چاہو مسواک کرو۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۹ وکشف الخفاء ۱۳۹۶۔

۲۶۱۶۴..... مسواک سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا بخشتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۶۰ وکشف الخفاء ۱۳۹۷

۲۶۱۶۵..... مسواک کرتے رہو صفائی کا اہتمام کرو اور طاق عدد میں مسواک کرو چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط عن سلمان بن صرد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۰ والضعیفۃ ۹۳۹

۲۶۱۶۶..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہیں مسواک مجھ پر فرض نہ کر دیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن واثلۃ

۲۶۱۶۷　مجھے مسواک کا اتنا مبالغہ کے ساتھ حکم دیا گیا کہ مجھے اپنے دانتوں پر خوف لاحق ہو گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۲۶۱۶۸..... جب مسواک دستیاب نہ ہو تو انگلیوں کو مسواک کی جگہ پر پھیر لینا چاہیے۔
رواہ ابو نعیم فی کتاب السواک عن عمرو بن عوف المزنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸۴ والضعیفۃ ۲۲۷۱۔

۲۶۱۶۹.　مسواک کرنا، جمعہ کے دن غسل کرنا اور جو خوشبو دستیاب ہو اسے لگانا ہر مسلمان کا حق ہے۔ رواہ البزار عن ثوبان

۲۶۱۷۰..... مسواک کرو مسواک کرو اور میرے پاس دانتوں کی زردی لیے ہوئے مت آؤ، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا۔ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۱۷۱..　مسواک کیا کرو، کیا وجہ ہے تم لوگ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو۔ رواہ الحکیم عن تمام بن العباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۹۹

۲۶۱۷۲..... مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے ختم ہو جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۱۷۳..... جبرئیل امین نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہونے لگا۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سھل بن سعد

۲۶۱۷۴　مسواک کرتے رہو چونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی ہے میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے خدشہ ہوا کہ مسواک مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا یقیناً میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے دانت گر جانے کا خوف ہے۔
رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۸۔

۲۶۱۷۵..　مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانتوں کے گرنے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۶۱۷۶..　اگر مجھے تمہارے ضعف کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیتا تھا۔ رواہ اجزار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۶۔

۲۶۱۷۷　جب کوئی شخص رات کے وقت یا دن کے وقت وضو کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور دانت صاف کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے ایک فرشتہ اس کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے قریب ہوتا ہے اور اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور اسی کے منہ میں قرات کرتا ہے اگر دانت صاف نہ کرے تو فرشتہ چکر لگاتا ہے مگر اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔ رواہ محمد بن نصر فی الصلاۃ عن شھاب مرسلاً

۲۶۱۷۸..... جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت اٹھے اور مسواک کرے اور پھر اگر رات کے وقت قرات کرے تو ایک فرشتہ اس کے منہ میں اپنا منہ رکھ لیتا ہے اور اس کے منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں ضرور داخل ہوتی ہے۔
رواہ البیھقی فی شعب الایمان وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۷۹..　مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد وتمام والضیاء عن جابر

۲۶۱۸۰..　مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ مخفی دعوت ستر اعلانیہ دعوتوں سے افضل ہے پوشیدہ صدقہ

ستر اعلانیہ صدقوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۱ ... مسواک کرکے ایک نماز پڑھنا ستر نمازوں سے افضل ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن عائشۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۱ وضعیف الجامع ۳۵۱۹۔

۲۶۱۸۲ ... تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۱۸۳ ...... تمہیں مسواک کرنا چاہیے مسواک بہت اچھی چیز ہے منہ کی بدبو ختم کرتا ہے، بلغم کو خارج کرتا ہے، نظر کو تیز کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، معدہ کو درست کرتا ہے، بھلائی کے درجات میں بلندی کا باعث ہے، فرشتوں کی حمد کا باعث ہے، رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے اور شیطان کو دور رکھتا ہے۔ رواہ عبدالجبار الخولانی فی تاریخ درایا عن انس

۲۶۱۸۴ ... مسواک کرکے پڑھی ہوئی نماز بغیر مسواک کے پڑھی ہوئی نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عائشۃ

۲۶۱۸۵ ... مسواک میں دس خوبیاں ہیں منہ کو پاک کرتا ہے، مسوڑھے مضبوط بناتا ہے، بصارت کو جلا بخشتا ہے بلغم کو خارج کرتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، سنت کے موافق ہے، فرشتوں کو فرحت بخشتا ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے اور معدے کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب وابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عباس وضعف

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۲ والمتناھیۃ ۵۲۸۔

۲۶۱۸۶ ... میرے پاس جب بھی جبرئیل امین تشریف لائے مجھے ضرور مسواک کا حکم دیا حتیٰ کہ مجھے کثرت مسواک سے منہ کے اگلے حصے کے چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۵۰۔

۲۶۱۸۷ ... روزہ دار کی سب سے بہترین خصلت مسواک ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن عائشۃ

۲۶۱۸۸ ... مسواک کی جگہ انگلیاں کفایت کر جاتی ہیں۔ رواہ الضیاء عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۵۔

۲۶۱۸۹ ... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی امت کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن زید بن خالد

۲۶۱۹۰ ... اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اور ایک تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی والضیاء عن زید بن خالد الجھنی

۲۶۱۹۱ ... اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ مالک والشافعی والبیھقی فی السنن عن ابی ہریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۶۱۹۲ ... اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۱۹۳ ...... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ وضو ان پر فرض کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن العباس بن عبدالمطلب

۲۶۱۹۴.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر وضو کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا، اور نصف رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ مالک والبیهقی فی السنن عن ابی هريرة

۲۶۱۹۵..... اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک اور خوشبو کا حکم دیتا۔

رواہ سعید بن المنصور عن مکحول مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۳۔

۲۶۱۹۶.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں سحری کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

رواہ ابونعیم فی کتاب السواک عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۵۲۔

۲۶۱۹۷.....جب تم مسواک کرو تو دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن عطار مرسلاً

۲۶۱۹۸ میں تمہیں زیادہ سے زیادہ مسواک کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری عن انس

اکمال

۲۶۱۹۹.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر وضو کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن زید بن خالد

۲۶۲۰۰.....وضو ایمان کا حصہ ہے، مسواک وضو کا حصہ ہے، اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا، بندے کی مسواک کر کے پڑھی ہوئی دو رکعتیں بغیر مسواک کے ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة عن حسان بن عطیة مرسلاً

۲۶۲۰۱.....مجھے مسواک کے بعد پڑھی ہوئی دو رکعتیں مسواک سے پہلے پڑھی ہوئی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ رواہ ابن حبان عن عائشة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۶۰۷ والمقاصد الحسنة ۶۲۵

۲۶۲۰۲.....اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسے کہ پاکی ان پر فرض کی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن بعض اصحاب النبی ﷺ

۲۶۲۰۳.....اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا جیسے کہ وہ وضو کرتے ہیں۔

رواہ ابن جریر عن ام جبیبة واحمد بن حنبل عن زینب بنت حجش

۲۶۲۰۴.....اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی والحاکم عن ابی هريرة

مسواک کی تاکید

۲۶۲۰۵ اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۲۰۶ اگر مجھے سنت کا ڈر نہ ہوتا میں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والنسائی والخطیب عن ابن عمر

۲۶۲۰۷ کیا وجہ ہے تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے آتے ہو، اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا لوگوں کے لیے دیکھ بھال کرنے والے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جب کہ دیکھ بھال کرنے والا دوزخ میں جائے گا چنانچہ قیامت کے دن اسے سپاہی کے ساتھ لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اپنا کوڑا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ سمویہ عن انس

۲۶۲۰۸۔ تم لوگ میرے پاس دانتوں کی زردی لیے کیوں آتے ہو؟ مسواک کرو اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر پاکی کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی عن تمام بن عباس

۲۶۲۰۹ تم لوگ میرے پاس زرد دانت لیے ہوئے کیوں آتے ہو؟ مسواک کرو اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن تمام بن عباس

۲۶۲۱۰۔ کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں؟ مسواک کرو اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جس طرح ان پر نماز فرض کی ہے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم عن جعفر بن تمام بن العباس وابن عامر بن العباس عن ابیہ

۲۶۲۱۱۔ کیا وجہ ہے میں تمہیں اپنے پاس دانتوں کی زردی لیے آتے دیکھ رہا ہوں، مسواک کرو، اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا ہر نماز کے وقت، جس طرح ان پر وضو فرض کیا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبغوی وسمویہ والحاکم عن جعفر بن تمام عن ابیہ عن جدہ العباس بن عبدالمطلب واحمد بن حنبل والباوردی عن قثم بن تمام بن قثم عن ابیہ البغوی عن جعفر بن عباس عن ابیہ قال وھو الصواب زعموا

۲۶۲۱۲۔ ....اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن منیع عن ابی امامۃ

کلام: ......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۸

۲۶۲۱۳۔ .....اگر مجھے اپنی امت پر گراں باری کا ڈر نہ ہوتا میں ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ رواہ ابن جریر عن ابی سعید

۲۶۲۱۴۔ ......مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ مسواک مجھ پر فرض نہ کر دی جائے۔ رواہ الطبرانی عن واثلۃ

۲۶۲۱۵۔ مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھ پر قرآن نازل ہو جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

فائدہ: ......یعنی قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نازل ہو جائے گا اور یوں مسواک فرض ہو جائے گا۔

(۲۶۲۱۶۔ ....مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے اپنا منہ چھیل جانے کا خوف ہونے لگا۔ رواہ ابونعیم عن سعید وعامر بن واثلۃ معا

۲۶۲۱۷ ... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ ثابت سرقطی فی الدلائل وابونعیم عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ وضعف

۲۶۱۸ ..... مجھے مسواک کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ مجھے اپنے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔ حتیٰ کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے مسوڑھے چھیل جائیں گے اور دانت گر جائیں گے۔ رواہ البزار عن انس

۲۶۲۱۹ ....میں نے مسواک کو لازم کو کر لیا۔ حتیٰ کہ مجھے دانت گرنے کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۲۶۲۲۰۔ ...... مجھے برابر مسواک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے اپنی ڈاڑھوں کا خوف ہونے لگا۔

رواہ الطبرانی والبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۶۲۲۱ .... جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لیے کھڑا ہوا سے مسواک کر لینا چاہیے چونکہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں قرأت کرتا ہے فرشتہ اپنا منہ نمازی کے منہ پر رکھ دیتا ہے نمازی کے منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کی منہ میں داخل ہوتا ہے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان والدیلمی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۲۲۲۔ تمہیں مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رواہ ابن عساکر بن ابن عمر

۲۶۲۲۳۔ ...تمہیں (لزوم کے ساتھ) مسواک کرنا چاہیے چونکہ مسواک منہ کی پاکی ہے رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے فرشتوں کے لیے خوشی کا باعث ہے نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے بصارت کو جلائی بخشتا ہے منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے اور معدہ کو تندرست بناتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۴۲۔

۲۶۲۲۴ مسواک کرنے میں دس خوبیاں ہیں۔ مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے، شیطان کو غصہ دلاتا ہے، کراماً کاتبین کی محبت کا باعث ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، منہ کو پاک کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، کراہت کو دور کرتا ہے، بصارت کو جلاء بخشتا ہے اور سنت کے موافق ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۲۲۵ ...... مسواک میں دس خوبیاں ہیں: مسواک منہ کی پاکی ہے، رب تعالیٰ کے لیے خوشنودی کا باعث ہے شیطان کو ناراض کرتا ہے، کراما کاتبین کی محبت ہے، مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے، بصارت کو تیز کرتا ہے، نیکیوں کو ستر گنا زیادہ بڑھا دیتا ہے دانتوں کو سفید بناتا ہے، منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے اور کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۶۲۲۶ ...... اس لکڑی سے مسواک کرو۔ رواہ ابن سعد بن ابی خیرۃ الصباحی

صباحی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے اراک کی لکڑی عطا فرمائی اور اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۲۷ ... مسواک کی تین لکڑیاں ہیں اراک اگر اراک دستیاب نہ ہو تو عنم یا بطم۔ رواہ ابو نعیم فی کتاب المسواک عن ابی زید الغافقی

فائدہ: ...... اراک عنم اور بطم تین درخت ہیں اراک پیلو کا درخت ہے جبکہ عنم اور بطم بھی سرزمین عرب میں پائے جانے والے خوبصورت درخت ہیں۔

۲۶۲۲۸ ... بہترین مسواک زیتون کا ہے جو کہ مبارک درخت ہے منہ کو پاک کرتا ہے، منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے وہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا مسواک ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن معاذ

آداب متفرقہ

۲۶۲۲۹ طہارت تین تین مرتبہ ہے جبکہ سر کا مسح ایک بار ہے۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۶۲ والمغیر ۹۱۔

۲۶۲۳۰ ...... جب تم وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۶۲۳۱ اسی سے ابتدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثۃ عن جابر

۲۶۲۳۲ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی امامۃ وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ وعن عبداللہ بن زید والدارقطنی عن انس وعن ابی موسیٰ وعن ابن عمر وعن عائشۃ

۲۶۲۳۳ سر کے (مسح کے) لیے نیا پانی لو۔ رواہ الطبرانی عن جاریۃ بنت ظفر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۱ والمشتھر ۱۰۰

۲۶۲۳۴ وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے۔ رواہ الترمذی عن انس

۲۶۲۳۵ وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع۔ رواہ ابن ماجہ عن عقیل بن ابی طالب

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۲۶۸۵۔

۲۶۲۳۶ جب تم اپنے اماموں کے پیچھے نماز پڑھو اچھی طرح سے طہارت حاصل کر لو چونکہ ناقص طہارت سے قاری پر اس کی قرأت گراں ہو جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن حذیفۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۵ والکشف الالہی ۲۹۔

۲۶۲۳۷ جو لوگ بغیر طہارت کے نماز میں حاضر ہو جاتے ہیں وہ ہمارے اوپر نماز مشتبہ کر دیتے ہیں جو شخص نماز میں حاضر ہو وہ اچھی طرح

طہارت کا اہتما کرلے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبة عن ابی روح الکلاعی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۰

۲۶۲۳۸......لوگوں کو کیا ہوا! ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام نہیں کرتے یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن کا التباس ڈال دیتے ہیں۔رواہ النسائی عن اجل

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۴۔

۲۶۲۳۹......اس شخص کا وضو نہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجتا۔رواہ الطبرانی عن سھل بن سعد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۱۶۔

۲۶۲۴۰......طشت پانی سے بھرلو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان والخطیب والدیلمی فی الفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۱ او الضعیفة ۱۵۵۲۔

مباحات وضو

۲۶۲۴۱......اے عمر میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن عدی عن بریدة

اکمال

۲۶۲۴۲......لوگوں کو کیا ہوا! نماز میں بغیر طہارت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے اوپر ہماری نماز مشتبہ کردیتے ہیں ہمارے ساتھ نماز میں جو شخص حاضر ہو وہ اچھی طرح سے طہارت کا اہتمام کرے۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم وعبدالرزاق عن رجل من الصحابة سماہ مؤمل بن اسماعیل الاغر قال ابوموسیٰ: لانعلم احدا سماہ غیرہ وھو احدا لثقات وقال البغوی عن الاغر: رجل من بنی غفار وعندالنسائی عن الا غر المزنی وھو خطاء

۲۶۲۴۳......لوگوں کو کیا ہوا! جو ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں تمہاری ناقص طہارت ہمیں اشتباہ میں ڈال دیتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل من الصحابة

۲۶۲۴۴......طشت (پانی کا برتن) نہ اٹھانے پاؤ جب تک بھرنے نہ پائے اہتمام سے وضو کرو اللہ تعالیٰ تمہارے پراگندہ حالات درست فرمائے گا۔

رواہ ابن لال والبیھقی فی شعب الایمان وضعفہ عن ابی ھریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفة ۱۵۵۲-۱۵۵۳۔

۲۶۲۴۵......اللہ تعالیٰ اسے کسی قوم تک پہنچائے گا جس سے انہیں نفع پہنچائے گا۔رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ کا گزر ایک نہر سے ہوا آپ کے پاس پیالا تھا پانی لے کر وضو کیا جو پانی باقی بچ گیا وہ واپس نہر میں بہادیا اور اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۲۴۶......اے عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وابن خزیمة وابن الجارود وابن حبان عن بریدة

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے بہت ساری نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور موزوں پر مسح کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ نہیں کرتے تھے۔اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ یہ حدیث نمبر ۲۶۲۴۱ پر گزر چکی ہے۔

فصل سوم......ممنوعات وضو کے بیان میں

۲۶۲۴۷......وضو کا ایک شیطان ہے جسے "ولہان" کہا جاتا ہے پانی کے وسوسے سے بچو۔رواہ الترمذی وابن ماجه والحاکم عن ابی
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۲۵ والجامع المصنف ۲۸۹
فائدہ:......پانی کے وسوسے سے مراد یہ ہے کہ وضو کر لینے کے بعد شک ہونے لگے کہ مسح کیا یا نہیں پاؤں دھویا یا نہیں۔اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

۲۶۲۴۸......وضو میں اسراف ہے اور ہر چیز میں اسراف ہے۔رواہ سعید بن المنصور عن یحییٰ بن ابی عمر و الشیبانی مرسلاً
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۷

۲۶۲۴۹......جس شخص نے غسل کے بعد وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۸ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۹۔

۲۶۲۵۰......اسراف مت کرو،اسراف مت کرو۔رواہ مسلم عن ابن عمر

۲۶۲۵۱......جس شخص نے پیشاب کرنے کے بعد اسی جگہ وضو کیا اور پھر اسے وسوسوں کی مصیبت پیش آئی وہ ایسی صورت میں صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔رواہ ابن عدی عن ابن عمرو
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۳ وذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۱

۲۶۲۵۲......ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابن ماجه عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۵۳......ایڑیوں کے لیے اور پاؤں کے تلووں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن عبداللّٰہ بن الحارث

۲۶۲۵۴......کونچوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے۔
رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل وابن ماجه عن عائشة وابن ماجه عن جابر

۲۶۲۵۵......جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو دائیں ہاتھ سے پاؤں کے تلوے نہ دھوئے۔
رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابی ہریرۃ وهو مما بیض له الدیلمی
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۴۲۱۔

۲۶۲۵۶......وضو کرتے وقت اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ،اپنے ہاتھوں سے پانی مت جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔
رواہ ابویعلیٰ وابن عدی عن ابی ہریرۃ
کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۷۳ والکشف الالٰہی ۴۹۔

۲۶۲۵۷......عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کرے گی۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه وابن حبان والحاکم عن عبداللّٰہ بن مغفل

۲۶۲۵۸......یہ ہے وضو جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا یا ظلم کیا۔
رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۶۲۵۹......بس وضو یہی ہے جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی اس نے برا کیا یا ظلم کیا۔رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی عن ابن عمرو

اکمال

۲۶۲۶۰..... دوران وضو زیادہ پانی بہانے میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ اسراف شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔رواہ ابو نعیم عن انس

۲۶۲۶۱..... اسراف مت کرو،عرض کیا گیا یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟فرمایا: جی ہاں ہر چیز میں اسراف ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی وابن عساکر عن الزهری مرسلاً

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تمیض الصحیفہ ۴۰

۲۶۲۶۲..... اے عائشہ! ایسا مت کرو چونکہ یہ (پانی جسم کو سفید کر دیتا ہے)۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں دھوپ میں پانی گرم ہو گیا اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۲۶۳..... اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ میری طہارت میں کوئی اور میری مدد کرے۔رواہ ابن النجار عن ابی بکر

۲۶۲۶۴..... مجھے پسند نہیں کہ کوئی شخص میرے وضو میں میری مدد کرے۔رواہ بزار عن عمر

۲۶۲۶۵..... اپنے منہ سے ابتدانہ کرو چونکہ شیطان منہ سے ابتدا کرتا ہے۔رواہ ابن منده وابن عساکر عن عبدالرحمن بن جبیر عن ابیه

حضرت ابوجبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کیلئے پانی منگوایا اور منہ دھونے سے وضو کی ابتدا کی آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فصل چہارم..... نواقض وضو کے بیان میں

۲۶۲۶۶..... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کر لینا چاہئے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ بھی وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی عن ابن عمرو

۲۶۲۶۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ النسائی عن بسرة بنت صفوان

۲۶۲۶۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگادے جبکہ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو گویا اس پر وضو واجب ہو چکا اسے وضو کر لینا چاہئے۔رواہ الشافعی وابن حبان والدارقطنی والحاکم والبیهقی فی السنن والعقیلی عن ابی هریرة

۲۶۲۶۹..... جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آجائے اور اس نے مذی پونچھی نہیں اسے چاہیے کہ عضو مخصوص اور خصیتین دھولے پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے۔رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۰..... جب تم میں سے کسی کو نماز میں ہوا خارج ہو جائے وہ واپس لوٹ جائے وضو کرے اور نماز لوٹا دے عورتوں سے پچھلی طرف میں جماع مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة وابن حبان عن قرة بن ایاس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۲ وضعیف الجامع ۲۰۷

۲۶۲۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے پچھلے حصہ میں کوئی حرکت پائے اور اسے شک ہو جائے آیا کہ حدث لاحق ہوا یا نہیں اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ تحقق ہو جائے۔رواہ ابوداؤد والبیهقی فی السنن عن ابی هریرة

۲۶۲۷۲..... جب تم میں سے کسی شخص کو مسجد میں موجود ہوتے ہوئے اپنی سرینوں کے درمیان ہوا خارج ہونے کا شک ہو جائے وہ مسجد سے باہر نہ نکلے۔حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح تحقق نہ ہو جائے۔رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۶۲۷۳..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ پائے اسے شک ہو جائے کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں وہ مسجد سے ہرگز نہ نکلے حتیٰ کہ آواز

سن لے یا خروج ریح متحقق ہوجائے۔رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۷۴... جب تم میں سے کوئی شخص دوران نماز (دبر سے) دھیمی آواز سن لے اسے واپس لوٹ جانا چاہئے اور وضو کرلینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۲۷۵... جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے شرمگاہ پر چھینٹے مارلینا چاہیے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل وابن ماجہ وابن حبان عن المقداد بن الاسود

۲۶۲۷۶... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرلینا چاہیے۔رواہ ابن ماجہ عن ام حبیبۃ وابی ایوب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹۔

۲۶۲۷۷... وضو نہیں ٹوٹتا مگر خروج ریح سے یا ریح کی آواز سننے سے۔رواہ احمد بن حنبل و ابن ماجہ عن السائب بن خباب

۲۶۲۷۸... جب تم میں سے کوئی شخص بحالت وضو کھانا کھائے اسے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے ہاں! البتہ اگر اونٹ کا دودھ پی لے تو پانی سے کلی کرلے۔

رواہ الطبرانی والضیاء عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰ والضعیفۃ ۱۷۰۳

۲۶۲۷۹... متلی کا آجانا حدث ہے۔یعنی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔رواہ الدارقطنی عن الحسین

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۳۹ واللطیفہ ۳۰۔

۲۶۲۸۰... مذی سے وضو واجب ہوتا ہے اور منی سے غسل۔ رواہ الترمذی عن علی

۲۶۲۸۱... جو شخص نماز میں ہنس جائے اسے وضو اور نماز لوٹانا چاہیے۔رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۰ والغماز ۲۹۵۔

۲۶۲۸۲... جو شخص اپنا عضو مخصوص چھولے اسے وضو کرنا چاہیے۔رواہ مالک عن بسرۃ بنت صفوان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحفاظ ۷۰۹۔

۲۶۲۸۳... وضو ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو بدن سے خارج ہوتی ہیں اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔

رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۲۲۸ واسنی المطالب ۱۶۵۹

۲۶۲۸۴... ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔دارقطنی عن تمیم

۲۶۲۸۵... وضو نہیں ٹوٹتا مگر آواز سے یا خروج ریح سے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۶۸۔

۲۶۲۸۶... تم میں سے کسی شخص کے پاس شیطان آجاتا ہے حالانکہ وہ شخص نماز میں ہوتا ہے شیطان اس کے دبر سے ایک بال پکڑ کر کھینچ لیتا ہے نمازی سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا اسے نماز نہیں توڑنی چاہیے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ پالے۔

۔رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۴ وضعیف الجامع ۱۲۷۹

۲۶۲۸۷... مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو وہ سنت ہوجاتی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن عائشۃ

اونٹ کے گوشت اور آگ سے پکی ہوئی چیز کا حکم

۲۶۲۸۸......اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن البراء

۲۶۲۸۹......اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو البتہ بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

۲۶۲۹۰......بکری کا دودھ پینے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اونٹ کا دودھ پینے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن اسید بن حضیر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۰۹ وضعیف الجامع ۶۲۸۹۔

۲۶۲۹۱......جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سہل بن الخطیب

۲۶۲۹۲......جس چیز کو آگ پکائے اس سے وضو واجب ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۳......جس چیز کو آگ چھولے (اس کے کھانے سے) وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ مسلم عن زید بن ثابت

۲۶۲۹۴......آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو ہے اگرچہ وہ پنیر کے چند ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

۲۶۲۹۵......آگ چھوئی ہوئی چیزوں کے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل و مسلم والبخاری عن ابی ہریرۃ واحمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ عن عائشۃ

اکمال

۲۶۲۹۶......جب تم میں سے کوئی شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو کر لینا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں کتراتا۔

رواہ عبدالرزاق عن قیس بن طلق

۲۶۲۹۷......جو شخص ہوا خارج کرے یا گوز مارے اسے وضو لوٹا لینا چاہیے۔ روہ عبدالرازق عن علی بن سیابۃ

۲۶۲۹۸......وضو صرف اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ جب تم ہوا پالو یا (ہوا نکلنے کی) آواز سن لو۔

رواہ احمد بن حنبل عن عبد بن زید بن عاصم

۲۶۲۹۹......جس شخص کو نماز میں خیال ہو کہ اسے حدث لاحق ہو گیا (یعنی وضو ٹوٹ گیا) وہ ہرگز نماز نہ توڑے حتیٰ کہ آواز نہ سن لے یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۳۰۰ نماز مت توڑو حتیٰ کہ (خروج ہوا کی) آواز نہ سن لو یا خروج ریح نہ متحقق ہو جائے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن حبان عن عبادۃ بن تمیم عن عمر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ آدمی کو دوران نماز خیال ہوتا ہے کہ اس نے کوئی چیز پائی ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ سعید بن المنصور عن

۲۶۳۰۱......بلاشبہ ہر مرد کو مذی آتی ہے جب منی ہو تو اس پر غسل ہے اور جب مذی ہو تو اس پر وضو ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن المقداد بن الاسود

۲۶۳۰۲...... تمہیں مذی سے وضو کافی ہے۔
رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والدارمی وابن خزیمۃ وابویعلیٰ والطبرانی وسعید بن المنصور عن سھل بن حنیف

۲۶۳۰۳...... یہ مذی ہے اور ہر نر کو مذی آتی ہے، تم پانی سے مذی کو دھولو، وضو کرو اور نماز پڑھ لو۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۳۰۴...... یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مذی پائے اسے دھولے پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔
رواہ عبدالرزاق عن المقداد بن الاسود وعمار بن یاسر

۲۶۳۰۵...... وضو کرو اور اپنا عضو مخصوص دھولو۔ رواہ البخاری عن علی
حضرت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۰۶...... اس میں وضو ہے اور منی میں غسل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن علی

۲۶۳۰۷...... اس میں وضو ہے یعنی مذی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی عن علی عن المقدام

۲۶۳۰۸...... وہ اپنے خصیتین دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن علی عن المقداد
مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے مذی آجائے جبکہ اس نے جماع نہ کیا ہو۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ النسائی عن عمار بن یاسر

۲۶۳۰۹...... سات چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ پیشاب سے، بہتے خون سے، منہ بھرقے سے، پہلو کے بل سوجانے سے، نماز میں ہنسنے سے اور خون نکلنے سے۔ رواہ البیھقی فی السنن وضعفہ عن ابی ھریرۃ

۲۶۳۱۰...... حدث کی دو قسمیں ہیں: زبان کا حدث اور شرمگاہ کا حدث جبکہ ان دونوں میں برابری نہیں ہے، زبان کا حدث شرمگاہ کے حدث سے زیادہ سخت ہے، جبکہ ان دونوں میں وضو ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۳۹ والمتناھیۃ ۶۰۴

۲۶۳۱۱...... جو چیزیں بدن سے خارج ہوتی ہیں ان سے ہمارے اوپر وضو واجب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے ہمارے اوپر وضو واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

شرمگاہ کے چھونے کا حکم......از اکمال

۲۶۳۱۲...... جی ہاں، لیکن میں نے اپنی شرمگاہ چھوئی تھی اور وضو کرنا بھول گیا تھا۔ رواہ عبدالرزاق عن یحیی بن ابی کثیر
نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر نماز لوٹائی آپ سے عرض کیا گیا: کیا آپ نے تو نماز پڑھ لی تھی اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۱۳...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے وضو کرلینا چاہئے۔ رواہ الشافعی والبیھقی فی المعرفۃ عن جابر

۲۶۳۱۴...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ تک لے جائے اسے اس وقت تک نماز نہیں پڑھنی چاہیے جب تک وضو نہ کرے۔
رواہ الحاکم عن بسرۃ بنت صفوان

۲۶۳۱۵...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس پر وضو واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن جابر

۲۶۳۱۶...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے وضو کرلینا چاہئے۔
رواہ مالک وابن حبان عن بسرۃ بنت صفوان وعبدالرزاق عن زید بن خالد الجھنی

۲۶۳۱۷...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھوئے اسے وضو کرلینا چاہیے اور عورت کا حکم بھی اسی جیسا ہے۔
رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۱۳۸..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بسرۃ

۲۶۳۱۹ جب تم عورتوں میں سے کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے نماز کے لیے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ عن عائشۃ

۲۶۳۲۰ ..... جب عورت اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔رواہ عبدالرزاق عن بسرۃ

۲۶۳۲۱ ..... جو شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق عن ابی ہریرۃ

۲۶۳۲۲ جو شخص اپنا ہاتھ عضو مخصوص کو لگائے جب کہ درمیان میں کوئی شے حائل نہ ہو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ الشافعی والطحاوی عن جابر

۲۶۳۲۳..... جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے اور جو عورت اپنی شرمگاہ چھولے اسے بھی وضو کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والدارقطنی عن عمر و بن شعیب عن جدہ

۲۶۳۲۴ ..... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو یا خصیتین کو یا کنج ران اور بغلوں کو چھولے اسے وضو کرنا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۵..... مردوں اور عورتوں میں سے جو بھی اپنی شرمگاہ کو چھولے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔رواہ الطبرانی والدارقطنی عن بسرۃ

۲۶۳۲۶ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو دہرانا چاہیے۔رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۳۲۷..... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے اسے نماز جیسا وضو کر لینا چاہیے۔رواہ ابن حبان عن بسرۃ

۲۶۳۲۸ ..... جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے یا خصیتین کو چھولے یا کنج ران کو چھولے اسے وضو لوٹانا چاہیے۔رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۶۳۲۹ خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنی شرمگاہوں کو چھولیں اور پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضو نہیں کرتے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ وابن شاہین عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۸۔

۲۶۳۳۰..... وہ تو صرف گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہارے بدن کا حصہ ہے یعنی عضو تناسل۔

رواہ احمد بن حنبل وابن حبان والطبرانی والدارقطنی وسعید بن المنصور عن طلق بن علی والطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناہیۃ ۵۹۸۔

۲۶۳۳۱..... یہ تو صرف تمہارے بدن میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔رواہ ابن حبان عن طلق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص نماز میں خارش کرتا ہے اور اس کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچ جاتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۳۳۲..... کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا حصہ ہے۔رواہ بن حبان عن طلق

۲۶۳۳۳..... کوئی حرج نہیں یہ بھی تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔رواہ عبدالرزاق عن ابی امامۃ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں اپنے عضو مخصوص کو چھو لیتا ہوں اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

فائدہ:...... مسئلہ مبحوث عنہا یعنی مس کرنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ علماء امت کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مالک شافعی واحمد رحمہم اللہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وثوری وغیرہم کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر دیکھا جائے تو مس ذکر میں ابتلاء ہے آزمائش شدیدہ ہے اور حرج عظیم ہے جبکہ حرج مدفوع ہے اس لیے وضو کا نہ ٹوٹنا اولی واثبت ہے۔ البتہ اگر شہوت رانی سے مس ذکر ہو تو غالب امکان خروج مذی وغیرہ کا ہوتا ہے اس اعتبار سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اونٹ کا گوشت کھانے کا حکم......از اکمال

۲۶۳۳۴......اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو اور اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کی حاجت نہیں اور بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیا کرو۔ الاوسط للطبرانی عن اسید بن حضیر

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے کھانے کا حکم......از اکمال

۲۶۳۳۵۔ جس چیز کو آگ متغیر کر دے اسے کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ النسائی عن ابی ایوب واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی طلحة وابن ماجه عن ابی هريرة والطبرانی عن ام حبيبة وعن زيد بن ثابت

۲۶۳۳۶۔ ...آگ سے پکی ہوئی چیزوں کو کھا کر وضو کرو۔ رواہ النسائی عن ابی طلحة وابن حبان عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۸۔

۲۶۳۳۷......جن چیزوں کو آگ چھوتی ہے اور ہنڈیاں ابالتی ہیں انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ البخاری فی التاریخ والطبرانی وابن منده وابن عساكر عن ابی سعيد الخير

۲۶۳۳۸۔ آگ جن چیزوں کا رنگ تبدیل کر دیتی ہے انھیں کھانے کے بعد وضو کرو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی فی الاوسط عن ابی موسى

۲۶۳۳۹۔ ...آدمی حلال کھانا کھانے کے بعد وضو (بھلے) نہ کرے۔ رواہ البزار والدارقطنی فی الافراد عن ابی بكر وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الطیفۃ ۳۱۔

۲۶۳۴۰......میرے دل میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ میرے پاس وضو کے لیے پانی لایا میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے اگر میں ایسا کرتا تو میرے بعد لوگ بھی ایسا کرنے لگ جاتے۔ رواہ احمد بن حنبل عن المغيرة

متعلقات فصل

۲۶۳۴۱۔ جو شخص بت کو چھوئے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ النسائی عن عبدالله بن بريدة عن ابيه

فائدہ:......مراجعت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث نسائی میں ہے الہیثمی کہتے ہیں یہ حدیث بزار نے روایت کی ہے اور اس حدیث کی سند میں صالح بن حیان قرشی ہے اور وہ ضعیف ہے دیکھئے میزان الاعتدال ۲۹۲۲ و مجمع الزوائد ۲۴۴۳۔

معذور کی طہارت کا حکم......از اکمال

۲۶۳۴۲......جب تم وضو کرو اور وہ تمہارے بدن سے پاؤں کی طرف بہنے لگے تو تمہارے اوپر وضو کرنا واجب نہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساكر عن ابن عباس

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بواسیر کی شکایت ہے اور جب میں وضو کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ اس پر حدیث ارشاد فرمائی۔

سونے کا حکم

۲۶۳۴۴۔۔۔۔ جو شخص پہلو کے بل سوجاتا ہے اس پر وضوواجب ہوجاتا ہے چونکہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۰۸۔

۲۶۳۴۵۔۔۔۔وضوتو اس شخص پرواجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل سوجاتا ہے چنانچہ جب وہ پہلو کے بل سوتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۵۱ والملطیفہ ۳۲۔

۲۶۳۴۶۔۔۔۔ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جو شخص سوجائے اسے وضو کرنا چاہیے۔رواہ ابوداؤد عن علی

۲۶۳۴۷۔۔۔۔آنکھ سرین کا بندھن ہے جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔رواہ احمد بن حنبل وابن عن علی ماجہ

۲۶۳۴۸۔۔۔۔آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے۔رواہ البیھقی فی سننہ عن معاویۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۵۔

۲۶۳۴۹۔۔۔۔ جو شخص سجدے میں سوجائے اس پر وضو نہیں حتی کہ پہلو کے بل سوجائے چنانچہ جب آدمی پہلی کے بل سوجاتا ہے اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۰۲۔

اکمال

۲۶۳۵۰۔۔۔ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں۔چنانچہ جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

رواہ الدارمی والطبرانی عن معاویۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفۃ ۸۶

۲۶۳۵۱۔۔۔ آنکھ سرینوں کا بندھن ہے جب آنکھ سوجاتی ہے بندھن کھل جاتا ہے لہٰذا جو شخص سوجائے وہ وضو کرے۔

راہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی المعرفۃ عن معاویۃ

۲۶۳۵۲۔۔۔ آنکھیں سرینوں کا بندھن ہیں جب آنکھیں سوجاتی ہیں بندھن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن معاویۃ

۲۶۳۵۳۔۔۔۔۔وضوتو اس شخص پرواجب ہوتا ہے جو پہلو کے بل لیٹ جائے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۶۳۵۴۔۔۔۔۔جو شخص بیٹھے بیٹھے سوگیا اس پر وضو نہیں ہے لیکن جب اپنا پہلوز مین پر رکھ دیتا ہے اس پر وضوواجب ہوجاتا ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف الدارقطنی ۱۲۰

۲۶۳۵۵۔۔۔۔۔قئے سے وضوواجب ہوجاتا ہے۔اگر قے منہ بھر کر آئے اور غالب ہوجائے تو (مبتلا بہ کو) وضو کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابیہ معضلاً

خون نکلنے کا بیان

۲۶۳۵۶..... جس شخص کو (نماز میں) قے آجائے یا نکسیر آجائے یا متلی آجائے یا مذی آجائے وہ نماز سے واپس لوٹ آئے وضو کرلے اور پھر اپنی نماز کی بنا کرے جب تک اس نے کلام نہ کیا ہو۔ رواہ ابن ماجه عن عائشة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۲۵۲ وضعیف الجامع ۵۴۲۶

۲۶۳۵۷..... خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یہاں تک کہ خون بہنے نہ لگے۔ رواہ الدارقطنی عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۱۶ وضعیف الجامع ۴۹۰۸

۲۶۳۵۸..... ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی عن تمیم

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحافظ ۵۹۸۳ وضعیف الجامع ۹۱۶۳۔

اکمال

۲۶۳۵۹..... حدث لاحق ہوگیا ہے لہٰذا از سر نو وضو کرنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی والدارقطنی عن سلمان

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ناک سے خون بہنے لگا میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

۲۶۳۶۰..... بہتی ہوئی نکسیر کی وجہ سے وضو لوٹایا جائے گا۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن نعیم بن سالم عن انس قال العقیلی : عند نعیم عن انس نسخة اکثرها منا کیر وقال ابن حبان: کان یضع عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۲۶ والضعیفۃ ۱۰۷۱

باب سوم..... بیت الخلاء، استنجا اور ازالہ نجاست کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... بیت الخلاء کے آداب کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول..... پیشاب سے بچنے کے بیان میں

۲۶۳۶۱ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا پیشاب سے خوب بچنے کی کوشش کرو۔
رواہ عبد بن حمید والبزار والطبرانی والحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۲..... پیشاب سے بچو چونکہ قبر میں سب سے پہلے بندے سے اسی کا حساب لیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۲ والضعیفۃ ۱۷۸۳

۲۶۳۶۳ اکثر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ رواہ الحاکم واحمد بن حنبل وابن ماجه عن ابی هريرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۳۵۷۔

۲۶۳۶۴ ...عام طور پر عذاب قبر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۶۳۶۵ ...پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔رواہ دارقطنی عن انس

۲۶۳۶۶ ...کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا کیا انجام ہوا؟ چنانچہ بنی اسرائیلی کو جس جگہ پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو ہی کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والبیهقی فی سنة عن عبد الرحمن بن حسنة

۲۶۳۶۷ ...کاش کہ تمہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کے انجام کا علم ہوتا؟ چنانچہ بنی اسرائیل (کے کپڑوں) کو جب پیشاب لگ جاتا وہ قینچیوں سے انھیں کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن عبدالرحمن بن حسنة

۲۶۳۶۸ ......بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہئے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابی موسیٰ

۲۶۳۶۹ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے چاہیے کہ پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرے۔

رواہ ابوداؤد والبیهقی فی السنن عن ابی موسی

پیشاب کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

۲۶۳۷۰ ... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنا چاہے اسے پیشاب کے لیے نرم جگہ تلاش کرنی چاہیے۔رواہ ابوداؤد عن ابی موسی

فائدہ:......نرم جگہ اس لیے تاکہ پیشاب کے چھینٹے بدن یا کپڑوں پر نہ پڑیں چنانچہ سخت جگہ یا پتھر پر پیشاب کرنے سے چھینٹے اٹھتے ہیں یوں پیشاب سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے۔

۲۶۳۷۱ ...ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انھیں کسی کبیرہ گناہ پر عذاب نہیں دیا جارہا، ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا جبکہ دوسرا چغلخور تھا۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحابه السنن الاربعة عن ابن عباس واحمد بن حنبل عن ابی امامة

۲۶۳۷۲ ...ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا تاہم ان میں سے ایک کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه عن ابی بکرة

۲۶۳۷۳ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنے عضو مخصوص کو تین مرتبہ دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد فی مرسیله وابن ماجه عن یزداد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۹، الضعیفہ ۱۳۱۲۔

۲۶۳۷۴ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ ہوا کے (مخالف) رخ نہ بیٹھے چونکہ پیشاب کے چھینٹے واپس پڑیں گے اور دائیں ہاتھ سے استنجا بھی نہ کرے۔رواہ ابویعلی وابن قانع عن حضرمی بن عامر وهو مما بیض له الدیلمی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۱ والکشف الالٰہی ۱۸

اکمال

۲۶۳۷۵ پیشاب سے بچو چونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وهناد عن الحسن مرسلا

۲۶۳۷۶ سو ان میں سے ایک کو چغلخوری کی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا جب تک یہ شاخ ہری رہے گی انھیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۲۶۳۷۷ پیشاب کی وجہ سے قبور میں بیامت اکثر مبتلائے عذاب رہے گی۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن جابر فیہ ابراھیم بن یزید بن الخوزی متروک

۲۶۳۷۸ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا تھا وہ اس جگہ کو کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے روکا اس کی پاداش میں اسے قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن العاص

۲۶۳۷۹ ..... عام طور پر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے پیشاب سے بچنے کی خوب کوشش کرو۔ رواہ عبد بن حمید والحاکم عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی مرفوعا والبخاری ومسلم عنہ موقوفا

۲۶۳۸۰ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے انھیں کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ رہی بات دوسرے کی سو وہ چغلخور تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی، ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی اور اسے دو حصوں میں توڑ کر ہر قبر پر ایک ایک حصہ شاخ کا گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہونے پاتی شاید ان سے عذاب میں تخفیف کی جائے۔

رواہ ابن واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ والطبرانی عن یعلی بن مرۃ والطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ

۲۶۳۸۱ مٹی لو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ڈال دو اور اس جگہ پانی بھی بہا دو۔

رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مغفل بن مقرن مرسلا

۲۶۳۸۲ اسے چھوڑ دو اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہاؤ، سو تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ھریرۃ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے آڑے ہاتھوں لینا چاہا اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۳۸۳ اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہیں کرو۔ رواہ مسلم والنسائی عن انس

ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی خبر لینے کھڑے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۳۸۴ گھر میں طشت میں پیشاب نہیں رہنے دینا چاہئے چونکہ جس گھر میں پیشاب رکھا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے غسل خانہ میں ہرگز پیشاب نہ کیا جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن یزید

۲۶۳۸۵ اے عمار! تمہارا بلغم اور تمہاری آنکھوں کے آنسو پانی کی مانند ہیں جو تمہارے مشکیزے میں ہے اپنے کپڑے کو پیشاب، پاخانہ، منی، خون اور قے لگنے پر دھو۔ رواہ ابویعلی والعقیلی والطبرانی عن عمار

۲۶۳۸۶ منی کپڑے کو لگ جاتی ہے اور وہ تھوک اور رینٹ کی مانند ہے تمہیں بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم منی کو کپڑے سے یا اذخر (بوٹی) سے صاف کردو منی تو تھوک اور رینٹ کی مانند ہے کپڑے سے یا اذخر سے اسے صاف کرلو۔ رواہ الطبرانی والبیھقی عن ابن عباس

رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو منی لگ جائے اسے کیسے صاف کیا جائے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

دوسری فرع......متفرق آداب کے بیان میں

۲۶۳۸۷... جب کوئی آدمی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے اس کا بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن علی

۲۶۳۸۸... ان بیت الخلاؤں کے اندر جنات وشیاطین موجود رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہے اسے "بسم اللہ" پڑھ لینا چاہیے۔ رواہ ابن اسنی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۸۵

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

۲۶۳۸۹ ان بیت الخلاؤں میں جنات اور شیاطین رہتے ہیں، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے آئے وہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ باللّٰہ من الخبث والخبائث

میں گندے نر و مادہ شیطانوں اور جنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن زید بن ارقم

۲۶۳۹۰... جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء سے باہر آئے اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی مایؤذینی وامسک علی ماینفعنی.

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت پہنچانے والی چیزیں دور کیں اور نفع پہنچانے والی چیزیں مجھ میں روک دیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والدارقطنی عن طاؤس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۔

۲۶۳۹۱ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے چونکہ اس سے بواسیر ختم ہوتی ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۸۰

۲۶۳۹۲ تمہیں پچھلا حصہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے چونکہ یہ (اچھی صفائی) بواسیر کو ختم کرتی ہے۔ رواہ ابن اسنی وابو نعیم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۱ وضعیف الجامع ۲۷۸۷

۲۶۳۹۴ ٹھنڈے پانی سے استنجاء کرو چونکہ یہ (ٹھنڈا پانی) بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ وعبدالرزاق عن المسور بن رفاعۃ القرظی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۳۰۔

۲۶۳۹۵ تین پتھروں سے استنجا کیا جائے اور ان میں گوبر نہیں ہونی چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۳۹۶ جس شخص نے تین پتھروں سے استنجاء کیا دراں حالیکہ ان میں لید (گوبر) نہ ہو تو یہ پتھر اس کی طہارت کے لیے کافی ہیں۔

رواہ الطبرانی عن خزیمۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۳۹۷

۲۶۳۹۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے تین پتھروں سے استنجاء کرنا چاہیے بلاشبہ یہ اس کے لیے سامان

طہارت ہیں۔رواہ الطبرانی عن ابی ایوب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۳۔

۲۶۳۹۸......جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۳۹۹......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے پچھلا حصہ تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل والضیاء عن السائب بن خلاد

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵۔

۲۶۴۰۰......جو شخص پتھر سے استنجا کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۶۴۰۱......اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے جب تم پتھر سے استنجاء کرو تو طاق عدد میں کرو۔رواہ ابویعلیٰ عن ابن مسعود

۲۶۴۰۲......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۴۰۳......جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ اپنے ساتھ تین پتھر لیتا جائے تاکہ ان سے پاکی حاصل کرے بلاشبہ تین پتھر اس کے لیے کافی ہیں۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن عائشۃ

۲۶۴۰۴......میرے آگے پردہ کردو اور میری طرف اپنی پیٹھ موڑلو۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰۸

۲۶۴۰۵......تم میں سے جو شخص بیت الخلاء میں داخل ہو وہ ہرگز یہ دعا پڑھنے سے عاجز نہ رہے:

اللھم انی اعوذبک من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

یااللہ! میں گندگی اور خبیث شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔رواہ ابن ماجہ عن ابی امامۃ

۲۶۴۰۶......دو شخص بیت الخلاء سے ننگے ہو کر نہ نکلیں کہ آپس میں باتیں کرتے ہوں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد وضعیف الجامع ۶۳۳۶۔

۲۶۴۰۷......تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ میں نہ پکڑے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کرے اور پانی پیتے وقت برتن میں سانس بھی نہ لے۔رواہ مسلم عن ابی قتادہ

۲۶۴۰۸......مینگنی اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی عن جابر

۲۶۴۰۹......رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ عن جابر

۲۶۴۱۰......جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۴

۲۶۴۱۱......غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ الترمذی عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۴۱۲......آدمی کے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۶

۲۶۴۱۳......پھلدار درخت کے نیچے آدمی کو پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اور جاری نہر کے کنارے پر بھی پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۷

۲۶۴۱۴......مسجدوں کے دروازوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن مکحول مرسلاً

۲۶۴۱۵ آدمی کو عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا ہے، ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا ہے اس ... چادر لپیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ اس سے ہاتھ بھی باہر نہ نکل سکیں ایسے کپڑے میں احتباء کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس کا کچھ حصہ شرمگاہ پر نہ ہو۔

رواہ النسائی عن جابر

۲۶۴۱۶ لید (گوبر) اور ہڈی سے استنجاء مت کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔ ترمذی عن ابن مسعود

۲۶۴۱۷ ہر وہ ہڈی اور مینگنی تمہارے لیے ہے جس پر اللہ کا نام لیا جائے اور تمہارے ہاتھوں میں واقع ہو جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔

رواہ مسلم عن ابن مسعود

۲۶۴۱۸ تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ وضو کرے چونکہ عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم وابن حبان عن عبداللہ بن مغفل

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۱۹ رکے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو کہ پھر اس میں غسل کرو۔ رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۰ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں وضو کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۱ تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۲ کوئی شخص بھی رکے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی رکے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرے۔

رواہ ابوداؤد وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۲۳ تم میں سے کوئی شخص بھی جمع کیے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۷ وضعیف الجامع ۶۳۲۳

۲۶۴۲۴ تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ رواہ النسائی والحاکم عن عبداللہ بن سرجس

۲۶۴۲۵ تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ رخ پیشاب نہ کرے۔ رواہ ابن ماجہ عن عبداللہ بن سرجس

الکمال

۲۶۴۲۶ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے وہ اپنے عضو مخصوص کو تین بار پونچھے۔ رواہ سعید بن المنصور عن یزداد

اور یزداد کو ازداد بن فساۃ فارسی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۶۴۲۷ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے اسے اپنے آپ کو تین مرتبہ صاف کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الاثر ۲۲ وضعیف الجامع ۴۳۵

۲۵۴۲۸ جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے اسے چاہیے کہ تین پتھروں سے صفائی کرے۔

رواہ البغوی والطبرانی عن السائب بن خلاد الجہنی وقال البغوی مالہ غیرہ

۲۶۴۲۹ کیا تم میں سے کوئی شخص جب بیت الخلاء میں جاتا ہے اپنے ساتھ تین پتھر تیار نہیں رکھتا۔ رواہ عبدالرزاق عن عروۃ مرسلاً

۲۶۴۳۰ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تین پتھر جو صاف ستھرے ہوں اور لید (گوبر) بھی نہ ہو نہیں لے لیتا۔

رواہ عبدالرزاق عن عروۃ مرسلاً

۲۶۴۳۱.....تین پتھروں سے پاکی حاصل کی جائے ان میں لید نہیں ہونی چاہئے۔رواہ ابن ابی شیبة عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۲.....استنجاء تین پتھروں سے کیا جائے یا مٹی (ڈھیلا) سے کیا جائے جب پتھر ندارد ہے۔ جس چیز سے ایک مرتبہ استنجاء کیا جا چکے اس سے دوبارہ استنجاء نہ کیا جائے۔رواہ البیهقی فی سنن عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۹۱

۲۶۴۳۳.....کیا وہ تین پتھر نہیں پاتا دو پتھر کناروں کے لیے اور ایک پتھر مخرج مخصوص کے لیے۔

رواہ البیهقی فی السنن عن العباس بن سهل بن الساعد عن ابیه عن جده

۲۶۴۳۴.....میرے لیے پتھر تلاش کر لاؤ میں ان سے استنجاء کروں گا میرے پاس ہڈی اور گوبر نہ لاؤ۔رواہ البخاری عن ابی هریرة

۲۶۴۳۵.....جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو تین پتھر استعمال کرے۔

رواہ احمد بن حنبل وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة عن جابر

۲۶۴۳۶.....جو شخص پتھر سے استنجاء کرے وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے اور جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں سرمہ لگائے۔

رواہ ابن النجار عن قبیصة ابن هلب عن ابیه

۲۶۴۳۷.....تین پتھروں کے ساتھ استنجاء کرو ان میں کوئی ہڈی نہ ہو

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی فی العلل وابن ماجه والطحاوی والبیهقی عن عمارة بن خزیمة بن ثابت
کہ نبی کریم ﷺ سے استنجاء کے متعلق سوال کیا گیا اس پر یہ ارشاد فرمایا:

۲۶۴۳۸.....تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے ان میں گوبر نہ ہو۔رواہ عبدالرزاق عن خزیمة بن ثابت

۲۶۴۳۹.....مومن تین پتھروں سے پاکی حاصل کرتا ہے اور پانی سامان طہارت ہے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۶۴۴۰.....تمہارے لیے ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تمہارے ہاتھ لگ جائے جو گوشت سے پر ہو اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے، لہٰذا ان دونوں چیزوں سے استنجاء مت کرو چونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک میں۔رواہ مسلم عن ابن مسعود
کہ جنات نے رسول کریم ﷺ سے اپنی خوراک کے متعلق سوال کیا تھا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
یہ حدیث ۲۶۴۲۷ پر گزر چکی ہے۔

۲۶۴۴۱.....جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے وہ ہڈی مینگنی اور گوبر سے استنجاء نہ کرے۔رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

۲۶۴۴۲.....میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جو شخص ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرے گا تو وہ محمد اور محمد پر نازل ہونے والی تعلیمات سے بری الذمہ ہے۔

رواہ الدیلمی عن رویفع بن ثابت

۲۶۴۴۳.....پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو تین مرتبہ دبانا کافی ہے۔رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج معضلا

۲۶۴۴۴.....جب تم میں سے کوئی شخص پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر استعمال کرے چونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے آسمان سات ہیں دنوں کی تعداد سات ہے اور طواف وجمار کی تعداد بھی سات ہے۔

رواہ الطبرانی وابن حبان والحاکم وتعقب عن ابی هریرة

۲۶۴۴۵.....پانی سے استنجاء کرو چونکہ پانی بواسیر کے لیے صحت بخش ہے۔رواہ عبدالرزاق عن المسور بن رفاعة القرظی

۲۶۴۴۶.....جب بیت الخلاء میں داخل ہو یہ دعا پڑھو۔

بسم اللہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث. رواہ العمری فی عمل یوم ولیلة عن انس وصحح

۲۶۴۴۷.....ان بیت الخلاؤں میں جنات وشیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث.رواہ ابن ابی شیبة عن زید بن ارقم

۲۶۴۴۸.....ان بیت الخلاؤں میں شیاطین رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔

اعوذ بالله من الرجس النجس الشيطان الرجيم. رواه الطبراني عنه

۲۶۴۴۹ ان بیت الخلاؤں میں جنات رہتے ہیں لہٰذا جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھو۔

اللهم انى اعوذبك من الخبث والخبائث. رواه عبدالرزاق عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے: دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۵۱

۲۶۴۵۰ مسلمان آدمی جب اپنے کپڑے اتار دیتا ہے تو اس کا "بسم الله الذى لا اله الا هو" پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنى عن انس

۲۶۴۵۱..... جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں بیٹھے تو اس کا "بسم اللہ" پڑھنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر بن جاتا ہے۔رواه ابن اسنى عن انس

۲۶۴۵۲.....نوح علیہ السلام بڑے نبی تھے چنانچہ جب بھی وہ بیت الخلاء سے اٹھے انھوں نے ضرور یہ دعا پڑھی:

الحمدلله الذى اذا قنى لذته وابقى فى منفعته واخرج عنى اذاه

تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے خوراک کی لذت چکھائی اس کی نفع بخش چیز مجھ میں باقی رکھی اور اذیت پہنچانے والی چیز مجھ سے دور کر دی۔رواه العقيلى والبيهقى فى شعب الايمان والديلمى عن عائشة

۲۶۴۵۳.....جب دو شخص قضائے حاجت کر رہے ہوں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے پردہ کریں۔

رواه ابن السكن عن جابر وصححه هو وابن القطان

۲۶۴۵۴..... جب دو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوں وہ ایک دوسرے سے پردہ کریں اور پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے باتیں نہ کریں چونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کو غصہ آتا ہے۔رواه ابن حبان عن ابى سعيد

دوسری فصل.....ممنوعات بیت الخلاء

قضائے حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت

۲۶۴۵۵ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے لہٰذا قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ، پھر تین پتھروں سے پاکی حاصل کرے یا تین لکڑیوں سے یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے پھر یہ دعا پڑھے:

الحمدلله الذى اخرج عنى مايوذينى وامسك على ما ينفعنى

رواه عبدالرزاق والدارقطني والبيهقى فى المعرفة عن طاوس مرسلا

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۔

۲۶۴۵۶.....جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواه مسلم عن ابى هريرة

۲۶۴۵۷.....میں تمہارے لیے والد کی مانند ہوں تمہیں تعلیم دیتا ہوں لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائى وابن ماجه وابن حبان عن ابى هريرة

۲۶۴۵۸ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف رخ کرو۔رواه احمد بن حنبل والبخارى ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابى ايوب

فائدہ:...... اہل مدینہ کے لیے مشرق ومغرب کی طرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ اہل مشرق کے لیے شمالاً جنوباً حکم ہوگا۔

۲۶۴۵۹..... دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے پیشاب وپاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معقل الاسدی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۱۱

۲۶۴۶۰..... مسجد کے سامنے (قبلہ والی طرف) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد فی مراسیلہ عن ابی مجلز مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۵

اکمال

۲۶۴۶۱..... جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یاپاخانہ کرے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والترمذی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۲..... جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ الطبرانی عن سہل بن سعد

۲۶۴۶۳..... جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یاپیشاب کے لیے جائے اپنی شرمگاہ کے ساتھ قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ۔

رواہ مالک والشافعی والطبرانی والبیہقی فی المعرفة عن ابی ایوب

۲۶۴۶۴..... جب تم میں سے کوئی شخص پاخانہ یاپیشاب کے لیے جائے اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور ہرگز قبلہ کی طرف منہ نہ کرے، لعنت والی جگہوں میں بیٹھ کر پیشاب کرنے سے اجتناب کرو یعنی سایہ دار جگہ، پانی اور راستے کا درمیان۔رواہ حرب بن اسماعیل الکرمانی فی مسائلہ والطبری فی تھذیبہ عن سراقة بن مالک وضعف وقال ابوحاتم: انما یروونہ موقوفاً واسندہ عبدالرزاق بآخرہ

۲۶۴۶۵..... جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف منہ مت کرو اور پیٹھ بھی نہ کرو خواہ تمہیں پیشاب کی حاجت ہو یا پاخانے کی، لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن ابی ایوب وقال الترمذی ہو احسن شیء فی الباب واصح

۲۶۴۶۶..... میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ خواہ تمہیں پاخانہ کی حاجت ہو یا پیشاب کی، تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے۔رواہ الشافعی والبیہقی فی المعرفة عن ابی ہریرة

۲۶۴۶۷..... تم میں سے کوئی شخص بھی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔

رواہ احمد بن حنبل والطحاوی وابن حبان والطبرانی عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۸..... تم میں سے کوئی شخص بھی قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے بلکہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔رواہ الخطیب عن عبداللہ بن الحارث الزبیدی

۲۶۴۶۹..... جب تم استنجا کرو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو، عرض کیا: میں کیسے کروں؟ ارشاد فرمایا: دو پتھر استعمال کرو اور ان کے ساتھ تیسرا بھی ملالو۔رواہ ابویعلیٰ عن الحضرمی وضعف

۲۶۴۷۰..... پاخانہ یاپیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ لیکن مشرق ومغرب کی طرف منہ کرو۔

رواہ النسائی والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۱..... اپنی شرمگاہوں سے قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ۔رواہ سمویہ والطبرانی عن ابی ایوب

۲۶۴۷۲..... قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ مت کرو۔رواہ ابویعلیٰ عن اسامة بن زید

۲۶۴۷۳.....جو شخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہیں کرتا اور نہ ہی پیٹھ کرتا ہے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ وحسن

۲۶۴۷۴.....جو شخص پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے پھر اسی اثناء میں اسے یاد آ جاتا ہے اور قبلہ کی عظمت کی خاطر دوسری طرف منہ موڑ لیتا ہے وہ اپنی جگہ سے اٹھنے نہیں پاتا حتیٰ کہ اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔رواہ الطبری فی تھذیبہ عن الحسن مرسلاً وفیہ کذاب

۲۶۴۷۵.....تم میں سے کوئی شخص بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے چونکہ وہ اس جگہ غسل کرے گا یا وضو کرے گا عام طور پر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم والعقیلی عن عبداللہ بن مغفل

کلام:......حدیث کے مراجع میں غسل کا ذکر نہیں۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۶۲ وضعیف النسائی ۲۔

۲۶۴۷۶..... تم میں سے کوئی شخص بھی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو پانی جاری نہ ہو پھر اس سے وضو بھی کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۷۷.....رکے ہوئے پانی میں کوئی شخص پیشاب نہ کرے جسے وہ پیتا بھی ہے۔رواہ الطحاوی وابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۷۸.....رکے ہوئے (جمع شدہ) پانی میں پیشاب مت کرو۔رواہ ابونعیم عن ابن عمر

۲۶۴۷۹.....جو شخص نہر کے کنارے پاخانہ کرے جس سے پانی پیا جاتا ہے اور وضو کیا جاتا ہے اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۰۱۔

سوراخ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۰.....سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ ابو داؤد والحاکم عن عبداللہ بن سرجس

حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۰۰۳

۲۶۴۸۱.....تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں پیشاب نہ کرے۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن عبداللہ ابن سرجس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۳۴ وضعیف النسائی

اکمال

۲۶۴۸۲.....تم میں سے کوئی شخص بھی سوراخ میں پیشاب نہ کرے، اگر تم سونا چاہو تو چراغ گل کر دو چونکہ چوہیا بتی اٹھا لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے، مشکیزوں کو باندھ دو، برتنوں کو ڈھانپ لو اور رات کے وقت دروازوں کو بند کر لو۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ وابن الجارود والحاکم وسعید بن المنصور عن عبدالرحمن بن سرجس

قبر پر پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۳.....قبروں پر پیشاب کرنے سے گریز کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔رواہ الدیلمی عن انس

۲۶۴۸۴.....جس شخص نے قبر پر بیٹھ کر پیشاب یا پاخانہ کیا گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

رواہ الرویانی عن ابی امامۃ وضعیف وابن منیع عن ابی ہریرۃ وضعف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۶۶

راستے اور سایہ دار جگہ میں پیشاب کرنے کا حکم

۲۶۴۸۵.....ایسی دو چیزیں جو موجب لعنت ہیں ان سے بچو یعنی لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنا اور ان کے سائے میں پیشاب کرنا۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۸۶.....جو شخص راستے میں مسلمانوں کو اذیت پہنچائے اس پر لعنت واجب ہو جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی عن حذیفہ بن اسید

۲۶۴۸۷.....ایسی تین جگہوں (میں پیشاب کرنے) سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، آنے جانے کی جگہیں، راستے کا درمیان اور سایہ۔

رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۴۸۸.....ایسی تین جگہوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہیں، سایہ دار جگہ جہاں کوئی سایہ لینے بیٹھتا ہو یا راستے میں یا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۶۴۸۹.....جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو دور جاؤ، تیر تیار رکھو، لعنت والی جگہوں سے بچو تم میں سے کوئی شخص بھی درخت کے نیچے کوئی اترتا ہو اور نہ ہی پانی کے پاس پاخانہ کرے جس سے پیا جاتا ہو چونکہ لوگ تمہارے لیے بددعا کریں گے۔ رواہ عبدالرزاق عن الشعبی مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۔

اکمال

۲۶۴۹۰.....لعنت والی دو چیزوں سے بچو، لوگوں کے راستے میں پیشاب کرنے سے اور لوگوں کے صحنوں میں پیشاب کرنے سے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

۲۶۴۹۱.....جس شخص نے مسلمانوں کے راستوں میں سے کسی راستے پر پاخانہ پھیلایا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس کے فرشتوں کی لعنت ہو اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم عن ابی ہریرۃ

جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

۲۶۴۹۲.....بچی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ام الفضل

۲۶۴۹۳.....بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں جبکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ام کرز

۲۶۴۹۴.....جب کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب ہو اس پر پانی بہا دیا جائے اور جب لڑکی کا پیشاب ہو اسے دھویا جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۲۔

۲۶۴۹۵.....لڑکی کا پیشاب دھولیا جائے جبکہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔

رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی السمح وابو داؤد وابن ماجہ عن علی

۲۶۴۹۶.....لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الترمذی والحاکم عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۷۹۔

اکمال

۲۶۴۹۷...... اسے چھوڑ دے چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اسے مار بھی نہیں۔ رواہ ابن النجار عن عائشة

۲۶۴۹۸...... لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن انس وابویعلیٰ عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۲۶۴۹۹...... بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں۔ رواہ عبدالرزاق عن قابوس بن المخارق

۲۶۵۰۰...... لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جبکہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔ رواہ ابویعلی والطبرانی عن زینت بنت جحش

۲۶۵۰۱...... بچی کا پیشاب دھویا جائے گا جب کہ لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه والطبرانی والحاکم والبیهقی عن ام الفضل لبابة بنت الحارث

حدیث ۲۶۴۹۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۰۲...... تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں پیشاب لگا ہے وہاں چھینٹے مار لو۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلیٰ والطبرانی وابن خزیمة و عبدالرزاق وسعید بن المنصور عن سهل بن حنیف

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم...... از اکمال

۲۶۵۰۳...... جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الدار قطنی وضعفه عن البراء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۹ والطیفة ۲۷

۲۶۵۰۴...... گدھے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ الخطیب عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۴۵ والاسرار المرفوعۃ ۵۸۲

۲۶۵۰۵...... جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ البیهقی وضعفه عن البراء والدارقطنی والبیهقی وضعفاه عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۸ وذخیرۃ الحفاظ ۴۷۵۸۔

تیسری فصل...... ازالہ نجاست کے بیان میں

۲۶۵۰۶...... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے سے کوئی نجاست مسل دے تو مٹی اس کے لیے سامان طہارت ہے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم عن ابی هریرة

۲۶۵۰۷...... جب موزوں سے نجاست مسل دی جائے تو موزے مٹی سے پاک کیے جاسکتے ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة وعائشة

۲۶۵۰۸...... جب گھی میں چوہا پڑ جائے، اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی نکال پھینکو (اور باقی استعمال کر سکتے ہو) اور اگر گھی مائع حالت میں ہو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابی هریرة وعن میمونة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۲۷۔ ۸۲۸ وضعیف الجامع ۷۲۵۔

۲۶۵۰۹...... عذاب قبر پیشاب کے اثر کی وجہ سے بھی ہوتا ہے، لہٰذا جسے پیشاب لگ جائے وہ اسے دھولے، اگر پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے

اسے صاف کرلے۔ رواہ الطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۹۵۔

۲۶۵۱۰ ...... اگر ایک درہم کے بقدر خون (کپڑوں پر یا جسم پر) لگا ہو تو وہ دھویا جائے اور نماز بھی لوٹائی جائے۔ رواہ الخطیب عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۳ واسنی المطالب ۶۷۱۔

۲۶۵۱۱ ...... ایک درہم کے بقدر خون لگنے پر نماز لوٹائی جائے گی۔ رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۹۳ وذخیرۃ الحفاظ ۲۴۳۶

برتن پاک کرنے کا بیان

۲۶۵۱۲ ...... جب کتا برتن سے پانی پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے۔

رواہ ابوداؤد ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۳ ...... تمہارے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا پانی پی جائے اسے سات مرتبہ دھولیا جائے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور بلی بھی اسی کی مانند ہے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۴۹۔

۲۶۵۱۴ ...... جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ النسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ وابن ماجہ عن ابن عمر والبزار عن ابن عباس

۲۶۵۱۵ ...... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن میں جو کچھ ہو وہ گرادے پھر برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مسلم والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۶ ...... جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۷ ...... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور ساتویں بار مٹی سے دھو۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۱۸ ...... جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھو اور ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھو۔ رواہ الدارقطنی عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۳ وضعیف الجامع ۳۳۷

۲۶۵۱۹ ...... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھو۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عبداللہ بن مغفل

۲۶۵۲۰ ...... جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے تو اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

رواہ مالک والبخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۱ ...... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے آخری بار اور پہلی بار مٹی سے دھویا جائے، اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو ایک بار دھویا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۲ ...... مشرکین کی ہنڈیوں میں کھانا مت پکاؤ۔ جب تم ان کے علاوہ اور برتن نہ پاؤ تو انہیں خوب اچھی طرح سے دھولو اور پھر ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۲۳ ...... تمہارے سینے میں شک نہ کھٹکے اس چیز کے بارے میں جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ عن ھلب

۲۶۵۲۴...... جو مٹی کے برتن ہوں ان میں پانی ابالو پھر انھیں دھولو اور جو پیتل کے برتن ہوں تو انھیں دھولو چنانچہ پانی ہر چیز کو پاک کر دیتا ہے۔
رواہ مالک عن عبداللہ بن الحارث

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۲۳۔

۲۶۵۲۵...... راستے کا ایک حصہ دوسرے حصے کو پاک کرتا رہتا ہے۔ رواہ ابن عدی والبیھقی عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۷۔

اکمال

۲۶۵۲۶...... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۲۷...... جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے اور جب بلی برتن میں منہ ڈال دے اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۶۵۲۸...... جب تمہیں ان (برتنوں) کی مجبوری پیش آئے انھیں پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکاؤ یعنی مجوسیوں کے برتنوں میں۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۶۵۲۹...... انھیں دھو کر پاک کرلو اور ان میں کھانا پکاؤ۔ رواہ الترمذی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

:کہ رسول کریم ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۰...... اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو ان میں مت کھاؤ اگر تمہیں ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انھیں دھو کر ان میں کھالو۔
رواہ الترمذی وقال: حسن صحیح عن ابی ثعلبۃ الخشنی

انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کی ایک قوم کی سرزمین میں رہتے ہیں کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۳۱...... جب تم ان (برتنوں) کے علاوہ کوئی چارہ کار پاؤ تو انھیں چھوڑ دو، اگر ان کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو انھیں پانی سے اچھی طرح دھولو اور پھر ان میں کھانا پکاؤ، کھاؤ اور پیو یعنی اہل کتاب کے برتنوں میں۔
رواہ الشافعی فی السنن حرملۃ وابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۲۶۵۳۲...... تمہارے دل میں کوئی چیز شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی قبیصۃ
حدیث ۲۶۵۲۳ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۵۳۳...... ایسی چیز کو مت چھوڑو جس میں تم نصرانیت کی مشابہت پاؤ۔ روہ الطبرانی عن عدی بن حاتم

متفرقات...... از اکمال

۲۶۵۳۴...... اس سے چراغ جلاؤ اور اسے کھاؤ نہیں۔ رواہ الدارقطنی والبیھقی عن ابی سعید

کہ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ چوہا گھی یا تیل میں پڑ جائے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:...... حدیث مذکور بالا سے پتہ چلا کہ اگر کوئی چیز نجس ہو جائے تو اسے کسی دوسرے کام میں استعمال کر لینا چاہے مثلاً اگر کتا دودھ پی لے تو بقیہ دودھ گرانا نہیں چاہیے بلکہ کسی جانور کو پلا دینا چاہیے۔

۲۶۵۳۵...... اگر گھی جما ہوا (ٹھوس) ہو تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو اور باقی کھالو، اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلالو اور

اسے مت کھاؤ۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن میمونة

کہ رسول کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے، اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

رواہ عبد الرازاق واحمد بن حنبل عن ابی هريرة مثله وعبدالرزاق عن ابی سعید

۲۶۵۳۶..... اگر گھی ٹھوس حالت میں ہو تو ہتھیلی کے بقدر چوہے کے اردگرد سے گھی اٹھالو اور بقیہ کھالو۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء بن یسار مرسلاً

۲۶۵۳۷..... اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہے کے آس پاس سے گھی اٹھالو اور جب تیل میں پڑ جائے تو اس سے چراغ جلالو۔

رواہ عبدالرازاق عن ابن المسیب مرسلاً

۲۶۵۳۸..... بلاشبہ مٹی جوتوں کو پاک کر دیتی ہے۔ رواہ البغوی وضعفه عن عائشة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آدمی جوتوں تلے نجاست مسلتا رہتا ہے پھر انھیں پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۳۹..... مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن عائشة رضی الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے جوتوں سے نجاست روندڈالے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۴۰..... اس کے بعد کی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن ام سلمة رضی الله عنها

کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا دامن لمبا ہے اور میں نجاست والی جگہ پر چلتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۱..... اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں کوئی ایسا جانور پڑ جائے جس میں خون نہ ہو اس کا کھانا اور پینا حلال ہے اور اس سے وضو کرنا بھی حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وضعفه والخطیب فی المتفق والمفترق عن سلمان

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۷

۲۶۵۴۲..... تم اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے رگڑلو اور دھو کر اس میں نماز پڑھ لو۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہے اور خون کپڑوں کو لگ جاتا ہے وہ کیا کرے۔ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۴۳..... اسے لکڑی کے ساتھ کرچ لو اور پھر پانی اور بیری کے پتوں سے اسے دھولو۔

رواہ عبدالرازاق واحمد بن حنبل وابو داؤد والنسائی وابن ماجه ابن حبان عن ام قیس بنت محصن

کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں کو لگ جاتا ہے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

باب چہارم..... موجبات غسل اور آداب غسل میں

حمام میں داخل ہونے کے آداب

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول..... موجبات غسل کے بیان میں

۲۶۵۴۴..... جب دو ختنوں کی جگہیں آپس میں مل جاتی ہیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن عائشة عن ابن عمر

۲۶۵۴۵..... پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ مسلم وابوداؤد عن ابی سعید واحمد بن حنبل والنسائی عن ابی ایوب

فائدہ:..... یعنی غسل خروج منی سے واجب ہوتا ہے جبکہ خروج منی سے مراد شرمگاہوں کا آپس میں مل جانا ہے۔ گویا جب مرد کا عضو عورت کی شرم گاہ میں داخل ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ خروج منی ہو یا نہ ہو۔ از مترجم

۲۶۵۴۶..... اگر تم مذی کے آنے پر غسل کرنے لگ جاؤ تو یہ صورت تمہارے اوپر حیض سے بھی زیادہ گراں ہوجائے گی۔

رواہ العسکری وسعید بن المنصور فی الصحابة عن حسان بن عبد الرحمن الضبعی مرسلاً

۲۶۵۴۷..... جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اس نے (جسم پر) تری دیکھی حالانکہ اسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے، اور جب اسے احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے اس پر غسل نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی عن عائشة

۲۶۵۴۸..... جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری غائب ہوجائے تو گویا غسل واجب ہوگیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۵۴۹..... جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر اسے انزال نہ ہو پھر عورت سے اس کے بدن پر جو تری لگی ہے اسے دھوئے اور وضو کرلے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی بن کعب

۲۶۵۵۰..... جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے پھر جماع کی کوشش کرے مرد پر غسل واجب ہوجاتا ہے گو اسے انزال نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم ابوداؤد وابن ماجه عن ابی هریرة

۲۶۵۵۱..... جب آدمی عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ، شرمگاہ کو مس کرلے گویا غسل واجب ہوجاتا ہے۔

رواہ مسلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن عائشة

۲۶۵۵۲..... جب عورت خواب دیکھے پھر اسے انزال ہوجائے اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۳..... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کرجاتی ہے غسل واجب ہوجاتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی عن عائشة والطبرانی عن ابی امامة وعن رافع بن خدیج والشیرازی فی الالقاب عن معاذ

۲۶۵۵۴..... جب عورت خواب میں وہ کچھ پائے جو مرد پاتا ہے تو عورت کو غسل کرنا چاہیے۔ رواہ میمونه عن انس

۲۶۵۵۵..... عورت پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہوجائے جس طرح مرد پر غسل نہیں یہاں تک کہ اسے انزال نہ ہوجائے۔

رواہ ابن ماجه عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۵۶..... تم (عورتوں) میں سے جو کوئی یہ چیز (خواب میں) دیکھے اور پھر اسے انزال ہوجائے اسے غسل کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجه عن انس

۲۶۵۵۷..... فرشتے اس شخص کے پاس نہیں آتے جو جنابت کی حالت میں ہو اور جو خلوق (خوشبو) میں لت پت ہو حتیٰ کہ غسل نہ کرلے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۵۵۸..... مومن نجس نہیں ہوتا۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن ابی هریرة واحمد بن حنبل ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجه عن حذیفة عن ابن مسعود والطبرانی عن ابی موسیٰ

۲۶۵۵۹..... جب تم مذی دیکھو تو عضو مخصوص کو دھو کر وضو کرلو جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہو اور جب تم منی دیکھو غسل کرو۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان عن لی

اکمال

۲۶۵۶۰..... جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہو تو وہ کپڑا بغل کے نیچے سے نکال کر کاندھے پر ڈال لیا جائے۔ رہی یہ بات کہ حائضہ سے جو چیز حلال ہے وہ یہ کہ مافوق الازار نفع اٹھانا ہے البتہ اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۶۵۶۱..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو تجاوز کر جائے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابی ہریرۃ وابن عباس معاً

۲۶۵۶۲..... جب عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان مرد بیٹھ جائے پھر کوشش کرنے لگے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۶۳..... جب شرمگاہ شرمگاہ کو چھو لیتی ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۲۔

۲۶۵۶۴..... جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور عضو تناسل کی سپاری چھپ جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۶۵۶۵..... پانی، پانی سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی ایوب والبغوی عن عبان الانصاری

۲۶۵۶۶..... غسل چار چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جنابت سے، سینگی لگوانے سے، میت کو غسل دینے سے اور جمعہ کا غسل۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عائشۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حدیۃ المرتاب ۲۳۷ ضعاف الدارقطنی ۸۰

۲۶۵۶۷..... چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت سے، جمعہ کے دن، غسل میت سے اور سینگی لگوانے سے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن خزیمۃ عن ابن الزبیر عن عائشۃ

۲۶۵۶۸..... جب کوئی شخص جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید

فائدہ:..... یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور یہ حکم معمول رہا کہ جب عضو تناسل کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے خواہ انزال ہو یا نہیں غسل ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۶۹..... عورت پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے جیسا کہ مرد پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو جائے۔ (رواہ ابن ماجہ عن خولۃ بنت حکیم) انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۰..... جب تم میں سے کسی شخص کو خروج منی نہ ہو یا انزال نہ ہوا سے وضو ہی کافی ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن رجل عن الصحابۃ لیس فی الاکسال الاالطہور وابن ابی شیبۃ والدیلمی عن ابی وہو صحیح

۲۶۵۷۱..... جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے پھر اس کے عضو مخصوص سے کچھ تری ظاہر ہو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

رواہ الطبرانی عن الحکم عن عمیر الشمالی

عورت کے غسل کرنے کا بیان.....از اکمال

۲۶۵۷۲..... جب عورت کو انزال ہو جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ النسائی عن انس

کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو احتلام ہو جائے، اس کا کیا حکم ہے اس پر یہ حدیث آپ نے ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۳..... جب تم پانی (منی) دیکھو غسل کرو۔ رواہ النسائی عن خولة بنت الحکیم وابن ماجه عن زینب بنت ام سلمة رضی اللہ عنها والطبرانی فی الاوسط عن سهلة بنت سهل وعن ابی هریرة

۲۶۵۷۴..... جب عورت زردی مائل پانی (منی دیکھے) تو غسل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! عورت کو احتلام ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۵..... اگر عورت کو ایسی صورت پیش آ جائے جیسی مرد کو پیش آ جاتی ہے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ مسلم عن انس

کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۵۷۶..... جب عورت کو زردی مائل پانی نکلے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۶۵۷۷..... جب تم تری پاؤ اے بسرہ! غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

کہ ایک عورت جسے بسرہ کہا جاتا تھا آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر رہا ہے: آپ نے اس پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۵۷۸ جب عورت کو انزال ہو جس طرح مرد کو انزال ہوتا ہے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے اگر عورت کو انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ رواہ البیهقی عن انس

۲۶۵۷۹..... عورت پر کچھ نہیں جس طرح کہ مرد کو جب انزال نہ ہو اس پر غسل نہیں حتی کہ اسے انزال نہ ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن خولة بنت حکیم

۲۶۵۸۰..... جب عورت حیض کی وجہ سے غسل کرے وہ اپنے بال کھول لے اور انھیں خطمی اور اشنان سے دھوئے اور جب غسل جنابت کرے اپنے سر پر پانی بہالے اور بال نچوڑ لے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی والبیهقی وسعید بن المنصور والخطیب فی التلخیص عن انس

۲۶۵۸۱..... حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔
رواہ سعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۲ حائضہ اور جنبیہ عورت پر کوئی ضرر نہیں کہ وہ اپنے بال نہ کھولے جب پانی اس کے سر کی ہڈی تک پہنچ جائے۔
رواہ الخطابی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۶۵۸۳..... نہیں بس تمہیں اتنا ہی کافی ہے کہ تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لو اور پھر اپنے اوپر پانی بہالو اور پاک ہو جاؤ۔
رواہ مسلم عن ام سلمة رضی اللہ عنها

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے سر کی بہت زیادہ مینڈھیاں ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

فائدہ:..... اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حال پر محمول کیا جائے گا ورنہ دوسری احادیث میں یہ حکم ہے کہ جب عورت کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں۔

۲۶۵۸۴..... بس تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لو پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہاؤ یوں تم پاک ہو جاؤ گی۔
رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی

آداب غسل

۲۶۵۸۵......جس شخص نے جنابت کا غسل کرتے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا اور ایسا کیا جائے گا۔
رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۔

۲۶۵۸۶......تم میں سے کوئی شخص بھی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

۲۶۵۸۷......رہی بات مرد کی سو وہ اپنے سر پر پانی ڈالے اور سے دھولے حتیٰ کہ بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے رہی بات عورت کی اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ مینڈھیاں نہ کھولے اسے چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دے۔رواہ ابو داؤد عن ثوبان

۲۶۵۸۸......تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال دو پھر تم اپنے بقیہ جسم پر پانی بہالو اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔
رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۶۵۸۹......رہی بات میری، سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

۲۶۵۹۰......رہی بات میری سو میں اپنے چلو سے تین مرتبہ پانی لیتا ہوں اور اپنے سر پر بہا لیتا ہوں پھر اپنے بقیہ جسم پر پانی ڈال لیتا ہوں۔
رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی والبخاری ومسلم وابن ماجہ عن جبیر بن مطعم

۲۶۵۹۱......اللہ تعالیٰ تمہیں ننگا ہونے سے منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حیاء کرو جو تم سے سوائے تین حالتوں کے جدا نہیں ہوتے۔ یہ ہیں: قضائے حاجت کے وقت، جنابت کے وقت اور غسل کرتے وقت جب تم میں سے کوئی شخص کھلی فضا میں غسل کرنا چاہے اسے کسی کپڑے سے ستر کر لینا چاہیے یا دیوار یا اونٹ کی اوٹ میں غسل کرنا چاہیے۔رواہ البزار عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۲ والضعیفۃ ۲۲۲۳۔

۲۶۵۹۲...... جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر، جب تم اپنے کپڑے اتار دو وہ (ستر) بسم اللہ پڑھنا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۵۹۳......تم میں سے کوئی شخص بھی بیابان جگہ میں غسل کرے اور نہ ہی ایسی جگہ غسل کرے جو بلند سطح ہو جہاں وہ چھپ نہ سکتا ہو، چونکہ اگر وہ نہیں دیکھ سکتا اسے تو دیکھا جا رہا ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۵ وضعیف الجامع ۶۳۵۶

۲۶۵۹۴......بھلا کونسا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے۔رواہ الحاکم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۶۱۱۰

۲۶۵۹۵......ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھوؤ اور جلد کو اچھی طرح صاف کرو۔

رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۳۶ وضعیف ابن ماجہ ۱۳۲

۲۶۵۹۶...... غسل ایک صاع پانی سے کیا جائے اور وضو ایک مد سے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰۱۔

اکمال

۲۶۵۹۷......رہی بات میری سو میں وضو کرتا ہوں جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ پھر میں تین مرتبہ چلو بھرتا ہوں اور سر پر ڈال لیتا ہوں اور پھر غسل کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے بعد میں اپنے بقیہ جسم پر پانی بہاتا ہوں۔ رواہ الطبرانی عن جبیر بن مطعم
جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۵۹۸...... اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، رہی بات میری سو میں ایسا ایسا کر کے غسل کرتا ہوں اور وضو کرتا ہوں جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہوں۔ شرمگاہ دھوتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے غسل کا ذکر کیا، رہی بات پانی کی سو وہ پانی کے بعد ہوتا ہے اور یہ تو مذی ہے۔ ہر نر کو مذی آتی ہے مذی آنے پر میں شرمگاہ دھو لیتا ہوں اور وضو کرتا ہوں۔ رہی بات مسجد میں نماز پڑھنے کی اور گھر میں نماز پڑھنے کی سو تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے تاہم مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے ہاں البتہ اگر فرض نماز ہو تو (وہ ہر حال میں مسجد میں پڑھی جائے گی) حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کی بات رہی سو میں تو اس کے ساتھ کھانا کھا لیتا ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل وابن خزیمة والبیهقی وسعید بن المنصور عن حزام بن حکیم عن عبداللہ بن سعدالانصاری وروی بعضه ابوداؤد والترمذی وابن ماجه

۲۶۵۹۹......جس شخص نے غسل جنابت کے وقت بال برابر جگہ بھی خشک چھوڑ دی اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا کیا جائے گا۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجه وابن جریر عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۴ ۵ وضعیف الجامع ۵۵۱۴۔

۲۶۶۰۰......ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔

رواہ ابن جریر عن طلحة بن نافع عن ابی ایوب الانصاری مرفوعاً وابن جریر عن ابی الدرداء وعن حذیفة موقوفاً علیهما

۲۶۶۰۱......ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو پانی میں اچھی طرح تر کرلو اور جلد صاف کرو۔

رواہ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً وابن جریر عن الحسن عن ابی هریرة موقوفاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۰۸۔

۲۶۶۰۲......اے عائشہ! ہر بال پر جنابت ہوتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن عائشة

۲۶۶۰۳...... بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرو جلد کو اچھی طرح صاف کرو جو لوگ اچھی طرح غسل نہیں کرتے ان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پانی پہنچے اور وہ پتے نہ اگائے اور اس کی جڑیں بھی سیراب نہ ہوں اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح سے غسل کرو چونکہ یہ اس امانت کی وجہ سے ہے جس کا بار تم نے اٹھا رکھا ہے اور ان پوشیدہ رازوں کی وجہ سے ہے جو تمہیں سپرد کئے گئے ہیں۔

رواہ الطبرانی عن میمونة بنت سعد

۲۶۶۰۴......بھلا کونسا وضو غسل سے افضل ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عمر
نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد وضو کرنے کا سوال کیا گیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۱۰۔

۲۶۶۰۵......بلاشبہ اللہ تعالیٰ حیادار ہے علیم ہے ستر رکھنے والا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے تو اسے چاہیے کہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابن عساکر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۲۶۶۰۶......اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور حیاء کو پسند فرماتا ہے ستر رکھنے والا ہے اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے

چھپ کر غسل کرنا چاہیے۔رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۶۶۰۷......اے لوگو!تمہارا رب حیادار اور کریم ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن منبہ

۲۶۶۰۸......بغیر ازار کے پانی میں مت داخل ہو چونکہ پانی کی دو آنکھیں ہیں۔رواہ الدیلمی عن جابر

۲۶۶۰۹......حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونا چاہتے اس وقت تک کپڑے نہیں اتارتے تھے جب تک اپنے آپ کو پانی میں چھپا نہ لیتے تھے۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۶۶۱۰......میں تمہیں اپنے رب تعالیٰ سے حیاء کرتے نہیں دیکھ رہا اپنی مزدوری لو (اور چلتے بنو) ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج

ابن جریج کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا ایک مزدور فضا میں کھلی جگہ غسل کر رہا ہے۔اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۱۱......مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے اور نہ ہی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے کوئی آدمی بھی غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کرے اور ہر دن کنگھی بھی نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن رجل من الصحابة

۲۶۶۱۲......غسل جنابت کے لیے چھ مد پانی کافی ہے۔رواہ البزار عن ابی ھریرة وضعف

۲۶۶۱۳......جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے چاہیے کہ ہر عضو کو تین مرتبہ دھوئے۔رواہ الدیلمی عن ام ھانی

۲۶۶۱۴......فرشتے کافر کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی جنبی کے پاس حتیٰ کہ غسل کرے یا وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے غسل کیا جاتا ہے اور فرشتے اس شخص کے پاس بھی حاضر نہیں ہوتے جو مہندی وغیرہ سے اپنے آپ کو لت پت کرے۔

رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن عمار بن یاسر

فصل دوم......حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۶۶۱۵......اس گھر سے ڈرو جسے حمام کہا جاتا ہے جو بھی حمام میں داخل ہو اسے ستر کر لینا چاہیے۔

رواہ الطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۲۶۶۱۶......حمام پر تف ہے، وہ پردہ ہے ستر نہیں، پانی ہے جو پاک نہیں، کسی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر رومال کے حمام میں داخل ہو مسلمانوں کو حکم دو کہ اپنی عورتوں کو فتنے میں نہ ڈالیں، مردوں کو عورتوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے عورتوں کو تعلیم دو اور انھیں تسبیح کرنے کا حکم دو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۲ والمغیر ۳۲۔

۲۶۶۱۷......حمام بہت برا گھر ہے اس میں آوازیں بلند کی جاتی ہیں اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۳۲۹ وکشف الخفاء ۹۲۳، ۱۸۱۸

۲۶۶۱۸......حمام بہت برا گھر ہے چنانچہ یہ ایسا گھر ہے جس میں ستر نہیں ہوتا اور ایسا پانی ہے جو پاک نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی عن عائشة

۲۶۶۱۹......میں اپنی امت کے مردوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ حمام میں بغیر ازار کے داخل نہ ہوں۔اور میں اپنی امت کی عورتوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ حمام میں داخل نہ ہوں۔رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۳۵

۲۶۶۲۰.....عجمیوں کی سرزمین تم فتح کرلوگے، تم ان میں ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے داخل نہ ہوں، عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے روکو ہاں البتہ کوئی مریضہ ہو یا نفاس والی ہو۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۸۲۰ وضعیف الجامع ۲۰۶۶

۲۶۶۲۱.....جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ النسائی عن جابر

۲۶۶۲۲.....حمام میں داخل ہونا ہے میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

۲۶۶۲۳.....حمام سب سے برا گھر ہے۔ اس میں شور وغل ہوتا ہے اور بے پردگیوں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جو شخص حمام میں داخل ہو بغیر ستر کے داخل نہ ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۲۴.....جوشخص حمام میں بغیر ازار (شلوار) کے داخل ہوتا ہے وہ جگہ اس پر لعنت کرتی ہے۔ رواہ الشیرازی عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۷۵

۲۶۶۲۵.....جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر ازار (شلوار) کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا گیا ہو۔ رواہ الترمذی والحاکم عن جابر

۲۶۶۲۶.....سوائے اپنی بیوی اور باندی کے بے پردگی کی حفاظت کرو عرض کیا گیا: اگر لوگ ایک دوسرے کے رشتہ دار ہوں (اور وہ کسی جگہ جمع ہوں) فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ بے پردہ کو کوئی نہ دیکھے تو ایسا ضرور کرو، عرض کیا گیا: جب ہم میں سے کوئی تنہائی میں ہو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ والحاکم و البیہقی فی السنن عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۶۶۲۷.....بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور ستر رکھنے والا ہے حیا اور ستر کو پسند کرتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے اسے ستر کرنا چاہیے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والنسائی عن یعلیٰ بن امیہ

۲۶۶۲۸.....ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے ہماری بے پردگیاں دیکھی جائیں۔ رواہ الحاکم عن جبار بن صخر

۲۶۶۲۹.....مجھے ننگے ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۶۳۰.....مجھے ننگا ہو کر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۶۳۱.....بغیر ازار کے پانی میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۹۶ وضعیف الجامع ۶۰۱۰

۲۶۶۳۲.....ننگا ہونے سے بچو چونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہونے پاتے سوائے قضائے حاجت اور ہمبستری کے وقت کے۔ لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۲۹ وضعیف الجامع ۲۱۹۴

۲۶۶۳۳.....سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والا جس کے لیے نورہ بنایا گیا وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں چنانچہ جب سلیمان جب حمام میں داخل ہوئے اور اس کی حرارت پائی تو بولے: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ۔

رواہ العقیلی والطبرانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن ابی موسیٰ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۷ وضعیف الجامع ۲۱۴۶۔

اکمال

۲۶۶۳۴..... جب آخری زمانہ ہوگا اور میری امت کے مردوں پر بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا حرام ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ وہ ننگے لوگوں کے پاس داخل ہوں گے اور ان پر ننگے لوگ داخل ہوں گے، خبردار! اللہ تعالیٰ دیکھنے والے اور جس کی طرف دیکھا جائے ان پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن الزھری مرسلاً

۲۶۶۳۵..... عنقریب تم عجمیوں پر فتحمند ہو جاؤ گے تم ایسے گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے بغیر تہبند کے کوئی آدمی ان میں داخل نہ ہو اور کوئی عورت بھی ان میں داخل نہ ہو البتہ مریضہ اور نفاس والی داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی عن ابن عمرو

۲۶۶۳۶..... عنقریب تم آفاق ارض کو فتح کرو گے ان میں ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جاتا ہے میری امت پر ان میں داخل ہونا حرام ہے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حمام سستی، لاغری کو دور کرتا ہے اور میل کو ختم کرتا ہے فرمایا: حمام میں داخل ہونا میری امت کے مردوں کے لیے حلال ہے بشرطیکہ تہبند میں ہوں جب کہ میری امت کی عورتوں پر حرام ہے۔ رواہ الطبرانی عن المقدام

۲۶۶۳۷..... عنقریب بہت سارے حمام وجود میں آئیں گے، ان حماموں میں عورتوں کے لیے کوئی بھلائی نہیں اگر چہ تہبند چادر اور اوڑھنی لے کر ہی کیوں نہ داخل ہوں جو عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اوڑھنی سر سے نیچے اتار لیتی ہے اس کے اور اس کے رب کے درمیان ستر کھل جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۶۶۳۸..... عنقریب تم سرزمین شام فتح کرلو گے وہاں تم ایسے گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا وہ میری امت کے مردوں پر بغیر ازار کے حرام ہیں میری امت کی عوروں پر بھی حرام ہیں ہاں البتہ جو نفاس والی ہو یا بیمار ہو۔

رواہ ابن عدی والخطیب فی المتفق وابوالقاسم النجار فی کتاب الحمام وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۰۳ والمتناھیۃ ۵۶۲۔

۲۶۶۳۹..... تم میں سے جو حمام میں جائے تو پردے کا اہتمام کرے۔ ابن ابی شیبہ عن طاؤس مرسلاً

۲۶۶۴۰..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوں وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو۔

رواہ الخطیب عن انس وابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبة عن ابن عمر

۲۶۶۴۱..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لیے جلدی آئے جو شخص لہو ولعب میں یا تجارت میں مشغول ہو کر جمعہ سے بے نیاز ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۲۶۶۴۲..... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا جام گھمایا جاتا ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو عوت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبیھقی عن عمر

۲۶۶۴۳..... شام میں ایک گھر ہے جس میں بغیر تہبند کے داخل ہونا مومنین کے لیے حلال ہے اور مومن عورتوں کے لیے اس میں داخل ہونا کسی طرح حلال نہیں۔ رواہ الدیلمی عن عائشة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۵۶۴۔

۲۶۶۴۴..... بہت اچھا گھر ہے وہ حمام جس میں مسلمان شخص داخل ہو چونکہ جب وہ اس میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے گا اور

اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے پناہ مانگے گا بہت برا گھر ہے وہ گھر جو دلہن والا ہو چونکہ وہ اس میں داخل ہوگا اسے دنیا کی ترغیب دی جائے گی اور آخرت بھلا دی جائے گی۔ رواہ الحکیم وابن اسنی فی عمل یوم ولیلة وابن عساکر عن ابی ہریرة

۲۶۶۴۵...... حمام بہت برا گھر ہے جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ستر کھول دیئے جاتے ہیں عرض کیا گیا: حمام سے مریض کا علاج ہوتا ہے اور میل دور ہوتی ہے؟ فرمایا: جو بھی حمام میں داخل ہو وہ ستر کا اہتمام کر کے داخل ہو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جنة المرتاب ۲۲۹۔۲۲۸ وضعیف الجامع ۳۳۸۹۔

۲۶۶۴۶...... عورت حمام میں رومال کے ساتھ یا بغیر رومال کے کسی طرح بھی داخل نہ ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرة

۲۶۶۴۷...... سب سے پہلے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے لیے حمام بنائے گئے۔ رواہ البخاری فی تاریخه والعقیلی عن ابی موسی

باب پنجم...... پانی، تیمّم، موزوں پر مسح کرنا

حیض، استحاضہ، نفاس اور دباغت کے بیان میں

اس میں پانچ فصلیں ہیں:

فصل اول...... پانی کے بیان میں

۲۶۶۴۸...... پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۵۶۶۸۔

۲۶۶۴۹...... پانی پاک ہے البتہ اگر پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔ رواہ الدارقطنی عن ثوبان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۹۔

۲۶۶۵۰...... سمندر کا پانی پاک ہے۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۵۱...... یقیناً پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی سعید

۲۶۶۵۲...... یقیناً پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی البتہ جس پانی کی بو اور ذائقے پر کسی چیز کا غلبہ ہو جائے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

۲۶۶۵۳...... بلاشبہ پانی جنابت والا نہیں ہوتا۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجه وابن حبان والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابن عباس

۲۶۶۵۴...... پانی پر جنابت نہیں ہے۔ رواہ الطبرانی عن میمونة

۲۶۶۵۵...... پانی پر جنابت نہیں، زمین پر جنابت نہیں کپڑے پر جنابت نہیں۔ رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۸۱ وضعیف الجامع ۴۸۹۳۔

۲۶۶۵۶...... سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ہریرة

۲۶۶۵۷...... جس شخص کو سمندر بھی پاک نہ کرے اسے اللہ پاک نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۴۴۔

۲۶۶۵۸...... جب پانی دو مٹکوں تک پہنچ جائے وہ گندگی کا حامل نہیں ہوتا۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الثلاثة وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الحدیث ۲۶ والتنکیت والافادۃ ۶۵

۲۶۶۵۹......جب پانی دومٹکوں تک پہنچ جائے پھر اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمر

۲۶۶۶۰......جب پانی دومٹکوں تک یا اس سے زیادہ ہو تو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ الدارقطنی عن ابی هریرة

۲۶۶۶۱......جب پانی چالیس مٹکوں تک پہنچ جائے پھر اس میں گندگی کی گنجائش نہیں رہتی۔ رواہ بن عدی و العقیلی والدارقطنی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳۳ واللآلی ۲۲

۲۶۶۶۲......جب پانی دومٹکے ہو پھر وہ نجس نہیں ہوتا۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن عمر

۲۶۶۶۳......سمندر کے پانی سے غسل کرو اور اس سے وضو بھی کرو چونکہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ البخاری فی التاریخ والحاکم والبیهقی فی المعرفة عن ابی هریرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۷۶

۲۶۶۶۴......پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن ماجه عن جابر واحمد بن حنبل والنسائی عن ابن عباس

۲۶۶۶۵......پانی پر جنابت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی چیز اسے نجس کرتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن میمونة

۲۶۶۶۶......پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی سعید والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۶۷......سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة وابن حبان والحاکم عن ابی هریرة واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن حبان عن جابر وابن ماجه عن ابن الفراسی

اکمال

۲۶۶۶۸......جب پانی دو یا تین مٹکے ہو اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

رواہ الشافعی فی القدیم واحمد بن حنبل والحاکم والبیهقی فی المعرفة عن ابن عمر

۲۶۶۶۹......جب پانی دو مٹکے ہو وہ نجس نہیں ہوتا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر بلاغاً

۲۶۶۷۰......پانی نجس نہیں ہوتا البتہ وہ پانی جس کی بو اور ذائقہ بدل جائے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی امامة وعبدالرزاق عن عامر بن سعد مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳ وذخیرۃ الحفاظ ۶۳۹۴۔

۲۶۶۷۱......پانی پیو اور پلاؤ چونکہ پانی حلال ہے حرام نہیں۔ رواہ مسدد عن شیخ بلاغاً

۲۶۶۷۲......سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن انس وعن سلمان بن موسیٰ مرسلاً وعن یحییٰ بن کثیر بلاغاً

فائدہ:......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شبہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی مچھلیاں سمندر میں مرتی ہیں انکے گوشت اور اوجڑی پانی میں شامل ہوجاتے ہیں لہٰذا ہوسکتا ہے پانی پاک نہ ہو یہ شبہ دور کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اسے مزید پختہ کرنے کے لیے فرمایا سمندر کا مردہ حلال ہے یعنی سمندر میں مری ہوئی مچھلی حلال ہے لیکن اس میں عموم نہیں چونکہ "طافی" یعنی وہ مچھلی جو طبعی موت مرجائے اور پھر پانی میں الٹی تیرنے لگے وہ حلال نہیں فتامل از مترجم۔

۲۶۶۷۳......کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وضعفه وابن ماجه والبیهقی فی السنن عن ابی مسعود

کہ نبی کریم ﷺ نے جنات والی رات پوچھا تمہارے برتن میں کیا ہے؟ عرض کیا: نبیذ ہے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۷۴......جو شخص مطلق پانی نہ پائے نبیذ اس کے لیے وضو کا پانی ہے۔رواہ الدارقطنی عن ابن عباس وقال وھم والمحفوظ وقفہ علی عکرمۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۳۱۵

۲۶۶۷۵......طہارت اور اللہ کی برکت کی طرف آؤ۔رواہ النسائی عن ابن مسعود

۲۶۶۷۶......اس وضو کی طرف آؤ جو آسمان سے برکت والا نازل ہوا ہے۔رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عنہ

فرع جانور کے جھوٹے کے بیان میں

۲۶۶۷۷......بلی نجس نہیں ہے چونکہ بلی ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ مالک واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعہ وابن حبان والحاکم عن ابی قتادۃ وابوداؤد و البیھقی عن عائشۃ

۲۶۶۷۸......بلی درندہ ہے۔رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵۸۵ واللطیفہ ۳۲۔

۲۶۶۷۹......بلی گھر میں پائے جانے والوں میں سے ایک فرد ہے اور وہ ان چیزوں میں سے ہے جو تمہارے اوپر چکر لگاتی رہتی ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی قتادۃ

۲۶۶۸۰......بلی نے اپنے پیٹ میں جو بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارا حصہ ہے اور پاک ہے۔رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۹۔

۲۶۶۸۱......بلی نے جو اپنے پیٹ میں بھر لیا وہ اس کا حصہ ہے جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پینے کا سامان ہے اور پاک ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن جریج بلاغاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۸۸۔

اکمال

۲۶۶۸۲......اے حوض کے مالک! اس حوض کے بارے میں خبر مت دو یہ محض تکلف ہوگا درندوں نے جو لے لیا وہ ان کا حصہ تھا اور جو باقی رہا وہ ہمارے پینے کی چیز ہے اور پاک ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۶۶۸۳......بلی نجس نہیں ہے چونکہ یہ گھر کا سامان ہے۔رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ

۲۶۶۸۴......بلی چکر لگانے والی چیزوں میں سے ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی قتادۃ

۲۶۶۸۵......بلی درندہ ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ھریرۃ وفیہ عیسیٰ بن المسیب ضعیف

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۵۳۳۔

۲۶۶۸۶......اے انس! بلی گھر کا سامان ہے وہ کسی چیز کو گندی نہیں کرتی اگرچہ اس میں منہ مار جائے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس

۲۶۶۸۷......بلی کی وجہ سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جس طرح کتے کی وجہ سے دھویا جاتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللطیفہ ۳۳۔

فصل دوم......تیمّم کے بیان میں

۲۶۶۸۸...... تیمم کی دوضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔رواہ الطبرانی والحاکم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۳ و ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۰۹

فائدہ:...... یعنی پاکیزہ مٹی پر دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر ضرب لگائی جائے اور پورے چہرے پر مسح کرلیا جائے دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک ہاتھوں پر مسح کرلیا جائے۔

۲۶۶۸۹...... پاک مٹی پاک کرنے والی ہے جب تک تم پانی نہ پاؤ اگر چہ اس میں دس سال ہی کیوں نہ گزر جائیں جب تم پانی پاؤ اسے اپنی جلد پر مل لو یعنی وضو کرلو۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی عن ابی ذر

۲۶۶۹۰...... مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگر چہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے اپنی جلد پر پانی پھیر لینا چاہیے یہی اس کے لیے بہتر ہے۔رواہ البزار عن ابی ہریرۃ

۲۶۶۹۱...... تمہیں مٹی سے تیمم کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عمران بن حصین

۲۶۶۹۲...... تیمم: ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لیے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد بن حنبل عن عمار بن یاسر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۵۱۸۔

۲۶۶۹۳...... پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس سال تک پانی نہ پائے جب پانی پالے اپنا بدن دھولے چونکہ یہی اس کے لیے بہتر ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی ذر

۲۶۶۹۴...... تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگاؤ اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔

رواہ ابو داؤد عن عمار

۲۶۶۹۵...... جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی شخص کو زخم لگ جائے یا پھوڑا نکل آئے پھر اسے جنابت لاحق ہو جائے اسے خوف ہوا کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا اسے تیمم کرلینا چاہیے۔رواہ الحاکم والبیھقی عن ابن عباس

۲۶۶۹۶...... لوگوں نے اسے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے کیا عاجز کی بیماری کی شفا سوال کرنے میں ہیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن ابن عباس

۲۶۶۹۷...... لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے جب انہیں علم نہیں تھا انھوں نے سوال کیوں نہیں کیا یقیناً عاجز کی بیماری کی شفاء سوال کرنے میں ہے جبکہ اسے تیمم کرنا کافی تھا یا اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کرلیتا اور بقیہ بدن دھو لیتا۔رواہ ابو داؤد عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۷۴۔

اکمال

۲۶۶۹۸...... تمہیں مٹی سے تیمم کرلینا چاہیے۔رواہ عبد الرزاق عن ابی ہریرۃ

ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں چار یا پانچ ماہ سے ریتیلے علاقہ میں رہ رہا ہوں (جہاں پانی بہت کم یاب ہے) جبکہ ہمارے درمیان نفاس والی عورت حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں آپ ہمیں ایسی حالت میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۶۹۹...... تمہیں مٹی سے تیمم کرلینا چاہیے بلاشبہ وہ تمہیں کافی ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم والترمذی عن عمران بن حصین

کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو جاتی ہے جبکہ پانی دستیاب نہیں ہوتا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۰۔۔۔۔انصاری نے درستی کا مظاہرہ کیا (رواہ عبدالرزاق عن مجاہد مجاہد کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور ایک انصاری کو مسلمانوں کا پہرہ دینے کے لیے روانہ کیا چنانچہ دونوں حضرات کو جنابت لاحق ہوگئی، بوقت سحر کی شدید سردی کی وجہ سے انھیں غسل کرنے کی جسارت نہ ہوئی تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لیے جبکہ انصاری نے تیمم کر لیا۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۰۱۔۔۔۔اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے رہو اگرچہ تم دس سال تک پانی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ رواہ الرافعی عن ابی ذر

۲۶۷۰۲۔۔۔۔پاک مٹی مسلمان کے لیے سامان وضو ہے اگرچہ دس سال تک تیمم کرتا رہے۔ جب پانی پائے اپنا بدن دھولے۔

رواہ ابن حبان عن ابی ذر

۲۶۷۰۳۔۔۔۔پاک مٹی سامان طہارت ہے جب تک پانی نہ پایا جائے اگرچہ دس سال تک پانی نہ پائے جب تم پانی پاؤ اپنا بدن دھولو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی الدرداء

فصل سوم۔۔۔۔۔موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۷۰۴۔۔۔۔موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ احمد بن حنبل عن بلال

کلام:۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷ وضعیف الجامع ۱۱۷۰

۲۶۷۰۵۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں موزوں میں ڈالے درآں حالیکہ دونوں پاؤں پاک ہوں اگر وہ مسافر ہو تو تین روز تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ

۲۶۷۰۶۔۔۔۔جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہنے انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھے پھر ان پر مسح کرے پھر اگر چاہے تو نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی وجہ سے اتار دے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابی ہریرۃ

۲۶۷۰۷۔۔۔۔موزوں پر تین دن تک مسح کرو۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۷۰۸۔۔۔۔مسافر موزوں پر تین دن تین رات مسح کرے جبکہ مقیم ایک دن ایک رات مسح کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن علی واحمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان عن خزیمۃ بن ثابت، احمد بن حنبل والبخاری فی تاریخہ عن عوف بن مالک والطبرانی عن اسامۃ بن شریک والبراء بن عازب وجریر البجلی وصفوان بن عسال والمغیرۃ بن شعبۃ ویعلیٰ بن مرۃ وابی بکرۃ الطبرانی فی الاوسط عن انس وابن عمر، والبخاری فی تاریخہ عن عمر والدارقطنی فی الافراد عن بلال: البزار عن ابی ہریرۃ وابونعیم فی المعرفۃ عن مالک بن سعد وابی مریم الباوردی عن خالد بن عرفطۃ ابن عساکر عن یسار ابو بکر النیسابوری عن عمرو بن امیۃ الضمری

اکمال

۲۶۷۰۹۔۔۔۔موزوں اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن بلال

فائدہ:۔۔۔۔۔موق بھی چمڑے بنے ہوتے ہیں جو موزوں کی حفاظت کے لیے موزوں پر پہنے جاتے ہیں۔

۲۶۷۱۰۔۔۔۔موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح کرو۔ رواہ عبدالرزاق احمد بن حنبل والطبرانی عن بلال

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۴۷ وضعیف الجامع ۱۲۷۰

۲۶۷۱۱..... اوڑھنی پر اور موقین پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور عن بلال

۲۶۷۱۲..... عنقریب تم کثرت سے موزے استعمال کروگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں ان پر مسح کرنا چاہیے۔ رواہ الطبرانی عن معقل بن یسار

۲۶۷۱۳..... سنت یوں نہیں ہے ہمیں تو موزوں پر یوں مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے موزے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۱۴..... مسافر کے لیے مسح کی حد تین دن ہیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۷۱۵..... موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن علی الخطیب عن خزیمۃ بن ثابت الطبرانی عن ابن عباس الطبرانی عن ابن عمر ابونعیم عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۷۱۶..... مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات نیند، پیشاب اور پاخانے کی وجہ سے انھیں نہ اتارو البتہ جنابت کی وجہ سے اتاردو۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۶۷۱۷..... مسافر تین دن تک موزوں پر مسح کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔ رواہ البیہقی فی المعرفۃ عن خزیمۃ بن ثابت

۲۶۷۱۸..... مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں، مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے موزوں پر مسح کرے جب دونوں پاؤں پاک حالت میں موزوں میں داخل کرے۔ رواہ الطبرانی عن خزیمۃ بن ثابت

فصل چہارم..... حیض، استحاضہ اور نفاس کے بیان

حیض

۲۶۷۱۹..... حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۴۱ وضعاف الدارقطنی ۱۵۰

۲۶۷۲۰..... جنبی اور حائضہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۳۱ والکشف الالٰہی ۱۱۳۵۔

۲۶۷۲۱..... روئی (وغیرہ) میں خوشبو لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

فائدہ:...... حائضہ عورت کے لیے ارشاد ہے کہ روئی وغیرہ میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھ لے تاکہ حیض کی بدبو جاتی رہے۔ حیض سے غسل کرنے کے بعد خوشبو رکھے تاکہ اس کا مفاد حاصل ہو۔

۲۶۷۲۲..... مجھے جبرئیل امین نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماں حواء کو پیغام بھیجا جب انھیں حیض کا خون آیا، انھوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے خون آیا ہے میں اسے نہیں پہچانتی، رب تعالیٰ نے جواب دیا: میں ضرور تمہارا اور تمہاری اولاد کا خون جاری کروں گا اور اسے تمہارے لیے کفارہ اور باعث طہارت بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن عمر

۲۶۷۲۳..... جب تم عورتوں میں سے کسی عورت کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے وہ اسے کھرچ لے پھر اسے پانی سے رگڑ کر دھولے اور ان میں نماز پڑھ لے۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد عن اسماء بنت ابی بکر

۲۶۷۲۴..... تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ مسلم واصحاب السنن الثلاثۃ عن عائشۃ ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ

اکمال

۲۶۷۲۵..... لڑکی کا حیض نہیں اور اس ثیب خاتون کا حیض بھی نہیں جو حیض ہونے سے مایوس ہو چکی ہو تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ۔

رواہ الدارقطنی عن ابی امامة

۲۶۷۲۶..... عورتوں کو (ایام حیض میں) گھروں میں جمع رکھوان کے ساتھ بجز ہمبستری کے سب کچھ کر سکتے ہو۔ رواہ ابوداؤد عن انس

۲۶۷۲۷..... حائضہ عورت کے مختلف مواقع ہیں، حیض کے خون کی ایسی بدبو ہوتی ہے جو کسی اور چیز کی نہیں ہوتی جب حیض کی مدت ختم ہو جائے اس وقت تم غسل کرلو اور حیض کا خون دھولو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

استحاضہ کا بیان

۲۶۷۲۸..... مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرتی رہے گی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۶۷۲۹..... جب حیض کا خون آئے تو وہ سیاہ رنگ کا خون ہوتا ہے جب ایسا خون آنے لگے تم نماز چھوڑ دو جب وہ اختتام پذیر ہو وضو کرلو اور نماز پڑھو چونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والحاکم عن فاطمة بنت ابی حبیش والنسائی عن عائشة

فائدہ:..... یعنی اختتام حیض پر غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

۲۶۷۳۰..... یہ حیض نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب مدت حیض ختم ہو جائے غسل کرلو اور نماز پڑھو، اور جب ایام حیض آجائیں نماز چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

۲۶۷۳۱..... ذرا دیکھ لو یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب تمہارے ایام حیض آجائیں نماز نہ پڑھو جب ایام حیض گزر جائیں پاکی حاصل کرلو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش

۲۶۷۳۲..... اسے ہر مہینہ میں حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے پھر اسے ہر نماز کے لیے وضو کر لینا چاہیے یہ تو ایک رگ کا خون ہے۔

رواہ الحاکم عن فاطمة بنت ابی جهش

۲۶۷۳۳..... مستحاضہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑ دیگی پھر غسل کرے اور نماز پڑھ لے اور ہر نماز کے وقت وضو کر لے۔

رواہ اصحاب السنن الاربعة عن دینار

۲۶۷۳۴..... میں تم سے کرسف (وہ کپڑا یا روئی جسے عورت ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھتی ہے) بلاشبہ وہ خون کو ختم کر دیتا ہے۔

رواہ ابوداؤد واصحاب السنن الاربعة عن حمنة بنت جحش

۲۶۷۳۵..... تم عورتوں میں سے کوئی عورت (جو مستحاضہ ہو) اپنا پانی رکھے اور بیری کے پتے لے پھر اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے پھر اپنے سر پر پانی بہائے اسے شدت کے ساتھ رگڑے حتی کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہائے پھر روئی وغیرہ کے ٹکڑے میں خوشبو لگائے اور (اندام نہانی میں رکھ کر) پاکی حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد وابن ماجه عن عائشة رضی الله عنها

۲۶۷۳۶..... اسے چاہیے کہ مہینوں کی جن راتوں اور دنوں میں اسے حیض آتا تھا ان کی تعداد دیکھ لے اس مشقت میں پڑنے سے قبل جو اسے پڑی ہے۔ لہٰذا اس کے (حیض کے دنوں کے) بقدر نماز ترک کردے ہر مہینہ میں اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی عن ام سلمة رضی الله عنها

۲۶۷۳۷..... پھر تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم کرتا ہوں ان میں سے تم جس ایک کو بھی اختیار کرلو گی دوسری سے بے نیاز ہو جاؤ گی اگر تمہارے اندر دونوں کی طاقت ہو تو تم بہتر جانتی ہو چنانچہ آپ ﷺ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات مارتا ہے لہٰذا

تم چھ یا سات دن حیض کے قرار دو پھر غسل کرلو اور جب تم دیکھو کہ پاک ہو چکی ہو (یعنی مخصوص ایام حیض گزر چکے) پھر تم تئیس (۲۳) یا چوبیس (۲۴) دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزہ رکھتی رہو۔ یہ تمہیں کافی ہے۔ پھر ہر مہینہ میں اسی طرح کرو جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں۔ اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کی نماز مؤخر کرلو اور عصر کی نماز جلدی کرلو اور غسل کر کے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو مغرب کی نماز مؤخر کرلو اور عشاء کی نماز جلدی کرلو پھر غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز غسل کر کے پڑھ لو اور روزہ بھی رکھو اگر اس پر تمہیں قدرت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعة والحاکم عن حمنة بنت جحش

الکمال

۲۶۷۳۸..... یہ تو ایک رگ کا خون ہے غور کرلیا کرو جب تمہارے حیض کی مدت آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض کی مدت گزر جائے پاکی حاصل کرلو اور پھر ایک حیض سے دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔ رواہ ابو داؤد والنسائی عن فاطمة بنت ابی حبیش

کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے خون کی شکایت کی اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۳۹..... یہ تو ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض آجائیں نماز پڑھنا چھوڑ دو جب ایام حیض گزر جائیں اپنے بدن سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

رواہ الترمذی عن فاطمة

۲۶۷۴۰..... یہ تو ایک رگ کا خون ہے یہ عورت اپنے حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک غسل سے ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھے پھر صبح کی نماز کے لیے غسل کرے۔

رواہ عبدالرزاق عن ابن عیینة عن عیینة عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ

کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگی اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۴۱..... یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے جب ایام حیض گزر جائیں نہا کر نماز پڑھ لو جب حیض کے دن آجائیں ان میں نماز پڑھنا چھوڑ دو۔ رواہ النسائی والحاکم عن عائشة

کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوگئیں۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا آپ نے انھیں یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۲۶۷۴۲..... حیض والی عورت ابتدائے حیض سے دس دن تک دیکھے گی، اگر وہ طہر دیکھے تو وہ پاک ہوگئی ہے (یعنی دس دنوں کے بعد) اگر خون دس دنوں سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون کا غلبہ ہو جائے تو وہ (پاجامے تلے) لنگوٹی باندھ لے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے نفاس والی عورت ابتداء نفاس سے چالیس دن تک انتظار کرے گی، اگر چالیس دن سے پہلے طہر دیکھے تو وہ پاک ہو جائے گی اگر چالیس دنوں سے (خون) متجاوز ہو جائے تو وہ مستحاضہ ہے اور وہ نماز پڑھے گی گدی لے اور لنگوٹی باندھے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمرو

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۶۷۴۳..... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے گی ہر مہینہ میں، جب حیض گزر جائے نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ الدارمی عن عدی بن ثابت

۲۶۷۴۴..... مستحاضہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ہر طہر کے وقت غسل کرلے پھر اندام نہانی میں گدی کا چیز رکھ کر نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن جابر

۲۶۷۴۵... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے جن دنوں میں وہ بیٹھی رہتی تھی پھر صرف ایک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن سودۃ بنت زمعۃ

۲۶۷۴۶... مستحاضہ ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزے رکھے اور نماز بھی پڑھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ

۲۶۷۴۷... ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ایک ہی غسل کرے پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۴۸... تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق ومسلم وابوداؤد والترمذی عن عائشۃ

کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیض کا عذر کیا اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔ ورواہ مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ الطبرانی عن ام ایمن

۲۶۷۴۹... (مستحاضہ) ایام حیض شمار کرلے پھر ہر دن ہر طہارت کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ الشافعی والدارقطنی عن جابر

کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ مستحاضہ کو کیا کرنا چاہیے آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۰... (مستحاضہ) اپنے ایام حیض میں بیٹھی رہے پھر طہر کے وقت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

رواہ الحاکم عن فاطمۃ بنت قیس فی المستحاضۃ

۲۶۷۵۱... سبحان اللہ! (یعنی تعجب ہے) یہ تو شیطان کی طرف سے ہے پس وہ عورت ٹب میں بیٹھ جائے اور جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر اور عصر کے لیے ایک ہی غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے بھی ایک ہی غسل کرے پھر فجر کے لئے غسل کرلے اور اس کے درمیان میں وضو کرلے۔

رواہ الحاکم عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو اتنے عرصہ سے استحاضہ آرہا ہے وہ نماز نہیں پڑھتی۔ اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۵۲... نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب تمہارا حیض آجائے نماز پڑھنا چھوڑ دو جب حیض ختم ہوجائے خون دھوڈالو اور نماز پڑھو پھر ہر نماز کے لیے وضو کرو حتیٰ کہ یہ وقت آجائے۔

رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فاطمہ بنت ابی حبیش (ابو حبیش وہ ابن عبدالمطلب بن اسد ہیں) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں مستحاضہ عورت ہوں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۵۳... نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اگرچہ چٹائی پر (دوران نماز) خون کے قطرے گرتے رہیں۔ رواہ ابن ماجہ

۲۶۷۵۴... اس سے کہو کہ ہر مہینہ میں ایام حیض کے بقدر نماز پڑھنا چھوڑ دے پھر ہر دن ایک غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے طہارت حاصل کرے نظافت حاصل کرے اور اندام نہانی میں کرسف نما کوئی چیز (کپڑا روئی وغیرہ) رکھے چونکہ یہ بیماری ہے جو اسے پیش آگئی ہے یا شیطان کی ایک لات ہے یا کوئی رگ منقطع ہوگئی ہے۔ رواہ الحاکم عن عائشۃ

نفاس اور حیض کے بعض احکام

۲۶۷۵۵... نفاس والی عورت کے جب سات دن گزر جائیں اور پھر طہر دیکھے وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ الحاکم عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۷۴ والضعیفۃ ۱۶۲۳

۲۶۷۵۶ ......حائضہ عورت سے (مباشرت) تہبند کے اوپر سے حلال ہے اور تہبند کے نیچے سے حرام ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۴۔

۲۶۷۵۷ ......تہبند کے اوپر سے (مباشرت حلال) ہے اور اس سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔رواہ ابو داؤد عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۱۵

فائدہ:......یہاں مباشرت سے مراد حائضہ عورت سے مس اور بوس وکنار ہے۔دخول فی الفرج مراد نہیں۔

اکمال

۲۶۷۵۸ ......نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کریگی ہاں البتہ اگر اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔چالیس دن تک پہنچ جائے اور طہر (پانی) نہ دیکھے وہ غسل کرے اور وہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن مکحول عن ابی الدرداء عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۸۲۔

۲۶۷۵۹ ......نفاس والی عورت چالیس راتیں انتظار کرے گی اگر اس سے پہلے پاکی دیکھ لے تو وہ پاک ہوجائے گی اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو مستحاضہ ہوگی غسل کر کے نماز پڑھے گی اگر خون اس پر غالب آجائے تو ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۵۶ والمتناھیۃ ۶۵۹۔

فصل پنجم......دباغت کے بیان میں

۲۶۷۶۰ ......چمڑے کو دباغت دینے سے چمڑا پاک ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابن عباس ابو داؤد عن سلمۃ بن المحبق بالنسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ابو یعلیٰ عن انس : الطبرانی عن ابی امامۃ وعن المغیرۃ

۲۶۷۶۱ ......مردار کے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔رواہ الطبرانی عن زید بن ثابت

۲۶۷۶۲ ......ہر کچے چمڑے کو دباغت دینا اس کی پاکی ہے۔رواہ الدارقطنی عن ابن عباس

۲۶۷۶۳ ......مردار کی پاکی کرنا اس کی دباغت ہے۔رواہ النسائی والحاکم عن عائشۃ

۲۶۷۶۴ ......ہر جانور کو ذبح کرلینا اس کے چمڑے کی دباغت ہے۔رواہ الحاکم عن عبداللہ بن الحارث

۲۶۷۶۵ ......دباغت ہر چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔رواہ ابو بکر فی الغیلانیات عن عائشۃ

۲۶۷۶۶ ......جس کچے چمڑے کو دباغت دے جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۴ وذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۲

۲۶۷۶۷ ......جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔رواہ مسلم وابو داؤد عن ابن عباس

۲۶۷۶۸ ......جب مردار کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو دباغت اسے کافی ہوجاتی ہے اور اس سے نفع اٹھایا جاسکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۲۹۔

۲۶۷۶۹......مردار کا چمڑا دباغت سے اس طرح حلال ہوتا ہے جس طرح شراب سے سرکہ۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

کلام:......ضعیف ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۳ وذخیرۃ الحفاظ ۸۷۱

۲۶۷۷۰......اگر تم اس (مردار) کا چمڑا لے لیتے اسے پانی اور کانٹ چھانٹ پاک کر دیتی۔رواہ ابوداؤد والنسائی عن میمونۃ

۲۶۷۷۱......اس میں کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے چمڑے سے نفع اٹھالو، اللہ تعالیٰ نے تو اس کا کھانا حرام کیا ہے۔رواہ النسائی عن میمونۃ

۲۶۷۷۲......تم لوگوں نے اس (مردار) کا چمڑا لیا کیوں نہیں؟ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے اس کا تو بس کھانا حرام ہے۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عباس

اکمال

۲۶۷۷۳......پانی پیو چونکہ دباغت مردار کے چمڑے کو پاک کر دیتی ہے۔

رواہ البغوی وابن قانع وابن مندہ، ابن عساکر عن جون بن قتادۃ التیمی

جون بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ہم لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس سے گزرے مشکیزے کا مالک کہنے لگا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۶۷۷۴......تم نے اس (مردار) کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اسے دباغت اسی طرح حلال کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

فائدہ:......شراب کا سرکے کو حلال کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ شراب میں سرکہ ڈال لو وہ حلال ہو جاتا ہے نہیں! نہیں! بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کو اگر کچھ عرصہ کے لیے مزید مخصوص حالت سے گزارا جائے وہ سرکہ بن جاتا ہے گویا مواد کی حالت بدل جاتی ہے۔ازمترجم

۲۶۷۷۵......تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ دباغت اسے اسی طرح حلال کر دیتی ہے، جس طرح سرکہ شراب کو۔

رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۶۷۷۶...... بھلا تم نے اس (مردار) کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی جو تم اس سے نفع اٹھاتے۔رواہ ابن حبان عن میمونۃ رضی اللہ عنھا

۲۶۷۷۷......اس مردار کے مالکوں کا کوئی نقصان نہ ہوتا اگر وہ اس کے چمڑے سے نفع اٹھاتے۔

رواہ ابن ماجہ عن سلیمان الطبرانی عن ابی مسعود

۲۶۷۷۸......بھلا تم نے اس سے نفع کیوں نہیں اٹھایا چونکہ دباغت اسے پاک کر دیتی ہے، یہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جس طرح شراب (کی حالت بدل جانے) سے سرکہ۔رواہ الطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۶۷۷۹...... بھلا تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہیں اٹھایا اس کا تو صرف کھانا حرام ہے۔

رواہ مالک والشافعی واحمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی وابن حبان عن ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مردار بکری پائی تو مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۰......مردار کے چمڑے میں پائی جانے والی خباثت (گندگی) کو دباغت ختم کر دیتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۱......ہر وہ چمڑا جسے دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابن عباس

۲۶۷۸۲......مردار کے چمڑے کو جب دباغت دی جائے تو اس (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں۔رواہ الطبرانی عن ام سلمہ

۲۶۷۸۳..... دباغت چمڑے کی گندگی کو دور کردیتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والحاکم عن ابن عباس

۲۶۷۸۴..... اسے دباغت کہاں ہوئی۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والبیهقی عن ابن ابی لیلی

کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس پوستین (معہ بالوں والی کھال) پر نماز پڑھ سکتا ہوں جواب میں میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۶۷۸۵..... مردار کا تو بس صرف گوشت کھانا حرام ہے، رہی بات اون، بالوں اور چمڑے کی سوان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن النجار عن ابن عباس

۲۶۷۸۶..... تمہارے اوپر تو مردار کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کے چمڑے میں تمہیں رخصت دی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۶۷۸۷..... مردار کی کسی چیز سے بھی نفع مت اٹھاؤ۔ رواہ سمویہ عن جابر ابو عبداللہ الکیسانی فی فوائدہ عن ابن عمر

۲۶۷۸۸..... مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع مت اٹھاؤ۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل عن عبداللہ بن عکیم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۵۲ وحسن الاثر ۹

۲۶۷۸۹..... مردار کے چمڑے اور پٹھوں کو اپنے کام میں مت لاؤ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن عکیم

فائدہ:..... مندرجہ بالا تین احادیث میں عدم انتفاع کا حکم ہے جبکہ اوپر سب احادیث سے جواز کا حکم ملتا ہے ممانعت کی احادیث میں اس کچے چمڑے کا حکم ہے جسے دباغت نہ دی گئی ہو اور یا ممانعت والی احادیث منسوخ ہیں۔

حرف الطاء..... کتاب الطہارت..... از قسم افعال

باب مطلق..... طہارت کی فضیلت کے بیان میں

۲۶۷۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

فائدہ:..... حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ یہی حدیث ۲۶۰۰۶، ۲۶۰۱۵ نمبر پر گزر چکی ہے۔

۲۶۷۹۱..... "مسند علی" حجر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث سنائی کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ ورستہ فی الایمان واللکانی فی السنۃ و عبدالرزاق وابن عساکر

۲۶۷۹۲..... "ایضا" شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح سے طہارت حاصل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اس سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۷۹۳..... حسن کی روایت ہے کہ انہیں ایک شخص نے حدیث سنائی کہ رسول مقبول ﷺ ایک مد پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۶۷۹۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا، دھوکا دہی سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ بھی قبول نہیں کرتا اور وہ خرچہ بھی قبول نہیں کرتا جو دکھلاوے کے لیے کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۷۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

باب وضو کا بیان..... وضو کی فضیلت

۲۶۷۹۶..... حمران روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول

اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑا اور صرف نماز کے لئے اپنی جگہ سے چلا اس کے (کبیرہ) گناہوں کے علاوہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ مسلم و ابو عوانۃ

۲۶۷۹۷... حمران مولائے عثمان کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لایا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر فرمایا: بہت سارے لوگ رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث سناتے ہیں میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اسی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا اس کے عمل میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ رواہ مسلم

۲۶۷۹۸... حمران کی روایت ہے کہ: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کرم ﷺ کو اپنی اسی جگہ بیٹھا دیکھا اور آپ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے نیز رسول کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دھوکا مت کھاؤ۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان

۲۶۷۹۹... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اچھی طرح سے وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف چل پڑا اور (جاتے ہی) دو رکعتیں پڑھیں اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواہ البزار و رجالہ ثقات

۲۶۸۰۰ حمان کہتے ہیں: میں وضو کا پانی لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے وضو کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرنے کا اہتمام کیا اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں میں سے تین آدمیوں کو واسطہ دیا ان سب نے کہا: ہم نے سنا ہے اور یاد رکھا ہے۔

رواہ الحارث وفیہ اسماعیل بن ابراھیم بن مھاجر ضعیف

۲۶۸۰۱ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی ہر عضو کو تین تین بار دھویا) پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو کیا اور پھر ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس طرح دو رکعتیں پڑھیں کہ دل میں کوئی برا خیال نہ پیدا ہوا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۰۲ عمرو بن میمون کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کم گو انسان تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا اور پھر اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اسے حکم دیا گیا تھا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر اس کی تصدیق چاہی، سب نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا ہے۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۲۶۸۰۳ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا ہر دن غسل کرتے تھے ایک دن میں نے نماز کے لئے وضو کا پانی رکھا جب وضو کیا اور فرمایا: میں نے چاہا تھا کہ تمہیں ایک حدیث سناؤں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھا ہے، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں حکم بن عاص بولے: اے امیر المؤمنین! اگر خیر و بھلائی ہو تو ہم اسے اختیار کریں گے، اگر کوئی بری بات ہو تو ہم اس سے بچیں گے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں سناتا ہوں چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اہتمام کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کردیئے جائیں گے بشرطیکہ جب تک اس سے کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہو۔

رواہ احمد بن حنبل و البیھقی فی شعب الایمان

۲۶۸۰۴ حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انہوں نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر دو مرتبہ کلی کی اور

ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے ظاہری حصہ پر پھیرے اور پھر داڑھی پر پھیر لیے پھر ٹخنوں تک تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے پھر میں نے دو رکعتیں پڑھیں جس طرح میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تھا پھر کہا کہ رسول کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے اور پھر دو رکعتیں پڑھیں بایں طور پر اس کے دل میں کوئی بری بات نہ پیدا ہوئی تو اس نماز اور گذشتہ کل کی نماز کے درمیان ہونے والے گناہ اسے معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ ابن بشران فی امالیہ

۲۶۸۰۵..... عکرمہ بن خالد مخزومی کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طہارت کے لیے پانی منگوایا وضو کیا اور پھر فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا جس طرح اسے حکم دیا گیا تھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان پر رسول اللہ ﷺ کے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گواہ بنایا چنانچہ انھوں نے گواہی دی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۶..... حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا جب فارغ ہوگئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے پھر آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب پورا وضو کرتا ہے اور پھر نماز میں داخل ہو جاتا ہے وہ نماز سے اس طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۰۷..... ابو امامہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے حد کا ارتکاب ہوا ہے لہٰذا مجھ پر حد قائم کریں نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس شخص نے پھر اپنی بات دہرائی اتنے میں نماز کھڑی کر دی گئی اور آپ نے اس شخص کو کچھ جواب نہ دیا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ! بھلا جب تم گھر سے نکلے ہو اچھی طرح سے وضو نہیں کیا؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ: ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۰۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا انھیں آپ کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: وضو کے اثرات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکدار) ہوں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کرتا ہے وہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے حیا نہیں کی اس سے مجھے تم سے حیاء آتی ہے۔ تاہم حدث: ہوا خارج ہونا یا گوز مارنا ہے۔ رواہ ابن جریر وصححہ

وضو کے فرائض

۲۶۸۱۰..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے وضو کیا ہوا تھا البتہ اس کے پاؤں پر انگوٹھے کے ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی (خشک جگہ دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور پورا وضو کرو۔ وہ واپس چلا گیا اور دوبارہ وضو کیا۔ رواہ ابن ابی حاتم فی العلل والعقیلی والدارقطنی وضعفاہ والطبرانی فی الاوسط

۲۶۸۱۱..... ''مسند عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی، اس جگہ کو نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو وہ شخص واپس لوٹ گیا وضو کیا اور پھر نماز پڑھی۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابن ماجہ

۲۶۸۱۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو ایک ایک بار وضو کرتے دیکھا ہے (یعنی اعضاء کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجه والطحاوی وھو حسن

۲۶۸۱۳.....ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ بڑے اہتمام سے پاؤں دھوتے تھے۔ رواہ الطحاوی

۲۶۸۱۴.....ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ اس نے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ عبد الرزاق

۲۶۸۱۵.....مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں پر خشک جگہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابودرداء! تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: امیر المؤمنین شدید سردی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس کمبل بھیجا اور فرمایا: اب نئے سرے سے وضو کرو۔ رواہ ابن سعد

۲۶۸۱۶.....عبد بن عمیر لیثی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص دیکھا اس کے پاؤں پر خشک جگہ رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اس وضو کے ساتھ تم نماز میں حاضر ہوئے ہو؟ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سردی شدید ہے، میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں گرمی حاصل کروں عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے اس کو ڈانٹنے کا ارادہ کیا لیکن فوراہی اس پر رحم آ گیا اور فرمایا: پاؤں پر جو جگہ چھوڑ دی تھی اسے دھو اور نماز لوٹاؤ پھر آپ نے اس کے لیے کمبل کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی

۲۶۸۱۷.....جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے پاؤں پر پیسے کے برابر خشک جگہ دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۸.....ابوقلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی تھی اسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۱۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سر کا مسح ایک بار کیا ہے۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۸۲۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور سر کا ایک ہی بار مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۲۱.....''مسند براء بن عازب'' یزید بن براء بن عازب کی روایت ہے کہ میرے والد حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیٹوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور کیسے نماز پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے بیٹے اور گھر والے جمع کیے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار چہرہ دھویا پہلے تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کیا پہلے دایاں پاؤں تین بار دھویا پھر تین ہی بار بایاں پاؤں دھویا اور پھر فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۲.....''مسند تمیم بن زید مازنی'' عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے پانی سے داڑھی اور پاؤں پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبخاری فی تاریخه والعدنی والبغوی والباوردی والطبرانی وابونعیم قال فی الاصابة رجاله ثقات

فائدہ:.....پاؤں پر مسح کیا یعنی موزوں پر مسح کیا موزوں پر مسح کرنا پاؤں پر مسح کرنا ہے یا یہ لغوی وضو تھا۔

۲۶۸۲۳.....شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے اگر میں نے آپ کو ایک بار یا دو بار یا تین بار یا چار بار۔ حتیٰ کہ سات بار تک پہنچے نہ سنا ہوتا میں زیادہ حقدار تھا کہ تمہیں یہ حدیث نہ سناؤں میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کے لیے چلا جاتا ہے۔

۲۶۸۲۴.....حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو بتایا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سر کا مسح کیا حتیٰ کہ

ان کے سر سے پانی ٹپکنے لگا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۵..... قاسم بن معاویہ ثقفی کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ سکھایا جب سر کے مسح پر پہنچے تو انھوں نے دونوں ہتھیلیاں سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر انھیں پھیرتے ہوئے گدی تک لے گئے پھر ہتھیلیاں واپس کیں اور وہاں لے آئے جہاں سے ابتداء کی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۲۶..... عثمان بن ابی سعید نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے پاؤں پر مسح کرنے کا تذکرہ کیا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے محمد ﷺ کے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خبر پہنچی ہے ان میں سے ایک تمہارے چچازاد بھائی مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پاؤں دھوئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونے کا حکم

۲۶۸۲۷..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا ہم (جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے خرابی ہے چنانچہ میں نے اہتمام کے ساتھ ایڑیوں کو دھونا اور رگڑنا شروع کر دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۸..... ابورافع کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو تین تین بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے اور ایک ایک بار بھی وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۲۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۳۰..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کم از کم ایک ایک بار ہر عضو کو دھونا فرض ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرضیت بیان کی ہے جبکہ تین تین بار ہر عضو کو دھونا مسنون ہے جیسا کہ بعد میں آنے والی حدیث سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۲۶۸۳۱..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک چلو وضو کیا (یعنی ہر عضو کو ایک ہی بار ایک ایک چلو سے دھویا) اور پھر فرمایا: اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۸۳۲..... "مسند ابی واقد" ابوواقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے اور آپ نے یوں سر کا مسح کیا چنانچہ حفص نے طریقہ بتاتے ہوئے ہاتھ سر پر پھیرا اور پیچھے گدی تک لے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۳..... ابن نجار نے درج ذیل سند سے حدیث روایت کی ہے۔ ابواحمد اشقر (سرخ رنگ والا) اپنی کتاب میں، ابوالفضل اشیب (بڈھا) کہتے ہیں مجھے ابوقاسم زمن (لنجا) نے خط لکھا کہ میرے والد ابوعبداللہ مقعد (اپاہج) نے خبر کی ہے محمد بن ابی خراساں مفلوج، اخرم (ٹوٹے ہوئے دانتوں والا) حسن بن مہران بن ولید ابوسعید اصبہانی، احدب (کبڑا)، اصم (بہرہ) ضریر (چندیا) اعمش (کمزور آنکھوں والا) اعور (کانا) اعرج (لنگڑا)، اعمی (نابینا) کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ یعنی ہر عضو کو ایک بار دھویا۔ احدب سے مراد عبداللہ بن حسن قاضی مصیصہ مراد ہے، اصم عبداللہ بن نصر انطاکی ہے ضریر ابومعاویہ ہیں، اعمش سلیمان بن مہران ہیں، اعور ابراہیم نخعی ہیں اور اعرج سے مراد حکم ہے اور اعمی حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔

۲۶۸۳۴..... عمارہ بن خزیمہ کی روایت ہے کہ ابن فاکہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔ رواہ ابن النجار

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۷۳۔

۲۶۸۳۵......''مسند الربیع بنت معوذ'' ربیع بنت معوذ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کثرت سے تشریف لاتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے لوٹے میں وضو کے لیے پانی رکھا آپ نے وضو کیا اور سر کا مسح کیا اور ہاتھ سر پر رکھ کر پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۶......''ایضاً'' ربیع کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وضو کیا اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۳۷......''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کہتے ہیں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا میں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ تم سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کروں ربیع بولی: رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ملاقات کرنے ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے اور اس برتن میں وضو کرتے تھے وہ برتن مد کے لگ بھگ تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن مد یا سوا مد کے برابر تھا آپ ﷺ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار چہرہ دھوتے تین تین بار ہاتھ دھوتے پھر دو مرتبہ یعنی آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے سر کا مسح کرتے، ظاہر و باطن سے کانوں کا مسح کرتے پاؤں کو تین تین بار دھوتے پھر ربیع بولی: ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے ہاں تشریف لائے اور اس حدیث کے متعلق پوچھا میں نے انھیں یہ حدیث بتائی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: لوگ پاؤں کو دھونے کے سوا کسی چیز کا نام نہیں لیتے جبکہ ہم کتاب اللہ میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم پاتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

۲۶۸۳۸......''ایضاً'' عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: میں ایک جماعت کے ساتھ ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس گیا، ہم نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا: وہ بولیں: جی ہاں: میں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو وضو کرایا تھا اور وضو کے لیے پانی اس برتن جیسے ایک برتن میں رکھا تھا ربیع نے چمڑے کے ایک برتن کی طرف اشارہ کیا جو ایک مد کے لگ بھگ تھا، ربیع کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھ تین تین بار دھوئے، پھر سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور سر کے پچھلے حصہ کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور پھر تین بار پاؤں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۳۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر کوئی سر کا مسح بھول جائے وہ نماز کو لوٹائے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۰......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وضو دو اعضاء کے دھونے اور دو اعضاء کے مسح کرنے کا نام ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۱......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک ایک بار وضو کیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۲......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دو اعضاء دھونا اور دو اعضاء کا مسح کرنا فرض کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب تیمم کا ذکر کیا گیا تو دھوئے جانے والے اعضاء کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا جب وضو میں مسح کیے جانے والے اعضاء کا مسح ترک کر دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۳......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کا صرف ایک بار مسح کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۴......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دائیں ہتھیلی کا بطن پانی پر رکھتے پھر اسے جھاڑتے نہیں تھے پھر کنپٹی اور پیشانی کے درمیان ایک بار مسح کر لیتے اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۵......نافع کی روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہاتھ پانی میں داخل کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے صرف ایک بار مسح کرتے پھر اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کا مسح کر لیتے پھر انگوٹھوں کو کانوں کے پیچھے پھیر لیتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۶......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۷......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ کانوں کا تعلق سر سے ہے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۴۸......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چہرے کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کو دھوتے تھے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر سر کا مسح کرنے کے بعد انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور کانوں کے سوراخوں میں ڈال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۴۹......حسن کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا اور اس کے پاؤں پر ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی طرح سے وضو کیا کرو۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ

۲۶۸۵۰......قتادہ کی رویات ہے کہ آیت میں "وارجلکم الی الکعبین" کی رو سے پاؤں کو دھوتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی

۲۶۸۵۱......شعبی کہتے ہیں: بہر حال جبرئیل امین پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید وابن جریر

۲۶۸۵۲......شعبی کی روایت ہے کہ قرآن میں مسح کا حکم نازل ہوا ہے لیکن سنت (پاؤں) دھونے کے حکم میں چل پڑی ہے۔

رواہ عبدالرحمن بن حمید والنحاس فی تاریخہ

۲۶۸۵۳......عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر پر تھے آپ نے عمامہ پیچھے ہٹایا اور یوں مسح کیا شفیق نے پیچھے سے چہرے کی طرف مسح کرنے کا اشارہ کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۴......عطاء کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا عمامہ کاندھوں کے درمیان ڈالا جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے آپ نے صرف ایک بار مسح کیا عطاء نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا انھوں نے کھوپڑی پر ہاتھ رکھا اور پھیرتے ہوئے آگے چہرے کی طرف لے آئے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۵......یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاؤں پر درہم کے بقدر خشک جگہ دیکھی رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۵۶......"مسند علی" معمر ال بنی سبرہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے پیشاب کیا دراں حالیکہ آپ کھڑے تھے پھر پانی منگوایا اور وضو کیا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر مسجد میں چلے گئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔ رواہ سعید بن المنصور

آداب وضو

۲۶۸۵۷......"مسند صدیق" معمر بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے انگلیوں کے درمیان خلال کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۵۸......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے اور اللہ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اگر اللہ کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) صرف وہی اعضاء پاک ہوتے ہیں جنہیں وضو کا پانی پہنچا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۵۹......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانی سے ضرور بالضرور اپنی انگلیوں میں خلال کرو ورنہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے ان کا خلال کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۸۶۰......صنابحی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا آپ نے فرمایا: تمہیں احتیاط سے وضو کرنا چاہیے اور انگوٹھی کے نیچے اچھی طرح سے پانی پہنچانا چاہیے۔ رواہ ابن قتیبۃ فی غریب الحدیث والدینوری فی المجالسۃ

۲۶۸۶۱......حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں ان کی طرف فوراً لپکا آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبادت کے لئے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے دیکھا میں بھی ان کی طرف لپکا تھا

انھوں نے فرمایا: رک جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ کو طہارت کے لیے پانی اٹھائے دیکھا اور میں بھی ان کی طرف فوراً لپکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! مجھے پسند نہیں کہ پانی حاصل کرنے پر میری کوئی مدد کرے۔

رواہ ابو القاسم الغافقی فی جزء المذکور فما اجتمع فی سندہ اربعة من الصحابہ وفیہ احمد بن محمد بن الیمامی کذاب

۲۶۸۶۲..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۸۶۳..... حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور پھر آپ ہنس گئے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا ہے آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا اور تین بار ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کے اوپر سے مسح کیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۶۴..... عطاء کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا سر پر ایک بار مسح کیا اور پاؤں کو اہتمام سے دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۶۸۶۵..... انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں ضرور دکھائیں۔ اس شخص نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر کہا جان لو! کانوں کا تعلق سر سے ہے میں نے تمہیں ٹھیک ٹھیک سوچ سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھایا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والعدنی والخطیب

داڑھی کا تین بار خلال کرنا

۲۶۸۶۶..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا تین بار خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبغوی

۲۶۸۶۷..... "مسند عثمان" میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا چنانچہ آپ نے سر پر صرف ایک بار مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن ماجه

۲۶۸۶۸..... سفیان بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا اور کلی، ناک میں پانی ڈالنے سے علیحدہ کی اور دونوں کام تین تین بار کیے۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وابن عساکر

۲۶۸۶۹..... ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، انگلیوں کا خلال کیا، داڑھی کا خلال کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا، پاؤں دھونے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن منیع والدارمی وابوداؤد وابن خزیمة وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والبغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

- جبکہ بغوی کی روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے تین بار انگلیوں کا خلال کیا اور تین بار داڑھی کا خلال کیا۔

۲۶۸۷۰..... حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھیں دھویا پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر بایاں ہاتھ دھویا پھر کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں

پڑھیں کہ ان رکعتوں کے دوران اس کے دل میں کوئی بری بات پیدا نہیں ہوئی اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

رواہ ابن حبان والدارقطنی والعدنی واحمد بن حنبل وابن خزیمة والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

۲۶۸۷۱......ابن دارہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر پر مسح کیا اور تین تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: جو شخص رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنا چاہے وہ میرا یہ وضو دیکھ لے یہی رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۶۸۷۲......حمران کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا، جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر آپ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا: بندہ مسلمان جب اہتمام کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر نماز میں داخل ہوجاتا ہے اور اہتمام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جس طرح اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔

رواہ الحارث وابونعیم فی المعرفة وھو صحیح

۲۶۸۷۳......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے (۔رواہ الترمذی وقال حسن صحیح

۲۶۸۷۴......ابو وائل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو تین تین بار وضو کرتے دیکھا پھر دونوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا وضو تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی وابن ماجه والطحاوی

۲۶۸۷۵......شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے تین تین بار بازؤں کو دھویا تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابوداؤد

۲۶۸۷۶......ابو نضر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا جبکہ آپ کے ساتھ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے آپ رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کیا پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے جس طرح میں نے وضو کیا ہے؟ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ رواہ مسدد وابویعلیٰ

انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۸۷۷......عامر بن شقیق کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ

۲۶۸۷۸......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

۲۶۸۷۹......حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے تین بار سر کا مسح کیا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے اس سے کم وضو کیا اسے کافی ہے۔ رواہ ابن ماجه

۲۶۸۸۰......ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، چنانچہ آپ کے پاس لوٹا لایا گیا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا (اور اسے دھویا) پھر یہی ہاتھ برتن میں ڈالا اور تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا، تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، کانوں کا ظاہر اور باطن ایک بار دھویا پھر پاؤں دھوئے پھر کہا: کہاں ہیں وضو کے متعلق سوال کرنے والے؟

میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابو داؤد

۲۶۸۸۱......عبداللہ بن جعفر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو دو تین تین بار دھویا تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، ہر بازو کو تین تین بار دھویا، تین بار سر کا مسح کیا تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۲......حمران کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آؤ میں تمہیں رسول کریم ﷺ کا وضو کر کے دکھاؤں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے حتی کہ بازوؤں کے اطراف کو چھولیا پھر سر پر مسح کیا، پھر دونوں ہاتھ کانوں اور داڑھی پر پھیرے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔رواہ ابن عساکر

وضو کا مسنون طریقہ

۲۶۸۸۳......ابو علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا پھر رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو بلایا آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا پھر تین تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، پھر سر پر مسح کیا، پھر پاؤں دھوئے اور اچھی طرح سے صاف کر دیے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے، جو وضو تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے پھر فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا پھر کہا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر فرمایا: اے فلاں! کیا وضو اسی طرح ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حتی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس پر گواہ بنایا پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمہیں میری موافقت کی توفیق دی۔رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۴...... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اندر اور باہر سے کانوں کا مسح کیا، تین بار داڑھی کا خلال کیا، تین بار پاؤں دھوئے، تین بار پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہی کرتے دیکھا ہے جو میں نے کیا ہے۔

رواہ الدارقطنی

۲۶۸۸۵......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد میں وضو کیا تین تین بار ہاتھوں کو دھویا، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار کلی کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا، تین بار پاؤں دھوئے، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو سے فارغ ہوئے اور اس شخص سے معذرت کی اور اس سے کہا: مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے اس طرح وضو کیا اور دوران وضو کلام نہ کیا پھر اس نے یہ کلمہ پڑھا:

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔رواہ ابو یعلی والدارقطنی وضعف

۲۶۸۸۶......حمران کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے پانی مانگا تین بار ہتھیلیاں دھوئیں، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر اور پاؤں کی پشت کا مسح کیا پھر ہنسے اور فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے ہو کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ جب بندہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو چہرے سے سرزد ہونے والے گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب بازو دھوتا ہے ان سے بھی اسی طرح گناہ ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح جب سر کا مسح کرتا ہے اور اسی طرح جب پاؤں کو پاک کرتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل والبزار وابو نعیم فی الحلیۃ وابو یعلیٰ وصحح

۲۶۸۸۷..... محمد بن عبدالرحمٰن بیلمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے مقاعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا اس نے سلام کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوئے فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے وضو کیا ہاتھ دھوئے۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، سر پر مسح کیا، پاؤں دھوئے اور پھر کوئی کلام نہیں کیا حتیٰ کہ یہ کلمہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله

تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان ہونے والے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ رواہ البغوی فی مسند عثمان

۲۶۸۸۸..... ابن سلیمانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقام مقاعد میں وضو کیا، ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ جب وضو سے فارغ ہوئے سلام کا جواب دیا اور اس سے معذرت کر لی پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ کو ایک شخص نے سلام کیا آپ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

رواہ البغوی فی مسند عثمان وسعید بن المنصور

۲۶۸۸۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور اہتمام کے ساتھ پاؤں دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۰..... ابو مالک دمشقی کی روایت ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضو کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی لوگ اندر داخل ہوئے آپ ﷺ نے پانی منگوایا تین بار ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے چلو بھرا پھر اپنے منہ کی طرف لے گئے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ کام ایک ہی چلو سے کیا، جبکہ ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا اور یہ کام تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ ساتھ ملا کر اوپر چہرے تک لے آئے (اور چہرہ دھویا) آپ نے یہ کام بھی تین بار کیا پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور کہنی تک تین بار بایاں ہاتھ دھویا، پھر سر کے اگلے حصہ پر ایک ہی بار مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا، پھر کانوں کے سوراخ میں انگلیاں داخل کیں اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دایاں پاؤں دھویا اور اس کی انگلیوں میں خلال کیا پھر بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک دھویا اور اس کی انگلیوں میں بھی خلال کیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اسی طرح ہمیں اجازت دی تھی جس طرح میں نے تمہیں اجازت دی ہے اور اسی طرح ہمارے لیے وضو کیا جس طرح میں نے تمہارے لیے وضو کیا ہے سو جو شخص رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کرتا ہو تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۸۹۱..... ابو حیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ہتھیلیاں دھوئیں، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ نے وہی کچھ کیا (وضو میں) جو کچھ تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے میں نے چاہا کہ تمہیں (وضو) دکھادوں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی والنسائی وابویعلیٰ والطحاوی والھروی فی مسند علی والضیاء

۲۶۸۹۲..... عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار کلی کی ایک ہی چلو سے تین بار چہرہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ داخل کر کے (ہاتھ گیلا کیا اور) سر پر مسح کیا دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا: تمہارے نبی محمد ﷺ کا یہی وضو ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے تھے البتہ مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۴..... عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے برتن مانگا (جو پانی سے بھرا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر انگلیاں کانوں میں داخل کر دیں اور پھر ہم سے فرمایا: میں نے رسول کریم

ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۸۹۵ ... حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا چنانچہ برتن آپ کے قریب کر دیا گیا آپ نے ہتھیلیاں تین بار دھوئیں برتن میں داخل کرنے سے قبل۔ پھر تین بار کلی کی تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنی تک تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک ہی بار سر پر مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا، پھر کھڑے ہوئے اور مجھ سے کہا برتن مجھے دو چنانچہ پانی والا برتن میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو تھما دیا آپ نے کھڑے کھڑے بچا ہوا پانی پیا میں نے ایسا کرنے پر تعجب کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرا تعجب دیکھا فرمایا: تعجب مت کرو چونکہ میں نے تمہارے باپ نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے، جس طرح میں نے کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو اور کھڑے ہو کر پانی پینے کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ السلفی والطحاوی وابن جریر وصححہ وابن ابی شیبة

۲۶۸۹۶ ... سالم بن ابی جعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے

اشھد ان لاالہ الااللّٰہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۶۸۹۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا اور یہ دونوں کام ایک ہی چلو سے کیے۔رواہ عبدالرزاق وابن ماجه

۲۶۸۹۸ ... "مسند جلاس بن سلیط یربوعی" مرار بنت منقذ سلیطہ کہتی ہیں کہ مجھے میری والدہ ام منقذ بنت جلاس بن سلیطہ یربوعی نے اپنے باپ جلاس سے مروی حدیث سنائی کہ وہ (جلاس) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وضو کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بار وضو کرنا کافی ہے اور دو بار بھی البتہ آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔رواہ ابونعیم وقال غریب لایعرف الا من هذا الوجه

۲۶۸۹۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا اور دو دو بار دھونا کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۶۹۰۰ ... ابراہیم کہتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔رواہ عبدالرزاق

اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا

۲۶۹۰۱ ... عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خطاب کی روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: مجھے وضو کے متعلق خبر دی جائے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہاتھ بند کیا اور پھر کھول دیا فرمایا: میں نے تمہارے چچا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وضو کے متعلق سوال کیا تھا انھوں نے دونوں ہاتھ بند کیے اور فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا اور فرمایا: اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے گا۔رواہ ابن منده وقال غریب بهذا الاسناد وابن عساکر

۲۶۹۰۲ ... اسود بن اسود بن یزید کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے آپ کے لیے برتن میں پانی رکھ دیا گیا آپ نے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور ظاہر و باطن میں کانوں کا مسح کیا پھر اہتمام کے ساتھ دونوں پاؤں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۳ ... علقمہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۴.....قرظہ بن کعب انصاری کی روایت ہے کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا چنانچہ ہم ایک مکان کی طرف چل پڑے جسے حرار کہا جاتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار! پورا وضو یہ ہے کہ اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے دو دو بارہ دھونا بھی کافی ہے خبردار! تم ایک قوم کے پاس جاؤ گے جن کا قرآن سے کوئی شغف نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات قبول کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۰۵.....حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تین بار ہاتھ دھوئے برتن میں داخل کرنے سے پہلے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

۲۶۹۰۶ ''مسند علی'' زر ابن حبیش کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، سر پر مسح کیا، حتیٰ کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وسمویہ والضیاء

۲۶۹۰۷.....''ایضاً'' ابو نضر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ کے پاس حضرت طلحہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، جبکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے آپ نے تین بار چہرہ دھویا، پھر تین بار دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر تین بار بائیں ہاتھ پر، پھر دائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے تین بار دھویا، پھر بائیں پاؤں پر پانی ڈالا اور اسے بھی تین بار دھویا۔ پھر حاضرین سے کہا: میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے جس طرح میں نے ابھی کیا ہے سب نے کہا: جی ہاں۔ یہی وہ چیز ہے جو لوگوں کو وضو سے پہنچی ہے۔

رواہ ابن منیع والحارث وابو یعلیٰ قال البوصیری: ورجالہ ثقات الا انہ منقطع ابو النضر سالم لم یسمعھم عن عثمان

۲۶۹۰۸.....''ایضاً'' ابو مطر کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھاؤ آپ رضی اللہ عنہ نے قنبر کو بلایا اور فرمایا: میرے پاس لوٹا لاؤ جو پانی سے بھرا ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار ہاتھ دھوئے تین بار چہرہ دھویا ایک انگلی میں ڈالی تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار بازو دھوئے سر پر ایک ہی بار مسح کیا پھر فرمایا: کانوں کا ظاہری اور باطنی حصہ چہرے میں سے ہے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے آپ کی داڑھی سے سینے پر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر وضو کے بعد ایک گھونٹ پانی پیا پھر فرمایا کہاں ہے وہ شخص جس نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق سوال کیا تھا سو رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی ہوتا تھا۔رواہ عبد ابن حمید وابو مطر مجھول

۲۶۹۰۹.....''ایضاً'' عبد الرحمٰن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا تین بار بازو دھوئے سر کا مسح ایک بار کیا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو ایسا ہی تھا۔رواہ ابو داؤد وسعید بن المنصور

۲۶۹۱۰.....ایضاً'' ابو غریف کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا آپ نے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار بازو دھوئے پھر سر پر مسح کیا اور پاؤں دھوئے پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے پھر قرآن میں سے کچھ پڑھا پھر فرمایا: یہ وضو اس شخص کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو اور جو جنبی ہو اس کے لیے نہ وضو ہے اور نہ ہی یہ آیت۔

رواہ احمد بن حنبل وابو یعلیٰ

سر کے مسح کے لئے نیا پانی

۲۶۹۱۱.....''مسند حارثہ بن ظفر'' گران بن جاریہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سر کے لیے نیا پانی لو۔

رواہ ابو نعیم

۲۶۹۱۲..... "مسند حذیفہ بن الیمان" منصور روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انگلیوں میں خلال کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے انگلیوں کا خلال کردیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۳..... حسان بن بلال کی روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور داڑھی میں خلال کیا، ان سے کہا گیا یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو داڑھی میں خلال کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابونعیم

۲۶۹۱۴..... حکم بن سفیان ثوری سے مروی ہے کہ انھوں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا پھر چلو بھر پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۶۹۱۵..... "مسند زید بن حارثہ" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور پھر چلو بھر پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مار لیے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۶..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۶۹۱۷..... "مسند وائل" نبی کریم ﷺ کے پاس ڈول میں پانی لایا گیا آپ نے اس پانی سے وضو کیا اور کلی کی پھر ڈول میں کلی کی پانی مشک بن گیا یا اس سے بھی زیادہ خوشبودار البتہ ناک ڈول سے الگ ہو کر جھاڑی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۱۸..... "مسند ابی امامہ" رسول کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۱۹..... ابو غالب کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے رسول کریم ﷺ کے وضو کے متعلق خبر دیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور داڑھی کا خلال کیا اور پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۰..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں وضو کا پانی ڈھانپنے، مشکیزوں کو باندھنے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الضیاء

۲۶۹۲۲..... "مسند عبداللہ بن زید مازنی" نبی کریم ﷺ نے وضو کیا تین بار چہرہ دھویا، دو بار ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دو مرتبہ پاؤں دھوئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۲۳..... عمرو بن یحیی مازنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو مرتبہ دھوئے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے آگے اور سر کے اگلے حصہ سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو واپس کیا اور وہاں لے آئے جہاں سے مسح کی ابتدا کی تھی پھر دونوں پاؤں دھوئے

رواہ عبدالرزاق ومالک واخرجہ البخاری کتاب الطھارۃ باب العمل فی الوضو واخرجہ مسلم کتاب الطھارۃ باب فی وضوء النبی ﷺ

۲۶۹۲۴..... حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری

۲۶۹۲۵..... حبان بن واسع انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ کو تذکرہ کرتے سنا کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار دایاں ہاتھ دھویا پھر تین ہی بار دوسرا، سر کا مسح کیا اور مسح کے لیے نیا پانی لیا۔ دونوں پاؤں دھوئے اور اچھی طرح صاف کیے۔

رواہ سعید بن المنصور ومسلم وابوداؤد والترمذی

۲۶۹۲۶.....عمرو بن ابی حسن کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کیسے وضو کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن منگوایا برتن کو سرنگوں کر کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کیے اور پانی لے کر تین بار چہرہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دو دو مرتبہ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے لائے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۷.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم وضو کرو تمہیں وضو کی ناک سے ابتدا کرنی چاہیے چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور اس کی خباثت کو ختم کر دیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۲۸.....عمرو بن یحییٰ، اپنے والد سے اور وہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں خواب میں اذان سکھلائی گئی تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۲۹ ... ''مسند عبداللہ بن عباس'' رسول کریم ﷺ نے وضو کیا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ پھر چلو بھر پانی لیا اور چہرہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور دایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو میں پانی لیا اور بایاں ہاتھ دھویا، پھر چلو بھر پانی لیا سر کا اور کانوں کا مسح کیا بایں طور کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کر لیا، پھر چلو بھر کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر چلو بھر کر بایاں پاؤں دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۳۰.....''ایضاً'' رسول کریم ﷺ نے دو وضو کیے اعضاء وضو کو ایک بار بھی دھویا اور اعضاء وضو کو تین تین بار بھی دھویا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۱.....''مسند ابی ہریرۃ'' اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو کہو: بسم اللہ الحمد للہ'' چنانچہ تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے راحت میں نہیں رہیں گے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تمہارا یہ وضو ٹوٹ جائے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۲۰۶ و تذکرۃ الموضوعات ۳۱۔

۲۶۹۳۲.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ وضو کرتے تو دائیں طرف سے ابتداء کرتے تھے۔

رواہ ابن النجار

۲۶۹۳۳.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۳۴ دیلمی نے مسند فردوس میں اس سند سے حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن طاہر حافظ ابو قاسم جنیش موصلی، ابوالحسن نخشل ابوبکر محمد بن علی بن جابر، ابوالحسن بن حجر عسقلانی محمد بن عبداللہ صنابحی وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی آنکھوں کو وضو کا پانی پلاؤ اور اپنے ہاتھوں سے پانی نہ جھاڑو چونکہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

۲۶۹۳۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا ہاتھ برتن میں داخل کیے ایک ایک بار کلی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک بار چہرے پر پانی ڈالا ایک ایک بار ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ایک بار سر اور کانوں کا مسح کیا پھر آپ نے چلو بھر کر پانی لیا اور پاؤں پر چھینٹے مارے چونکہ آپ نے جوتے پہن رکھے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۳۶..... ابو جمرہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے داڑھی کا خلال کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے شکایت کی کہ میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے عضو مخصوص میں تری آ گئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو قتل کرے چونکہ شیطان ہی دوران نماز انسان کے کو چھوتا ہے تاکہ اسے دکھائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے لہٰذا جب تم وضو کرو شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیا کرو، اگر پھر یہی صورت نماز میں پیش آنے خیال کر لیا کرو کہ یہ پانی ہے چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور یوں اس کی مشکل جاتی رہی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۳۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا: یہ وظیفہ وضو ہے اور اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دگنا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے پھر تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے اور پھر پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا: یہی میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضو ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے جامع المصنف ۲۶۸ وذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۰۔

۲۶۹۳۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے رخساروں کو ہلکا ہلکا ملتے تھے پھر ہاتھوں کو نیچے سے داڑھی میں گھسا دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۶۹۴۰..... ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا: جب ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے برتن کہاں رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پہلو میں برتن رکھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۱ ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے وضو کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: بس یہی ہے پاکی جس شخص نے اس میں زیادتی یا کمی کی اس نے حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۶۹۴۲..... ھشیم، ابوعوام ایک محدث سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں) اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھونا کافی ہے تین تین مرتبہ دھونا پورا وضو کرنا ہے اور اس کے بعد فضول بات ہے۔

۲۶۹۴۳..... حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے تمہاری انگلیوں میں خلال نہ کردے۔ رواہ عبدالرزاق

ناک کو جھاڑنا

۲۶۹۴۴ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑ لے چونکہ شیطان انسان میں خون کے چلنے کی جگہ میں چلتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۴۵..... ابراہیم، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ (وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) وضو کرنے میں دائیں طرف سے ابتدا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے پانی منگوایا کر بائیں طرف سے وضو کی ابتدا کی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۶..... حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر کھڑے ہوکر بچا ہوا پانی پیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۶۹۴۷ عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تذکرہ کررہے تھے آپ نے غلام کو حکم دیا اس نے آپ کی ہتھیلی پر تین بار پانی بہایا پھر آپ نے برتن میں ہاتھ داخل کیا کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین بار چہرہ دھویا تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر برتن میں ہاتھ داخل کیا اور پانی لے کر دوسرے ہاتھ پر ملا اور پھر ایک بار سر پر مسح کیا، پھر تین تین بار ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر چلو بھرا اور پی لیا۔ پھر فرمایا: رسول کریم ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۸ حسن بن محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے داڑھی میں خلال کرتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۴۹ ابراہیم کی روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہوجاتا حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی منگواتے چلو بھر پانی لیتے اس سے کلی کرتے ناک میں ڈالتے جو بچ جاتا اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں پر مسح کرلیتے پھر فرماتے یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۱.....مجاہد کہتے ہیں: ناک میں پانی ڈالنا نصف وضو ہے۔رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۵۲.....مکحول کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے اور سر کا مسح ایک ہی بار کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۵۳.....مکحول کی روایت ہے کہ جب آدمی پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تب صرف وضو کی جگہ ہی پاک ہوتی ہے۔رواہ سعید بن المنصور
۲۶۹۵۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے بعد وضو کے) زیر ناف تین مرتبہ چھینٹے مارے۔

رواہ ابوبکر وسندہ ضعیف

فائدہ:.....بعض احادیث میں شرمگاہ پر چھینٹے مارنے حکم ہے جیسے حدیث نمبر ۲۶۹۳۷ اور اس حدیث میں زیر ناف چھینٹے مارنے کا ذکر ہے، مراد دونوں حدیثوں کی ایک ہی ہے الفاظ کا فرق ہے البتہ یہ چھینٹے شلوار پر مارنے چاہئیں۔جیسا کہ ایک حدیث میں اس کا واضح حکم ہے۔اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھینٹے مارنے کی تعلیم دی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ شکایت کی تھی کہ مجھے مذی آتی ہے لہٰذا دوران نماز بھی مذی آنے کی شکایت پیش آسکتی ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا۔ازمترجم۔
۲۶۹۵۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خر مبارک پر تین مرتبہ مسح کیا۔رواہ ابوبکر
۲۶۹۵۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر آپ نے چلو میں پانی لیا اور سر پر ڈال لیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ پانی کے قطرے آپ کے چہرہ اقدس پر گر رہے تھے۔رواہ المخلص وسندہ حسن
فائدہ:.....ان احادیث سے جو چیز مترشح ہوتی ہے وہ سر کا مسح ہے خواہ ایک بار ہو یا تین بار یا چلو بھر کر سر پر ڈالا جائے مقصود سب سے سر کا مسح ہے آپ ﷺ کا آخری عمل ایک بار سر کا مسح کرنے کا رہا ہے۔چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمیع روایات (تقریباً) ایک بار مسح کرنے پر صریح دلیل ہیں۔
۲۶۹۵۷.....''مسند ابی'' رسول کریم ﷺ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا اور پھر فرمایا وضو کا یہی وظیفہ ہے یا فرمایا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا پھر آپ نے اعضاء وضو کو دو دو بار دھویا اور پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضو کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دوگنا اجر عطا فرمائے گا پھر آپ نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا وضو ہے۔رواہ ابن ماجہ وھو ضعیف
۲۶۹۵۸.....''مسند اسامہ'' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب جبرئیل امین رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو وضو کا طریقہ تعلیم کیا جب جبرئیل علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے چنانچہ نبی کریم ﷺ اس کے بعد چھینٹے مارتے تھے۔رواہ احمد بن حنبل والدارقطنی
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیہ ۵۸۵۔
۲۶۹۵۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو اپنی داڑھی پر اوپر سے پانی بہاتے تھے۔رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۶۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق
۲۶۹۶۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنی داڑھی میں خلال کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ
کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن المرتاب ۔۲۱۶۔
فائدہ:.....لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل یعنی داڑھی پر پانی بہانا اتفاقی قرار دیا جائے گا ورنہ مسنون عمل خلال کرنا ہے۔
۲۶۹۶۲.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبۃ
۲۶۹۶۳.....''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا چہرہ دھوتے اور دونوں شہادت کی انگلیاں پانی میں بھگوتے اور آنکھوں کی کیچڑ دھوتے۔رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تین بار اعضاء وضو کو دھونا واجب ہے اور سر کا مسح ایک بار ہے۔

رواہ الدیلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۲۶۶۲ والمغیر ۹۱۔

۲۶۹۶۵..... حضرت انس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اعضاء وضو کو تین تین بار دھوتے دیکھے اور فرمایا: مجھے میرے رب نے یہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۶۹۶۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رطل پانی سے وضو کرتے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۶۹۶۷..... ''مسند علی'' ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے گھر پر تشریف لائے اور وضو کے لیے پانی مانگا اور فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور، چنانچہ آپ ﷺ کے لیے برتن رکھ دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دھوئے پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑ لی پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور چہرے پر مارا آپ نے دونوں انگوٹھے کانوں کے اگلے حصہ پر لے گئے اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں پانی لیا اور پیشانی پر انڈیل دیا پھر پانی کو چہرے پر گرنے دیا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا، پھر اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی۔ پھر سر کا مسح کیا اور کانوں کے ظاہری حصہ کا مسح کیا پھر ہتھیلیوں میں پانی لے کر پاؤں پر ڈالا جبکہ پاؤں جوتوں میں تھے پھر پاؤں کو حرکت دے دی پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح پانی ڈالا میں نے کہا: جوتوں ہی میں پاؤں دھولیتے؟ فرمایا: جی ہاں جوتوں میں ہی دھولئے۔ میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں میں نے کہا: کیا جوتوں ہی میں؟ فرمایا: جوتوں ہی میں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابویعلی وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان والضیاء

۲۶۹۶۸..... ''ایضا'' عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک برتن دیا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشتری تھی آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ میں برتن پکڑ لیا پھر برتن کو بائیں ہاتھ پر سرنگوں کیا پھر دونوں ہتھیلیاں دھولیں پھر دائیں ہاتھ میں برتن لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیاں دھوئیں۔ یہ کام آپ نے تین بار کیا اور اس دوران آپ نے برتن میں ہاتھ داخل نہیں کیا، آپ بائیں ہاتھ پر برتن کو سرنگوں کرتے پھر دونوں ہتھیلیاں دھوتے پھر دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے، پھر برتن دائیں ہاتھ میں پکڑتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر ہتھیلیاں دھولیتے یوں آپ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے یہ سارا کام کرتے ہوئے آپ نے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالا حتیٰ کہ ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑ لی یہ سب کچھ آپ نے تین تین بار کیا پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور تین بار چہرہ دھویا پھر تین بار کہنی تک دایاں ہاتھ دھویا پھر تین بار کہنی تک بایاں ہاتھ دھویا، پھر دایاں ہاتھ تو برتن میں داخل کیا حتیٰ کہ پورا ہاتھ پانی میں ڈبو لیا پھر ہاتھ نکال لیا اور بائیں ہاتھ سے مل لیا (تاکہ پانی کی تری دوسرے ہاتھ کو بھی پہنچ جائے) پھر دونوں ہاتھ سے ایک بار سر کا مسح کیا، پھر دائیں ہاتھ سے تین بار دائیں پاؤں پر پانی ڈالا پھر تین بار بائیں ہاتھ سے دایاں پاؤں دھولیا (اسی طرح دوسرا پاؤں بھی دھولیا) پھر بایاں ہاتھ داخل کیا اور چلو میں پانی لے کر پی لیا، پھر فرمایا: یہ ہے نبی کریم ﷺ کا طہارت حاصل کرنے طریقہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے وضو کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو یہی ہے نبی کریم ﷺ کا وضو۔

رواہ ابوداؤد الطیاسی وقال صحیح وابن منیع والدارمی وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابویعلی وابن الجارود وابن حبان والدارقطنی والضیاء

۲۶۹۶۹..... ''ایضا'' عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تین بار ہاتھ دھوئے تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، تین بار سر کا مسح کیا اور تین بار پاؤں دھوئے پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ یہی وضو دیکھ لے۔

رواہ الدارمی والدارقطنی

دارقطنی کہتے ہیں اسی طرح یہ حدیث ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں تین بار مسح کرنے کا ذکر ہے جبکہ حفاظ حدیث کی ایک بڑی جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے ان میں سے کچھ (محدثین حفاظ) یہ ہیں زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابوعوانہ،

شریک، ابواشعب، جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطات ابان بن تغلب علی بن صالح بن حی حازم بن ابراہیم حسن بن صالح، جعفر احمر، ان حضرات محدثین نے یہ حدیث خالد بن علقمہ سے روایت کی ہے اور اس میں ایک بار مسح کرنے کا ذکر ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اس حدیث میں تین بار مسح کرنے کا ذکر کیا ہو سوائے ابوحنیفہ کے انتہی۔

۲۶۹۷۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا اور سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا۔

رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی

۲۶۹۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے تین تین بار اعضاء وضو کو دھویا سر اور کانوں کو تین تین بار مسح کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح ہوتا تھا میں نے چاہا کہ تمہیں دکھا دوں۔ رواہ الدارقطنی

مسواک کا بیان

۲۶۹۷۲..... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو کئی بار مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن شیبۃ

۲۶۹۷۳..... "مسند بریدہ بن حصیب اسلمی" نبی کریم ﷺ جب اپنے اہل خانہ کی پاس سے سو کر اٹھتے ایک باندی کو جسے بریرہ کہا جاتا تھا مسواک لانے کا کہتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۴..... "مسند بھز" یحییٰ بن عثمان یمان بن عدی حمصی شبیت بن کثیر حمصی یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کی سند سے بھز رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرض (دانتوں کی چوڑائی) میں مسواک کرتے تھے چوس چوس کر پانی پیتے (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیتے اور فرماتے: یوں اس طرح پانی زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم وابن عساکر قال ابونعیم رواہ ابراھیم بن العلاء الذی بیدی عن عبادۃ بن یوسف عن لیث عن یحیی بن سعید بن المسیب عن القشیری ورواہ سلیمان بن سلمۃ عن الیمان بن عدی عن معاویۃ القشیری

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۴ او الجامع المصنف ۲۵۹

۲۶۹۷۵..... عبداللہ بن حنظلہ غسیلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۶۹۷۶..... "مسند عبداللہ بن عباس" ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۷..... "ایضا" ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہیں قرآن میں مسواک کرنے کا حکم نہ نازل ہو جائے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۶۹۷۸..... "ایضا" رسول اللہ ﷺ برابر مسواک کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ قرآن میں مسواک کا حکم نازل ہوا چاہتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

رات کو سوتے وقت مسواک کرنا

۲۶۹۷۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک مسواک نہ کر لیتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۰..... ابن عباس رضی اللہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کو دو رکعتیں پڑھتے پھر فارغ ہو کر مسواک کرتے تھے۔

رواہ ابن عساکر

۲۶۹۸۱..... شریح کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: مجھے بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آپ کے پاس تشریف لاتے کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: آپ ﷺ مسواک سے ابتداء کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۲..... ''مسند اسامہ بن زید'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب بستر پر آتے مسواک کرتے تھے رات کو جب اٹھتے مسواک کرتے جب صبح کے وقت باہر تشریف لے جائے مسواک کرتے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا آپ تو بس یہی مسواک کرنے میں مصروف رہتے ہیں؟ جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے اسماء رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ رسول کریم ﷺ اس مسواک سے مسواک کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۳..... ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسواک کا حکم دیا اور فرمایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ قرآن سنتا رہتا ہے فرشتہ لگاتار قرآن سے دل لگی رکھتا جاتا ہے اور بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور بندے کے منہ میں سے جس قدر قرآن نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں پڑتا ہے لہٰذا اپنے منہوں کو اچھی طرح صاف ستھرے رکھو۔ رواہ ابن المبارک

۲۶۹۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا ڈر نہ ہوتا میں انھیں ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیتا اور تہائی رات تک عشاء کی نماز مؤخر کرنے کا حکم دیتا چونکہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے رب تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لے آتے ہیں پھر طلوع فجر تک یہیں رہتے ہیں رب تعالیٰ فرماتے رہتے ہیں کوئی مانگنے والا ہے جسے میں عطا کروں کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی بیمار ہے جو شفاء کا خواستگار ہو؟ کوئی گنہگار ہے جو گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہو سو اس کی بخشش کردی جائے۔ رواہ عثمان بن سعید اروافی فی المدد علی الجهمة والدارقطنی فی احادیث النزول

۲۶۹۸۵..... ابوعبدالرحمن سلمی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوجاتا ہے اس کے پاس فرشتہ آجاتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے بندے کے قریب ہوتا رہتا ہے چنانچہ مسلسل قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنا منہ بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے بندہ جو آیت بھی پڑھتا ہے فرشتے کے منہ میں جاتی ہے لہٰذا اپنے منہ کو پاک رکھو۔ رواہ ابن المبارک فی الزهد والاخری فی اخلاق حملة القرآن

عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

۲۶۹۸۶..... عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۶۹۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اگر چاہو عمامہ پر مسح کرو چاہو تو اتار لو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۶۹۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر اور عمامہ پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... سر کی بجائے عمامہ پر مسح کرنے کا جواب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے پھر ان کے ہاں یہ بھی ہے کہ مسح کی سنیت یا فرضیت عمامہ پر مسح کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے جبکہ احناف شوافع مالکیہ کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ پھر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مسح علی العمامہ کے لیے شرائط ہیں۔

۱..... عمامہ طہارت پر باندھا گیا ہو۔

۲..... عمامہ پورے سر کو ڈھانپے ہوئے ہو۔

۳..... مسلمانوں کے طریقہ پر عمامہ باندھا گیا ہو یعنی عمامہ محنک ہو یا شملہ دار ہو۔

۴..... مسح علی العمامہ موقت ہے۔

جمہور آئمہ احادیث بالا کی تاویل کرتے ہیں:
۱.....یہ احادیث معلل ہیں کما قالہ الشیخ عبدالحی لکھنوی۔
۲.....امام محمد رضی اللہ عنہ نے موطا میں فرمایا ہے کہ پہلے عمامہ پر مسح تھا پھر منسوخ ہو گیا۔
۳.....عذر کی بنا پر مسح کیا گیا تھا۔

وضو کے متعلق اذکار

۲۶۹۸۹..... "مسند ابن عمر الدیلمی، احمد بن نصر، احمد بن نیال حسین بن عمر محمد بن عبداللہ شافعی محمد بن سلمان باغندی مقاتل فضل بن عبید سفیان ثوری عبید اللہ عمری نافع کی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ: جو شخص وضو کرنے کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اسے چالیس عالموں کا ثواب ملتا ہے اس کے چالیس درجات بلند کردیے جاتے ہیں اور چالیس حوروں کے ساتھ اس کی شادی کردی جاتی ہے۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۹۷ والفوائد المجموعہ ۹۷۔

۲۶۹۹۰.....حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وضو کا ثواب (اذکار) سکھائے اور فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرنا چاہو تو کہو:

بسم اللّٰہ العظیم والحمدللّٰہ علی الاسلام"

جب شرمگاہ دھولو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم حصن فرجی واجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین واجعلنی من الذین اذا ابتلیتهم صبروا واذا اعطیتهم شکواً

یا اللہ مجھے پاکدامنی عطا فرما: مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جنہیں جب تو آزمائش میں ڈالتا ہے وہ صبر کر دیتے ہیں اور جب تو انہیں عطا کرتا ہے وہ شکر کرتے ہیں۔

جب کلی کرو تو یہ دعا پڑھو:

اللهم اعنی علی تلاوۃ ذکرک

یا اللہ تلاوت قرآن پر میرے عمل فرما۔

جب ناک میں پانی ڈالو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم لاتحرمنی رائحة الجنة

یا اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ رکھنا۔

جب چہرہ دو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم بیض وجهی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه

یا اللہ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن کرنا جس دن بہت سارے چہرے سفید ہوں گے بہت سارے چہرے سیاہ ہوں گے۔

جب دایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللهم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرًا

یا اللہ میرا نامہ اعمال مجھے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے ہلکا پھلکا حساب لینا۔

جب بایاں بازو دھو تو یہ دعا پڑھو۔

اللھم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری
یااللہ مجھے میرا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ پیچھے سے۔
جب سر کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو
اللھم غشنی برحمتك
یااللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔
اور جب کانوں کا مسح کرو تو یہ دعا پڑھو:
اللھم اجعلنی ممن یستمع القول فیتبع أحسنه
یااللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جو باتیں سن کر اچھی باتوں کو اپنا لیتے ہیں۔
جب پاؤں دھو تو یہ دعا پڑھو:
اللھم اجعله سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفوراً وعملًا متقبلًا اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین اللھم انی استغفرك واتوب الیك
یااللہ میرے اس عمل وضو کو سعی مشکور بنا دے گناہوں کی معافی کا سبب بنا دے اور عمل مقبول بنا دے یااللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کر دے یااللہ میں تجھ سے استغفار کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔
پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھو:
الحمدللہ الذی رفعھا بغیر عمد
تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہی جس نے آسمان کو بغیر ستون کے بنایا ہے۔
فرشتے تمہارے سر پر کھڑا ہے تم جو کچھ بھی کہتے ہو وہ لکھتا ہے۔ اور اس پر اپنی مہر لگا لیتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور اس نوشتہ کو عرش تلے رکھ دیتا ہے اور تا قیامت اس مہر کو نہیں توڑا جاتا۔

رواه ابوالقاسم بن مندة فی کتاب الوضو الدیلمی والمستغفری فی الدعوات وابن النجار، قال الحافظ ابن حجر فی امالیه هذا حدیث غریب ورواته معروفون لکن فیه خارجه بن مصعب ترکه الجمهور وکذبه ابن معین وقال ابن حبان کان یدلس عن کذابین احادیث رووها عن الثقات الذین لقیهم فوقعت الموضوعات فی روایته

۲۶۹۹۱ ۔۔۔ ابواسحاق ستیعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں وضو کرتے وقت پڑھتا ہوں میں انھیں بھولا نہیں ہوں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ کے پاس پانی لایا جاتا آپ ہاتھ دھوتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بسم اللہ العظیم والحمدللہ علی الاسلام اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من الذین اذا اعطیتھم شکروا واذا ابتلیتھم صبروا
اللھم حصن فرجی (تین بار پڑھتے) جب کلی کرتے یہ دعا پڑھتے:
اللھم عنی علی تلاوۃ ذکرك.
جب ناک میں پانی ڈالتے یہ دعا پڑھتے:
اللھم ارحنی رائحة الجنة
جب چہرہ دھوتے تو یہ دعا پڑھتے:
اللھم بیض وجھی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه

جب دایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم آتنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابًا یسیرًا.

جب بایاں ہاتھ دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظهری

جب سر کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم غشنی برحمتک

جب کانوں کا مسح کرتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه.

جب پاؤں دھوتے یہ دعا پڑھتے:

اللهم اجعل لی سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفورًا وتجارة لن تبور

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھتے:

الحمدلله الذی رفعها بغیر عمد.

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ فرشتہ وضو کرنے والے کے سر پر کھڑا ہوتا ہے۔ بندہ جو کچھ کہتا ہے فرشتہ اسے ایک ورق پر لکھتا رہتا ہے پھر ورق کو سربمہر کر کے لے جاتا ہے اور عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے چنانچہ تا قیامت اس کی مہر نہیں توڑی جاتی۔

رواه المستغفری فی الدعوات واورده ابن دقیق العید فی الاقتراح وقال ابو اسحاق عن علی منقطع وفی اسناده غیر واحد یحتاج الی معرفته والکشف عن حاله قال ابن الملقن فی تخریج احادیث الو سیط وهو کما قال فقد بحثت عن اسما لهم فی کتاب الاسماء فلما رالا احمد بن مصعب الموزی قال فی اللسان: هو متهم بوضع الحدیث والروای عنه ابو مقاتل سلیمان بن محمد بن الفضل ضعیف

۲۶۹۹۲۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے دائیں طرف ایک برتن پانی سے بھرا رکھا ہوا ہے برتن اٹھا کر دائیں طرف رکھ لیا پھر استنجا کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم حصن فرجی واستر عورتی ولا تشمت بی الاعداء

یا اللہ! مجھے پاکدامنی عطا فرما میری بے پردگیوں کا ستر کر اور دشمنوں کو مجھ سے خوش نہ کرنا

پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم لقنی حجتی ولا تحرمنی رائحة الجنة

پھر چہرہ دھویا اور یہ دعا پڑھی۔

اللهم بیض وجهی یوم تبیض وجوه وتسود وجوه.

پھر اپنے دائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم اعطنی کتابی بیمینی والخلد بشمالی.

پھر بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم لاتعطنی کتابی بشمالی ولا تجعلها مغلولة الی عنقی

پھر سر کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللهم غشنا برحمتک فانا نخشی عذابک اللهم لاتجمع بین نواصینا واقدامنا

پھر گردن کا مسح کیا اور یہ دعا پڑھی:

اللھم نجنا من مقطعات النیران واغلالھا

پھر پاؤں دھوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام

پھر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

اللھم کما طھرتنا بالماء فطھرنا من الذنوب

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور پوروں سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے پھر فرمایا: اے بیٹے! ایسا ہی کرو جیسے میں نے کیا ہے سو جو قطرہ بھی انگلیوں کے پوروں سے ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تا قیامت اس شخص کے لیے استغفار کرتا رہتا ہے اے بیٹے! جو شخص بھی ایسا کرتا ہے جیسا میں نے کیا ہے اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح سخت آندھی کے دن درخت سے پتے گرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر فی امالیہ وفیہ اصرم بن حوشب کان یضع الحدیث

۲۶۹۹۳..... جعفر بن محمد اپنے والد محمد کی سند سے اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ اللھم اسألک تمام الوضو وتمام الصلوٰۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال نماز کا کمال تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال۔ یہ دعا تمہارے وضو کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔ رواہ الحارث ولم یسق بقیتہ وفیہ حماد بن عمرو النصیبی کان نصع الحدیث

کلام:...... حدیث موضوع ہے چونکہ سند میں حماد بن عمرو ہے جو حدیثیں وضع کرتا تھا۔

۲۶۹۹۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ رب اجعلنی من التوابی واجعلنی من المتطھرین.

متفرق آداب

۲۶۹۹۵..... شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی، آپ ﷺ کو دوران نماز التباس ہو گیا اور آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کرے چونکہ یہ لوگ ہمارے اوپر قرآن میں التباس ڈال دیتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۹۹۶..... ابو روح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور نماز میں سورت روم تلاوت کی آپ پر التباس ہو گیا آپ نے نماز توڑ دی اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہمارے ساتھ بغیر طہارت کے نماز پڑھتے ہیں جو شخص بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھے اچھی طرح وضو کر لیا کرے ایک روایت میں ہے کہ تمہاری ناقص طہارت ہمیں اذیت پہنچاتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

مباحات وضو

۲۶۹۹۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کپڑا ہوتا تھا جب آپ وضو کرتے تو اعضاء وضو کو اس کپڑے سے صاف کرتے تھے۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۶۹۹۸..... اسود بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا۔ رواہ ابن خسرو

۲۶۹۹۹ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس شخص کو داڑھی پر مسح کرنا پاک نہ کرے بس اسے اللہ تعالیٰ پاک ہی نہ کرے۔

رواہ عباس الرافعی فی جزئہ

۲۷۰۰۰ ... نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کرنے کے بعد اعضاء وضو کو تولیہ سے صاف کرتے تھے۔

رواہ ابن سعد وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۱ ... حسن کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پر لوٹے سے پانی بہایا جارہا تھا اور آپ وضو کررہے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۰۰۲ ... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۱۰، ۲۲۰۲

۲۷۰۰۳ ... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو چادر وغیرہ کے کنارہ سے چہرہ صاف کرلیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التحدیث ۴۳۔

۲۷۰۰۴ ... حطان بن عبداللہ رقاشی کہتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں دریائے دجلہ کے کنارے پر تھے اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا موذن نے ظہر کی اذان دی لوگ وضو کے لیے کھڑے ہوئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور لوگوں کو نماز پڑھائی پھر لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا موذن نے اذان دی لوگ وضو کے لیے دوڑ پڑے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ اعلان کرو کہ نیا وضو صرف اسی شخص پر واجب ہے جس کا وضو ٹوٹ چکا ہے۔ پھر فرمایا: عنقریب علم ختم ہوجائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ جہالت کی وجہ سے آدمی تلوار سے اپنی ماں کو قتل کردے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۵ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیتل کے برتن میں وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گرم پانی سے غسل اور وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۶۰۰۷ ... بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت ہے کہ میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ (وضوخانہ سے) باہر نکلے دراں حالیکہ آپ رضی اللہ عنہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اور آپ کے پاؤں تلے جو چیز آتی روندتے پھر مسجد میں داخل ہوئے اور مزید وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۰۸ ... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۰۹ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے کوئی پرواہ نہیں چاہے میں وضو کی ابتدا دائیں طرف سے کروں یا بائیں طرف سے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۰ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمہارا کوئی نقصان نہیں چاہے تم دائیں ہاتھ سے ابتدا کرو یا بائیں سے اور جس پاؤں کو چاہے پہلے دھولو اور جس جانب چاہے منہ موڑلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۱ ... "مسند انس رضی اللہ عنہ" شریک بن عبداللہ بن عمرو بن عامر کہتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہر نماز کے وقت وضو کیا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے رہی بات ہماری، سو ہم جرات کا مظاہرہ کردیتے ہیں یا ایک ہی وضو سے پورے دن کی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ رواہ الضیاء

مکروہات وضو

۲۷۰۱۲ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کے لیے کنویں سے پانی نکالتے دیکھا میں فوراً آپ کی طرف

لپکا اور آپ کے لیے پانی نکالنا چاہا۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! رک جاؤ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے وضو میں کوئی اور بھی شریک ہو ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے وضو میں کوئی میری مدد کرے۔ رواہ البزار وابن جریر وضعیف وابو یعفراد

۲۷۰۱۳.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو لیہ استعمال نہ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۴.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا لیکن ان کی ایڑیوں کو پانی نے چھوا تک نہیں تھا آپ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے ہلاکت ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۱۵.....حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ ابونعیم

۲۷۰۱۶.....''مسند معاویہ'' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۰۱۷.....مجھے تانبے کے برتن میں وضو کرنے سے منع کیا گیا ہے اور مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں غرہ ہلال کے دوران اپنی بیوی سے ہمبستری کروں اور یہ کہ میں سنت نماز ختم کر کے مسواک کروں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ وضو کے بعد تولیہ کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے جبکہ غسل جنابت کے بعد تولیے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۱۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ منقوصین کے نام سے پکارے جائیں گے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمن! منقوصین سے مراد کون لوگ ہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض لوگ اپنی نمازوں میں نقص ڈالتے ہیں، وضو میں نقص ڈالتے ہیں اور نماز میں التفات نہیں کرتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۰.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے برتن میں وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۲۱.....عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۲.....عبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تانبے کے بنے ہوئے طشت میں پاؤں دھو لیتے تھے جبکہ پیتل کے جام میں پانی پینا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۳.....ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ کثرت سے وضو کرنا شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۴.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے اگر اس میں کوئی فضیلت ہوتی تو اصحاب محمد رضی اللہ عنہم اس کو ترجیح دیتے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۵.....ابراہیم کی روایت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کرتے وقت چہرے پر تھپڑ نہیں مارتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۶.....ابراہیم کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چہروں پر پانی سے تھپڑ نہیں مارتے تھے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم سے کہیں زیادہ وضو کے دوران پانی بچاتے تھے صحابہ تو یہ سمجھتے تھے کہ چوتھائی مد وضو کے لیے کافی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے متقی و پرہیزگار تھے دل کے سخی تھے اور لڑائی میں خوب ڈٹ جانے والے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۲۷.....زہری کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ شخص وضو کر رہا تھا اور وضو کے لیے چلو پر چلو بھر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اسراف مت کرو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

رواہ سعید بن المنصور

متعلقات وضو

۲۷۰۲۸ ... یحییٰ بن سعید کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کی بیوی نے بوسہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۲۹ ... یحییٰ بن سعید ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا دراں حالیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزہ میں تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے بیوی کو بوسہ لینے سے نہیں روکا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے آپ نماز کے لیے چلے گئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۰ ... ''مسند علی کرم اللہ وجہہ'' عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھوں اور پاؤں پر مسح کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ پھر فرمایا: اگر میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کی پشت پر مسح کرتے نہ دیکھا ہوتا میں سمجھتا کہ پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا، پھر فرمایا: کہاں ہیں وہ لوگ جن کا خیال ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا کسی کے لیے جائز نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل

۲۷۰۳۱..... نزال بن سبرہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹے میں پانی لایا گیا جبکہ آپ مکان کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے چلو بھر پانی لیا کلی کی، ناک میں پانی ڈالا چہرے، بازو اور پاؤں کا مسح کیا پھر بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پی لیا پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد والترمذی فی الشمائل والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۲ ... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۳..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے تو سجدہ والی جگہ کا قصد کرتے پانی سے حتیٰ کہ سجدہ والی جگہ پر پانی بہتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۰۳۴ ''مسند رفاعۃ بن رافع'' عبایہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کرایا اور میں آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں طرف کھڑا ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادب تم نے کس سے سیکھا ہے میں نے عرض کیا: حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۳۵ ... ابواوس کی روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اعراب کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر پہنچا والد صاحب نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کر لیا میں نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم

۲۷۰۳۶ ... ''مسند عبداللہ بن زید مازنی'' عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمارے ہاں رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہم نے آپ کے لیے پیتل کے ایک برتن میں پانی رکھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۳۷..... زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے اس ٹب میں وضو کیا یہ ٹب پیتل کا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۳۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پیشاب کرنے کے لیے چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی لئے چل پڑے آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: پانی ہے آپ اس سے وضو کرلیں فرمایا: مجھے حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ سنت ہو جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۰۔

۲۷۰۳۹..... "مسند علی" حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نے وضو کیا اور جو پانی وضو سے بچ گیا وہ کھڑے ہو کر پی لیا پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جب آپ کے پاس ایک اعرابی سوال کرنے آیا تھا۔

رواہ ابن جریر

۲۷۰۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں ایک وضو کافی ہے جب تک وضو ٹوٹ نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۱..... حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ نے نعلین (جوتوں) پر مسح کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ رواہ ابوداؤد والطیالسی واحمد بن حنبل ولعدنی وابن حبان وابونعیم والضیاء

فائدہ:..... ممکن ہے وہ جوتے موزہ نما ہوں تب ہی آپ نے مسح کیا جو کہ موزوں کے حکم میں تھے۔

۲۷۰۴۲..... ھیثم، یعلی بن عطاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ طائف میں ایک قوم کے چشمہ کے پاس آئے آپ ﷺ نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا ھیثم کہتے ہیں۔ یہ اول اسلام کی بات ہے۔

فصل..... وضو کو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں

۲۷۰۴۳..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی حاتم فی العلل وقال الناس یروونہ موقوفا کمافی الموطا

۲۷۰۴۴..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا آپ ﷺ سے کہا گیا: ہم آپ کے لیے وضو کے واسطے پانی لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وضو نہیں ٹوٹا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۴۵..... ابوملیح کی روایت ہے کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے آپ رضی اللہ عنہ نماز مغرب کے لیے باہر تشریف لے گئے اتنے میں موذن نے اذان دی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک برتن تھما دیا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا آپ نے فرمایا: بیٹھو اور کھاؤ چونکہ کھانا کھانے کے لیے بنایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر ہاتھ دھوئے کلی کی اور نماز پڑھ لی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۴۶..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنی بغلوں کو چھو لے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والدارقطنی

۲۷۰۴۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پہلو کے بل سو جائے وہ وضو کرے۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والحارث والبیھقی

۲۷۰۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لمس میں سے ہے لہٰذا وضو کرو۔ رواہ الدارقطنی والحاکم والبیھقی

۲۷۰۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم میں سے کسی (کے عضو مخصوص) سے موتی کی مانند مواد نکلتا ہے ایک روایت میں ہے کہ منکے کی مانند مواد نکلتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی کیفیت پائے وہ اپنے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کر لے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا

جاتا ہے مواد سے مراد مذی ہے۔رواہ مالک و عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۰۔۔۔ ربیعہ بن عبداللہ حدیری کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔رواہ مالک

۲۷۰۵۱۔۔۔ ابن جریر کی روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ کو سنا انھوں نے ایسے شخص سے حدیث سنائی جسے میں متہم نہیں سمجھتا۔ یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جوں ہی آپ نے نماز کی ابتدا کی آپ کا ہاتھ عضو مخصوص تک پہنچا۔ آپ نے اشارے سے لوگوں کو رکنے کا کہا اور آپ رضی اللہ عنہ وضو کرتے چلے گئے پھر واپس آئے اور نماز پڑھی عبداللہ کہتے ہیں میرے والد نے راوی سے کہا: شاید عمر رضی اللہ عنہ نے مذی کا اثر پالیا ہو؟ وہ بولا: مجھے معلوم نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۵۲۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ قطرے ہیں اس میں وضو ہے۔رواہ ابو عبیدہ و ابو عروبۃ فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۰۵۳۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے۔رواہ ابو طاہر الحنائی فی الحنائیات

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۳۲۱، ۳۲۲ و ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۹

۲۷۰۵۴۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو جسم سے باہر نکلتی ہیں جیسے پاخانہ پیشاب اور ہوا وغیرہ اور ان چیزوں سے نہیں ٹوٹتا جو بدن میں داخل ہوتی ہیں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۵۵۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: مذی پر وضو ہے جبکہ منی پر غسل ہے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والترمذی وقال: حسن صحیح وابویعلی والطحاوی وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مذی پاتا تھا میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میری نکاح میں ہے اس لئے سوال کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: ہر نر کو مذی آتی ہے لہٰذا منی کے بعد غسل کرنا چاہئے اور مذی کے بعد وضو کرنا چاہئے۔رواہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۰۵۷۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جبکہ میرے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھی مجھے آپ سے سوال کرنے میں حیاء آتی تھی میں نے ایک شخص سے سوال کرنے کو کہا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مذی دیکھو وضو کرلو اور عضو مخصوص دھولو جب تم کودکر منی نکلتی دیکھو تو غسل کرلو۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وابن حبان والدارقطنی سعید بن المنصور

۲۷۰۵۸۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی چنانچہ جب بھی مجھے مذی آنے کی شکایت پیش آتی میں غسل کرتا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے مجھے وضو کرلینے کا حکم دیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

مذی سے وضو واجب ہے

۲۷۰۵۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے مجھے شرم آتی تھی چونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا عضو دھو کر وضو کرے۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی ومسلم وابن جریر وابن خزیمۃ والطحاوی والدورقی والبیھقی

۲۷۰۶۰۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں ہم میں سے کسی کی معمولی سی ہوا نکل جاتی ہے وہ کیا کرے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم

میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے اسے وضو کر لینا چاہئے اور عورتوں سے پچھلے راستے سے مباشرت مت کرو

رواہ احمد بن حنبل واھدنی ورجالہ ثقات

۲۷۰۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نوجوان لڑکا تھا مجھے کثرت سے مذی آتی تھی جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے پانی نے سخت اذیت پہنچائی ہے آپ نے فرمایا: غسل تو اس پانی سے واجب ہوتا ہے جو کود کر باہر نکلے یعنی منی سے۔ رواہ البیھقی

۲۷۰۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے شدت سے مذی آتی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا چاہا لیکن آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی اس لیے مجھے سوال کرتے شرم آتی تھی میں نے عمار بن یاسر سے پوچھنے کو کہا عمار رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ ﷺ نے فرمایا: مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ الحمیدی والعدنی والنسائی والطحاوی والعیانی

۲۷۰۶۳..... "ایضاً" عروہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرو۔ چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عضو مخصوص اور فوطے دھولے اور وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔

رواہ ابو داؤد والنسائی والبیھقی

۲۷۰۶۴..... "مسند براء بن عازب" اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۵..... "مسند ثوبان" سعد بن ابی طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے قے کی اور روزہ افطار کر دیا پھر میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا، میں نے ہی آپ ﷺ کے لیے وضو کے واسطے پانی بہایا تھا۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۰۶۶..... "مسند جابر بن سمرۃ" جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۷..... "ایضاً" ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں یہ کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۶۸..... علی بن طلق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں کوئی شخص ایسا بھی ہوا ہے جو دیہات میں رہتا ہے اس سے تھوڑی سی ہوا خارج ہو جاتی ہے جبکہ دیہات میں پانی کی قلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا نکل جائے اسے وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۰۶۹..... علی بن طلق کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی نماز میں ہوا نکل جائے وہ نماز توڑ دے وضو کرے اور نماز لوٹائے۔ رواہ ابن جریر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۳۰-۲۱۴

۲۷۰۷۰..... "مسند عمرو بن امیہ ضمری" نبی کریم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۱..... "مسند مقداد بن اسود" حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھیں کہ ایک شخص ہے وہ جب اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آجاتی ہے یہ کیا کرے؟ چونکہ میرے نکاح میں آپ ﷺ کی بیٹی ہے میں آپ سے سوال کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔ مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس بارے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ حالت پائے وہ شرمگاہ دھولے اور نماز والا وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۷۲..... "مسند ابی امامۃ" نبی کریم ﷺ سے مس ذکر (عضو مخصوص کو چھونے) کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۰۷۳ ”مسند ابی امامہ“ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: میں نے نماز پڑھتے ہوئے عضو مخصوص چھولیا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ تو تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ رواہ عبدالرزاق وھو ضعیف

۲۷۰۷۴ ... ”مسند ابی امامہ“ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے اور اس سے کھیل کود لیتا ہے کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر وفیہ رکن بن عبداللّٰہ الشامی متروك

۲۷۰۷۵ سہل بن حنیف کہتے ہیں: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں بہت غسل کرتا تھا میں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مذی کپڑوں کو لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی ہے کہ چلو بھر پانی لو اور کپڑوں پر جہاں دیکھو کہ مذی لگی ہے وہاں پانی مار (کردھو) لیا کرو۔ رواہ مسلم وسعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۰۷۶ ”مسند ابی رافع“ ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے لیے بکری کا پیٹ (یعنی پیٹ کا گوشت، پسلی، چانپ وغیرہ) پکایا آپ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر عشاء کی نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۷ ابورافع کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو بکری کا شانہ کھاتے دیکھا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۷۰۷۸ ”مسند ابی رافع“ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے بکری کا بچہ ذبح کیا آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا اور آپ نے پانی چھوا تک نہیں اور نہ ہی کلی کی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۰۷۹ ... ”ایضاً“ ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے تیز دھار لکڑی سے بکری ذبح کی اور اس کا گوشت پکایا آپ نے گوشت تناول کیا آپ نے کلی کی اور نہ ہی وضو کیا۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۷۰۸۰ ”مسند ابی سعید“ محمد بن ثابت عبدی ابوہارون عبدی کی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا اور یہ سوال پوچھنا چاہا کہ ایک شخص راستے سے گزر رہا ہوتا ہے وہ کسی عورت کو دیکھ لیتا ہے اور اسے مذی آجاتی ہے کیا اسے غسل کرنا چاہیے جبکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سوال کرنا اچھا نہیں سمجھا چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حالت مردوں کو پیش آجاتی ہے تمہیں صرف وضو کافی ہے۔ رواہ الضیاء

۲۷۰۸۱ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص سو جائے اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۴۹۵۔

۲۷۰۸۲ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وضو صرف حدث سے واجب ہوتا ہے خواہ ہوا خارج ہو یا گوز نکلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۳ مجاہد کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے ہوئے تھے، یکایک ایک آدمی آیا جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آنے والا شخص بولا: کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: سوال کرو، وہ بولا: میں جب بھی پیشاب کرتا ہوں پیشاب کے بعد کودنے والا پانی آتا ہے (یعنی منی) ہم نے کہا: وہ پانی جس سے بچہ بنتا ہے؟ بولا: جی ہاں۔ ہم نے کہا: تمہیں غسل کرنا چاہیے۔ وہ شخص انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا واپس چلا گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز میں جلدی کی جب سلام پھیرا فرمایا: اے عکرمہ! اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، عکرمہ اس آدمی کو پکڑ کر لے آئے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ذرا بتاؤ تم نے اس شخص کو کتاب اللہ کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا کیا رسول اللہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کی رو سے فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا: پھر تم نے کہاں سے یہ فتویٰ دیا ہے؟ ہم نے کہا رائے سے یہ فتویٰ دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسی لیے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک فقیہ ہزار عبادت گزاروں سے بھی زیادہ

شیطان پر بھاری ہوتا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے بتاؤ جب تمہیں وہ پانی خارج ہوتا ہے کیا تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ شخص بولا: نہیں فرمایا: کیا تم اس کی وجہ سے جسم میں بے حسی پاتے ہو عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: یہ تو بس جسم کی ٹھنڈی ہے تمہیں اس کے بعد صرف وضو کر لینا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر وسندہ حسن

نماز میں ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۲۷۰۸۴..... ابو عالیہ ایک انصاری سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گزرا اس کی آنکھیں بینائی سے خالی تھیں چنانچہ وہ کنویں میں گر گیا نماز میں کھڑے (تقریبا) سب لوگ ہنس پڑے رسول کریم ﷺ نے ہنسنے والوں کو وضو اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم دیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۰۸۵..... "مسند بسرہ بنت صفوان" بسرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے جب وضو سے فارغ ہو جاتی ہے، پھر اپنا ہاتھ چادر کے نیچے داخل کرتی ہے اور شرمگاہ کو چھو لیتی ہے کیا اس پر وضو واجب ہو جاتا ہے؟ فرمایا: جی ھاں۔ جب کوئی عورت اپنی شرمگاہ چھوئے تو اسے وضو لوٹانا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۰۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ منی سے غسل واجب ہوتا ہے جبکہ ودی اور مذی سے وضو واجب ہوتا ہے۔ ودی اور مذی آنے کی صورت میں عضو مخصوص کی سپاری دھولی جائے اور پھر وضو کر لیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۰۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے جو بدن سے خارج ہوں، ان چیزوں سے واجب نہیں ہوتا جو بدن میں داخل ہوں۔ راستے کو روندنے کی وجہ سے غسل نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے وہ وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۹۰۷

۲۷۰۹۰..... ابو معاویہ اعمش سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص جو کہ نابینا تھا مسجد میں آنا چاہتا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اس شخص کا پاؤں کنویں پر لگا اور لوگ اسے دیکھ کر ہنس پڑے نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

۲۷۰۹۱..... ابو معاویہ، ھشام، حفصہ، ابو عالیہ کی سند سے حدیث مثل بالا کے مروی ہے۔

فائدہ:..... ہنسی تین قسم پر ہے مسکراہٹ، ضحک، قہقہہ، مسکراہٹ سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز، ضحک سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا قہقہہ سے دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔

۲۷۰۹۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بوسے کا تعلق لمس سے ہے لہٰذا اس سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۰۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال کرو اگر میرے نکاح میں آپ کی بیٹی نہ ہوتی میں خود سوال کرتا وہ یہ کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے اسے مذی آجاتی ہے، اس پر اسے قابو نہیں ہوتا حالانکہ وہ اپنی بیوی کو چھوتا تک بھی نہیں۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آنے لگے حالانکہ اس نے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی اسے عضو تناسل اور فوطے دھو لینے چاہئیں پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ عبدالرزاق والطبرانی وابن النجار

۲۷۰۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شدت سے مذی آجاتی تھی جس کی وجہ سے میں اکثر غسل کرتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے فرمایا تمہیں مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۰۹۵..... مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے سامنے قرآن مجید پکڑ کر رکھتا تھا میں نے خارش کر دی سعد رضی

اللہ عنہ بولے: شاید تم نے عضو مخصوص چھوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا جاؤ اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی داؤد فی المصاف

۲۷۰۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول کریم ﷺ سے سوال کرو کہ ایک شخص ہے جو اپنی بیوی سے کھیل کود کرتا ہے اس سے بات چیت کرتا ہے (بس اتنا کرنے پر) اسے مذی آجاتی ہے اگر آپ کی بیٹی میرے نکاح میں نہ ہوتی میں خود سوال کرتا چنانچہ مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اپنا وضو اور فوطے دھولے اور پھر شرمگاہ پر چھینٹے مارلے۔ رواہ العقیلی والطحاوی

۲۷۰۹۸..... عابس بن انس جو کہ بنی سعد بن لیث میں سے ہیں کہتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب، عمار بن یاسر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کے درمیان مذی کے مسئلہ پر مذاکرہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کثرت سے مذی آجاتی ہے رسول کریم ﷺ سے اس بارے سوال کرو۔ مجھے سوال کرنے سے حیاء آتی ہے چونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مذی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو مذی آئے اسے چاہئے کہ بدن سے اسے دھولے پھر اچھی طرح وضو کرے اور شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔ رواہ العقیلی

۲۷۰۹۹..... "مسند ابی" ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ابی رضی اللہ عنہ ان دونوں کے پاس باہر آئے اور کہا: مجھے مذی آگئی تھی میں نے عضو مخصوص دھو کر وضو کرلیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا یہ کافی ہے؟ ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ جواب دیا: جی ہاں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ

ان چیزوں کا بیان جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۰۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نیچے بچھی ٹاٹ سے ہاتھ صاف کیے پھر کھڑے ہوئے اور نماز شروع کردی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہڈی یا پسلی کے ساتھ لگا ہوا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۱۰۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نماز کے لیے جانا چاہتے تھے، آپ گوشت سے ابلی ہوئی ہنڈیا کے پاس سے گزرے ہنڈیا سے ہڈی یا شانہ لیا اور اس سے گوشت تناول کیا پھر نماز کے لیے چل پڑے حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۳..... "ایضاً" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہڈی سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمارہے تھے اتنے میں موذن آگیا آپ نے ہڈی وہیں رکھی اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۴..... "ایضاً" رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گھر میں تھے اتنے میں موذن آیا آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ جب آپ دروازے پر پہنچے آپ کو ایک پلیٹ تھمادی گئی جس میں روٹی اور گوشت تھا آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت واپس لوٹ آئے کھانا آپ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پھر نماز کے لیے واپس لوٹ آئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مماست النار (آگ سے پکی ہوئی چیزوں) سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ حدیث نمبر ۲۶۳۳۵ یعنی "جن چیزوں کو آگ تبدیل کردے انہیں کھانے کے بعد وضو کرو" میں وضو کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا وضو والا حکم منسوخ ہوچکا ہے یا وضو سے مراد وضو لغوی ہے نہ کہ اصطلاحی۔

۲۷۱۰۵۔۔۔ "ایضاً" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی رات کو نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے رفع حاجت سے فارغ ہو کر چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے پھر رات کو نماز کے لیے اٹھے مشکیزے کے پاس آئے منہ کھول کر پورا وضو کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے میں نے انگڑائی لی اس بات کو نا پسند سمجھتے ہوئے کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں پھر میں اٹھ گیا اور ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ نے کیا تھا میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا مجھے قریب والے کان سے پکڑ کر گھمایا حتی کہ میں آپ کی دائیں طرف ہو گیا آپ برابر نماز میں رہے آپ کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں تک مکمل ہوئی ان میں دو رکعتیں فجر کی بھی تھیں۔ پھر آپ پہلو کے بل سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے۔ حتی کہ بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لیے کہا، آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا آپ کی دعا میں یہ الفاظ تھے۔ یا اللہ نور کر دے میرے دل میں نور کر دے میری شنوائی میں نور کر دے، میری بصارت میں نور کر دے، میری داہنی طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے سامنے نور کر دے، میرے پیچھے اور مجھے نور عظیم عطا فرما۔ کریب کہتے ہیں میرے پاس چھ چیزیں اور ہیں جو صندوق میں پڑی ہیں اور وہ یہ ہیں "نور کر دے میرے پٹھوں، دماغ، خون، بال، چمڑی اور ہڈیوں میں۔"

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۰۶۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنے گیا، چنانچہ میری ملاقات میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی کریم ﷺ کی رات سے ہوگئی، آپ ﷺ رات کو نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، نماز کے بعد سو گئے حتی کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی، پھر بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کا بتلانے آئے آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ نے وضو نہیں کیا اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۰۷۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گوشت تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۱۰۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے ایک دو مرتبہ اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۰۹۔۔۔ زہری انصار کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس شخص کے والد کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۰۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو آگ سے پکی ہوئی چیز تناول فرماتے دیکھا ہے پھر آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۱۱۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا: دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن جریر

۲۷۱۱۲۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ہوا، وہ اس رات نماز نہیں پڑھ رہی تھیں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ایک چادر لائی پھر دوسری چادر لائی اور سرہانے کے پاس رکھ دی پھر چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں میرے لیے بھی اپنے پہلو میں ہلکا سا بستر لگا دیا تھا میں نے انہی کے سرہانے کو اپنا سرہانا بنایا اور لیٹ گیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر تشریف لائے، بستر تک پہنچے سرہانے سے ایک کپڑا لیا اس کی تہبند باندھی اور اپنے کپڑے اتار دیئے کپڑے لٹکا دیئے پھر میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لحاف میں گھس گئے، رات کے آخری حصہ میں لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف اٹھے اسے کھول کر اس سے وضو کیا میں نے ارادہ کیا کہ اٹھ کر آپ پر پانی بہاؤں پھر میں نے نا پسند سمجھا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں جاگتا ہوں پھر اپنے بستر پر آئے تہبند کھول دی اور کپڑے پہن لیے پھر گھر میں نماز کے لیے مقررہ جگہ پر آئے اور نماز پڑھنے لگے میں اٹھ کھڑا ہوا وضو کیا اور آپ کی بائیں جانب آ کھڑا ہوا آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ کے ساتھ میں نے بھی تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھیں پھر آپ بیٹھ گئے میں بھی آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا رخسار میرے

رخسار کے قریب کر دیا حتیٰ کہ میں سونے والے کی طرح آپ کے سانس لینے کی آواز سننے لگا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہو چکا ہے آپ ﷺ مسجد کی طرف چل دیئے آپ نے دو رکعتیں شروع کر دیں اور پھر بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۱۳..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات بسر کی، میں نے سوچا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھوں (کہ آپ کے رات کو کیا معمولات ہیں) آپ رات کو اٹھے اور ہلکا سا وضو کیا پھر واپس لوٹ آئے پھر اٹھے اور پیشاب کیا اور پھر اچھی طرح سے وضو کیا پھر میں نے وضو کیا آپ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا آپ نے چار چار رکعتیں پڑھیں پھر تین وتر پڑھے پھر آپ سو گئے حتیٰ کہ میں آپ (خرخر) خراٹے سننے لگا پھر موذن آیا اور آپ نماز کے لئے چل پڑے اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن جریر

۲۷۱۱۴..... "مسند زینب بنت ام سلمہ" رسول کریم ﷺ کے پاس بکری کا شانہ لایا گیا، آپ نے تناول فرمایا: پھر نماز پڑھی اور پانی چھوا تک نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۱۵..... اسحاق بن عبداللہ بن حارث بن نوفل حاشمی کی روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک شانہ آپ کے قریب کیا جو ٹھنڈا ہو چکا تھا میں ہڈی سے گوشت الگ کر کے آپ کو دیتی رہی اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ رواہ ابویعلیٰ

۲۷۱۱۶..... ضباعہ بنت زبیر کی روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو گوشت پیش کیا آپ نے گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والشاشی وابویعلی والبیھقی وابن مندہ

۲۷۱۱۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں قیلولہ کیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ (بیوی) آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۱۱۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وضو کرتے پھر نماز کے لئے نکل جاتے اور (چلتے چلتے) مجھے بوسہ دے دیتے پھر نماز کے لیے آگے بڑھ جاتے نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے پر وضو واجب ہو جاتا ہے البتہ جو شخص سر جھکا کر اونگھ لے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لیتا ہوں یا پھول سونگھ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آگ اللہ تعالیٰ کی برکت ہے آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام جن چیزوں کو آگ چھولے ان (کو کھانے) سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو بدن میں داخل ہونے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا وضو تو بدن سے خارج ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۲۲..... عروہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے وہ وضو دوبارہ کرے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر وضو نہیں دہراتے تھے عروہ کہتے ہیں: میں نے کہا وہ (بیوی) ہو نہ ہو آپ ہی ہو سکتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

رواہ ابن عساکر وفیہ الحسن بن دینار متروک

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۲۵۔

۲۷۱۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تم پاک کھانے کی وجہ سے وضو کرتے ہو اور بے ہودہ گوئی سے وضو نہیں کرتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۴..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عمرہ بنت حزام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو کھجوروں کے لپٹے ہوئے خوشے اور دستی پیش کیا پھر آپ کے لیے بکری ذبح کی آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی، پھر میں نے آپ کو بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۲۵..... سالم یا نافع روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھانے کی وجہ سے وضو کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۲۶ ام حکیم بنت زبیر نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۷..... ''ایضاً'' ام حکیم کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ضباعہ بنت زبیر کے ہاں تشریف لے گئے ان کے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۲۸..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ ان (ام حکیم) کی بہن کے ہاں تشریف لے گئے اور ان کے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا، پھر انہی کے ہاں نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن مندہ

۲۷۱۲۹..... ام حکیم بنت زبیر کی روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تھے چنانچہ ایک دن ام حکیم رضی اللہ عنہ نے سمجھا آپ تشریف لائیں گے آپ کے پاس بکری کا شانہ لائیں ام حکیم رضی اللہ عنہا گوشت الگ کرکے آپ کو دیتی رہیں اور آپ تناول فرماتے رہے پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۳۰..... ام سلمیٰ کہتی ہیں رسول مقبول ﷺ نے میرے ہاں دانتوں سے نوچ نوچ کر بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور پانی چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۳۱..... ام سلمہ کی روایت ہے کہ میں نے بکری کا بھونا ہوا پہلو رسول کریم ﷺ کے قریب کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۲..... عبداللہ بن شداد بن ہاد کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگ چھوئی ہوئی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے مروان نے کہا: کسی اور سے کیوں سوال کیا جائے جبکہ ہمارے درمیان نبی کریم ﷺ کی ازواج اور ہماری مائیں موجود ہیں چنانچہ مراون نے مجھے (عبداللہ بن شداد کو) ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا انھوں نے کہا: ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ باوضو میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ کو ہڈی یا بکری کا شانہ پیش کیا آپ نے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۳..... ھند بنت سعید بن ابی سعید الخدری اپنی پھوپھی سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے تشریف لائے ہم نے آپ کو بکری کی دستی پیش کی آپ نے اسے تناول فرمایا پھر نماز کا وقت ہوگیا آپ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور وضو نہیں کیا۔

رواہ ابن ابی خثمۃ وابن عساکر

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو گوشت تناول فرماتے دیکھا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور پانی کا ایک قطرہ تک نہیں چھوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۳۵۔۔۔ محمد بن المنکدر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس حاضر ہوا میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا، میں نے کہا: مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں کہ رسول کریم ﷺ نے آپ کے ہاں ایسی چیز تناول فرمائی ہو جسے آگ نے متغیر کر دیا ہے؟ وہ بولیں: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے ہاں (ذبح شدہ) بکری کا پیٹ لٹک رہا تھا آپ نے دیکھ کر فرمایا: اگر تم اسے ہمارے لیے پکاؤ اور ہم اسے کھائیں، ہم نے گوشت پکایا اور آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ آپ نے وضو نہیں کیا، محمد بن المنکدر کہتے ہیں: میں نے اسی طرح ان کے علاوہ اور ازواج مطہرات کے پاس گیا اور ان سے پوچھا، وہ بولیں: رسول کریم ﷺ نے جب کبھی ہمارے ہاں رات گزاری مدینہ میں رہتے ہوئے آپ کے لیے بکری کے پہلو کا گوشت لایا گیا اور آپ نے تناول فرمایا: پھر آپ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور والضیاء

۲۷۱۳۶۔۔۔ ھشیم، مغیرہ، ابراہیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۷۔۔۔ ابو عوانہ، منصور کی سند سے ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ ہمیں حدیث سنائی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں سو جاتے تھے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگتے آپ کی نیند خراٹوں سے پہچانی جاتی تھی پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنے لگ جاتے۔ رواہ الضیاء

۲۷۱۳۸۔۔۔ "مسند ابن مسعود" ہم پاؤں تلے روندی جانے والی اذیتوں نجاسات سے وضو نہیں کرتے تھے ہم ستر نہیں کھولتے تھے اور نہ ہی بالوں کی کنڈلی بناتے تھے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول "ہم ستر نہیں کھولتے تھے" سے مراد یہ ہے کہ دوران نماز جب ہاتھ پر کپڑا آ جاتا ہم ہاتھ سے کپڑا نہیں ہٹاتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۳۹۔۔۔ ہمیں رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم ستر کھولیں، بالوں کی کنڈلی بنائیں یا وضو پر وضو کریں یحییٰ بن ابی کثیر نے ان فرامین کی یوں تفسیر کی ہے۔ "ہم ستر نہیں کھولیں" یعنی جب سجدے میں ہاتھ پر کپڑا آ جائے اسے نہ ہٹایا جائے "وضو پر وضو نہ کیا جائے" یعنی جب باوضو ہو کر چلتے ہوئے پاؤں تلے نجاست روندی جائے اس کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۰۔۔۔ عبید اللہ بن عکراش کی روایت ہے کہ ابو عکراش بن ذویب کہتے ہیں مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقات دے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس اونٹ لے کر آیا جو ایک قطار میں چل رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: میں عکراش بن ذویب ہوں فرمایا: اپنا شجرہ نسب بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: عکراش بن ذویب بن حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنو مرہ بن عبید کے صدقات ہیں، رسول کریم ﷺ مسکرائے پھر فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں: یہ میری قوم کے صدقات ہیں پھر آپ نے داغنی سے داغ لگانے کا حکم دیا اور یہ کہ انھیں دوسرے صدقہ کے اونٹوں کے ساتھ ضم کر دیا جائے۔ پھر مجھے ہاتھ سے پکڑ کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے آپ نے فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ ہمیں ایک بڑے پیالے میں ثرید اور اونٹ کی چربی دی گئی ہم کھانے میں مصروف ہو گئے رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سامنے سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے برتن کے کناروں کناروں سے کھانا شروع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر فرمایا: اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ چونکہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے پھر ہمارے پاس ایک طبق لایا گیا جس میں انواع و اقسام کی تازہ کھجوریں یا چھوہارے تھے (عبید اللہ بن عکراش کو کھجوریں یا چھوہارے ہونے میں شک ہوا ہے) میں نے کھجوریں اپنے سامنے سے کھانی شروع کر دیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پورے برتن میں گھوم رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھجوریں کھاؤ چونکہ کھجوریں مختلف انواع و اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھوں کے ساتھ لگی ہوئی تری ہتھیلیوں، بازوؤں چہرے اور سر پر مل لی پھر فرمایا: اے عکراش! آگ سے متغیر ہو جانے والی چیزوں کی وجہ سے اسی طرح کا وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۱۴۱۔۔۔ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک ہنڈیا کے پاس آئے اس سے ایک ہڈی نکالی وہ کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۴۲.....''مسند ابی'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے روٹی اور گوشت کھارہے تھے پھر میں نے پانی مانگا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے! ان دونوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں کی وجہ سے وضو کررہے ہو حالانکہ وہ ہستی جو تم سے بدرجہا افضل ہے اس نے وضو نہیں کیا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۱۴۳.....''مسند اکیمۃ بن عبادۃ'' اکیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کا شانہ تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن السکن قال فی الاصابۃ و اسنادہ مجھول

۲۷۱۴۴''مسند انس'' ابوقلابہ کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انھیں گھر نہ پایا، میں ان کی انتظار میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ آئے دراں حالیکہ آپ غصہ میں تھے کہنے لگے: میں حجاج کے پاس تھا ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نماز پڑھنے لگے اور وضو نہیں کیا میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ لوگ ایسا نہیں کرتے تھے؟ جواب دیا نہیں ہم نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعد بن المنصور و ابن ابی شیبۃ وھو صحیح

۲۷۱۴۵.....''ایضاء'' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے سر نماز عشاء کی انتظار میں اونگھ کی وجہ سے جھک جاتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ سعد بن المنصور و ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۴۶.....''ایضاء'' میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو نماز کی انتظار میں سوئے دیکھا ہے حتیٰ کہ میں ان میں سے بعض کے خراٹے سن لیتا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر وضو نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۴۷.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو شانے سے گوشت کھاتے دیکھا ہے (یا ہڈی سے) پھر آپ نے ہاتھوں کا مسح کرلیا اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۸.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بھنے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا دیا گیا آپ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے ان سب حضرات نے گوشت مل کر کھایا پھر ایک کپڑے سے ہاتھ صاف کرلیے پھر نماز کی انتظار میں بیٹھے رہے، تھوڑی دیر بعد موذن نے مغرب کی اذان دی پھر سب نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سب نے نماز پڑھی جبکہ نبی کریم ﷺ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما نے وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۴۹.....قیس بن سکن کی روایت ہے کہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنھم عضو مخصوص کو چھونے پر وضو کرنے کے قائل نہیں تھے اور فرماتے تھے: اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۰.....ابن عمرو شیبانی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مستورد عجلی کو توبہ کرنے کی ترغیب دے رہے تھے اور آپ ﷺ نماز کے لیے جارہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے اوپر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں مستورد بولا: میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے تیرے اوپر مدد مانگتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد کی گردن کی طرف ہاتھ بڑھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوئی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے صلیب توڑ دی جب آپ رضی اللہ عنہ نماز میں داخل ہوئے ایک شخص کو امامت کے لیے آگے بڑھا دیا اور خود وضو کرنے چلے گئے پھر لوگوں کو خبر دی کہ کسی حدث کی وجہ سے میرا وضو نہیں ٹوٹا لیکن میں اس نجاست (صلیب) کی وجہ سے وضو کرنا اچھا سمجھتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۱.....عبدالکریم بن ابی امیہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگ سے پکائی جانے والی چیزوں کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

اونٹ کے گوشت سے وضو لازم نہیں

۲۷۱۵۲.....حبان بن حارث کہتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے۔ میں

نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے ہوئے پایا، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تو نماز پڑھوں گا چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ جب کھانے سے فارغ ہوئے اپنے موذن ابن نباح سے فرمایا: اقامت کہو۔ رواہ الشافعی و مسرود والدورقی والبیھقی

۲۷۱۵۳..... ''مسند صدیق'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا شانہ دانتوں سے نوچ نوچ کر تناول فرماتے دیکھا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابویعلی وابونعیم فی المصرفة و یعلی فی فوائدہ والبزار

بزار کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ اس روایت میں انقطاع اور ضعف ہے۔

۲۷۱۵۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنی ناک صاف کی یا بغل میں خارش کی وہ وضو کرے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۱۵۵..... ابوسبرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۶..... عطاء خراسانی کی روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آگ پر پکایا ہوا کھانا کھایا پھر نماز کے لیے چلے گئے اور وضو نہیں کیا۔ پھر فرمایا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اسی طرح میں نے وضو کیا جیسے آپ نے کھانا تناول فرمایا اسی طرح میں نے بھی کھایا پھر جس طرح آپ نے نماز پڑھی اسی طرح میں نے بھی نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والعدنی وسعید بن المنصور

۲۷۱۵۷..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیالے میں کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۵۸..... طلق بن حبیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ناک میں خارش کرتے دیکھا یا ناک چھوتے دیکھا آپ نے فرمایا: کھڑا ہو جا اپنے ہاتھ دھو یا فرمایا طہارت حاصل کر۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۵۹..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا پھر فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھایا ہے اور آپ کی نماز پڑھی ہے۔

رواہ ابوبکر الدبیاجی فی فوائدہ

۲۷۱۶۰..... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ ثرید تناول فرماتے دودھ نوش کرتے نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن جریر وسعید بن المنصور

۲۷۱۶۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا ہے اور ابوبکر، عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا ان سب نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور ابن ابی شیبة

۲۷۱۶۲..... ''ایضاً'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ روٹی اور گوشت نبی کریم ﷺ کے قریب کیا گیا آپ نے تناول فرمایا پھر وضو کے لئے پانی منگوا کر وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی پھر بقیہ کھانا تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۶۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر آپ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ دعوت دی پھر ان حضرات کو مخصوص دعوت کا کھانا پیش کیا گیا پھر ان کے لیے اور کھانا پیش کیا، رسول کریم ﷺ نے تناول فرمایا، آپ کے ساتھ ہم نے بھی کھایا، پھر آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ کے پاس بقیہ کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۶۴..... ''ایضاً'' سعید بن المنصور فلیح بن سلیمان کہتے ہیں: ہم نے آگ سے پکائی ہوئی چیز کے متعلق زہری سے سوال کیا، زہری نے ہمیں

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں سنائیں جس میں وضو کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ جن حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ذکر کیں وہ یہ ہیں حضرت ابو ہریرہ، عمر بن عبدالعزیز، خارجہ بن زید، سعید بن خالد اور عبدالملک بن ابی بکر، میں نے زہری سے کہا: یہاں ایک قریشی ہے جس کا نام عبداللہ بن محمد ہے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی تھی ان میں ایک جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے (جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے روٹی اور گوشت کھایا پھر رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جبکہ ہم میں سے کسی نے وضو کے لیے پانی کو چھوا تک نہیں۔ پھر ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک کام سے واپس لوٹے میں رات کے کھانے کی تلاش میں تھا چنانچہ کہا گیا: ہمارے ہاں اس بکری کے سوا کچھ نہیں اس نے بچہ جنم دیا ہے بکری کا دودھ دوہا گیا پھر اس کی کھیس تیار کی گئی ہم نے کھائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھیس کھائی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہے جب مال آئے گا میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا مال دوں گا چنانچہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ لپ بھر بھر کر دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی چھوا تک نہیں اور میں نے بھی پانی چھوا تک نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں بسا اوقات ہمارے لیے بڑے پیالے میں کھانا رکھتے ہم روٹی اور گوشت کھاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جاتے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص وضو کے لیے پانی کو مس تک نہیں کرتا تھا۔ زہری کہنے لگے: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی طرح اور حدیث سناؤں چنانچہ مجھے علی بن عبداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا (عضو) تناول فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، اسی طرح مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے اپنے والد کی حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایک عضو (بکری کی دستی یا شانہ) تناول فرماتے دیکھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ہم نے کہا: اس کے بعد کیا ہوا؟ کہا: کچھ ہوا اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۵..... جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول مقبول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں انصار کی ایک عورت کے پاس سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: فلاں عورت آپ کو بلا رہی ہے رسول کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے۔ حتی کہ جب ہم مطلوبہ مقام پر پہنچے تو کھجوروں کے باغ میں ہمارے لیے دستر خوان لگا دیا گیا اور اس عورت نے بھونی ہوئی بکری لائی یہ وقت ظہر سے قدرے پہلے کا تھا رسول اللہ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا ہم نے بھی گوشت کھایا پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اس عورت نے پھر پیغام بھیجا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بکری کا باقی بچا ہوا گوشت نہ بھیجیں؟ فرمایا: جی ہاں ضرور بھیجو گوشت لایا گیا آپ نے تناول فرمایا: ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا پھر آپ نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۶۶..... "مسند حمزہ بن عمرو الاسلمی" ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کی وجہ سے وضو کیا۔ رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۷..... ابوطلحہ، حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر وضو کیا۔

رواہ الطبرانی

۲۷۱۶۸..... ابوطلحہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا: پھر نماز کھڑی کر دی گئی آپ قبل ازیں وضو کر چکے تھے میں آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا آپ نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا: پیچھے ہٹو بخدا مجھے ایسا کرنے پر سخت پریشانی ہوئی پھر آپ نے نماز پڑھی اور میں نے اس جھڑک کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مغیرہ پر آپ کی جھڑک بہت گراں گزری ہے حتی کہ شاید آپ کے دل میں اس کے متعلق کچھ بات ہو؟ آپ نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق بھلائی ہی بھلائی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لایا تھا تا کہ میں وضو کروں۔ حالانکہ میں نے تو صرف کھانا کھایا ہے، اگر میں وضو کر لیتا میرے بعد لوگ بھی ایسا کرتے۔ رواہ الضیاء، ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۶۹..... "مسند سوید بن نعمان انصاری" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ خیبر تشریف لے گئے حتی کہ جب مقام صہباء پہنچے نماز

عصر پڑھی پھر کھانا لائے جانے کہا گیا اور آپ کے پاس صرف ستو لائے گئے سب نے ستو کھائے اور پانی لیا پھر آپ نے پانی مانگا کلی کی ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۰..... ابوطلحہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پنیر کے ٹکڑے تناول فرمائے اور پھر ان کے بعد وضو کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۱..... ابوقلابہ بنو ہذیل کے ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جسے ابوغرہ کے نام سے پکارا جاتا ہے اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کہتا ہے. وہ چیزیں جنہیں آگ متغیر کردیتی ہے ان کو کھانے کی وجہ سے وضو کیا جاتا تھا، دودھ پینے پر کلی کی جاتی تھی اور کھجوریں کھانے کے بعد کلی نہیں کی جاتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

میٹھی چیز کھانے کے بعد کلی کرلے

۲۷۱۷۲..... ابن عساکر اپنی سند سے عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بجز حلواء (میٹھی چیز) کے ہر چیز کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا اور جب آپ کوئی میٹھی چیز تناول فرماتے پانی منگوا کر کلی کرلیتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۳..... ابوہریرۃ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے لوگوں کو سنت و دین کی تعلیم دینا شروع کی اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیٹ میں بول و براز نہ روکے رکھے (پھر وہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کھڑا ہوجائے) تم میں سے اگر کوئی شخص ایک یا دو مرتبہ شرمگاہ میں خارش کرے اور خارش بھی ہلکی سے ہو۔ اتنے میں لوگوں کی آنکھیں چندھیا کر جھک گئیں، ابوموسیٰ نے پوچھا: تم لوگوں نے مجھ سے اپنی نظریں کیوں جھکالیں؟ لوگوں نے کہا: چاند کی چمک براہ راست آنکھوں میں لگتی ہے تب ہم نے آنکھیں جھکالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سرعام اللہ تعالیٰ کو جلوہ افروز دیکھوگے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۱۷۴..... جعفر بن برقان کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگ چھوئی ہوئی چیزوں کی وجہ سے وضو کرنے کے قائل تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے ابوہریرۃ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنی داڑھی میں پاک تیل لگاؤں کیا میں باوضو رہ سکتا ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اگر میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤ تم اس کے مقابلہ میں تاویلیں نہ بیان کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۷۵..... ''مسند بن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تیل استعمال کرتے ہیں جو آگ پر پکایا جاتا ہے ہم آگ پر ابلے ہوئے گرم پانی سے وضو بھی کرلیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم پاؤں تلے نجاست روندے جانے کی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ والترمذی فی کتاب الطھارۃ باب ماجاء فی الوضوء من الموطاء

فائدہ:..... فقہاء کا اجماع ہے کہ اگر خشک نجاست روندی جائے تو اس کا پاؤں کے ساتھ لگنے کا امکان کم ہی ہوتا ہے لہٰذا دھونے کی ضرورت نہیں البتہ اگر تر نجاست پاؤں کے ساتھ لگ جائے تو پاؤں دھونا واجب ہے گویا صورت مذکورہ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔ از مترجم

۲۷۱۷۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سوجاتے تھے درآنحالیکہ آپ سجدہ میں ہوتے ہمیں آپ کے سونے کا علم آپ کے (ہلکے ہلکے سانس نما) خراٹوں سے ہوتا تھا پھر آپ اٹھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۱۷۸..... ''مسند علی بن قیس بن ابی حازم'' ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نماز میں عضو مخصوص کو چھولیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۹..... ''مسند جری حنفی'' حکم بن سلمہ بنی حنفیہ کے ایک شخص جری نامی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا: یارسول اللہ بسا اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں میرا ہاتھ شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی بسا اوقات ایسا ہو جاتا ہے اپنی نماز جاری رکھا کرو۔ رواہ ابو نعیم وسندہ ضعیف

کلام:....... ابن حجر نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے دیکھئے الاصابہ ۷۸۱۔

۲۷۱۸۰..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھوا ہے یا اپنی ناک کی ایک طرف چھولی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۱..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عضو مخصوص کو چھونے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو بس تمہارے بدن کا ایک حصہ ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۲..... "مسند طلق بن علی" ہم وفد کی شکل میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! دوران نماز عضو مخصوص کو چھو لینے کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ تو بس تمہارے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۱۸۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما عضو مخصوص کو چھو لینے کے بعد وضو کرنے کے قائل نہیں تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۴..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے عضو کے چھونے کے متعلق سوال کیا گیا، انھوں نے فرمایا: یہ بات ناپسند سمجھی جاتی تھی کہ مومن کا ایک عضو نجس بھی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۸۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں ہوتی کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا کان۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۷۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پرواہ نہیں آیا کہ میں نے اپنا عضو مخصوص چھولیا ہے یا اپنے کان کی کوئی طرف۔

رواہ سعید بن المنصور

باب قضائے حاجت...... استنجا اور نجاست زائل کرنے کے بیان میں

قضائے حاجت کے آداب

۲۱۷۸۷..... "مسند صدیق" ابن شہاب کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو بخدا میں جب بھی رفع حاجت کے لیے گیا ہوں اپنے رب تعالیٰ سے مارے حیا کے اپنا سر ڈھانپ رکھا ہے۔

رواہ ابن حبان فی روضۃ العقلاء وھو منقطع

۲۷۱۸۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے رسول مقبول ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر مت پیشاب کرو اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ والحاکم وذکرہ الترمذی تعلیقا وضعفہ

۲۷۱۹۰..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے پاس سے اپنی قوم کے پاس آئے لوگوں نے کہا: تم اپنے اس صاحب کے پاس سے آئے ہو جو تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ تم قضائے حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ بات کرتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے کہ ہم پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا پیٹھ کریں اور یہ کہ ہمیں گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز تین پتھروں سے کم پتھروں سے استنجاء کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۱..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ان بیت الخلاؤں میں جنات پائے جاتے ہیں جب تم بیت الخلاء میں جاؤ یہ دعا پڑھ لو۔

اعوذ باللہ من الرجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم.

یعنی میں گندگی اور گندے شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۲..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب استنجاء کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین.

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل کردے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۳..... مجاہد کہتے ہیں: دو حالتوں میں فرشتہ انسان سے دور رہتا ہے پاخانہ کرتے وقت اور جماع کرتے وقت۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۴..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۱۹۵..... اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے کہتے: اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اذیت پہنچانے والی چیزوں سے حفاظت فرمانے والا ہے جب بیت الخلاء سے باہر آتے دونوں ہاتھ پیٹ پر ملتے اور کہتے: اگر لوگوں کو اس نعمت (اذیت سے راحت کی نعمت) کا علم ہوتا ضرور اس کا شکر ادا کرتے۔رواہ ابن ابی الدنیا فی الشکر والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۱۹۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرے۔رواہ الضیاء

۲۷۱۹۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: جب تم بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر نکلو پانی سے پاکی حاصل کرو چونکہ پانی بابرکت پاکی والی چیز ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے عذاب قبر

۲۷۱۹۸..... "مسند عمرو بن العاص" حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا، ہم نے عرض کیا: آپ تو اس طرح پیشاب کررہے ہیں جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے جسم یا کپڑوں کو جب پیشاب لگ جاتا وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیتے تھے ایک شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا تو اسے قبر سے عذاب دیا جانے لگا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۱۹۹..... "مسند انس" شبیہ بن مساور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول مقبول ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اچانک آپ کا سفید خچر بھاگنے لگا لوگوں نے خچر کو پکڑنا چاہا آپ نے فرمایا: خچر کا راستہ چھوڑ دو چونکہ اس قبر والے کو عذاب ہو رہا ہے چونکہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔رواہ البیھقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۰۰..... معقل بن ابی الھیثم کی روایت ہے کہ (معقل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں) نبی کریم ﷺ نے قبلتین کی طرف منہ کرکے پیشاب، پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۰۱..... "مسند سراقہ بن مالک" ابو راشد کی روایت ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ممکن ہے عنقریب سراقہ تمہیں یہ بھی بتائیں گے کہ تم رفع حاجت کے لیے کیسے جاؤ سراقہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی، سراقہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وعظ کیا پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جائے وہ اللہ تعالیٰ کے قبلہ کا اکرام کرے اور اس کی طرف منہ نہ کرے ایسی جگہوں میں پیشاب و پاخانہ کرنے سے اجتناب کرے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں یعنی راستہ اور سایہ دار جگہ ہوا کے رخ میں پیٹھ رکھا کرو پنڈلیوں پر بیٹھو تاکہ زمین کے قریب تر ہو جاؤ اور نیزے تیار رکھو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۲..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں کسی مشرک نے استہزاء کرتے ہوئے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے حتیٰ کہ پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب و پاخانہ کرتے وقت قبلہ کا رخ نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء بھی نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پتھر استنجاء میں استعمال نہ کریں اور ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والضیاء

۲۷۲۰۳..... ابوذر کی روایت ہے کہ وہ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو کہتے: الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۰۴..... "مسند سہل بن حنیف" حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا تم اہل مکہ کی طرف میرے قاصد ہو چنانچہ سہل رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: رسول کریم ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمہیں سلام کیا ہے۔ نیز تمہیں تین چیزوں کا حکم دیا ہے تم غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ جب بیت الخلاء میں جاؤ کعبہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور یہ کہ ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو۔

رواہ عبدالرزاق

قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجا کرنے کی ممانعت

۲۷۲۰۵..... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین کہنے لگے: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا صاحب تمہیں پاخانے کی بھی تعلیم دیتا ہے؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے، ہمیں دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے نیز گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۶..... "مسند عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی" میں پہلا شخص ہوں کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے میں پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۰۷..... "مسند ابی ہریرۃ" رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں۔ جب تم رفع حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ، آپ نے تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا، ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا نیز دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لیے باپ کی مانند ہوں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پیٹھ کرے اور جب استنجاء کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے، نیز آپ استنجاء کے لیے تین پتھر استعمال کرنے کا حکم دیتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۶۷۔

۲۷۲۰۹..... عبدالرحمن بن اسود ایک صحابی سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تمہارا صاحب تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے عنقریب وہ تمہیں اس کی بھی تعلیم دے گا کہ تم پاخانے اور پیشاب کے لیے کیسے جاؤ صحابی نے کہا: ہمیں تو آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور یہ کہ ہم تین پتھروں سے استنجاء کریں، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گوبر اور لید سے استنجاء نہ کریں اور یہ کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجانہ کریں۔ رواہ عبدالرزاق۔

۲۷۲۰۹..... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا:

آپ نے دونوں ٹانگیں کھول رکھی تھیں حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپ کی سیرین الگ ہونا چاہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۰...... نافع کی روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سناتے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں قبلوں یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱...... "مسند عائشہ رضی اللہ عنہا" نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لاتے یہ دعا پڑھتے تھے: غفرانک: یا اللہ ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عورتیں اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثر کو دھولیا کرو چونکہ رسول کریم ﷺ ایسا ہی کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس چیز کا حکم دیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر

۲۷۲۱۳...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے عورتوں سے کہا: اپنے خاوندوں سے کہو کہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھولیا کریں چونکہ اگر مجھے حیاء نہ آتی میں خود انھیں اسی چیز کا بتاتی۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۴...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: میرے لیے تین پتھر تلاش کر لاؤ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے آیا۔ آپ نے دو پتھر تو لے لیے البتہ گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ نجس ہے ایک پتھر اور لاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۱۵...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ حاجت کے لئے باہر گیا آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس سے میں استنجاء کروں اور میرے پاس ہڈے اور گوبر مت لاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۱۶...... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پیشاب کرتے دونوں ٹانگوں کو پھیلا لیتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ پر رحم کرنے لگتے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۷...... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ جنات اور بنی آدم کی بے پردگیوں کے درمیان ستر یہ ہے کہ آدمی یہ کہہ لے: بسم اللہ۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۱۸...... "مسند اسامہ" رسول کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب یا پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البزار وسعید بن المنصور

۲۷۲۱۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یہ دعا پڑھتے تھے:

اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

میں نر اور مادہ جنات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۲۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے۔ میں اس وقت لڑکا تھا میں ایک برتن یا چھوٹا مشکیزہ پانی سے بھرا آپ کے استنجاء کے لیے اٹھالاتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۲۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے انگوٹھی دائیں ہاتھ میں لے لیتے جب باہر تشریف لائے تو بائیں ہاتھ میں لگا لیتے۔ رواہ ابن الجوزی فی الواھیات وقال الدیصح فیہ عمرو بن خالد الواسطی کذاب یضع الحدیث

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۶۷

بیت الخلاء کے متعلقات

۲۷۲۲۳..... جعفر بن محمد اپنے آباء کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے۔ میں پانی کی چھاگل اٹھا کر آپ کے پیچھے ہولیتا۔ رواہ السلمی فی الاربعین

۲۷۲۲۴..... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔
رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... کھڑے ہو کر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کسی عذر کی وجہ سے پیشاب کیا ہوگا عام حالات میں یا بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

۲۷۲۲۵ عون بن عبداللہ کی روایت ہے کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے لوگ آپ سے مسائل دریافت کر رہے تھے ایک اعرابی نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ آپ سے پاخانہ کے متعلق پوچھیں آپ انھیں اس کے متعلق بھی بتادیں گے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے میں تمہیں لعنت کا سبب بننے والی جگہوں میں پیشاب کرنے سے منع کرتا ہوں یعنی راستے کے درمیان، سایہ دار جگہ اور سایہ دار درخت کے نیچے جہاں مسافر پڑاؤ کرتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۲۶..... ''مسند عائشہ'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں یہودیوں کی ایک عورت کے پاس داخل ہوئی وہ بولی پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔ میں نے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ بولی: جی ہاں پیشاب لگنے کی وجہ سے چمڑا اور کپڑا کاٹ دیا جاتا ہے۔ اتنے میں رسول کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے ہماری آوازیں بلند ہو رہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: یہ عورت سچ کہتی ہے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۷ ''مسند عبداللہ بن عمر'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو دور تک نکل جاتے حتی کہ آپ کسی کو نہ دیکھتے اس وقت تک اپنا کپڑا نہ اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۲۸..... ''ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لیے قبلہ رو بیٹھے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:..... دوسری احادیث کے پیش نظر یہ حدیث مؤول ہے یہ واقعہ جزئیہ ہے حکم اور قانون نہیں۔

۲۷۲۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو رفع حاجت کرتے دیکھا آپ اینٹوں کے درمیان بیٹھے تھے اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اور ایسے وقت اوپر گیا میرا خیال تھا کہ کوئی بھی باہر نہیں نکلے گا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیٹھے دیکھا اور آپ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ راستے میں پیشاب کرنا اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۲..... ''مسند عبدالرحمن بن ابی قراد'' میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور بہت دور تک نکل گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۳۳ عطاء کہتے ہیں جب تم رفع حاجت کر رہے ہوتے ہو فرشتے حاضر نہیں ہوتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۴..... ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے زرد رنگ کی تہبند باندھ رکھی تھی اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی آپ کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا آپ جیل خانے کی دیوار تلے آئے آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتی کہ آپ کے پیشاب پر جھاگ چڑھ

آئی۔ پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے، وضو کیا اور اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا پھر جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا پھر چلو میں پانی لیا اور اپنی کمر پر گرایا۔ میں نے آپ کے کاندھوں پر پانی گرتا ہوا دیکھا پھر آپ مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتارے پھر نماز پڑھی۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۳۵.....ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے وضو کرنے سے پہلے پانی پیا اور فرمایا میں پہلے اپنے پیٹ کو پاک کرنا چاہتا ہوں۔رواہ سعید بن المنصور

استنجاء کا بیان

۲۷۲۳۶.....عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء

۲۷۲۳۷.....زید بن وھب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگوں کو کھول رکھا تھا حتیٰ کہ مجھے دیکھ کر ترس آنے لگا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۳۸.....عبدالرحمن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے پھر عضو مخصوص کو پتھر وغیرہ سے صاف کرتے پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے نہیں دھوتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

قضائے حاجت کے بعد استنجاء

۲۷۲۳۹.....زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے پانی لیتے اور دو اونٹوں کے درمیان بیٹھ کر استنجاء کرتے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنستے اور کہتے انھوں نے اس طرح وضو کیا جس طرح عورت وضو کرتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۰.....مولائے عمر یسار بن نمیر کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیشاب کرتے کہتے: مجھے استنجاء کے لیے کوئی چیز دو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کو میں لکڑی یا پتھر دیتا یا آپ دیوار کے پاس آتے اور اس سے عضو کو رگڑ کر صاف کرتے یا زمین سے مس کر کے صاف کرتے اور پھر دھوتے نہیں تھے۔رواہ التوفقی

۲۷۲۴۱.....حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دیوار کے سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے آپ اس جگہ آتے سوراخ میں پیشاب کرتے پھر اس پتھر یا ہڈی سے عضو کو صاف کرتے پھر وضو کرتے اور پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:.....احادیث صحیحہ میں صاف صاف یہ آیا ہے کہ ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے اور سوراخ میں بھی پیشاب کرنے سے ممانعت کی گئی ہے لہٰذا ترجیح احادیث صحیحہ کو ہوگی۔

۲۷۲۴۲.....عثمان بن عبدالرحمن حجمی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیہات میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے قضائے حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کیا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۴۳.....ابوظبیان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔رواہ عبدالرزاق ومسدد والطحاوی وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۴۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر زیادہ محفوظ رہتا ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دبر کے لیے زیادہ فراخی کا باعث ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۴۵.....عثمان بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ان کے والد نے انھیں حدیث سنائی کہ انھوں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی تہبند کے

نیچے پیچھے سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق وابن وھب

۲۷۲۴۶..... "مسند علی" نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ آپ نے اپنے عضو کو چھوا تک نہیں۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی فی شعب الایمان

۲۷۲۴۷..... خزیمہ بن ثابت کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے استنجاء کے متعلق فرمایا کہ اس میں پتھر استعمال کیے جائیں اور ان میں کوئی گوبر نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۲۴۸..... عبداللہ بن زبیر کی روایت ہے کہ انھوں ایک شخص کو پاخانے کا اثر دھوتے دیکھ کر فرمایا ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۲۴۹..... مجاہد کہتے ہیں کہ دبر (پچھلے حصہ) کا دھونا فطرت میں سے ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۰..... "مسند علی" ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عضو مخصوص دھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اپنے دین میں وہ چیز مت شامل کرو جو دین کا حصہ نہیں ہے تم سمجھتے ہو کہ تمہارے اوپر عضو مخصوص کو دھونا واجب ہے جب وہ پیشاب کرے اور اس کا ترک کرنا جفاء (ظلم) ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۱..... "مسند ازداد ابی عیسیٰ" عیسیٰ بن ازداد کی روایت ہے (امام بخاری کہتے ہیں عیسیٰ بن ازداد کو صحابیت کا شرف حاصل نہیں یہ روایت وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب پیشاب کرتے تو اپنے عضو کو تین بار آہستہ آہستہ (آگے کی طرف) دباتے تھے تاکہ پیشاب کے اٹکے ہوئے قطرے خارج ہو جائے۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۲۵۲..... عبدالملک بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جبکہ تم لوگ پتلا پاخانہ کرتے ہو لہٰذا پتھر استعمال کرنے کے بعد پانی سے دھولو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۲۵۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۵۴..... "ایضاً" یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نیم سے استنجاء کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

ازالہ نجاست اور بعض اقسام نجاست

۲۷۲۵۵..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آذربیجان میں جہاد کیا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط موصول ہوا کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کا کھانا مردار کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا ہے اور لباس بھی مردار کا استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا تم وہی کھانا کھاؤ جو پاک ہو اور وہی کپڑے پہنو جو پاک ہوں۔

رواہ ابن سعد

۲۷۲۵۶..... ابو عثمان وربیع یا ابی حارثہ کی حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں تو نورہ استعمال کرنے کے بعد عصفر معجون شراب کے ساتھ ملا کر مالش کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو حالانکہ شراب کا ظاہر و باطن حرام ہے جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح شراب کو مس کرنا بھی حرام ہے اپنے جسموں کو شراب مت طو چونکہ یہ نجس ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۲۵۷..... سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شام میں حمام میں داخل ہوتے ہو جبکہ ان حماموں میں عجمی لوگ داخل ہوتے ہیں جو بدن پر ایسی ادویات ملتے ہیں جو شراب سے تیار کی جاتی ہیں اے آل مغیرہ! میں تمہیں دوزخیوں کے رنگ میں خیال کرتا ہوں۔ رواہ ابو عبیدہ فی الغریب

۲۷۲۵۸۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ پٹھوں کو پیشاب سے رنگا جائے۔

۲۷۲۵۹۔۔۔ سلیمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح کیا تو مقام آمد میں پڑاؤ کیا عجمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حمام تیار کیا اور کچھ کریمیں تیار کیں جو شراب میں تیار کی جاتی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس لشکر میں موجود رہتے تھے جو مختلف قسم کی خبریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھتے رہتے تھے چنانچہ جاسوسوں نے یہ خبر بھی لکھ بھیجی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے چینوں، بالوں اور مونچھوں پر شراب حرام کردی ہے۔

روا ہ سعید بن المنصور

۲۷۲۶۰۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوتے ہیں اور نورہ استعمال کرنے کے بعد ایک روئی سے مالش کرتے ہیں جو شراب میں گوندھی جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کے ساتھ مالش کرتے ہو سو اللہ تعالیٰ نے شراب کے ظاہر و باطن کو حرام کیا ہے بلکہ شراب کو مس کرنا (چھونا) بھی حرام کر دیا ہے شراب کے ساتھ (کسی چیز کو) دھونا اسی طرح حرام ہے جس طرح اس کا پینا حرام ہے، اپنے جسموں کو شراب مت لگنے دو، چونکہ یہ نجس ہے اگر تم اس سے پہلے ایسا کر چکے ہو تو آئندہ ایسا مت کرو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: ہم نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے شراب کے علاوہ اور بھی چیزیں دھونے میں آسکتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: میرا خیال ہے کہ آل مغیرہ جفاکشی میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر موت نہ دے۔

رواہ سعید وابن عساکر

۲۷۲۶۱۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ ابوداؤد نے مرفوعاً وموقوفاً کتاب الطہارۃ میں یہ حدیث روایت ہے باب بول الصبی یصیب الثوب)۔

۲۷۲۶۲۔۔۔ مسند ابی سعید" نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر گھی جامد ہے تو چوہے کو نکالنے کے بعد اس کے اردگرد سے کرید کر گھی نکال دیا جائے (اور باقی استعمال میں لایا جائے) اگر گھی مائع ہو تو پھر اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

رواہ عبدالرزاق

چھوٹے بچوں کا پیشاب بھی ناپاک ہے

۲۷۲۶۳۔۔۔ "مسند ابی لیلیٰ" ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ گھسٹتے ہوئے آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سینے پر آبیٹھے اور آپ پر پیشاب کر دیا اور ہم جلدی سے آپ کی طرف لپکے تاکہ ہم حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ میرا بیٹا ہے یہ میرا بیٹا ہے پھر آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۶۴۔۔۔ "مسند ابی ہریرۃ" ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا رسول کریم ﷺ مسجد میں موجود تھے، اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۶۵۔۔۔ "مسند ابی ہریرۃ" نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر چوہا گھی میں پڑ جائے تو کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد ہے (یعنی ٹھوس ہو) تو چوہا اور اس کے اردگرد کا گھی نکال دو اور اگر مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۶۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بچے کے پیشاب پر اسی کے بمثل پانی بہادیا جائے رسول کریم ﷺ نے حسن بن علی کے پیشاب کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۶۷۔۔۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حائضہ عورت کے خون کے متعلق دریافت کیا گیا جو کپڑوں

کولگ گیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھرچو پھر پانی سے رگڑ کر دھولو اور اس میں نماز پڑھ لو۔

رواہ الشافعی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبة والنسائی وابن حبان والبیهقی فی السنن

۲۷۶۶۸..... زینب بنت جحش کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر میں سوئے ہوئے تھے اتنے میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے مجھے خدشہ ہوا کہ حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جگانہ دیں میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو کسی چیز سے بہلانا شروع کر دیا پھر میں حسین رضی اللہ عنہ سے غافل ہوگئی حسین رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر اپنا عضو تناسل رسول کریم ﷺ کی ناف میں رکھا اور پیشاب کر دیا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس پانی لاؤ میں نے پیشاب پر پانی بہادیا پھر آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جوتوں تلے نجاست روند ڈالے آپ نے فرمایا: مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۹۳۔

۲۷۶۷۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوئی اس کے کپڑوں میں خون لگ جاتا وہ پتھر یا لکڑی یا ہڈی سے خون کھرچتی پھر اسے دھو کر نماز پڑھ لیتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی عورت حیض کا خون اپنی تھوک سے دھولیتی اور (پہلے) اسے ناخن سے کھرچ لیتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۲..... عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ ایسے مٹکے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس میں گھی ہو اور اس میں چوہا پڑ جائے پھر مر بھی جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی مائع حالت میں ہو تو اس سے چراغ جلانے کا کام لو اور اگر جامد ہو تو چوہے اور اس کے ارد گرد کا گھی باہر نکال دو اور بقیہ کو اپنے استعمال میں لاؤ۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا میں نے غصہ سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پکڑا، آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو چونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن النجار

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۹۱

۲۷۶۷۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پیشاب پر پانی بہایا اور اسے دھویا نہیں۔ رواہ البزار

۲۷۶۷۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حیض کا خون پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اس کا اثر ختم نہیں ہونے پاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے (اگر چہ اثر زائل نہ ہو کوئی حرج نہیں)۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۶..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حیض کا خون پانی سے دھولیا جائے کسی نے کہا: خون کا اثر نہیں ختم ہوتا۔ فرمایا: کپڑے کو زعفران میں رنگ لیا کرو۔ رواہ عبدالرزاق

چوہا تیل میں گر جائے تو؟

۲۷۶۷۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک چوہا تیل میں گر گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے چراغ جلانے کا کام لو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸..... "مسند ام سلمہ" میرا دامن لمبا تھا میں گندگی والی جگہ سے گزرتی تھیں اور پھر پاک جگہ سے بھی گزرتی تھی پھر میں حضرت ام سلمہ رضی

اللہ عنہا کی خدمت میں داخل ہوئی ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے بعد والی جگہ اسے پاک کردیتی ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۲۷۹.....حسن اپنی والدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو بچی کا پیشاب دھوتے دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہا بچے کا پیشاب نہیں دھوتی تھیں حتیٰ کہ بچہ کھانا کھانے لگتا اور بچے کے پیشاب پر پانی بہالیتی تھیں۔رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۷۲۸۰.....ام فضل کہتی ہیں ایک مرتبہ حسین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کردیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کپڑے مجھے دیں اور آپ دوسرے کپڑے پہن لیں تاکہ میں انھیں دھولو۔آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۱.....موسیٰ بن عبداللہ بن یزید ایک عورت جو کہ بنی عبدالاشہل سے تھی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان راستے میں نجاست ہے، آپ نے فرمایا گندے راستے کے بعد صاف ستھرا راستہ بھی آتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا؟ یہ اس کے بدلہ میں ہوگیا۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۲.....ابومجلز، آل علی کے ایک نوجوان سے روایت نقل کرتے ہیں وہ نوجوان یا تو ابن حسن بن علی ہے یا ابن حسین بن علی ہے۔وہ کہتا ہے کہ ہمارے گھر کی ایک عورت نے ہمیں حدیث سنائی کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ گدی کے بل لیٹے ہوئے تھے ایک بچہ آپ کے سینے پر کھیل رہا تھا۔ بچے نے پیشاب کردیا یہ عورت کھڑی ہوئی تاکہ بچے کو اٹھالے، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور میرے پاس پانی کا لوٹا لاؤ میں نے پانی سے بھرا لوٹا لایا آپ نے پیشاب پر پانی گرادیا حتیٰ کہ پانی پیشاب کے متبادل ہوگیا آپ نے فرمایا: اسی طرح لڑکے کے پیشاب کے ساتھ کیا جاتا ہے اور لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۳.....''مسند ام قیس بنت محصن'' ام قیس کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے حیض کے خون کے متعلق دریافت کیا جو کپڑوں پر لگ جاتا ہے۔آپ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ دھولو اور ہڈی وغیرہ سے اسے رگڑلو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۴.....''مسند ام قیس بنت محصن اسدی'' ام قیس کی روایت ہے کہ میں اپنے ایک بیٹے کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی یہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھا سکتا تھا، بچے نے آپ پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھینٹے ماردیئے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۸۵.....''ایضاً'' ام قیس کہتی ہیں: میں اپنے ایک بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے بچے پر علق لٹکا رکھی تھی تاکہ بچے کی گندگی مخفی رہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں اس علق کے ساتھ اپنی اولاد کے گلے میں انگلیاں کیوں چڑھاتی ہو تمہیں یہ عود ہندی یعنی کست (کٹھ) سے کام لینا چاہیے چونکہ اس میں سات شفائیں ہیں ان میں سے ایک ذات الجنب (نمونیہ) سے شفا کا ملنا بھی ہے پھر نبی کریم ﷺ نے بچہ لیا اور اپنی گود میں بٹھایا بچے نے آپ پر پیشاب کردیا، آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا دھویا نہیں بچہ کھانا کھانے کی عمر کو ابھی نہیں پہنچا تھا زہری کہتے ہیں: یہی طریقہ چل پڑا ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کا پیشاب دھولیا جائے۔ایک روایت میں ہے کہ یہی طریقہ چل پڑا کہ جو بچے کھانا کھاتے ہوں ان کے پیشاب پر پانی بہادیا جائے اور جو کھانا کھاتے ہو ان کا پیشاب دھویا جائے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۸۶.....حسن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیٹ پر کھیل رہے تھے اتنے میں پیشاب کردیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اٹھے تاکہ بچے کو اٹھالیں آپ نے فرمایا: چھوڑ دو اور میرے بیٹے کا پیشاب منقطع نہ کرو، بچے کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کردیا پھر پانی منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۸۷.....عبدالرحمن بن حسنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند کوئی چیز تھی۔آپ نے اسے نیچے رکھا پھر اس کی آڑ میں پیشاب کیا، بعض لوگوں نے کہا ان کی طرف دیکھو یہ ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے

اس کی بات نبی کریم ﷺ نے سن لی فرمایا: تیری ہلاکت تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص کتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہوگیا تھا چنانچہ بنی اسرائیل کے بدن یا کپڑے پر جب پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے اس شخص نے انھیں ایسا کرنے سے منع کیا لوگوں نے یہ عمل ترک کردیا جس کی پاداش میں منع کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا جانے لگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی فی کتاب عذاب القبر

۲۷۲۸۸..... طاؤوس کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس جگہ کو کھودو اور مٹی باہر پھینک دو اور پھر اس پر پانی بہاؤ آسانی پیدا کیا کرو مشکل کی طرف مت جاؤ۔ رواہ سعید بن المنصور

پیشاب اور عذاب قبر

۲۷۲۸۹..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: انھیں عذاب ہورہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ میں عذاب نہیں دیا جارہا۔ سو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا۔ رواہ الحاکم

۲۷۲۹۰..... ''مسند علی'' حسن بن عمارہ منہال، عمرو بن صعصعہ بن صوحان عبدی کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خنزیر سے کسی قسم کا بھی فائدہ اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو عروبۃ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۲۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادو اور لڑکی کا پیشاب دھولو۔ رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی وقال حسن، وابن ماجہ وابن خزیمۃ والطحاوی والدارقطنی والحاکم والبیھقی

۲۷۲۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے جب تک لڑکا کھانا نہ کھائے۔ رواہ ابوداؤد والبیھقی

۲۷۲۹۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کردیا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی طرف لپکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس کا پیشاب منقطع نہ کرو، پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب پر بہادیا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۲۹۴..... ''ایضا'' ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی داخل ہوا اور مسجد کے ایک کونے میں اس نے پیشاب کردیا، نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر چیخ پا ہوگئے اور چاہا کہ اسے یہاں سے اٹھادیں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع فرمایا، جب اعرابی پیشاب سے فارغ ہوا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول پیشاب پر بہادیا گیا پھر (اعرابی سے) فرمایا: یہ جگہ پیشاب کے لیے نہیں ہے یہ جگہ تو نماز کے لیے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

مائع چیزوں کی نجاست

۲۷۲۹۵..... حضرت میمونہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں پڑ گیا ہو، آپ نے فرمایا: گھی اگر جامد (ٹھوس) ہو تو چوہے اور اس کے اردگرد کا گھی پھینک دو (باقی کھالو) اگر گھی مائع ہو تو اس کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۲۹۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوہا گھی میں پڑ جائے جبکہ گھی جامد ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال پھینکو اور باقی گھی کھالو اور اگر گھی میں چوہا پڑ جائے اگر گھی مائع حالت میں ہو تو چوہا نکال پھینکو اور گھی سے نفع اٹھالو البتہ کھاؤ نہیں۔ رواہ ابن جریر

منی زائل کرنے کا بیان

۲۷۲۹۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم منی کو اذخر (گھاس) یا فرمایا اون سے صاف کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۸.....ابن عباس رضی اللہ عنہمانے منی کے متعلق فرمایا: منی تو بس رینٹ اور بلغم کی طرح ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اسے کپڑے یا اذخر سے صاف کردو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۲۹۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں کپڑوں میں احتلام ہو جائے تو اسے اذخر یا کپڑے سے صاف کردو چاہو تو اسے نہ دھو ہاں البتہ اگر تمہیں اس سے گھن آئے یا اسے کپڑوں پر دیکھنا اچھا نہ سمجھو تو دھولو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ بخدا! میں تو رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ لیتی تھی اور پانی سے آپ اسے نہیں دھوتے تھے پھر اسی میں نماز پڑھ لیتے ہم بھی نماز پڑھ لیتی تھیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے میں انگلی کے ساتھ منی کھرچ دیتی تھی۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۲.....''مسند علی'' مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑوں سے منی کھرچ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۰۳.....زید بن صلت کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ انھیں احتلام ہوا ہے اور بغیر غسل کرنے کے نماز پڑھ لی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تو یہی سمجھا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے حالانکہ مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور میں نے نماز بھی پڑھ لی چنانچہ آپ ﷺ نے غسل کیا اور کپڑوں پر دکھائی دینے والی منی بھی دھودی اور جو دکھائی نہیں دیتی تھی اس پر پانی کے چھینٹے مارلئے، پھر اذان دی اقامت کہی اور سورج بلند ہو جانے کے بعد نماز پڑھی۔

رواہ مالک وابن وھب وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۳۰۴.....سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح صبح اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے جو کہ مقام صرف میں تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں پر احتلام کے اثرات دیکھے اور آپ نے فرمایا: جب سے میں نے بار خلافت اٹھایا ہے آج میں احتلام میں مبتلا ہوا ہوں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کپڑوں پر جو منی نظر آتی تھی اسے دھویا پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔ رواہ مالک

۲۷۳۰۵.....یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کیا ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے راستے ہی میں عمر رضی اللہ عنہ نے پچھلے پہر پڑاؤ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوا، قریب تھا کہ صبح ہو جاتی آپ نے مسافروں کے پاس پانی نہ پایا آپ نے وہاں سے کوچ کردیا۔ حتی کہ پانی کے پاس پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی جو دکھائی دیتی تھی اسے دھونا شروع کیا حتی کہ صبح کی سفیدی اچھی طرح پھیل گئی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے صبح کردی حالانکہ ہمارے پاس کپڑے ہیں، آپ اپنے کپڑے چھوڑ دیں بعد میں دھولئے جائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! بڑے تعجب کی بات ہے اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب مسلمانوں کے پاس کپڑے ہیں، بخدا، اگر میں ایسا کرتا تو سنت بن جاتی بلکہ میں تو دکھائی دینے والی منی دھوؤں گا اور جو نظر نہ آئے گی اس پر پانی کے چھینٹے ماراوں گا۔

رواہ مالک وابن وھب و عبدالرزاق وسعید بن المنصور والطحاوی ورواہ ابن وھب فی مسندہ

۲۷۳۰۶.....''ایضاً'' نافع، سلیمان بن یسار کے طریق سے مروی ہے ہمیں ایک شخص نے حدیث سنائی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں شریک تھا جس سفر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہوگیا تھا۔ جبکہ آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے فرمایا: ذرا تیز چلو، ہوسکتا ہے

طلوع آفتاب سے پہلے ہمیں پانی مل جائے۔لوگوں نے کہا: جی ہاں لوگوں نے اپنی سواریاں تیار کیں اور پانی تک جا پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیااور پھر کپڑوں پر لگی ہوئی منی دھونے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ دوسرے کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔فرمایا: تم چاہتے ہو کہ میں ان کپڑوں میں نماز نہ پڑھوں جن میں جنابت لاحق ہوئی پھر کہا جائے گا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کپڑوں میں نماز نہیں پڑھی جس میں انھیں جنابت لاحق ہوئی تھی؟ نہیں بلکہ میں دکھائی دینے والی منی دھولوں گا اور نہ دکھائی دینے والی پر پانی کے چھینٹے مارلوں گا۔رواہ عبدالرزاق

منی ناپاک ہے پاک کرنے کا طریقہ

۲۷۳۰۷.....سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ مجھے شرید نے حدیث سنائی ہے کہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے درمیان نالی حائل تھی عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں میں منی کے اثرات دیکھے فرمایا: جب سے ہم نے چربی کھائی ہے ہمارے اوپر یہ احتلام ہوا ہے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دکھائی دینے والی منی دھوڈالی اور غسل کر کے نماز لوٹائی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۰۸.....ابن جریر کی روایت ہے کہ مجھے اہل مدینہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے اور کہا ہے یہ حدیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ دو مرتبہ سوار ہو کر باہر تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ مہاجرین یتامی کے اموال کو دیکھنے کے لیے اور دوسری مرتبہ لوگوں کے غلاموں کو دیکھنے کے لیے۔چنانچہ ایک دن اسی سلسلہ میں آپ مقام صرف پہنچے، شلوار میں ہاتھ ڈال کر دیکھا اور کچھ محسوس ہوا فرمایا: میرا خیال ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لی ہے ہم جب چربی کھالیتے ہیں تو ہماری رگیں نرم ہو جاتی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی جب کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

۲۷۳۰۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک رات ہمارے ہاں ایک شخص مہمان بنا ہم نے اسے زرد رنگ کی چادر اوڑھنے کے لیے دی۔اسے چادر میں احتلام ہو گیا۔مہمان کو اس طرح چادر بھیجنے میں حیاء آئی چونکہ چادر میں احتلام کا اثر تھا۔مہمان نے چادر پانی میں بھگو دی اور پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوادی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا اسے تو اتنی بات کافی تھی کہ انگلی سے کھرچ دیتا بسا اوقات میں خود رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو انگلی سے کھرچتی تھی۔رواہ ابن ابی شیبة

دباغت کا بیان

۲۷۳۱۰.....ابو وائل کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مردار کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۱.....ابن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے ایک ٹوپی پہن رکھی تھی ٹوپی کا استر لومڑی کے چمڑے کا بنا ہوا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر سے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ پاک نہ ہو۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۱۲.....''مسند جابر بن عبداللہ'' رسول کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے کو استعمال کرنے میں رخصت دی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ حجاج بن ارطاة ضعیف

۲۷۳۱۳.....''مسند جون بن قتادہ تمیمی'' جون بن قتادہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ کا صحابی ایک جگہ لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس سے گزرا مشکیزے میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا۔مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنایا گیا ہے، صحابی رک گیا حتی کہ جب نبی کریم ﷺ اس جگہ پہنچے تو آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو

پاک کردیتی ہے۔رواہ ابن مندہ وابن عساکر وقال هکذا حدث هيشم بهذا الحديث لم يجاوزبه جون بن قتادة وليس لجون صحبة ورواه هيشم فقال عن جون عن سلمة بن المحبق

۲۷۳۱۴.....''مسند سلمہ بن اکوع'' جون بن قتادہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک مشکیزے کے پاس آئے اس میں پانی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پینا چاہا مشکیزے کے مالک نے کہا: یہ مردار کے چمڑے سے بنا ہے، صحابہ رک گئے، اتنے میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا فرمایا: پانی پیو چونکہ دباغت چمڑے کو پاک کردیتی ہے۔رواہ ابونعیم

۲۷۳۱۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردار کے چمڑے سے نفع اٹھانے کا حکم دیا ہے بشرطیکہ چمڑے کو دباغت دی گئی ہو۔رواہ عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف النسائی ۲۸۴

۲۷۳۱۶.....''مسند ابن عباس'' رسول کریم ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزادکردہ باندی کی مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے میں نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! اس سے کیسے نفع اٹھایا جاسکتا ہے حالانکہ یہ مردار ہے؟ فرمایا: حرام تو بس اس کا گوشت ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۱۷.....میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بکری مردار ہوگئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی۔ رواہ عبدالرزاق

باب موجبات غسل......آداب غسل

حمام میں داخل ہونے کا بیان

موجبات غسل

۲۷۳۱۸.....''مسند صدیق'' جعفر کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر، علی رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جو چیز دو حدیں یعنی کوڑے اور رجم کو واجب کرتی ہے وہ غسل کو بھی واجب کردیتی ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۳۱۹.....ابن شہاب کی روایت ہے کہ ابوبکر صدیق، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نزدیک جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کرجاتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ ابن المنصور

۲۷۳۲۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ گتھ جاتا ہے تو غسل واجب جاتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۲۱.....سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور مہاجرین اولین فرماتے تھے کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کرلیتی ہے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ مالك و عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۲۔

مجامعت سے غسل واجب ہے

۲۷۳۲۲.....سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ پاؤں

جومجامعت کرے اور پھر غسل نہ کرے خواہ اسے انزال ہو یا نہ ہو ورنہ میں اسے سخت سزادوں گا۔ رواہ سعید بن المنصور وابن سعد

۲۷۳۲۳..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے مذی آجاتی ہے جبکہ ہر زکو مذی آتی ہے منی کی وجہ سے غسل کیا جاتا ہے اور مذی آنے پر وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۴..... زید بن خالد جہنی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: مجھے بتائیں ایک شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور اسے منی نہیں آتی (یعنی انزال نہیں ہوتا) عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور آلہ تناسل دھولے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے سنی ہے میں نے یہی مسئلہ حضرت علی ابن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا: انھوں نے مجھے اسی (یعنی وضو) کا حکم دیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ والبخاری ومسلم وابو العباس السراج فی کتابہ وابن خزیمۃ والطحاوی وابن حبان

۲۷۳۲۵..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر اکسال کرتا ہے (یعنی اسے انزال نہیں ہوتا) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پانی (یعنی غسل منی) سے واجب ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۲۶..... "مسند سھل بن سعد ساعدی" سھل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کا قول "پانی پانی سے واجب ہوتا ہے" شروع اسلام میں بطور رخصت کے تھا پھر اس کے بعد غسل کا حکم استوار ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم نے غسل کرنا شروع کیا بشرطیکہ جب شرمگاہ شرمگاہ کو مس کرے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۲۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب سپاری غائب ہو جائے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۲۸..... ابو صالح زیات ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری کو آواز دی وہ باہر نکلا پھر دونوں (نبی ﷺ اور انصاری) قباء کی طرف چل پڑے پھر ایک عورت کے پاس سے دونوں کا گزر ہوا انصاری نے غسل کیا نبی کریم ﷺ نے غسل کی وجہ دریافت کی انصاری نے جواب دیا: جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بیوی سے مجامعت کر رہا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا جماع ادھورا رہ جائے یا اکسال (یعنی انزال نہ) ہو تمہیں وضو ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۲۹..... خولہ بنت حکیم کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ کوئی عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو (یعنی احتلام) مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: عورت پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو جس طرح مرد پر اسوقت تک غسل نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وھو صحیح

۲۷۳۳۰..... "مسند عائشہ" جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے میرے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا ہے اور آپ نے غسل کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کے ساتھ جماع کیا لیکن آپ کو انزال نہیں ہوا تاہم دونوں نے غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۳۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سوال کیا کہ عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب عورت پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے میں نے کہا: تو نے عورتیں رسوا کر دیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر اس کا بچہ اس کے مشابہ کیونکر ہوا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۳۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ام سلیم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ عورت وہ کچھ دیکھے کہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا عورت پر غسل واجب ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہے

۲۷۳۳۴......سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ خولہ بنت حکیم نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد خواب میں دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں بشرطیکہ جب عورت کو انزال ہو۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۵......عبدالعزیز بن رفیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن ومجاہد وعطا کہتے ہیں: حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا: یا رسول اللہ! عورت خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا عورت شہوت پاتی ہے عرض کیا: ہوسکتا ہے پاتی ہو فرمایا کیا تری (منی کا اثر) پاتی ہے؟ عرض کیا: ممکن ہے پاتی ہو فرمایا: پھر غسل کرے گی ام سلیم رضی اللہ عنہا سے عورتیں ملیں اور کہا اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تو نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسوا کردیا۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں رک سکتی جب تک مجھے معلوم نہ ہوجائے آیا کہ میں حلال میں ہوں یا حرام میں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۶......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق جس کے عضو سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرمایا: اگر غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو وضو کرلے اور اگر پیشاب نہیں کیا تو غسل کرے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۳۷......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو چیز حد واجب کرتی ہے وہ غسل بھی واجب کرتی ہے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:......یعنی ناجائز اور حرام مجامعت سے حد (کوڑے یا رجم) واجب ہوتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہوتا ہے البتہ غسل واجب ہوتا ہے خواہ حرام ہو یا حلال جبکہ حد حرام مجامعت پر واجب ہوتی ہے۔

۲۷۳۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو شرمگاہوں کا آپس میں ٹکراؤ ہوجائے تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔رواہ العقیلی

۲۷۳۳۹......"مسند ابی" رفاعہ بن رافع کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص داخل ہوا اور بولا: امیر المومنین! یہ زید بن ثابت مسجد میں جنابت سے غسل کرنے کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید بن ثابت کو میرے پاس لاؤ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! بخدا میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میں نے اپنے چچاؤں ابوایوب، ابی بن کعب اور رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے انھوں نے کہا: ہم رسول کریم ﷺ کے دور میں ایسا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریم کا حکم نہیں آیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔حالانکہ رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم تھا کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین وانصار کو جمع ہونے کا حکم دیا سب جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ کیا لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ اس صورت میں غسل نہیں ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو تجاوز کرجائے غسل واجب ہوجاتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی آدمی کے متعلق نہ سنوں کہ اس نے ایسا کیا ہے (یعنی اکسال کی صورت میں غسل نہیں کیا) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والطبرانی

۲۷۳۴۰......"ایضاً" یہ جو فتویٰ دیا جاتا تھا کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے (یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے) یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی جیسے رسول اللہ ﷺ نے رخصت مقرر کی تھی۔پھر بعد میں غسل کا حکم دیا۔رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن منیع وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ وابن خزیمۃ وابن الجارود والطحاوی وابن حبان والدارقطنی والباوردی والطبرانی وسعید بن المنصور

۲۷۳۴۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا جسم ورنگ متغیر دیکھا فرمایا: اے علی! تمہارے جسم کا رنگ متغیر ہوچکا ہے میں نے عرض کیا: چونکہ میں پانی سے بہت غسل کرتا ہوں چونکہ مجھے شدید مذی آتی ہے جب بھی میں کچھ مذی دیکھ لیتا ہوں غسل کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا: مذی آنے پر غسل مت کرو البتہ منی آنے پر غسل کرو آئندہ ایسا نہ کرنا اپنا عضو مخصوص دھولیا کرو غسل مت کرو۔البتہ منی آنے پر غسل کرو۔
رواہ ابن السنی

۲۷۳۴۲ خرشہ بنت حبیب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: مرد اگر عورت کو چھو مائے اور عورت کے دونوں اطراف جھوم اٹھیں تو مرد پر غسل نہیں ہے۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شرمگاہوں کے باہم ملنے کے متعلق فرمایا: جیسا کہ حد واجب ہوتی ہے اسی طرح غسل بھی واجب ہوتا ہے۔ بھلا! جو چیز حد کو واجب کر دیتی ہے وہ پانی (غسل) کو واجب نہیں کرے گی۔ رواہ الطبرانی

۲۷۳۴۴ مجاہد کی روایت ہے کہ مہاجرین وانصار کا موجب غسل کے متعلق اختلاف ہوگیا۔ انصار کہتے تھے کہ پانی سے پانی واجب ہوتا ہے۔ (یعنی منی سے غسل واجب ہوتا ہے) جبکہ مہاجرین کہتے تھے کہ جب شرمگاہ دوسری شرمگاہ کو مس کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ دونوں فریقین نے فیصلہ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ثالث تسلیم کیا اور کیس ان کے پاس لے آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر ایک شخص عورت میں داخل کرتا ہو اور باہر بھی نکالتا ہو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا اس سے حد واجب ہو جاتی ہے اور غسل کے لیے ایک صاع پانی واجب نہیں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: بسا اوقات میں نے اور رسول کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے پھر ہم نے اٹھ کر غسل کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق

آداب غسل

۲۷۳۴۵ معرور کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ مسدد

۲۷۳۴۶ یعلی بن امیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر رہے تھے اور میں نے آپ کے آگے کپڑے سے ستر کر رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یعلی! میرے سر پر پانی ڈالو میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین بہتر جانتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا زیادہ پانی بالوں کی پراگندگی میں اضافہ کرتا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لیا اور سر پر پانی ڈالا۔

رواہ الشافعی و البیهقی فی السنن

۲۷۳۴۷ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور ہر بار سر کو مل لیتا ہوں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۴۸ ابن مسیب کی روایت ہے کہ عثمان غسل جنابت کرتے تو اس جگہ سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر پاؤں دھوتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۴۹ حمران کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب غسل کرتے تو غسل والی جگہ سے باہر نکل جاتے اور پاؤں کے تلوے اٹھا لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۰ "مسند جابر بن عبداللہ" سالم بن ابی جعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا غسل کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہے ایک شخص نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) کہا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کی یہ مقدار اس ذات کے لیے کافی تھی جو تم سے افضل واعلیٰ تھی اور جس کے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۱ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنو ثقیف کے وفد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری سرزمین میں سردی ہوتی ہے ہم کیسے غسل کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ

۲۷۳۵۲ "مسند عائشہ" حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے انھیں حدیث سنائی کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! رسول کریم ﷺ غسل جنابت کے لیے کتنا پانی استعمال کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا

میں نے اس کا اندازہ ایک صاع کے برابر کیا جو تمہارے اس صاع کے مساوی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور فی سننہ وابن ابی شیبۃ فی المصنف

۲۷۳۵۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے بسا اوقات میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے لیے بھی پانی چھوڑیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۵۵..... ابو جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دریائے فرات میں داخل ہوئے ان دونوں صاحبزادوں نے تہبند باندر کھے تھے پھر دونوں نے فرمایا: یقیناً پانی میں سکون ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۶..... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا آپ نے غسل جنابت کیا۔ چنانچہ آپ نے بائیں ہاتھ سے پانی کا برتن سرنگوں کیا اور دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ہتھیلی دھوئی پھر شرمگاہ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ دھولی پھر زمین پر ہاتھ رگڑ لیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ دھویا پھر ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا پھر سارے بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے الگ ہوگئے اور پاؤں دھوئے میں آپ کے پاس کپڑا لائی تاہم آپ نے ہاتھوں سے یوں پانی جھاڑنا شروع کر دیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۵۷..... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی بہایا آپ نے غسل جنابت کرنا تھا پہلے آپ نے دو یا تین بار ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھوئی پھر بایاں ہاتھ زمین پر رگڑ لیا اور ہاتھ سختی سے رگڑا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سر پر تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر سارا جسم دھویا پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے پھر میں آپ کے پاس تولیہ لائی آپ نے تولیہ واپس کر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۵۸..... قتادہ کی روایت ہے کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا پانی کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جنبی کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۵۹..... یزید رقاشی کی روایت ہے کہ میری قوم کی ایک عورت نے مجھے حدیث سنائی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک برتن نکال کر دکھایا اور کہا: نبی کریم ﷺ اس میں پانی لے کر وضو کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک مکوک (پانی کا ایک پیالہ جو ۲۱ صاع کا پیمانہ ہوتا ہے) پھر مجھے ایک اور برتن دکھایا اور کہا: آپ ﷺ اس میں پانی لے کر غسل کرتے تھے میں نے اس کا اندازہ ایک قفیز سے لگایا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۶۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے جنبی ہونے کی حالت میں اچھی طرح سر دھولیا وہ بعد میں سارا جسم دھولے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

غسل جنابت میں احتیاط

۲۷۳۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے انس اے میرے بیٹے! مبالغہ کے ساتھ غسل جنابت کیا جائے چونکہ ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیسے مبالغہ کروں؟ آپ نے فرمایا: بالوں کی جڑوں کو اچھی طرح تر کرلو اور اپنے چمڑے کو اچھی طرح صاف کرلو تم غسلخانہ سے باہر نکلو گے تمہارے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۳۶۲..... بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو گھر کے صحن میں غسل کرتے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیادار، بردبار اور ستر رکھنے والی ذات ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص غسل کرے وہ ستر کرے اگرچہ دیوار کی اوٹ ہی کیوں نہ ہو۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۳۶۳..... حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۶۴......"مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں دراں حالیکہ میں جنبی ہوں؟ ابوہریرہ نے جواب دیا: رسول کریم ﷺ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ اس شخص نے کہا: میرے بال لمبے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ تھے اور آپ ﷺ تم سے زیادہ پاکیزہ بھی تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۳۶۵......عکرمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا غسل جنابت اور وضو کے لیے کتنا پانی کافی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مد۔ وہ شخص بولا: مجھے یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس ہستی کے لیے کافی رہا جو تم سے بدرجہا افضل تھی پوچھا: وہ کون؟ فرمایا: رسول کریم ﷺ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۶۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا اور غسل کی ابتدا ہاتھ دھونے سے کی ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر پانی میں ہاتھ داخل کیا اور بالوں میں خلال کرنے لگے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ آپ جلد سے برات کرنے لگے ہیں۔ پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۳۶۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرتے آپ کے لیے پانی والا برتن رکھ دیا جاتا، آپ برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھولیتے جب ہاتھ دھولیتے تو دایاں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھولیتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھولیتے پھر تین بار کلی کرتے، تین بار ناک میں پانی ڈالتے پھر تین بار لپ بھر بھر کر سر پر پانی ڈالتے پھر پورے بدن پر پانی ڈالتے۔ رواہ ابن ابی شیبة

غسل کا مسنون طریقہ

۲۷۳۶۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل جنابت کرتے تو سر کے دائیں حصہ کے لیے ایک لپ پانی لیتے پھر سر کے بائیں حصہ کے لیے ایک لپ لیتے۔ رواہ ابن النجار

۲۷۳۶۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غسل کی ابتداء وضو سے کرتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ (پھر سر کو بھگوتے پھر برتن سے سر پر پانی ڈالتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۷۰......ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نافع عن ابن عمر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں آپ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا: دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ پانی ڈالے پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اسے دھولے حتیٰ کہ صاف کرلے پھر اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رکھے اگر چاہے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے حتیٰ کہ اسے صاف کرلے پھر اپنا ہاتھ تین بار دھوئے پھر تین بار کلی کرے، تین بار ناک میں پانی ڈالے، تین بار چہرہ دھوئے تین بار بازو دھوئے جب سر پر پہنچے مسح نہ کرے بلکہ سر پر پانی ڈالے پس ایسے ہی تھا رسول اللہ ﷺ کا غسل جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۳۷۱......سالم کی روایت ہے کہ میرے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) غسل کرتے پھر وضو کرلیتے تھے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو غسل کافی نہیں ہے؟ فرمایا: غسل سے بڑھ کر کونسا وضو مکمل ہوسکتا ہے جنبی کے لیے؟ لیکن مجھے خیال ہوتا ہے کہ آلہ تناسل سے کچھ نکلا ہے اس لئے میں وضو کرلیتا ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۷۲......نافع کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم اپنی شرمگاہ کو غسل کے بعد نہ چھوؤ تو پھر کون سا وضو ہے جو غسل سے بڑھ کر ہو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۳۷۳......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کرنے کے متعلق پوچھا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کونسا وضو غسل سے افضل ہوسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

واجب غسل

27374.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم غسل کرو تو تین بار کلی کرو چونکہ اس سے غسل میں مبالغہ ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

27375.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے غسل جنابت کیا اور پھر نماز فجر پڑھی لی پھر جب روشنی اچھی طرح پھیل گئی میں نے دیکھا کہ ناخن کے بقدر جگہ خشک رہ گئی ہے اور اسے پانی نہیں پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ہاتھ سے مسح کرلیا ہوتا تو یہ تمہیں کافی ہوجاتا۔ رواہ ابن ماجہ والشاشی وسعید ابن المنصور

27376.....حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے سر میں خلال کرلیا کرو قبل ازیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ میں اس کا خلال کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن جریر

27377.....''مسند عبداللہ بن عباس'' ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے غسل جنابت کیا پھر تھوڑی سی جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا آپ نے سر کے بالوں سے تری لے کر اس جگہ کو تر کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وفیہ ابوعلی الرحبی ضعفوہ وورد من طریق آخر موصل وباقی

27388.....ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جنابت کی حالت میں ہو اور کلی اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جاؤ تو نماز لوٹالو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

فائدہ:.....یعنی غسل بھی دوبارہ کرو اور نماز بھی لوٹاؤ چونکہ واجب چھوٹ گیا ہے لہٰذا غسل نہیں ہوا۔

27379.....ھیثم، یونس کی سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہٰذا بالوں کو اچھی طرح تر کرو اور جلد کو صاف کرو یونس کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے یا نہیں (حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ اخرجہ الترمذی کتاب الطہارۃ باب ماجاء تحت کل شعرۃ جنابۃ)۔

27380.....حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ اہل طائف نے رسول کریم ﷺ نے پوچھا: ہماری زمین ٹھنڈی ہے ہمیں کتنی مقدار میں غسل کافی ہے؟ آپ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتا ہوں۔ رواہ سعید بن المنصور

27381.....حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس غسل جنابت کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈال لیتا ہوں ایک روایت میں ہے۔ میں اپنے سر پر تین مرتبہ یوں پانی بہاتا ہوں۔ زبیر نے اس کا طریقہ یوں بیان کیا کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کیا اور ظاہری حصہ زمین کی طرف۔ رواہ ابوداؤد والطیالسی وابونعیم

ممنوعات غسل

27382.....عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے غسل کیا ہمیں اس حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کیا ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ تم بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جن متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

فخلف من بعد هم خلف اضا عوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

ان کے بعد ایسے نااہل لوگ آئے جنہوں نے نماز ضائع کی خواہشات پر چل پڑے وہ گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

27383.....عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کی روایت ہے کہ میں اور ایک دوسرا شخص غسل کر رہے تھے ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھے اسی

حالت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھ لیا فرمایا: مجھے ڈر ہے تم دونوں بعد میں آنے والے ان نااہل لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فخلف من بعدھم خلف" الایۃ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۴......"مسند علی" حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کچھ لوگوں کو نہر میں ننگے غسل کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے تہبند یں بھی نہیں باندھیں ہوئی تھیں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پکار کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا جو تمہیں اللہ کی عزت و قار کا خیال نہیں۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۸۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کردے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۶......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے غسلخانے میں پیشاب کر دیا وہ پاک نہ ہو۔

رواہ بیھقی

۲۷۳۸۷......"مسند ابن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص جنابت میں مبتلا ہو گیا اس کے جسم میں زخم تھا پھر اسے احتلام ہو گیا مسئلہ دریافت کیا، لوگوں نے اسے غسل کرنے کا کہا۔ اس نے غسل کیا اور مر گیا نبی کریم ﷺ تو اس کی خبر ہوئی فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل کیا اللہ تمہیں قتل کرے کیا عاجز کی شفاء سوال کرنے میں نہیں؟ عطاء کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زخمی آدمی غسل کرے اور زخم والی جگہ چھوڑ دے۔ رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابو داؤد وابن جریر والطبرانی والحاکم دون قول عطاء

اور حاکم نے یہ اضافہ کیا ہے: اگر وہ جسم دھوتا اور زخم والی جگہ چھوڑ دیتا اسے کافی تھا۔

۲۷۳۸۸......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک برتن سے مرد اور عورت کو غسل کرنے سے منع کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۸۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسلخانے میں پیشاب کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۰......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غسلخانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۱......عامر بن بن ربیعہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم غسل کر رہے تھے اور ایک دوسرے پر پانی ڈال رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم غسل کرتے ہو اور ستر نہیں کرتے بخدا مجھے ڈر ہے کہ تم کہیں بعد میں آنے والے برے لوگ نہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۳۹۲......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں: میں نے غسل کیا پھر میں بیٹھی کہ پھر اٹھ ہی نہ سکی میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خبر کی وہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا ان کا ہاتھ میرے سر پر رہا اور وہ یہ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ میں اٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درختوں کے جھنڈ میں غسل مت کرو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں پیشاب کیا جاتا ہو اور ایسی جگہ بھی غسل نہ کرو جہاں براہ راست چاندنی پڑتی ہو۔ رواہ الدینوری وابن عساکر

۲۷۳۹۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

متعلقات غسل

۲۷۳۹۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیوار میں رسول اللہ ﷺ کے غسل کے نشانات دکھا سکتی ہوں جہاں آپ غسل جنابت کرتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعف ابی داود ۴۳۔

۲۷۳۹۵......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں کیا میں

غسل جنابت کے لیے مینڈھیاں کھولوں؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا کافی ہے کہ تم تین لپ پانی کے سر پر ڈال لو پھر اپنے بدن پر پانی ڈالو یوں پاک ہو جاؤ گی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۳۹۶.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے سر کی مینڈھیاں بہت زیادہ ہیں میں کیا کروں جب میں غسل کروں؟ فرمایا: اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو پھر ہر لپ کے بعد سر کو مل لو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۳۹۷.....حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت جب غسل جنابت کرتی تو اپنی مینڈھیاں باقی رکھتی تھی۔
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۳۹۸.....ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم الگ الگ غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۳۹۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت جنابت لاحق ہوتی آپ ﷺ صبح ہونے تک پانی کو چھوتے تک نہیں تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۴۰۰.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ایک مرتبہ غسل کرتے۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۰۱.....''مسند انس'' معمر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ سے سماع کر رکھا ہے سوال کیا گیا کہ ایک شخص غسل جنابت کرے اور دوران غسل کے پانی سے چھینٹے انھیں ان کا کیا حکم ہے۔ فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۲.....ابو فاختہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سنگی لگوانے کے بعد غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۳.....ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر تشریف لاتے تو غسل کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۴.....اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرم پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۵.....عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا دوران سفر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے راستے میں ایک جگہ رات کے پچھلے پہر پڑاؤ کیا یہ جگہ پانی سے قریب تھی آپ رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب بیدار ہوئے فرمایا: مجھے بتاؤ ہم پانی پا سکتے ہیں طلوع آفتاب سے پہلے پہلے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ جلدی سے وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ پانی تک پہنچ گئے آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۶.....ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے باقی رکھ لوں تاکہ غسل کروں آپ رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر سونے کے لئے لیٹ گئے تاکہ گرم ہو لیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۷.....ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۰۸.....ابن جریر کہتے ہیں مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق

گرم پانی سے غسل کرنا

۲۷۴۰۹.....اسلم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے تانبے کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اسی میں غسل کے لیے پانی لیتے تھے۔ رواہ الدارقطنی وصححہ

۲۷۴۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی کوئی بیوی ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے البتہ ان میں سے کوئی

بھی دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہیں کرتا تھا۔رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن ماجه والدارمی

۲۷۴۱۱.....حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۲.....حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پیتل کے ایک لگن میں رسول کریم ﷺ کا سر دھودیتی تھیں۔رواہ ابونعیم

۲۷۴۱۳.....''مسند ابی رافع''ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات میں اپنی بیویوں کے پاس چکر لگاتے اور ہر بیوی کے پاس جانے کے بعد غسل کرتے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے؟ فرمایا: یہ زیادہ طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۴.....''مسند ابی سعید''رسول کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اسے پیغام بھیجا وہ گھر سے باہر آیا اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا: شاید ہم نے تم سے جلدی کروادی۔عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں جلدی میں ڈالا جائے یا جماع ادھورا رہ جائے کہ انزال نہ ہو ایسی صورت میں تمہیں وضو کر لینا چاہئے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۱۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

حمام میں داخل ہونے کا بیان

۲۷۴۱۶.....مورق عجلی کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو موصول ہوا میں ان کے پاس موجود تھا خط کا مضمون یہ تھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ شہروں کے باشندگان نے بہت سارے حمام بنا رکھے ہیں کوئی شخص بھی بغیر شلوار کے حمام میں داخل نہ ہو اور حمام میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے حتیٰ کہ اس سے باہر نکل آئے اور دو آدمی حوض میں داخل نہ ہوں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی فی شعب الایمان

۲۷۴۱۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بھی مسلمان عورت ہرگز حمام میں داخل نہ ہو البتہ وہ داخل ہو سکتی ہے جو بیمار ہو، اپنی عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة فی مصنفه

۲۷۴۱۸.....عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں سوال کیا: انھوں نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہونا مکروہ سمجھتے تھے۔رواہ مسدد

۲۷۴۱۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن کے لیے حلال نہیں کہ وہ تہبند کے بغیر حمام میں داخل ہو اور کسی مومن عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں البتہ جو عورت بیمار ہو وہ داخل ہو سکتی ہے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور گھر میں اوڑھنی اتارے اس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان قائم حجاب کو چاک کیا۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وهو منقطع

۲۷۴۲۰.....قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر شلوار کے حمام میں داخل ہو اور کسی عورت کے لیے حمام میں داخل ہونا حلال نہیں۔ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: آپ عورت کو منع کر رہے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں البتہ بیماری کی وجہ سے حمام میں داخل ہو سکتی ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الایمان وقال هو اقوی مما قبله وعبدالرزاق

۲۷۴۲۱.....قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: کوئی شخص بھی شلوار کے بغیر حمام میں داخل نہ

ہو اور حمام میں اللہ کا نام نہ لے حتیٰ کہ باہر نکل آئے اور دو شخص ایک ہی برتن سے غسل نہ کریں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۲..... ''مسند حبیب بن سلمہ فہری'' ابن رغبان کی روایت ہے کہ حبیب بن سلمہ فہری مقام حمص میں حمام میں داخل ہوئے اور پھر کہا: یہ اہل دنیا کے عشرت کدوں میں سے ایک عشرت کدہ ہے اگر اس میں ایک گھڑی بھی ٹھہروں گا ہلاک ہو جاؤں گا میں اس سے اس وقت تک باہر نہیں نکلوں گا جب تک اللہ تعالیٰ سے ایک ہزار مرتبہ استغفار نہ کرلوں۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۴۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریضہ یا نفاس والی عورت داخل ہو سکتی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا پھر مردوں کو اجازت دے دی بشرطیکہ انھوں نے تہبند باندھ رکھی ہوں۔ رواہ البزار

۲۷۴۲۵..... ابن طاؤس اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس گھر سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! حمام تو میل کچیل اور اذیت دور کرتا ہے فرمایا: تم میں سے جو شخص حمام میں داخل ہو وہ ستر کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۲۶..... ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ واجب ہے الا یہ کہ بچہ ہو یا عورت ہو یا غلام ہو جو شخص لہو ولعب یا تجارت میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور ستائش کا سزاوار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۲۷..... ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا اللہ! جو عورت بلا وجہ اور بغیر کسی بیماری کے حمام میں داخل ہوتا کہ اس کا چہرہ سفید ہو جائے۔ اس کا چہرہ سیاہ کردے جس دن بہت سارے چہروں کو تو سفید کرے گا۔ رواہ عبدالرزاق

جنبی کے احکام آداب اور مباحات

۲۷۴۲۸..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کا قران پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ رواہ ابو عبیدہ وابن جریر

۲۷۴۲۹..... عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں آدمی کا قرآن پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے بجز حالت جنابت کے، اگر آپ حالت جنابت میں ہوتے ہمیں قرآن میں سے کچھ نہیں سناتے تھے۔

رواہ ابو عبیدہ فی فضائلہ وابن ابی شیبۃ والعدنی وابو یعلیٰ وابن جریر وصححہ

۲۷۴۳۱..... ''مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ'' نبی کریم ﷺ نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سونا چاہے یا کھانا چاہے یا پینا چاہے تو وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۳۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جنبی پانی میں ہاتھ داخل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۳۳..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنابت میں ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۳۴..... یحییٰ بن معمر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے

تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بسا اوقات آپ ﷺ سونے سے قبل غسل کر لیتے اور بسا اوقات غسل سے قبل سو لیتے لیکن وضو کر لیتے تھے۔رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۳۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے کلی کرتے پھر پانی پیتے یا کھانا کھا لیتے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہوئے اور وہ سونا چاہے یا باہر جانا چاہے یا کھانا پینا چاہے تو استنجاء کر لے اور وضو کر لے۔رواہ ابن جریر

۲۷۴۳۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ سونے کا ارادہ کرتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۳۸.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور اگر کھانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو لیتے، پھر کھانا کھاتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۳۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سفر کرنے کا ارادہ کرتے وضو کر لیتے تھے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۰.....غضیف بن حارث کی روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے بتائیں کی رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں غسل جنابت کرتے تھے یا آخری حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بسا اوقات پہلے حصہ غسل کر تے بسا اوقات پچھلے حصہ میں۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حالت جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور پھر سوتے اور جب کھانے کا ارادہ کرتے استنجا کرتے کلی کرتے اور پھر کھانا کھاتے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۴۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ کو جب اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کی حاجت ہوتی تو اپنی حاجت پوری کرتے اور پھر اس طرح سو جاتے گویا آپ نے پانی کو چھوا تک نہیں۔

رواہ سعید بن المنصور عبدالرزاق وابن ابی شیبة وابن جریر

۲۷۴۴۳.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل جنابت کرتے اور پھر میرے پاس لیٹ کر گرمی حاصل کرتے حالانکہ میں نے ابھی تک غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۴۴۴.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں ایک برتن سے پانی پیتی۔ حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی نبی کریم ﷺ برتن مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ رکھتے جہاں منہ رکھ کر میں نے پیا ہوتا اور آپ پانی پی لیتے۔ میں ہڈی سے گوشت نوچ رہی ہوتی پھر آپ ﷺ مجھ سے لے لیتے اور اسی جگہ منہ لگا لیتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا اور آپ گوشت نوچ کر کھانا شروع کرتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۴۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ دیتے پھر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھ لیتے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۴۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے مسجد سے چٹائی پکڑاؤ، میں نے عرض کیا: میں حالت حیض میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۲۹۷ وذخیرۃ الحفاظ ۱۳۹۶

۲۷۴۴۸.....قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور پہنے ہوئے (یا اوڑھے ہوئے) کپڑے میں اسے پسینہ آجاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب ایسی صورت پیش آتی تھی عورت ایک کپڑا اتیار رکھتی تھی وہ اس سے پسینہ صاف کرتی مرد بھی پسینہ صاف کرتا پھر اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی اور اسی میں نماز پڑھ لیتی تھی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۴۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنابت کپڑے اور زمین کو لاحق نہیں ہوتی اور نہ ہی جنبی شخص کو چھونے سے دوسرا شخص جنبی ہوتا ہے اور پانی کو بھی جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق وابن جریر

۲۷۴۵۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک شخص برتن میں وضو یا غسل کرے پھر پانی کے چھینٹے اس میں پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جن میں جنبی کو پسینہ آیا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۲.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے تو ایسی حالت میں سوجایا کروں؟ آپ نے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرو وضو کرلیا کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۵۳.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا ہم میں سے کوئی شخص حالت جنابت میں سوسکتا ہے اور کھانا کھاسکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں وہ وضو کرلے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۴.....''مسند عبداللہ بن عمر'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کے وقت مجھے جنابت لاحق ہوجاتی ہے میں کیا کروں؟ فرمایا: استنجاء کرلو اور وضو کرکے سولیا کرو۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی

۲۷۴۵۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا: جب سونا چاہے وضو کرے چاہے تو کھانا بھی کھاسکتا ہے۔ رواہ العدنی

۲۷۴۵۶.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرلیتی تھی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی اور آپ اعتکاف میں ہوتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

حالت اعتکاف میں سر دھونا

۲۷۴۵۷.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر میری گود میں رکھ دیتے میں سر دھودیتی اور کنگھی بھی کردیتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۵۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جنبی جب کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے یا دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۵۹.....مسور اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے میمونہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے میں تمہارا سر بکھرا بکھرا دیکھ رہی ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ام عمار مجھے کنگھی کرتی ہے اور اب وہ حالت حیض میں ہے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے بیٹے! حیض کس کے قابو میں ہے رسول کریم ﷺ ہم میں سے کسی عورت کی گود میں سر رکھتے حالانکہ وہ لیٹی ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی آپ کو بھی اس کا علم ہوتا آپ ﷺ اس کی گود کا تکیہ بنالیتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر وہ اٹھتی حالانکہ وہ حائضہ ہوتی اور چٹائی بچھاتی آپ اس پر نماز پڑھتے گویا حیض کس کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۰..... میمونہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ندبہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوئی مجھے میمونہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں دو بستر لگے ہوئے تھے میں میمونہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آئی میں نے کہا میرے خیال میں ابن عباس اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے بنت سرج کندی جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بیوی ہے کو پیغام بھیجا اور صورتحال کی وضاحت چاہی۔ اس نے کہا: میرے اور ابن عباس کے درمیان کوئی علیحدگی نہیں لیکن میں حالت حیض میں ہوں۔ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا اور کہا: کیا تم بنت رسول اللہ ﷺ سے منہ موڑنا چاہتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے حائضہ کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے البتہ اس کے گھٹنوں اور نصف رانوں تک کپڑا پڑا ہوتا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... حدیث میں مباشرت سے مراد مجامعت نہیں بلکہ لپٹ لپٹانا مراد ہے یہ مطلب حدیث کے آخر سے واضح ہے۔

۲۷۴۶۱..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنے لحاف میں لیٹی ہوئی تھی اسی وقت مجھے حیض آنا شروع ہوا میں کھسک کر آپ سے الگ ہوگئی۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا حیض آگیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں فرمایا: اپنے کپڑے مضبوطی سے کس لو میں نے حیض کے کپڑے شدت سے باندھ لیے۔ میں پھر لوٹ آئی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۲..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مجھے حیض آگیا جبکہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنے کپڑے درست کرلو۔ پھر انہیں اپنے ساتھ سونے کا حکم دیا ایک ہی بستر پر۔ حالانکہ وہ حائضہ تھیں اور شرمگاہ پر کپڑا ڈال لیا تھا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۶۳..... عبداللہ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: میرے آگے ستر کرو تاکہ میں غسل کرلوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ جنبی ہیں؟ فرمایا: جی ھاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ کہتا ہے کہ آپ نے کھانا کھایا اور آپ حالت جنابت میں تھے؟ فرمایا: جی ھاں، جب میں وضو کراوں اور حالت جنابت میں ہوں تو کھا پی لیتا ہوں اور نماز نہیں پڑھتا۔ رواہ الدیلمی

۲۷۴۶۴..... ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد عورت سے پہلے غسل کرلے اور اس کے ساتھ لپٹ کر لیٹے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بیوی کے ساتھ لپٹ کر گرمی لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۵..... ابراہیم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت حذیفہ سے ملے آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنا چاہا لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا اور اپنے جنبی ہونے کا عذر بیان کیا آپ نے فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔ پھر ان سے مصافحہ کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی جب تک وضو نہ کرے جیسا کہ نماز کے لیے کیا جاتا ہے اس وقت تک کوئی چیز نہ کھائے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۷..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حذیفہ رضی اللہ عنہ طرح دے گئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں دیکھا تھا؟ عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! لیکن میں حالت جنابت میں تھا ارشاد فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۶۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب غسل جنابت کرے تو اپنی بیوی سے گرمائش لینے میں کوئی حرج نہیں بیوی کے غسل کرنے سے قبل۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۴۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص جنبی ہوا اور وہ سونے یا کھانے کا ارادہ رکھتا ہو اسے وضو کر لینا چاہیے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

غسل مسنون

۲۷۴۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کیا۔ نبی کریم ﷺ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیا اور پھر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۷۴۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فرمایا طہارت کی چھ قسمیں ہیں (۱) جنابت سے طہارت (۲) حمام سے طہارت (۳) غسل میت کے بعد طہارت (۴) سینگی لگوانے کے بعد طہارت (۵) غسل جمعہ (۶) اور غسل عیدین۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۲...... زاذان کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے متعلق دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چاہو تو ہر دن غسل کرو، فرمایا: نہیں بلکہ غسل مستحب ہے فرمایا: ہر جمعہ غسل کرو عیدالاضحیٰ، عیدالفطر اور عرفہ کے دن بھی غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد والبیھقی

باب...... پانی، برتن، تیمّم، مسح، حیض، نفاس، استحاضہ اور طہارت معذور کے بیان میں

فصل...... پانی کے بیان میں

۲۷۴۷۳...... حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

رواہ الدارقطنی وضعفہ ورواہ ابن مردویہ وابن النجار من طریق عمرو بن دینار عن ابی الطفیل عن ابی بکر مرفوعاً مثلہ

۲۷۴۷۴...... ابو طفیل عامر بن واثلہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردہ حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی وابن مردویہ

۲۷۴۷۵...... "مسند عمر" حبان بن منقذ انصاری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھوپ میں گرم کیے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو چونکہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ رواہ ابن حبان فی کتاب الثقات والدارقطنی

۲۷۴۷۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سمندر کی پانی سے غسل کرو چونکہ یہ مبارک پانی ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عبدالحکم فی فتوح مصر والبیھقی

۲۷۴۷۷...... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے فرمایا: سبحان اللہ! کونسا پانی ہے جو سمندر کے پانی سے زیادہ پاک ہو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۴۷۸...... عبداللہ بن ملیکہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں قضائے حاجت کے لئے گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے وضو کے لئے پانی مانگا لوگوں نے انھیں پانی نہ دیا، ام مہزول جو کہ زمانہ جاہلیت کے نو (۹) مشہور طوائف میں سے ایک طائفہ تھی بولی۔ اے امیر المؤمنین! یہ ہے، پانی لیکن یہ ایسے مشکیزے میں ہے جسے دباغت نہیں دی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن طحیل سے فرمایا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ کہا: جی ہاں فرمایا: پانی لاؤ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک بنایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۷۹... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ رضی اللہ عنہ مقام اجیاد میں وضو کیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے اور طحیل بن رباح سے ملاقات ہوگئی جو کہ بلال بن رباح کے بھائی تھے فرمایا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں طحیل بن رباح ہوں فرمایا: بلکہ تم خالد بن رباح ہو، آپ نے خالد بن رباح کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھ گئے پھر فرمایا: میرے لیے پانی تلاش کرو تاکہ میں وضو کروں خالد چلے گئے اور پھر واپس آئے کہا: میں نے پانی نہیں پایا البتہ جاہلیت کی طوائف میں سے ایک طائفہ (زانیہ) کے گھر میں پانی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ، میرے لیے وہی پانی لاؤ پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ ابن اسنی فی الاخوۃ

۲۷۴۸۰... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۱... اسلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو اور غسل کر لیتے تھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۸۲... ابوسلامہ سلمی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حوضوں پر آتے دیکھا حوضوں پر مرد اور عورتیں اکٹھے وضو کر رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں کوڑے سے مارا پھر حوض کے مالک سے فرمایا: ایک حوض مردوں کے لیے مخصوص کر دو اور ایک حوض عورتوں کے لیے۔ رواہ عبد الرزاق

۲۷۴۸۳... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک پانی پر آئے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا! کتے اور درندے اس سے پیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انھوں نے جو پینا تھا وہ اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۴... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنات والے پانی پر تشریف لائے آپ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین ابھی ابھی ایک کتا یہاں سے پانی پی گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے پانی زبان سے پیا ہے تم اس سے پی لو اور وضو کرو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۸۵... ایوب بن ابی یزید مدنی کی روایت ہے کہ مجھے شہر جار کے شکاریوں میں سے ایک شخص نے حدیث سنائی اور وہ اہل مدینہ میں سے تھا، ان شکاریوں کو مقام جار سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔ اس نے بکھرے ہوئے دانے پائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دانے چننا شروع کر دیئے۔ حتیٰ کہ ایک مد کے برابر دانے جمع کر لیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس لاپروائی میں نہ دیکھوں، چونکہ یہ دانے ایک مسلمان شخص کے لیے خوراک ہیں حتیٰ کہ رات کی خوراک کے لیے بھی کافی ہیں۔ وہ شخص کہتا ہے، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین اگر آپ سوار ہو کر ہمارے ساتھ جائیں تاکہ دیکھیں کہ ہم کیسے شکار کرتے ہیں، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور شکاریوں نے شکار کرنا شروع کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں نے آج کے دن جو حلال و پاک کمائی دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی۔ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو دودھ پلائیں اگر آپ چاہیں تو آپ کو پانی پلائیں، جبکہ دودھ پلانا ہمارے لیے زیادہ آسان ہے چونکہ ہم فلاں فلاں جگہ سے میٹھا پانی لاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا پھر جس چیز کی خواہش کی وہ ہم نے پیش کی ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین! ہم اپنی مشقت کے پیش نظر تھوڑا سا پانی اپنے پاس رکھتے ہیں اور وضو سمندر کے پانی سے کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! بھلا سمندر کے پانی سے زیادہ پاکیزہ پانی اور کونسا ہو سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

سمندر کا پانی پاک ہے

۲۷۴۸۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے سمندر کے پانی کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مثلاً مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ رواہ الدارقطنی والحاکم

۲۷۴۸۷... ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم تالابوں کا پانی حاصل کرنا مستحب سمجھتے تھے اور ہم کسی کونے میں جا کر غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۴۸۸..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کے جھوٹے پانی سے وضو کیا۔رواہ عبدالرزاق وھو حسن

۲۷۴۸۹..... "ایضاً" جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشرکین کی سرزمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم ان کے برتنوں میں کھاتے اور ان کے مشکیزوں میں پانی پیتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۰..... "مسند ابی سعید" نبی کریم ﷺ نے ایک تالاب کے پانی سے وضو کیا یا پانی پیا، اس تالاب میں کتوں کی لاشیں پھینکی جاتی تھیں۔آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۱..... "مسند ابی سعید" ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم بضاعت کے کنویں (کے پانی) سے وضو کر سکتے ہیں حالانکہ اس کنویں میں حیض کے چیتھڑے کتوں کی لاشیں اور دوسری بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:..... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی زیادہ گندگیاں اور نجاستیں بھی پڑنے کے باوجود پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن یہ دوسرے دلائل کے صریح خلاف ہے۔لامحالہ حدیث مؤول ہے چنانچہ حدیث کی مختلف توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خیال ہوا کہ یہ کنواں نشیب میں ہے جہاں ممکن ہے یہ چیزیں اس میں پڑتی ہوں اور پانی ناپاک ہو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وہم دور کیا اور فرمایا پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

۲..... صحابہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جاہلیت میں اس کنویں سے کوڑی کا کام لیا جاتا تھا تو آپ نے اس وہم کا بھی ازالہ فرمایا۔

۳..... جبکہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کنویں کا پانی جاری پانی تھا۔واللہ اعلم۔ازمترجم

۲۷۴۹۲..... عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جب تنہا عورت غسل کرے پھر اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ حوض جس سے کتے اور گدھے پانی پیتے ہوں اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پاک ہے، بھلا وہ پاک کیوں نہیں کرے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو پانی ایسے ہیں تم ان میں جس سے چاہو وضو کرو تمہارا کچھ نقصان نہیں ہوگا، وہ یہ ہیں سمندر کا پانی اور دریائے فرات کا پانی۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں عورت خواہ حائضہ ہو یا غیر حائضہ ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۴۹۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے ایک پانی کے متعلق سوال کیا گیا جو بیابان میں واقع تھا اور اس پر چوپائے اور درندے بار بار وارد ہوتے تھے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو قلوں (مٹکوں) تک پہنچ جائے نجاست کا متحمل نہیں ہوتا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۴۹۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃ الجن کے موقع پر فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس پانی نہیں البتہ برتن میں تھوڑی سی نبیذ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کھجوریں پاک ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۴۹۹..... "مسند علی" کمیل کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بارش کے پانی میں گھسے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے نماز پڑھی اور پاؤں نہیں دھوئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب چوہا کنویں میں گر جائے پھر (پھول کر) پھٹ جائے

(تو چوہا کنویں سے نکالنے کے بعد) کنویں سے نو (۹) ڈول نکال لئے جائیں اور اگر چوہا جوں کا توں ہو اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوا ہو تو کنویں سے ایک یا دو ڈول پانی نکال لیا جائے۔ اگر پانی بدبودار ہو جائے جو اس سے کہیں زیادہ ہو تو کنویں سے اتنی مقدار میں پانی نکالا جائے جو بدبو کو ختم کر دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۱ ... معاذ بن علاء (عمرو بن علاء کے بھائی) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے گیا آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے راستہ میں آپ کے اور مسجد کے درمیان حوض حائل تھا جو پانی اور گارے سے اٹا پڑا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے جوتے اور شلوار اتاری اور حوض میں گھس گئے جب حوض پار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے شلوار اور جوتے پہن لئے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پاؤں نہیں دھوئے۔ رواہ البیھقی

متعلقات پانی

۲۷۵۰۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ الدارقطنی

مستعمل پانی کا بیان

۲۷۵۰۳ ... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے عورت کے بچے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم (میاں بیوی) لگن کے ارد گرد جھگڑتے تھے اور پھر دونوں اس سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۴ ... "مسند عبداللہ بن عباس" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی نے لگن میں پانی لے کر غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ آئے تاکہ اسی لگن سے غسل یا وضو کریں بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں حالت جنابت میں تھی (اور اسی لگن سے غسل کیا ہے) آپ نے فرمایا: پانی میں جنابت سرایت نہیں کرتی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۰۵ ... "ایضاً" نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا، بیوی نے عرض کیا: اس پانی سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۶ ... "ایضاً" نبی کریم ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۷　سلیمان تیمی کہتے ہیں: مجھے ابو حاجب نے بنی غفار کے ایک شخص سے جو کہ اصحاب نبی کریم ﷺ میں سے ہے مروی حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۰۸　جابر بن یزید جعفی، جویریہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ کے ایک قرابتدار سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۰۹ ... "مسند عائشۃ" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب وضو کرتے اپنا ہاتھ پانی میں رکھتے اللہ کا نام لیتے وضو کرتے اور پورا وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ضعیف

۲۷۵۱۰ ... "ایضاً" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جبکہ ہم حالت جنابت میں ہوتے تھے، میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالتی تھیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوتے اور میں حالت حیض میں ہوتی، جب میں حیض میں ہوتی آپ مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے پھر میرے ساتھ مباشرت (صرف لیٹ کر سونا مراد ہے) کرتے۔

رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۲..... ''ایضاً'' میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور ہم اکٹھے برتن میں ہاتھ رکھتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۳..... ''ایضاً'' میں اور نبی کریم ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے ایک ہی برتن سے البتہ آپ غسل میں پہل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۴..... ''مسند عبداللہ بن عمر'' ہم اور عورتیں اکٹھے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۵..... رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۱۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ایک ہی برتن سے مردوں اور عورتوں کو وضو کرتے دیکھا ہے۔
رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۱۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد اور عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اکٹھے ایک بڑے برتن سے وضو کر لیتے تھے۔
رواہ ابن النجار

۲۷۵۱۸..... میمونہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔
رواہ عبدالرزاق و سعید بن المنصور و ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۱۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عورت کے جھوٹے پانی اور وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ عورت جنبی اور حائضہ نہ ہو۔ جب عورت تنہا پانی استعمال کرے تو اس کے بچے ہوئے پانی کے قریب بھی مت جاؤ۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۰..... ''مسند ام سلمہ'' ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۲۱..... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان کے پاس ایک برتن پایا جس میں پانی رکھا ہوا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ کرو یہ پانی میرے وضو سے بچا ہوا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۲۲..... ''مسند ام صبیہ جھنیہ'' ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بسا اوقات میرا ہاتھ اور رسول کریم ﷺ کا ہاتھ وضو کرتے وقت ایک ہی برتن میں پڑتا رہتا تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۲۳..... عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، یکا یک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف سے باہر کھسکنے لگیں، آپ نے فرمایا: تم کچھ کر رہی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے حیض آنے لگا ہے آپ نے فرمایا: اٹھو اور تہبند باندھ کر میرے پاس آ جاؤ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لحاف میں آپ کے پاس داخل ہو گئیں۔ رواہ سعید بن المنصور

درندوں کے جھوٹے پانی کا بیان

۲۷۵۲۴..... یحییٰ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسافروں کی ایک جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے گئے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتیٰ کہ ایک حوض پر آ پہنچے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے کہا: کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! ہمیں مت بتلاؤ چونکہ ہم درندوں پر وارد ہوتے ہیں اور وہ ہمارے اوپر وارد ہوتے ہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق و دارقطنی

۲۷۵۲۵..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے آگے برتن رکھا بلی نے پانی پیا پھر بلی کے جھوٹے سے آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا اور فرمایا: بلی تو گھریلو ساز و سامان میں سے ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۲۶.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے جھوٹے کیے ہوئے برتن کے متعلق فرماتے تھے کہ اسے ایک بار دھولیا جائے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے جھوٹے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی درندوں میں سے ہے اس کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں۔رواہ مسدد والدارقطنی
۲۷۵۲۸.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بلی کے متعلق فرمایا: جب برتن میں منہ مار جائے تو برتن کو سات مرتبہ دھولو۔رواہ سعید بن المنصور
۲۷۵۲۹.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے جس سے پہلے بلی پانی پی چکی ہوتی تھی۔
رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور
۲۷۵۳۰.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بلی گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ
۲۷۵۳۱.....عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اگر بلی برتن میں منہ مار جائے تو کیا برتن دھویا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلی تو گھریلو ساز وسامان میں سے ہے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۲.....انصار کے ایک آزاد کردہ غلام اپنی دادی سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے اپنی آزاد کردہ باندی کو حشیش (گندم، کھجوروں اور گوشت سے تیار کیا ہوا کھانا) ہدیہ دے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب باندی ہدیہ لے کر حاضر ہوئی تو آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھا رہی تھیں باندی نے کھانا نیچے رکھ دیا اتنے میں بلی آئی اور کھانے میں سے کھا کر چلی گئی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عورتیں جمع تھیں جب آپ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو عورتوں کو دیکھا کہ جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا وہاں سے کھانا نہیں نکال رہی ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہیں ہاتھ رکھا جہاں سے بلی نے کھانا کھایا تھا۔اور فرمایا: بلی نجس نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۳.....نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گدھے، کتے اور بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

مراسیل حسن بصری

۲۷۵۳۴.....عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور مکہ کے درمیان یہ جو حوض ہیں ان سے درندے اور کتے پانی پیتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جتنا پانی ان کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کے حصہ کا ہے اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔رواہ سعید بن المنصور

برتنوں کا بیان

۲۷۵۳۵.....اسلم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی ایک نصرانیہ کے سوا کسی سے نہ ملا اسلم پانی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کو وہ پانی بہت اچھا لگا اور فرمایا یہ پانی کہاں سے لایا ہے؟ عرض کیا: اس نصرانیہ کے پاس سے لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر اس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اسلام قبول کرلو، عورت نے سر سے کپڑا اٹھایا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا سر بالکل سفید ہو چکا ہے وہ بولی: میں کیا اس عمر کے بعد اسلام قبول کروں۔رواہ عبدالرزاق
۲۷۵۳۶.....اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم ملک شام میں تھے میں پانی لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے پانی سے وضو کیا اور فرمایا: یہ پانی تم نے کہاں سے لایا ہے میں نے ایسا میٹھا اور عمدہ پانی حتیٰ کہ آسمان کا پانی بھی نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں یہ پانی اس بوڑھی نصرانیہ کے گھر سے لایا ہوں جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اس بڑھیا کے پاس آئے اور فرمایا: اے بڑھیا اسلام قبول کرو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے، بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا جو ہٹایا کیا دیکھتے ہیں کہ بالکل سفید ہو چکا ہے بڑھیا بولی: میں

بہت بوڑھی ہوچکی ہوں میں تو ابھی مرجاؤں گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یااللہ! گواہ رہنا۔رواہ الدارقطنی وابن عساکر

۲۷۵۳۷.....''مسند ثعلب'' ثعلب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نصرانیوں کے کھانے سے منع کررہے تھے۔ اور فرمایا: تمہارے دل میں وہ کھانا شک نہ ڈالے جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو۔رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن

فائدہ:.......یہ حدیث امام ترمذی نے کتاب السیر باب ماجاء فی طعام المشرکین کے ذیل میں روایت کی ہے، جب کہ یہی حدیث مسند احمد (۲۲۶۵) میں آئی ہے اور ھلب طائی کی سند سے ہے دیکھئے تہذیب التہذیب ۱۱؍۲۶۱ اس سے معلوم ہوا کہ ثعلب کی بجائے یہ نام ھلب ہے دیکھئے الطبقات الکبریٰ، ابن سعد ۲۹۵؍۶۔

۲۷۵۳۸.....''مسند ابی ثعلبہ'' ابوثعلبہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں اور ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پیش آتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہوسکے ان سے اجتناب کرو اور اگر ان کے علاوہ تمہیں اور برتن دستیاب نہ ہوسکیں تو انھیں اچھی طرح دھو کر ان میں کھاپی لو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۳۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجوسیوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہمیں تو ان کے ذبیحوں سے روکا گیا ہے۔رواہ البیھقی

متعلقات انجاس

۲۷۵۴۰.....''مسند انس'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے پر تھوکا اور پھر دوحصوں کو پکڑ کر ایک دوسرے سے رگڑ لیا۔رواہ الخطیب فی المتفق والمتفرق وابن عساکر

۲۷۵۴۱.....''مسند خلاد انصاری'' میں نے رسول کریم ﷺ کو اون کا ایک جبہ ہدیہ میں دیا اور موزے بھی دیئے آپ نے دونوں چیزیں پہن لیں حتیٰ کہ وہ پھٹ بھی گئیں لیکن آپ نے ان کے متعلق سوال نہیں کیا آیا کہ وہ پاک بھی ہیں یا نہیں۔رواہ الطبرانی

۲۷۵۴۲.....وحیہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے وہ بکری کی کھال اتار رہا تھا آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ہٹ جاؤ تاکہ میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاؤں چونکہ میں نے دیکھا کہ تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار سکتے ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت اور کھال کے درمیان ہاتھ داخل کیا، ہاتھ زور سے دبایا حتیٰ کہ بغل تک ہاتھ کھال میں چھپ گیا پھر فرمایا: اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو پھر آپ آگے بڑھ گئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ذکر بن عساکر سند الی عبداللہ بن جراد

۲۷۵۴۳.....نبی کریم ﷺ جب اونٹنی پر سوار ہوکر چلنے لگتے دودھ منگواتے اور نوش فرماتے اس اثناء میں ایک دو قطرے آپ کے کپڑوں پر گرجاتے آپ پانی منگا کر دھولیتے اور فرماتے یہ دودھ گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے، یہ مسلمانوں کا طعام ہے اور اہل جنت کا مشروب ہے۔

فائدہ:.......مصنف نے اس حدیث کے راوی کا نام ذکر نہیں کیا اور نہ ہی کوئی حوالہ دیا ہے، البتہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے درمنثور میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف وابن ابی حاتم عن ابن سیرین

کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔الخ مرفوع نہیں ہے۔

۲۷۵۴۴.....ابراہیم کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کی طرف جاتے ہوئے پانی میں گھس جاتے اور پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۵.....''مسند ابی'' حسن کی روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو ان یمنی چادروں سے روک دیں چونکہ ان چادروں کو پیشاب میں رنگا جاتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! یہ حکم آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ ہم یہ چادریں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنتے تھے جبکہ قرآن نازل ہورہا ہوتا تھا اور اسی چادر میں رسول اللہ ﷺ کو کفن بھی دیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔رواہ عبدالرزاق

فصل......تیمّم کے بیان میں

۲۷۵۴۶.....عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! ہم ایک ایک اور دو دو مہینوں تک پانی نہیں پاتے ہم کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہی بات میری سو میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک پانی نہ پالوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ فلاں جگہ اونٹ چروا رہے تھے آپ جانتے ہیں کہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی؟ فرمایا: جی ہاں؟ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا تھا۔ بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں اتنی بات کافی تھی آپ نے زمین پر ہاتھ مارا پھر جھاڑ کر چہرے اور بازوؤں کا مسح کرلیا اور نصف بازوؤں تک مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین یہ میرا حق بنتا تھا اگر میں چاہتا آپ کو نہ بھی یاد کراتا اور حیاء کر جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا ایسا ہرگز نہیں لیکن ان لوگوں کا انحصار تجھ پر ہے اور تو ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۴۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ دیوار کے پاس آئے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور مسح کیا پھر فرمایا: تکبیر اور تسبیح کے لیے یہی کافی ہے حتیٰ کہ پانی پالو۔ رواہ الضیاء وابن جریر

۲۷۵۴۸.....حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستے پر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دیوار کے پاس آئے اور پیشاب صاف کیا اور فرمایا: میرے لیے تسبیح کرنا حلال ہوگیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۴۹.....ابووائل کی روایت ہے کہ میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس آئے اور اسے پانی دستیاب نہ ہو؟ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کو رخصت دے دیں تو ممکن ہے کہ مٹی سے تیمم کرنے لگیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر قناعت کرلی ہو۔ رواہ سعید بن المنصور

وضو اور غسل کا تیمم ایک طرح ہے

۲۷۵۵۰.....ناجیہ بن کعب کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ اونٹوں کو چروا رہے تھے مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی میں نے اپنے آپ کو چوپائے کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ کر دیا تھا پھر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا: جنابت کی صورت میں تمہیں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۵۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے وہ آخری وقت تک پانی تلاش کرے، اگر پانی نہ ملے تیمم کرے اور نماز پڑھے (اس کے بعد) اگر اسے پانی مل جائے غسل کرلے اور نماز نہ لوٹائے۔ رواہ خلف العکبری

۲۷۵۵۲.....ابوالبختری کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تیمم کے بارے میں فرمایا: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پانی نہ ملنے کی صورت میں) ہر نماز کے وقت تیمم کرلیا جائے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ ومسدد

۲۷۵۵۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہو جائے تو پانی مانگو اور خوب تلاش کرو اگر تمہیں پانی دستیاب نہ ہو تیمم کرلو اور نماز پڑھو جب پانی پر تمہیں دسترس حاصل ہو جائے غسل کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس وقت تک پانی کا انتظار کرے جب تک اس کی نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔
رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی پانی نہ پائے تیمم کو آخری وقت تک موخر کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۵۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص سفر میں ہو اور اسے جنابت لاحق ہو جائے جبکہ اس کے پاس تھوڑا پانی ہو اور غسل کرنے پر اسے پیاسا رہنے کا خوف ہو تو وہ تیمم کرلے اور غسل نہ کرے۔ رواہ الدار قطنی

۲۷۵۵۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کی امامت کرے۔ رواہ سعید بن المنصور ومسدد

۲۷۵۵۹.....''مسند عمار'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں اونٹوں کو چروا رہا تھا مجھے جنابت لاحق ہو گئی مجھے پانی نہ ملا میں نے چوپائے کی طرح مٹی میں اپنے آپ کو لوٹ پوٹ کر دیا پھر میں نے رسول اللہ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں خبر دی آپ نے فرمایا: تمہیں اس صورت میں تیمم ہی کافی تھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة

۲۷۵۶۰.....''ایضاً'' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا جس کی وجہ سے لوگ اسے تلاش کرنے لگے اور آگے نہ جا سکے حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو گیا جبکہ لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا تیمم کا حکم نازل ہوا لوگوں نے زمین (مٹی) پر ہاتھ مار کر چہروں پر مسح کر لیا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا بغلوں تک مسح کر لیا یا فرمایا کہ کاندھوں تک مسح کر لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۱.....حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں فلاں زمین میں اونٹوں کے ساتھ تھا مجھے جنابت لاحق ہو گئی تاہم میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لیا بعد میں میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں تو بس مٹی سے اتنا ہی کافی تھا اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انھیں جھاڑ کر چہرے کا مسح کر لیا اور نصف بازوؤں کا بھی مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۲.....''ایضاً'' ابن ابزی کی روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! کیا آپ کو یاد ہے جس دن ہم فلاں جگہ تھے ہمیں پانی نہ ملا اور ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو لئے تب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہیں اتنا ہی کافی تھا پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۶۳.....عبدالرحمن بن جبیر کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول کریم ﷺ نے مجھے غزوہ ذات السلاسل کے لیے روانہ کیا تو مجھے سخت سردی والی رات احتلام ہو گیا مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا ہلاک ہو جاؤں گا، میں نے تیمم کیا اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تم نے بحالت جنابت اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! جس رات مجھے احتلام ہوا وہ رات نہایت درجے کی ٹھنڈی تھی مجھے خوف ہوا کہ اگر غسل کیا تو مر جاؤں گا مجھے فرمان باری تعالیٰ یاد آ گیا: ولا تقتلوا انفسکم ان اللّٰه کان بکم رحیما یعنی اپنے آپ کو مت قتل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمانے والا ہے۔ لہٰذا میں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور کچھ نہیں فرمایا۔ رواہ احمد بن حنبل

۲۷۵۶۴.....ابو امامہ بن سہل بن حنیف اور عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہو گئی، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ لشکر کے امیر تھے عمر نے موت کے خوف کی وجہ سے غسل نہ کیا، بحالت جنابت اپنے ہمرائیوں کو نماز پڑھا دی۔ جب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا آپ نے اس کی تقریر فرمائی اور خاموش رہے۔
رواہ عبدالرزاق والخطیب فی المتفق

۲۷۵۶۵.....قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (پانی نہ ملنے پر) ہر نماز کے لیے تیمم کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۶۶.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں مدینہ میں تھا وہاں کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہ رہی (اور میں بیمار رہنے لگا) رسول کریم ﷺ نے مجھے بکریاں دے کر کہیں کوچ کرنے کا حکم دیا مجھے جنابت لاحق ہوئی میں نے مٹی سے تیمم کر لیا اسی حالت میں میں نے کئی

دنوں تک نماز پڑھی میرے دل میں کچھ تردد پڑ گیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاکت تک پہنچ گیا ہوں میں نے ایک اونٹ تیار کرنے کا حکم دیا اونٹ پر سامان سفر باندھ دیا گیا اور پھر میں سوار ہو کر مدینہ آ گیا میں نے رسول کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد کے سائے میں بیٹھے پایا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا سبحان اللہ ابوذر! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور میں کئی دنوں تک تیمم کرتا رہا پھر مجھے کچھ شک ہوا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پانی منگوایا چنانچہ سیاہ فام باندی ایک بڑے سے برتن میں پانی لائی جو اوپر سے چھلک رہا تھا جو اس بات کی خبر دے رہا تھا کہ وہ بھر ہوا نہیں ہے۔ میں سواری کی اوٹ میں چلا گیا جبکہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے میرے آگے ستر کر لیا، میں نے غسل کر لیا پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی کافی ہوتی ہے جب تک تمہیں پانی نہ ملے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ملے۔ جب پانی پا لو غسل کر لو۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۶۷..... اے ابوذر! پاک مٹی تمہیں کافی ہے اگرچہ تم دس سال تک پانی نہ پاؤ۔ جب تمہیں پانی مل جائے غسل کر لو۔

رواہ عبدالرزاق وابوداؤد الطیالسی والطبرانی فی الاوسط عن ابی ذر

پاک مٹی پانی کی قائم مقام ہے

۲۷۵۶۸..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے پاس کچھ بکریاں آئیں آپ نے مجھے حکم دیا اے ابوذر! ان بکریوں کو لے کر دیہات میں چلے جاؤ چنانچہ میں دیہات میں چلا گیا وہاں مجھے جنابت لاحق ہوئی تقریباً پانچ چھ دن اسی حالت میں رہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تیری ماں تجھے گم پائے آپ نے ایک بڑا سا برتن پانی سے بھرا ہوا منگوایا میں نے سواری کی اوٹ میں غسل کیا، مجھے یوں محسوس ہوا گویا میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ اٹھا کر پھینک دیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کرنے کی چیز ہے اگرچہ دس سال تک کیوں نہ ہو جب پانی پاؤ غسل کر لو۔ رواہ الضیاء

۲۷۵۶۹..... "مسند ابی ہریرۃ" جب آیت تیمم نازل ہوئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کیا کروں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا میں آپ کی تلاش میں چل پڑا چنانچہ میں نے آپ کو سامنے سے آتے ہوئے پایا جب آپ نے مجھے دیکھا اور میرے آنے کی وجہ معلوم کی آپ نے پیشاب کیا پھر زمین پر دونوں ہاتھ مارے پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۵۷۰..... "مسند ابی ہریرۃ" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم چار پانچ ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہم میں نفاس والی عورت، حائضہ اور جنبی بھی ہوتے ہیں: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ آدمی تیمم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرے۔ رواہ عبدالرزاق

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۱ والضعیفة ۴۲۳۔

حیض ونفاس والی بھی تیمّم کرے

۲۷۵۷۲..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہم لوگ تقریباً تین چار ماہ سے ریگستان میں رہ رہے ہیں جبکہ ہمارے بیچ جنبی، نفاس والی عورت اور حائضہ بھی ہوتی ہے جبکہ ہم پانی نہیں پاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مٹی سے تیمم کر لینا چاہیے پھر آپ نے تیمم کا طریقہ بتاتے ہوئے زمین پر ہاتھ مارے اور چہرے کا مسح کر لیا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کر لیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۳..... عطا کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے جماع کرلیا جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، انھوں نے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرلیا، پھر ان کے دل میں کچھ تردد پیدا ہوا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مسافت پر تھے، جب مدینہ پہنچے دیکھا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں، لوگوں سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا پتہ چلا کہ آپ رفع حاجت کے لیے گئے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل دیئے نبی کریم ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور زمین کی طرف جھک کر دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر جھاڑ کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تیمم چہرے اور ہاتھوں کا ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مریض کو تیمم کرنے میں رخصت دی گئی ہے اگرچہ وہ پانی پاتا ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۷۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جگہ تیمم کرتے دیکھا اس جگہ کو بکریوں کا باڑا کہا جاتا ہے حالانکہ آپ مدینہ کے گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۵۷۷..... عطاء کی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جنبی ہوگئے جبکہ وہ نبی کریم ﷺ سے تین دن کی مسافت پر تھے، ابوذر رضی اللہ عنہ جب مدینہ پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوچکے تھے اور رفع حاجت کے لیے چلے گئے تھے پھر آپ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے پھر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۵۷۸..... عطاء کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے عہد میں کچھ لوگوں کو دانے نکل گئے ایک شخص مرگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ تعالیٰ انھیں ضائع کرے لوگوں نے اسے قتل کیا اللہ اسے قتل کرے۔ رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... بظاہر یہی لگتا ہے کہ وہ شخص غسل کرنے کی وجہ سے مرا تھا۔ ازمترجم

۲۷۵۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی شخص کو جنگل میں جنابت لاحق ہوجائے اور اس کے پاس تھوڑا پانی ہو وہ ترجیحی بنیاد پر پانی سے پیاس مٹائے اور مٹی سے تیمم کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۵۸۰..... ”مسند اسلع بن شریک اعرجی“ اسلع بن شریک کہتے ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا چنانچہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور اس رات شدید سردی تھی رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا، میں نے حالت جنابت میں سواری تیار کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے مجھے مرجانے کا خوف دامن گیر ہوا یا کم از کم بیمار ہوجاؤں گا میں نے انصار میں سے ایک شخص کو حکم دیا اس نے آپ کی اونٹنی تیار کی پھر میں نے پتھروں سے آگ روشن کی اور پانی گرم کرکے غسل کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاملا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے اسلع! کیا وجہ ہے میں تمہاری سواری متغیر دیکھتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری سواری مضطرب دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ سواری میں نے نہیں تیار کی بلکہ ایک انصاری نے تیار کی ہے۔

آپ نے وجہ دریافت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی، سردی کی وجہ سے مجھے اپنی جان کا خطرہ تھا تب میں نے اسے سواری تیار کرنے کا کہا اور میں نے آگ جلا کر پانی گرم کیا اور اس سے غسل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی:

یاایھا الذین آمنوا لاتقربوا الصلاۃ الی قولہ عفوًا غفورًا

رواہ الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی والطبرانی وابن مردویہ وابونعیم والبیھقی والضیاء

۲۷۵۸۱..... ”ایضاً“ اسلع کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا آپ کی لیے سواری تیار کرتا تھا، ایک رات آپ نے مجھے فرمایا: کہ اسلع! اٹھو اور میرے لیے سواری تیار کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے، آپ خاموش ہوگئے حتیٰ کہ جبرئیل امین آیت تیمم لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! اٹھو اور تیمم کرو۔ آپ نے مجھے تیمم کا طریقہ سکھلایا دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر انھیں جھاڑا پھر چہرے کا مسح کیا حتیٰ کہ داڑھی پر بھی ہاتھ پھیر لیے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور دونوں ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑے اور پھر جھاڑے پھر آپ نے کہنیوں تک ظاہر و باطن سے ہاتھوں کا مسح کیا پھر میں نے سواری تیار کی آپ روانہ ہوگئے اور راستے میں ایک جگہ پانی پر

سے گزر ہوا مجھے فرمایا: اے اسلع! غسل کرلو۔

رواہ ابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر والقاضی اسماعیل فی الاحکام والطحاوی والدارقطنی والطبرانی وابونعیم والبیهقی

۲۷۵۸۲..... "مسند اسلع بن اسقع" خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: ابومسلم غالب بن علی بن محمد رازی (نیشاپور میں) حسین بن احمد بن محمد صفار (ہرات میں) عبدالملک بن محمد بن عبدالوھاب ابومحمد، داؤد بن احمد ابوسلیمان بغدادی یہ دمیاط میں رہتے تھے ہمیں حدیث املا کرائی ابوعبدالرحمن معمر بن خالد شیبانی سروجی ربیع بن بدر عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے حضرت اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری لے کر چلتا تھا لیکن مجھے جنابت لاحق ہوگئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اسقع! ہمارے لیے سواری تیار کرو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں جنابت میں مبتلا ہوگیا ہوں جبکہ پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: اے اسقع! آؤ میں تمہیں تیمم کا طریقہ بتاتا ہوں جیسا کہ جبرئیل امین نے مجھے اس کا طریقہ بتایا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مجھے راستے کے کنارے پر لے گئے اور مجھے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں مجھے ربیع نے تیمم کا طریقہ سکھایا۔ جس طرح انھیں ان کے باپ نے سکھایا اور انھیں جس طرح ان کے دادا نے سکھایا اور انھیں جس طرح اسقع رضی اللہ عنہ نے سکھایا اور انھیں جس طرح نبی کریم ﷺ نے سکھایا اور آپ کو جس طرح جبرئیل امین نے سکھایا، عبدالملک کہتے ہیں: ہمیں ابوسلیمان نے تیمم کا طریقہ سکھایا، حسین کہتے ہیں ہمیں عبدالملک نے سکھایا، غالب کہتے ہیں ہمیں حسین بن احمد نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں عبدالملک نے سکھایا، خطیب کہتے ہیں ہمیں غالب نے تیمم کا طریقہ سکھایا جس طرح انھیں حسین نے سکھایا کہ انھوں نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھ زمین پر مارے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فصل..... موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۲۷۵۸۳..... "مسند عمر" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سفر میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر پانی سے مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل والبزار وابونعیم فی الحلیة والبیهقی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ موزوں پر مسح کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: اگرچہ کوئی بول وبراز سے فارغ ہی کیوں نہ ہوتا وہ بھی مسح کرلیتا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اگرچہ اسے بول وبراز کی حاجت کیوں نہ پیش آتی۔

رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ماجه وابن جریر فی تهذیب الآثار

۲۷۵۸۵..... زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ہم موزوں پر مسح کریں مسافر تین دن تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ عبدالرزاق سعید بن المنصور والطحاوی

۲۷۵۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کریں۔ رواہ ابن شاهین فی السنة

۲۷۵۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے حکم دیا کہ موزے کی پشت پر مسح کیا جائے مسافر تین دن تین رات مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابویعلی وابن خزیمة والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۵۸۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کا حکم دیتے سنا ہے کہ جب طہارت کی حالت میں موزے پہنے جائیں ان کی پشت پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ رواہ ابویعلی

۲۷۵۸۹..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر سے حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دنوں سے تم نے موزے نہیں اتارے؟ عقبہ نے جواب دیا: ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا۔

رواہ ابن ماجه والدارقطنی والطحاوی وابویعلی وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرے وہ آئندہ اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔ رواہ الطحاوی

۲۷۵۹۱.....نافع وعبداللہ بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا اور اس کا انکار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے والد سے پوچھ لو جب ان کے پاس واپس جاؤ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پوچھنا بھول گئے کچھ عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا تم نے اپنے والد سے پوچھا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے فرمایا: جب تم پاؤں موزوں میں داخل کرو بشرطیکہ پاؤں پاک ہوں تو موزوں پر مسح کر لو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ کوئی پاخانے سے فارغ ہو کر آئے وہ بھی مسح کرے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل

۲۷۵۹۲.....ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عراقین میں موزوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اس کا انکار کیا، چنانچہ جب ہم دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے والد سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ لو جس کا تم نے مجھ پر انکار کیا تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، جب تمہیں سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں تو پھر اس کے متعلق کسی اور سے سوال مت کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابو یعلیٰ

۲۷۵۹۳.....عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے شوال کا چاند دیکھ لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! افطار کر لو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ پانی کے ایک برتن کی طرف اٹھے وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا، وہ شخص بولا: امیر المومنین! بخدا میں صرف اسی لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے متعلق آپ سے پوچھوں۔ کیا آپ نے کسی اور کو بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے؟ فرمایا: جی ہاں میں نے ایسی ہستی کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور ساری امت سے افضل واعلیٰ ہے چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو مسح کرتے دیکھا آپ ﷺ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا اور اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے جیب کے نیچے سے ہاتھ نکالے پھر مغرب کی نماز پڑھائی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد والبزار

۲۷۵۹۴.....ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسح کا انکار کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ نے موزوں پر مسح کرنے کا انکار کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے دل میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق خلجان نہیں پڑنا چاہیے اگرچہ وہ پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آیا ہو۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۵.....ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہارا چچا یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ جب تم اپنے پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کر سکتے ہو اگرچہ تم پاخانے سے فارغ ہو کر کیوں نہ آئے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۵۹۶.....ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میں ادھر موجود تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اس گھڑی تک ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۵۹۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور موزے پہن لے وہ ان پر مسح کرے اور انہیں پہن کر نماز پڑھے چاہے تو موزے نہ اتارے ہاں البتہ جنابت کی صورت میں اتارے۔ رواہ الدار قطنی

۲۷۵۹۸.....عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا پھر پانی منگوایا، وضو کیا اور

موزوں پر مسح کرلیا گویا میں موزوں پر انگلیوں سے کھینچے ہوئے خطوط دیکھ رہا ہوں۔رواہ سعید بن المنصور ومسدد

۲۷۵۹۹.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا ہے۔رواہ العقیلی

موزے پر مسح کی مدت

۲۷۶۰۰.....ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے پاؤں کو پاک کر کے موزوں میں داخل کرو تو مسح کر سکتے ہو مسافر تین دن تک اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔رواہ ابن جریر

۲۷۶۰۱.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو حدث کے بعد وضو کرتے دیکھا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۲.....معاویہ بن خدیج کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں داخل ہوتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۳.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آدمی وضو کر سکتا ہے درآں حالیکہ اس کے پاؤں موزوں میں ہوں؟ فرمایا: جی ہاں بشرطیکہ پاؤں پاک کر کے موزوں میں داخل کیے ہوں۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرا اور سعد رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہوگیا سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم بڑے فقیہ ہو۔ اور مجھ سے فرمایا: کیا تم موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! سعد رضی اللہ عنہ تو حدث کے بعد بھی مسح کرنے کی بات کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حدث کے بعد ہاں حدث کے بعد ہاں پاخانہ کرنے کے بعد بھی مسح کر سکتا ہے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... یہ انکار ضد وہٹ دھرمی پر محمول نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو موزوں پر مسح کرنے کی ایک صورت پر اختلاف تھا جیسا کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیا بول و براز کے بعد بھی مسح کرنا جائز ہے یا نہیں جب تحقیق ہوگئی فوراً اپنی رائے تبدیل کردی کہ حق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔از مترجم

۲۷۶۰۵.....ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر پیشاب کرنے کے لیے باہر نکل گئے پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: تمہارے لیے مناسب یہ تھا کہ تم موزوں اتارتے اور پاؤں دھوتے۔ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: دونوں پاؤں پاک ہیں اور اس کو ابھی عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور خوبصورت کام کیا۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:..... حدیث کے پہلے حصہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پہلے پورا وضو کیا اور موزے پہن لیے پھر بعد میں پیشاب کیا وضو کیا اور موزوں پر مسح کرلیا۔ اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اختلاف مخصوص صورت میں تھا آیا کہ بول و براز کے بعد بھی موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے یا کہ نہیں۔

۲۷۶۰۶..... ''مسند عمر'' خالد بن عبداللہ مغیرہ، ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر، ابن مسعود، سعد بن مالک یا ابن عمر (خالد کو سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر کی تعیین میں شک ہوا) جریر بن عبداللہ بجلی موزوں پر مسح کرتے تھے ابراہیم کہتے ہیں میرے لیے یہ بات تعجب خیز رہی کہ جریر رضی اللہ عنہ نے سورت مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا ہے اور وہ بھی موزوں پر مسح کرتے تھے، ھشیم عبیدہ کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ابراہیم کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موزوں پر مسح کرتے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر، حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو مسعود انصاری، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت براء بن عازب اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔

۲۷۶۰۷..... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہا کا موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اختلاف ہوگیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: موزوں پر مسح کرو، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، موزوں پر مسح کرو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں مسح نہیں کرتا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور تمہارے درمیان تمہارے والد فیصلہ کریں گے چنانچہ ہم دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے مسئلہ بیان کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا چچا تم سے زیادہ علم رکھتا ہے جب تم موزے طہارت کی حالت میں پہنو پھر تمہیں حدث لاحق ہو وضو کرو اور موزوں پر مسح کرلو موزوں پر مسح کرلینا تمہیں اسی گھڑی تک ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

فائدہ: ...... یعنی اسی وقت تک ایک دن اور ایک رات تک جب وضو ٹوٹے تو دوبارہ وضو کرنے کی صورت میں موزوں پر دوبارہ مسح کرنا ہوا۔ از مترجم

مدت مسح کی ابتداء وانتہاء

۲۷۶۰۸..... ابوعثمان کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسح ایک دن اور ایک رات کے لیے ہے اسی وقت تک جس وقت مسح کیا تھا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو پاؤں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ سزاوار تھے بنسبت ظاہری حصہ (پشت) کے لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبة و ابو داؤد

۲۷۶۱۰..... شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ چونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر بھی کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا ان سے پوچھو۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ ہمیں مسح کرنے کا حکم دیتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات تک موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مسافر تین دن تین رات تک۔ رواہ ابو داؤد الطیالسی والحمیدی وسعید بن المنصور وعبدالرزاق وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ولعدنی والدارمی ومسلم والنسائی وابن خزیمة والطحاوی وابن حبان

۲۷۶۱۱..... ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ مجھے ایک شخص نے خبر دی اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں موزوں پر اور اوڑھنی پر بھی مسح کرسکتے ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین کی بنیاد رائے پر ہوتی تو موزوں کے تلوے مسح کرنے کے زیادہ لائق تھے حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ الدارمی وابو داؤد والطحاوی والدارقطنی

۲۷۶۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سمجھتا تھا موزوں کے تلوے پشت کی بنسبت مسح کرنے کے زیادہ لائق ہیں حتیٰ کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ ابو داؤد وابو یعلی وعبداللہ بن احمد بن حنبل والدارقطنی وسعید بن المنصور

۲۷۶۱۴..... زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فقیہ ہو جو تم یہ حدیث بیان کرتے ہو کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا؟ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں یہ چیز واقع میں ایسی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے جان بوجھ کر رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ العقیلی وفیہ زکریا بن یحیی الکسائی قال فیہ یحیی رجل سوء یحدث باحادیث سوء

۲۷۶۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مسافر ہو تین دن اور تین راتیں موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور اگر مقیم ہو تو ایک دن اور ایک رات مسح کرسکتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور والدارقطنی فی الافراد وابن عساکر

۲۷۶۱۶..... کعب بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:..... موٹی جرابیں جن کے نیچے چمڑا لگا ہو اور پانی اس میں جذب نہ ہوتا ہو ایسی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی جرابیں پہن رکھی تھیں۔

۲۷۶۱۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول کریم ﷺ ایک سفر میں تھے ایک جگہ پہنچ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے پھر واپس آئے اور فرمایا: کیا پانی ہے؟ میں وضو کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا پھر موزوں پر مسح کیا اور لشکر کے ساتھ ملے اور لوگوں کو امامت کرائی۔

رواہ ابن عساکر

۲۷۶۱۸..... ''ایضاً'' ابویعفور کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: موزوں پر مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۱۹..... ''مسند بدیل حلیف بنی الحلم'' عبدالرحمن بن بحر خلال رشدین بن سعد، موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد بدیل سے روایت نقل کرتے ہیں بدیل کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ البارودی وابن مندہ وابونعیم وقال غریب تفردبہ عبدالرحمن بن بحر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ رشدین بن سعد ضعیف ہے دیکھئے الاصابہ لابن حجر ۲۲۳/۱ رقم ۶۱۰

۲۷۶۲۰..... ''مسند براءت بن عازب'' اسماعیل، رجاء عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۲۱..... ''ایضاً'' یحییٰ بن ھانی، رجاء زبیدی سے نقل کرتے ہیں، رجاء کہتے ہیں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: کیا آپ موزے اتارتے نہیں؟ فرمایا: میں نے موزے پہنے میرے پاؤں پاک تھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۲۲..... ''مسند بریدہ بن حصیب الاسلمی'' رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو ایک کام کرتے دیکھا ہے جبکہ قبل ازیں آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۳..... بریدہ بن حصیب کی روایت ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کے لیے سیاہ رنگ کے دو موزے ہدیہ میں بھیجے آپ نے موزے پہنے اور ان پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم

۲۷۶۲۴..... ''مسند بلال بن رباح حبشی'' بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور اوڑھنی پر مسح کیا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ والضیاء والرویانی

۲۷۶۲۵..... بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جرموقین اور اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۶..... ابوعبدالرحمن کی روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا: انھوں نے کہا: رسول کریم رفع حاجت سے فارغ ہوتے ہم آپ کے لیے پانی لاتے آپ وضو کرتے جرموقین اور عمامہ پر مسح کرتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۲۷..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا پھر آپ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔

رواہ ابن عساکر

فائدہ:۔۔۔۔۔عمامہ پر مسح کرنے کے متعلق اکمال کے ذیل میں بحث کی جا چکی ہے۔

۲۷۶۲۸۔۔۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاروں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۲۹۔۔۔۔۔سماک بن حرب کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۰۔۔۔۔۔''مسند جابر بن عبداللہ'' ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا: اے بھتیجے! موزوں پر مسح کرنا سنت ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۳۱۔۔۔۔۔''ایضاً'' ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ انھوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ میں نے پوچھا: عمامہ پر مسح کرنا؟ انھوں نے کہا: بالوں پر پانی سے مسح کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۳۲۔۔۔۔۔''مسند جریر بجلی'' ہمام بن حارث کی روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: کیا موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ فرمایا: میرے لیے کونسی چیز مانع بن سکتی ہے جبکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

۲۷۶۳۳۔۔۔۔۔''ایضاً'' جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۴۔۔۔۔۔میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۷۶۳۵۔۔۔۔۔مطرف بن عبداللہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر نکل رہے تھے پھر انھوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۶۔۔۔۔۔''مسند عمرو بن امیہ ضمری'' حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا

رواہ ابن ابی شیبۃ

موزوں پر مسح کے بارے میں عمل رسول ﷺ

۲۷۶۳۷۔۔۔۔۔حذیفہ بن یمان کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ایک قوم کی کوڑے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں نے ایک طرف ہو جانے کا ارادہ کیا آپ نے مجھے بلایا میں آپ کے قریب ہو گیا پھر آپ دور ہٹ گئے میں آپ کے پاس پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور

فائدہ:۔۔۔۔۔آپ رضی اللہ عنہ نے عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جیسا کہ دوسری احادیث میں آیا ہے کہ آپ کی کمر میں درد تھا بیٹھنے سے تکلیف ہوتی تھی آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۷۶۳۸۔۔۔۔۔''ایضاً'' ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مسافر موزوں پر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۳۹۔۔۔۔۔عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ ابن ابی شیبۃ اخرج فی تاریخہ وقال ان کان ھذا محفوظاً فھو حسن

۲۷۶۴۰۔۔۔۔۔ابوعلاء مریم بن اسعد کی روایت ہے کہ میں نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی، چنانچہ قیس رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ پر آئے اور موزوں پر مسح کیا اور انگلیاں کھول کر موزوں پر مسح کیا، میں نے موزوں پر انگلیوں کے نشانات دیکھے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبخاری فی تاریخہ وابن جریر وابن عساکر

۲۷۶۴۱۔۔۔۔اسماعیل بن ابراہیم انصاری کی روایت ہے کہ ان کے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے سلمہ بن مخلد کو دیکھا انھوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۴۲۔۔۔۔''مسند حصین بن عوف'' حصین بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے موزوں پر مسح کیا جبکہ سورت مائدہ نازل ہو چکی تھی۔ رواہ الطبرانی

پیشانی کی مقدار سر پر مسح

۲۷۶۴۳۔۔۔۔جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۴۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک سفر میں میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! برتن پکڑو، میں نے برتن پکڑ لیا پھر میں آپ کے ساتھ نکل پڑا رسول کریم ﷺ آگے بڑھتے گئے حتیٰ کہ مجھ سے پوشیدہ ہو گئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی پھر واپس آئے آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو تنگ آستینوں والا تھا آپ نے آستین سے ہاتھ باہر نکالنا چاہا مگر آستین تنگ تھی آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا آپ نے وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر آپ نے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۵۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی بول و براز سے فارغ ہوئے) پھر آپ نے وضو کیا اپنے سر پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة وسعید بن المنصور

۲۷۶۴۶۔۔۔۔''ایضاً'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جو کہ تنگ آستینوں والا تھا آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالا آپ نے چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر پیشانی (کی مقدار سر) پر مسح کیا عمامے پر مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۷۔۔۔۔''ایضاً'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر واپس آئے اور وضو کیا موزوں پر مسح کیا آپ نے دایاں ہاتھ دائیں موزے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں موزے پر رکھا پھر آپ نے اوپر کی طرف ایک ہی مرتبہ مسح کیا، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کو موزوں پر دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۸۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا جرابوں اور نعلین پر مسح کیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۴۹۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۰۔۔۔۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھا راستے میں ایک جگہ آپ لشکر سے پیچھے رہنے لگے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہونے لگا آپ کے پاس پانی کا ایک برتن تھا آپ رفع حاجت سے فارغ ہو کر میرے پاس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا یہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ جب آپ نے چہرہ دھویا تو آپ نے ہاتھوں کو دھونا چاہا مگر جبے کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے ہاتھ باہر نہ نکل سکا آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ نے ہاتھ تو جبے کے نیچے سے نکالے اور دونوں ہاتھ دھو لیے پھر موزوں پر مسح کیا پھر ہم لوگوں تک پہنچے اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے لگے، میں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بتانا شروع کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر آپ پیچھے ہٹ آئے اور (پیچھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی لوگ آپ کو دیکھ کر گھبرا گئے آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے اچھا کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۵۱۔۔۔۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ دو چیزوں کے متعلق میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا چونکہ میں نے خود رسول

کریم ﷺ کو یہ دو چیزیں کرتے دیکھا (۱) موزوں پرمسح کرنا (۲) اور سربراہ کا رعیت کے پیچھے نماز پڑھنا چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی دو رکعتیں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۲..... حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو موزوں کی پشت پرمسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۵۳..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کا یہ طریقہ تھا کہ جب رفع حاجت کے لیے جاتے تو دور تک نکل جاتے تھے اس بار بھی آپ رفع حاجت کے لیے چل پڑے اور مجھ سے فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لاؤ میں پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ الضیاء

۲۷۶۵۴..... خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت تین دن مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ اگر سائل اپنا مسئلہ پیش کرتا تو آپ پانچ دن مدت مقرر فرمادیتے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والطبرانی

۲۷۶۵۵..... افلح مولائے ابی ایوب رضی اللہ عنہ لوگوں کو موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیتے جبکہ خود پاؤں دھوتے تھے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی کہ بھلا ایسا کیوں ہے کہ آپ لوگوں کو مسح کرنے کا کہتے ہیں اور خود پاؤں دھو لیتے ہیں۔ افلح رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت بری ہوگی بات کہ کوئی چیز تمہیں بلا مشقت حاصل ہو جائے اور اس کا گناہ مجھ پر ہو۔ حالانکہ میں رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرد یکھا ہے اور آپ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے تھے لیکن مجھے وضو (پاؤں دھونے) سے بہت محبت ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ وابویعلیٰ وابن جریر

۲۷۶۵۶..... ''مسند ابی بکرۃ'' نبی کریم ﷺ نے مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں مقرر کی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۶۵۷..... ''مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ'' ابومسلم کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو کے لیے موزے اتارے ہوئے دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موزوں، عمامہ اور پیشانی (کی بقدر سر) پر مسح کرو چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں اور عمامے پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۱۲۳

۲۷۶۵۸..... ''مسند سھل بن سعد ساعدی'' عبدالمھیمن بن عباس بن سھل بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم بھی دیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۵۹..... ''ایضاً'' سعید بن المنصور، یعقوب بن عبدالرحمن ابوحازم کی سند سے مروی ہے کہ ابوحازم نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا انھوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے کہا: آپ موزے اتارتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں چونکہ میں نے ایسی ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے اور تم سے بدرجہا افضل ہے۔

۲۷۶۶۰..... ''مسند عبادہ بن الصامت'' ابوعمر رازی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۱..... سلیمان زیاد حضرمی کی روایت ہے کہ انھوں نے صحابی رسول کریم ﷺ عبداللہ بن حارث زبیدہ رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۲..... خالد بن سعد وھمام بن الحارث دونوں کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جرابوں اور نعلین پر مسح کرتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۳..... عیاض بن نضلہ کہتے ہیں: میں بیٹھا وضو کر رہا تھا اتنے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے میں اپنے موزے اتارنا چاہتا تھا ابوموسیٰ نے فرمایا: موزے پہنے دو اور ان پر مسح کرلو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۶۴.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۶۵.....عطاء بن یسار حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ بلال رضی اللہ عنہ وار حمل میں داخل ہوئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ان دونوں کو خبر دی کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۲۷۶۶۶.....ابوصہبان کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا حتیٰ کہ ان کے پیشاب پر جھاگ چڑھ آئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور جوتوں (موزوں) پر مسح کرلیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے جوتے اتار کر آستین میں رکھ لیے پھر نماز پڑھی معمر کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے عطا بن یسار کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۶۷.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے موزوں کے بارے میں فرمایا: مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبہ وسعید بن المنصور

۲۷۶۶۸.....موسیٰ بن سلمہ ہذلی کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا: انھوں نے فرمایا: مسافر تین دن تین رات تک مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔رواہ ابوداؤد

۲۷۶۶۹.....عطاء ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بمثل بالا کے حدیث روایت کرتے ہیں۔رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۰.....مقسم کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سورت مائدہ کے نزول سے قبل موزوں پر مسح کیا ہے کیا آپ ﷺ نے نزول سورت مائدہ کے بعد بھی مسح کیا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔رواہ ابن جریر

خلاء میں بھی موزوں پر مسح

۲۷۶۷۱.....عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: موزوں پر مسح کرو اگرچہ تم خلاء میں داخل کیوں نہ ہو۔رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۲.....طاؤس سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم دونوں پاؤں کو پاکی کی حالت میں موزوں میں داخل کرو ان پر مسح کرلو۔
رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۳.....محمد بن سعد کی روایت ہے کہ وہ مشکیزے سے وضو کرتے تھے ایک دن قضائے حاجت سے فارغ ہوکر ہمارے پاس تشریف لائے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ہم نے مسح کی وجہ سے ان پر تعجب کیا ہم نے کہا: آپ نے یہ کیا کیا ہے وہ بولے: مجھے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے جیسا میں نے کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۷۴.....یحییٰ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا گیا میں نے انھیں فرماتے سنا: موزوں پر مسح کرو لوگوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حکم سنا ہے؟ فرمایا: نہیں لیکن میں نے اپنے ان ساتھیوں سے سنا ہے جنہیں میں تہمت زدہ نہیں سمجھتا۔رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۶۷۵.....''مسند اسامہ بن زید'' نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔رواہ الطبرانی

۲۷۶۷۶.....''مسند انس'' سعید بن عبداللہ بن ضرار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیت الخلاء میں آتے دیکھا پھر بیت الخلاء سے باہر نکلے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جو مختلف ٹانکوں سے جڑے ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے ٹوپی اور جرابوں پر مسح کیا آپ کی سیاہ رنگ کی مقام مرعزا کی جرابیں تھیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۷.....''ایضاء'' عاصم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر کھڑے ہوئے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور عمامے پر بھی مسح کیا پھر فرض نماز پڑھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۷۸.....''ایضاء'' مورق کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص موزے اتار لے اور ان پر مسح نہ کرے (بلکہ پاؤں دھوئے) انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ محض تکلیف ہے (دینداری نہیں)۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۷۹.....''ایضاء'' یحییٰ بن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم موزوں پر مسح کرتے تھے ایک شخص نے کہا: کیا آپ نے یہ حکم نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا: نہیں لیکن اپنے ان دوستوں سے سنا ہے میں جنہیں متہم نہیں سمجھتا۔

رواہ سعید بن المنصور وابن جریر

۲۷۶۸۰.....''مسند علی'' مجھے رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الدارقطنی

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۱۳۸

۲۷۶۸۱.....ابوالعسر دارمی کی روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے والد صاحب سے اس کی وجہ پوچھی: انھوں نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ کو پیشاب کرتے دیکھا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۶۸۲.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر صرف ایک بار مسح کیا جائے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۳.....''مسند عبداللہ بن عمر'' رسول کریم ﷺ نے حالت حضر میں ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا اور مسافر کے لیے تین دن تین رات۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق

۲۷۶۸۴.....ابراہیم کہتے ہیں جس نے مسح ترک کیا (اعتقادا) اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو اسے شیطان سمجھتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۸۵.....ابراہیم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص نے (اعتقادا) مسح کرنا ترک کیا یقینا اسے یہ تعلیم شیطان دیتا ہے اور اس نے سنت سے روگردانی کی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۶.....ابراہیم کی روایت ہے فرماتے ہیں: جس شخص نے مسح سے روگردانی کی اس نے سنت سے روگردانی کی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس کا ارتکاب شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

موزوں پر مسح کا طریقہ

۲۷۶۸۷.....حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح یہ ہے کہ انگلیوں سے خطوط کھینچے جائیں۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۸۸.....حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آیا کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونا؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پاؤں دھونے کا حکم کتاب اللہ میں ہے اور مسح کرنے کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

۲۷۶۸۹.....ابراہیم کی روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرتے اور جرابوں پر بھی مسح کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:.......جن جرابوں کے تلوے چمڑے کے ہوں اور موٹی ہوں ان پر مسح جائز ہے اور حدیث میں بھی یہی مراد ہیں۔

۲۷۶۹۰.....حارث بن سوید وابووائل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن ہے اور مقیم کے لیے ایک دن۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۶۹۱.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کرنے کے متعلق فرماتے تھے کہ مسافر تین دن تین رات تک مسح کرسکتا ہے اور مقیم ایک دن ایک رات۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۲.....دیہاتیوں میں سے قیس نامی شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منادی کو پکارتے ہوئے سنا ہے وہ کہہ رہا تھا: اے

لوگو! نوشتہ کتاب گزر چکا موزوں پر تین بار مسح کیا جائے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۳ ایک شخص سے مروی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر خطاب کر رہے تھے: موزوں کا نوشتہ گزر چکا ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۷۶۹۴ ... "مسند علی" عبدالملک بن سلع ہمدانی کہتے ہیں: میں نے عبد خیر کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے اس کے متعلق میں نے ان سے سوال کیا: انھوں نے فرمایا: میں نے اس ہستی کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا جو مجھ سے افضل ہے یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابوعروبہ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۶۹۵ ... "ایضاً" عبد خیر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ جیلوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۶۹۶ ... "مسند ابن عوف" زہری، ابوسلمہ عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ: ...... امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت والجماعت کی پہچان بتائی ہے "انہ یفضل الشیخین ویحب الختنین ویری مسح الخفین" یعنی وہ شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت دیتا ہو، دو دامادوں یعنی عثمان وعلی رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہو اور موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتا ہو، بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مسح کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ جو کہ سورت مائدہ کی آیت وضو کے نزول کے بعد اسلام لائے ہیں وہ بھی نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر مسح علی الخفین کرتے تھے لہٰذا روافض کا یہ کہنا کہ مسح علی الخفین آیت وضو سے منسوخ ہے محض باطل ہے۔ مسح علی الخفین پر اجماع ہے حتیٰ کہ ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو شخص مسح علی الخفین کو روا نہ سمجھے مجھے اس کے کافر ہو جانے کا خوف ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ستر (۷۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیثیں سنائی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسح علی الخفین کیا ہے۔ علامہ عینی فرماتے ہیں اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسح علی الخفین کے راوی ہیں اسی لیے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں اس وقت مسح علی الخفین کا قائل ہوا جب اس کا جواز روز روشن کی طرح میرے لیے واضح ہو گیا۔

طہارت معذور

۲۷۶۹۷ ... "مسند علی" حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ کا ایک گٹا ٹوٹ گیا میں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا (کہ میں وضو کرتے وقت کیا کروں) آپ نے مجھے پٹی پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن السنی وابونعیم معافی الطب وسندہ حسن

۲۷۶۹۸ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ایک ہاتھ میں زخم آیا میں نے زخم پر پٹی باندھ لی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا، میں نے عرض کیا: پٹی پر مسح کروں یا پٹی اتار کر دھوؤں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ پٹی پر مسح کرلو۔ رواہ ابن السنی

۲۷۶۹۹ ...... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تھا مسور نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

رواہ مالک وعبدالرزاق وابن سعد وابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل فی الزھد ورستہ فی الایمان والطبرانی فی الاوسط

۲۷۷۰۰ ... عبداللہ بن دارہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سلسل بول کی شکایت ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا علاج جاری رکھا اور آپ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۲۷۷۰۱ ...... خارجہ بن زید کی روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تھے حتیٰ کہ بڑھاپے کی وجہ سے سلسل بول کی شکایت ہوگئی حضرت زید رضی اللہ عنہ جہاں تک ہوتا اس کا علاج کرتے جب زیادہ غلبہ ہو جاتا وضو کرتے نماز پڑھ لیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۲ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو پٹی کے ارد گرد مسح کرلو۔ رواہ عبدالرزاق

فصل.....حیض نفاس اور استحاضہ کے بیان میں

حیض

۲۷۷۰۳.....حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ اپنے خاوند کو وضو کرائے اور ہاتھ برتن میں داخل کرتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا حیض اس کے قابو میں نہیں ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۰۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا حائضہ کے ساتھ کھانا کھایا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حائضہ کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

۲۷۷۰۵.....ابراہیم روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ عورت کا خون جب منقطع ہو جائے اور وہ جب تک غسل نہ کرے حائضہ کے حکم میں ہے۔ رواہ ابن الضیاء فی مسند ابی حنیفۃ والدارقطنی

۲۷۷۰۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے حبیب جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جب ہماری ماں حواء علیہا السلام کو حیض کا خون آیا تو انھوں نے اپنے رب تعالیٰ سے فریاد کی: یا اللہ! مجھے خون آیا ہے اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں، اللہ تعالیٰ نے حواء علیہا السلام کو پیغام بھیجا چنانچہ فرشتے نے آواز دی کہ میں (اللہ تعالیٰ) ضرور تجھے اور تیری اولاد کو خون آلود کروں گا اور اسے کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا باعث بناؤں گا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی

۲۷۷۰۷.....ابوجوزاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو شام کا کھانا ترک کر کے سو جانے سے منع فرماتے تھے حیض کے خون کی وجہ سے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۰۸.....محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ان کی کوئی بیوی حالت حیض میں کنگھی کر دیتی تھی۔ اور آپ فرماتے: اس کا حیض اس کے قابو میں تو نہیں ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۰۹.....''مسند عائشہ رضی اللہ عنہا'' معاذہ عدویہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزے کی قضا کرتی ہے جبکہ نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہمیں بھی حیض کا عارضہ پیش آتا تھا اور ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۱۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس موجود ہوتی تھیں آپ نے ہم میں سے کسی عورت کو نماز کی قضا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

حیض سے پاک ہونے کے بعد نماز

۲۷۷۱۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب حائضہ عورت عصر کے بعد پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے اور جب مغرب کے بعد پاک ہو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ رواہ الضیاء

۲۷۷۱۲.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس عورتیں آتیں اور حیض کے متعلق سوال کرتیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتی تھیں! تمہاری خرابی ہو اس وقت تک نماز مت پڑھو جب تک روئی وغیرہ کی خالص سفیدی نہ دیکھ لو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہو جاتی ہیں رسول کریم ﷺ اسے تہبند کس کر باندھ لینے کا حکم دیتے اور پھر اس کے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:......احادیث میں جہاں بھی حائضہ کے ساتھ مباشرت کا لفظ آتا ہے اس سے مراد بیوی کے ساتھ لپٹ لپٹا کر لیٹنا اور سونا ہے۔ جماع مراد نہیں۔

۲۷۷۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ وہ حالت حیض میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک لحاف میں سو جاتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۱۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا ہے کہ عورت اگر حائضہ ہو تو شوہر کا اس کے ساتھ مباشرت کرنا کہاں تک حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جونہی حیض آئے تو مرد کو بیوی سے الگ ہو جانا چاہیے اور جب حیض سکون پکڑ لے تو عورت اور اپنے درمیان تہبند کو حائل رکھے۔رواہ سعید بن المنصور

فائدہ:......یعنی ابتدا میں حیض جوش سے جاری ہوتا ہے جب حیض کا خوف سکون پکڑے تو عورت کو تہبند باندھ کر خاوند کے پاس لیٹنا چاہیے۔ البتہ اس میں قدرے تفصیل ہے جو شخص اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو وہ حائضہ عورت کے ساتھ لیٹ سکتا ہے اور جس شخص کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کا یقین نہ ہو اور حرام کے ارتکاب کا خوف ہو وہ علیحدہ رہے عورت کے قریب بھی نہ جائے۔

۲۷۷۱۶......علقمہ بن ابی علقمہ کی روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھے خبر دی ہے کہ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر حائضہ زردی مائل خون دیکھے غسل کر کے نماز پڑھ سکتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ خالص سفیدی نہ دیکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا عورتوں کو حیض سے پاک ہونے پر حکم دیتی تھیں کہ حیض کی بدبو ختم کرنے کے لیے اندام نہانی میں خوشبو رکھیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حاملہ عورت زردی مائل تری دیکھے وہ وضو کر کے نماز پڑھ لے اور جب خون دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔ الغرض حاملہ عورت کسی حال میں نماز نہ چھوڑے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۱۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کر سکتا ہے البتہ عورت اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۰......نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر فتویٰ طلب کیا کہ آیا مرد حائضہ عورت سے مباشرت کر سکتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں عورت اپنے اپنے نچلے حصہ میں کپڑا رکھ لے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۱......مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: ام المؤمنین! مرد کے لیے اپنی حائضہ بیوی سے کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرم گاہ کے علاوہ مباشرت کر سکتا ہے، میں نے عرض کیا: روزہ کی حالت میں میرے لیے بیوی کے ساتھ کس حد تک مباشرت کرنا حلال ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سوائے جماع کے سب کچھ کر سکتے ہو۔

رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا علاج

۲۷۷۲۲......واصل مولائے ابن عیینہ ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کسی عورت کا حیض طویل تر ہو جائے اور رکنے ہی نہ پائے آیا کہ وہ خون منقطع کرنے کے لیے دوائی پی سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا بلکہ آپ

رضی اللہ عنہ نے پیلو کے درخت کا پانی اس کے لیے تجویز فرمایا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۲۳..... "مسند ام عطیہ" ام عطیہ کہتی ہیں: ہم زردی مائل اور گدلے مائل کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۴.....ام عطیہ کہتی ہیں: ہم مٹیالے رنگ کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۲۵.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی بیٹیاں اور مومنین کی بیویاں جب حائضہ ہو جاتیں تو آپ ﷺ انہیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیتے تھے جس طرح کہ آپ روزہ کی قضاء کا حکم دیتے تھے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۶.....ابراہیم کی روایت ہے کہ ازواج مطہرات اور مومنوں کی عورتیں اپنے ایام حیض کی فوت شدہ نمازیں نہیں قضا کرتی تھیں۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۷.....سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ حائضہ قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتی البتہ جب چاہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۲۸.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حائضہ مسجد میں کوئی چیز چاہے تو رکھ سکتی ہے اور مسجد سے کوئی چیز اٹھا بھی سکتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

۲۷۷۲۹.....ھشیم، لیث، عطاء طاؤس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب عورت حیض کے خون سے پاک ہو جائے اور مرد شدت سے جماع کی حاجت محسوس کرتا ہو تو وہ بیوی کو وضو کرنے کا حکم دے اور پھر اپنی حاجت پوری کرے۔رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۰.....عبدالعزیز، صفوان بن سلیم عطاء بن یسار کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیوی اگر حائضہ ہو تو اس سے مباشرت کس حد تک حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: عورت ازار باندھ لے پھر ازار کے اوپر سے تم مباشرت کر سکتے ہو۔

کلام:.......حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا البتہ ھیثمی نے مجمع الزوائد ۲۸۱۱۲ میں لکھا ہے کہ طبرانی نے کبیر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور اس کی سند میں ابونعیم ضرار بن صرد ہے جو کہ ضعیف ہے۔

۲۷۷۳۱.....یعقوب بن عبدالرحمن وعبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ حدیث مذکورہ بالا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔

۲۷۷۳۲.....عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت غروب آفتاب سے قبل پاک ہو جائے وہ دن کی ساری نمازیں پڑھے گی اور جب طلوع فجر سے قبل پاک ہو جائے تو رات کی ساری نمازیں پڑھے۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

تتمہ حیض

۲۷۷۳۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت پاک ہونے کے بعد کچھ ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈالے جس کا رنگ گوشت کو دھوئے ہوئے پانی کی طرح ہو یا مچھلی کے نکلے ہوئے پانی کی طرح ہو یا خون کے قطرے کی طرح ہو جو نکسیر سے پہلے آتا ہے تو یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے وہ تری پانی سے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر تازہ خون ہو جس کے حیض ہونے میں کوئی خفاء نہ ہو تو نماز پڑھنا چھوڑ دے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۴.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حائضہ عورت مجھے پانی لا کر دیتی ہے اور اس میں اپنا ہاتھ بھی داخل کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

رواہ ابن عساکر وفیہ عمر بن ابی عمر دمشقی الکلاعی منکر الحدیث عن الثقات ماروی عنہ، إلابقیہ

نفاس کا بیان

۲۷۷۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کنواری عورت جب بچہ جنم دے تو انتظار کرے گی چونکہ اس کا خون طویل بھی ہوسکتا ہے اور چالیس دن تک بھی ہوسکتا ہے پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی پھر غسل کرے۔ رواہ عبدالرزاق والدارقطنی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۲۶۰۔

۲۷۷۳۷..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورت چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھی اور ہم سیاہی زردی مائل چھائیوں کی وجہ سے چہرے پر ورس بوٹی کی لیپ چڑھالیتی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۷۷۳۸..... عثمان بن ابی العاص کی روایت ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۳۹..... عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی جب کسی بیوی کو نفاس آتا تو اسے کہتے: چالیس راتوں تک میرے قریب مت آؤ۔ رواہ عبدالرزاق

استحاضہ کا بیان

۲۷۷۴۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا حیض جب گزر جائے تو ہر دن غسل کرے اور گھی یا تیل میں روئی بھگو کر رکھے۔

رواہ ابوداؤد

۲۷۷۴۱..... ''مسند حمنہ بنت جحش'' حمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے بہت زیادہ اور بہت طویل استحاضہ آتا تھا میں نبی کریم ﷺ سے فتویٰ لینے حاضر خدمت ہوئی میں نے آپ کو اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایک ضروری کام ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا ضروری کام ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے بہت زیادہ اور طویل استحاضہ آتا ہے جو مجھے نماز روزہ سے روک دیتا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں کرسف (وہ کپڑا جو ایام حیض میں اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے) کا بیان کروں گا وہ خون ختم کردیتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اس سے بڑھ کر خون آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: لگام نما کپڑا باندھو میں نے عرض کیا: خون اس سے بھی زیادہ آتا ہے فرمایا: ایک بڑا کپڑا لنگوٹ کے نیچے رکھو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خون اس سے بھی نہیں رکے گا مجھے تو شدت سے خون بہتا ہے۔ فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے تم جس کو بھی اختیار کروگی دوسری کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر تمہارے اندر دونوں پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو تم خود ہی دانا ہو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمنہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ استحاضہ شیطان کی لاتوں میں سے ایک لات ہے لہٰذا تم چھ یا سات روز (ہر مہینہ میں) حیض کے قرار دو پھر (مدت مذکورہ گزر جانے پر) نہاؤ لو اور جب تم جان لو کہ پاک وصاف ہوچکی ہو تو تیئس دن رات (سات ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) یا چوبیس دن رات (چھ ایام حیض قرار دینے کی صورت میں) نماز پڑھتی رہا کرو اور اسی طرح روزے بھی رکھتی رہا کرو چنانچہ جس طرح عورتیں اپنی اپنی مدت پر ایام سے ہوتی ہیں اور پھر وقت پر پاک ہوتی ہیں تم بھی ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہا کرو (کہ چھ دن یا سات دن تو حیض کے ایام قرار دو اور بقیہ دن پاکی کے ایام قرار دو) تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ اور اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ ظہر کا وقت اخیر کرکے اس میں نہالو اور عصر میں جلدی کرکے ان دونوں نمازوں (ظہر وعصر) کو اکٹھی پڑھ لو اور پھر مغرب کا اخیر وقت کرکے اس میں نہالو اور پھر عشاء کو جلدی کرلو اور ان دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کو اکٹھی پڑھ لو اور نماز فجر کے لیے علیحدہ سے نہالو اسی طرح کرلیا کرو اور روزے رکھ لیا کرو اگر تمہارے اندر اس کی طاقت ہو (تو اسی طرح کرلیا کرو) پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے آخری بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجہ والحاکم

۲۷۷۴۲......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ آتا ہے میں پاک ہونے نہیں پاتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے حیض نہیں ہے اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر نماز پڑھو اگر چہ خون کے قطرے چٹائی پر ٹپک رہے ہوں۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ابن ماجہ ۱۳۶۔

۲۷۷۴۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی عورت کو استحاضہ پیش آجائے تو وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز چھوڑ دے) جس کے بعد وہ ایک دن یا دو دن بیٹھی رہتی تھی ظہر کی نماز عصر تک مؤخر کرے اور پھر ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے پھر مغرب کی نماز عشاء تک مؤخر کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے غسل کرے فجر کی نماز کے لیے بھی غسل کرے۔ اور اس کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے۔
رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ کی نماز کا طریقہ

۲۷۷۴۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے یہ تو یہ تنگ کرنے والی رگ ہے یا فرمایا: یہ شیطان کی ضد ہے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مستحاضہ سے اس کا خاوند جماع کرسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۶......عکرمہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مٹیالے اور زردی مائل رنگ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور اس میں وضو کو روا سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۴۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش تھا وہ کئی سال تک بیٹھی رہی چنانچہ وہ لگن میں داخل ہوئی خون پانی کے اوپر آجاتا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے یہ تو ایک رگ ہے (جس سے خون رس رہا ہے) چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھی۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۴۸......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: وہ ایام حیض میں بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھے) پھر ایک ہی غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ رواہ عبدالرزاق وسعید المنصور

۲۷۷۴۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ ظہر سے ظہر تک غسل کرے ہر دن ایک مرتبہ نماز ظہر کے وقت۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۰......"مسند ام حبیبہ بنت جحش" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ پیش آیا نبی کریم ﷺ نے ان کے حیض کی مدت چھ دن یا سات دن مقرر کی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۱......ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھیں سات سال استحاضہ کا عارضہ پیش رہا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے، لیکن یہ ایک رگ کا خون ہے تم نہالیا کرو چنانچہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے وقت نہالیتی تھیں اور لگن میں نہاتی تھیں چنانچہ پانی پر خون کی زردی دیکھی جاسکتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۲......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہنے لگی: مجھے استحاضہ کا عارضہ پیش ہے کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں فرمایا: نہیں بلکہ تم حیض کے بقدر دن رات کے لحاظ سے نماز چھوڑ دو پھر غسل کرو اور نماز پڑھو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۷۵۳......ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو لگاتار خون آتا تھا اس عورت نے رسول کریم ﷺ سے استفسار کیا، آپ نے فرمایا: تم وہ دن اور رات انتظار کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا ان دنوں کی بقدر مہینہ میں نماز چھوڑ دو جب یہ دن گزار دو

غسل کرو پھر اندام نہانی میں کپڑا باندھ لو اور پھر نماز پڑھو۔ رواہ مالک وعبدالرزاق وسعید بن المنصور

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۴۳۔

۲۷۷۵۴...... اسماعیل بن ابراہیم، ھشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو لگا تار خون جاری رہنے لگا انھوں نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے انھیں حکم دیا کہ ہر نماز کے وقت غسل کریں اور نماز پڑھ لیں۔

رواہ سعید بن المنصور

مستحاضہ والی ایام حیض میں نماز چھوڑ دے

۲۷۷۵۵...... سفیان بن یحییٰ بن سعید، قعقاع بن حکیم کہتے ہیں میں نے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مستحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں مستحاضہ کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا چنانچہ مستحاضہ کے ایام حیض جب آجائیں وہ نماز چھوڑ دے جب یہ دن گزر جائیں غسل کرے اور پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

۲۷۷۵۶...... عکرمہ کی روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول کریم ﷺ کے عہد میں استحاضہ کا عارضہ پیش آیا ام حبیبہ نے نبی کریم ﷺ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے انھیں حکم دیا کہ ایام حیض میں انتظار کرے پھر غسل کرلے اگر اس کے بعد خون دیکھے تو لنگوٹ باندھ لے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۷۷۵۷...... سفیان عبدالرحمن بن قاسم عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی اس نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا آپ نے اسے ظہر کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا پھر عصر مغرب اور عشاء کے لیے غسل کا حکم دیا اور فجر کے لیے الگ غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے نیز فرمایا کہ یہ رگ (کا خون) ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۵۸...... "مسند علی" ابو یوسف، ابوحنیفہ، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ اپنے ایام حیض میں نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب دن گزر جائیں غسل کرے ظہر کی نماز موخر کرے اور عصر کی نماز مقدم کرے اور ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر مغرب کی نماز موخر کرے اور عشاء کی نماز مقدم کرے پھر ایک غسل سے یہ دونوں نمازیں پڑھ لے پھر فجر کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔ رواہ ابو عروبۃ الحرانی فی مسند القاضی ابی یوسف

۲۷۷۵۹...... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ اہل کوفہ کی ایک عورت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: میں ایک مستحاضہ عورت ہوں میں سخت آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں کیا میں طویل زمانے کے لیے نماز چھوڑ دوں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے استحاضہ کے متعلق سوال کیا گیا انھوں نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تو اس عورت کے لیے وہی حل پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا ہے ہاں البتہ وہ ظہر اور عصر کی نماز ایک غسل میں جمع کرے مغرب اور عشاء ایک غسل سے پڑھ لے اور فجر کے لیے الگ سے غسل کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اس طرح تو یہ عورت شدید مشکل میں مبتلا ہوجائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو اس سے بڑی آزمائش میں اسے مبتلا کردیتے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

عورت کے غسل کرنے کا بیان

۲۷۷۶۰...... عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جب عورتیں غسل کریں اپنے سر کھول لیا کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمر پر تعجب ہے وہ عورتوں کو سر مونڈھنے کا حکم کیوں

نہیں دیتے حالانکہ میں اور رسول کریم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے اور میں اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لیتی تھی۔

روا ابن ابی شیبة ومسلم والنسائی

۲۷۷۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت شکل رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی بولی یارسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی عورت حیض سے پاک ہوجائے وہ کس طرح غسل کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت بیری کے پتے اور پانی لے کر پہلے وضو کرکے سر دھوئے بالوں کو رگڑے تا کہ جڑوں تک پانی پہنچ جائے پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی لے کر (اس میں خوشبو لگائے اور) پاکی حاصل کرے اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں روئی سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا: بس اس سے پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آپ ﷺ کے اشارے کو سمجھ گئی اور میں نے اسماء سے کہا۔ (روئی اندام نہانی میں رکھ کر خون کے اثر کو ختم کرو)۔

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۷۶۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض ختم ہونے پر اپنے بال کھول لو اور غسل کرو۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۷۶۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ جس عورت کو احتلام ہوجائے وہ کیا کرے؟ میں نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوسکتا ہے؟ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر بچے کی مشابہت کیونکر ہوتی ہے؟ جب عورت کو انزال ہوجائے نبی کریم ﷺ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے حیاء ان کے مانع نہیں ہوسکی چنانچہ جب سورت نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے کمربند پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں چنانچہ فلاں عورت آئی اور بولی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا، میں حیض سے کیسے غسل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جس عورت کو حیض آئے وہ (خون ختم ہونے پر) بیری کے پتے اور پانی لے کر طہارت حاصل کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہائے پھر روئی کو خوشبو میں معطر کرکے پاکی حاصل کرے وہ عورت بولی: میں کیسے پاکی حاصل کروں؟ رسول کریم ﷺ نے اس عورت سے حیاء کرلی اور اس سے ستر کرلیا، فرمایا: سبحان اللہ اس سے پاکی حاصل کرو میں نے آنکھ سے عورت کی طرف اشارہ کیا اور اس کا آنچل پکڑ کر کہا، روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھو تا کہ خون کا اثر ختم ہوجائے۔ یعنی بو جاتی رہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب عورت حیض سے غسل کرتی تھی روئی میں خوشبو لگا کر اندام نہانی میں رکھتی تھی تا کہ خون کا اثر (بدبو) زائل ہوجائے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبة

۲۷۷۶۶..... "مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بسرہ نامی ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت خواب میں دیکھتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے پاس ہے (یعنی خاوند اس سے جماع کر رہا ہے) آپ نے فرمایا: اے بسرہ جب تم تری دیکھو غسل کرلو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۷۷۶۷..... "مسند انس" ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا عورت اگر خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (اس کا کیا حکم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسی حالت دیکھے اور اسے انزال ہوجائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ایسی حالت عورت کو پیش آسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: مرد کا پانی (منی) سخت اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا پانی رقیق (باریک) زردی مائل ہوتا ہے، ان دونوں پانیوں میں سے جو پانی سبقت کرتا ہے اور اچھلتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل

۲۷۷۶۸..... "ایضاً" ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورت وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کردیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں

پھر اولاد کا والدین کے مشابہ ہونا کیونکر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۷۶۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی عورت کو احتلام ہو جائے) تو کیا عورت غسل کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت سے وہ کچھ خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتا ہے (یعنی انزال ہو) تو غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت سے کہا: تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا رک جاؤ چونکہ عورتیں فقہ کے متعلق سوال کرتی ہیں۔ رواہ الدیلمی و ابن النجار

کتاب دوم.....از حرف طاء

کتاب الطلاق.....از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول.....طلاق کے احکام اور اس کے متعلقات کے بیان میں

اس میں دو فروع ہیں۔

فرع اول.....احکام کے بیان میں

۲۷۷۷۰..... طلاق خاوند کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کی سند میں فضل بن مختار ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳۳۴/۴۔

۲۷۷۷۱..... ہر طلاق جائز ہے (یعنی ہو جاتی ہے) سوائے اس شخص کی طلاق کے جس کی عقل مغلوب ہو گئی ہو۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۷ وضعیف الجامع ۴۲۳۰۔

۲۷۷۷۲..... آدمی کو اس طلاق کا اختیار نہیں جس کا وہ مالک نہیں (یعنی بیوی ایک کی ہو اسے طلاق دوسرا نہیں دے سکتا) آدمی جس غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی کا اختیار بھی اسے حاصل نہیں اور جس چیز کا مالک نہ ہو اسے بیچ بھی نہیں سکتا۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ابن عمرو

۲۷۷۷۳..... جس شخص نے طلاق یا عتاق (آزادی) سے کھیل کود کی وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

فائدہ:..... یعنی اگر کسی شخص نے از روئے مذاق بیوی کو طلاق دی یا غلام کو مذاقاً آزادی دی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۷۷۷۴..... جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور اس پر شاہد عدل (سچا گواہ) بھی پیش کر دے تو شوہر سے حلف (قسم) لیا جائے گا اگر خاوند نے حلف اٹھا لیا تو گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اگر خاوند نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تو اس کا انکار دوسرے گواہ کی مانند ہوگا اور یوں خاوند کی طلاق ہو جائے گی۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۴۳ وضعیف الجامع ۳۱۰ لیکن زوائد میں ہے کہ حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

۲۷۷۷۵..... اسے (ابن عمر کو) چاہیے اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے اس کے

بعد پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے بشرطیکہ اس پاکی (طہر) میں جماع نہ کیا ہو یس طریقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عمر

۲۷۷۷۶.....جس شخص نے بدعت کے لیے طلاق دی ہم اس کی بدعت کو اس کے سپرد کردیں گے۔ رواہ البیھقی فی السنن عن معاذ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الملطیفۃ ۲۹

۲۷۷۷۷.....لوگوں کیا ہوا جو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے ساتھ کھیلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کوئی کہتا ہے: میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کرلیا میں نے تجھے طلاق دے دی میں نے تجھ سے رجوع کرلیا۔ رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۷۷۸.....نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ عن علی والحاکم عن جابر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲۔

۲۷۷۷۹.....طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت میں، فروخت اسی چیز کو کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو۔ اسی چیز کی نذر پوری کر سکتے ہو جس کے تم مالک ہو نذر وہی ہوتی ہے جس سے رب تعالیٰ کی رضا جوئی مطلوب ہو جس نے معصیت پر قسم کھائی اس کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابن عمرو

۲۷۷۸۰.....اے لوگو! تمہیں کیا ہوا چنانچہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے کرا دیتا ہے پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہو جاتا ہے جبکہ طلاق تو خاوند کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس

۲۷۷۸۱.....اے عباس! کیا آپ تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ مغیث سے کتنی نفرت کرتی ہے۔

رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابن عباس

فائدہ:.......حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خیار عتق ملا تھا لہٰذا وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تھیں اور طلاق لینا چاہتی تھیں۔

۲۷۷۸۲.....نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔ رواہ ابن ماجہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۳

۲۷۷۸۳.....اکراہ (زبردستی) کی صورت میں نہ طلاق ہوتی ہے نہ ہی عتاق۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے آسنی المطالب ۱۷۱۶۔

۲۷۷۸۴.....طلاق نہیں ہوتی مگر عدت کے لیے اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۰۱۔

۲۷۷۸۵.....تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ سنجیدگی سے کی جائیں تو ہو جاتی ہیں اور اگر مذاق سے کی جائیں تب بھی ہو جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں طلاق، نکاح اور رجعت۔ رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے حسن الاثر ۳۸۴،۳۸۳۔

۲۷۷۸۶.....تین چیزوں سے کھیل کود (مذاق) کرنا جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور آزادی۔ رواہ الطبرانی عن فضالۃ بن عبید

فائدہ:.......یعنی اگر لڑکی لڑکا دو آدمیوں کے سامنے از روئے مذاق کہیں کہ ہم نے آپس میں نکاح کرلیا تو نکاح ہو جائے گا اسی طرح خاوند مذاق میں یا ویسے کھیل کود کے لیے بیوی کو طلاق دے تو فی الواقع طلاق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مذاقاً مالک غلام کو آزادی دے وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

اکمال

۲۷۷۸۷.....تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے (یعنی ہر حال میں واقع ہو جاتی ہیں) طلاق، نکاح اور

عتاق۔رواہ القاضی ابویعلیٰ عن عبداللہ بن علی طبری فی الاربعین عن ابی ھریرۃ

۲۷۷۸۸... جس شخص نے سچ مچ یامذاقاً طلاق دی، یا کسی چیز کو حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کروایا توان چیزوں کا اس پر وقوع ہو جائے گا۔

رواہ ابن ماجہ وابن جریر وابن ابی حاتم عن الحسن مرسلاً

۲۷۷۸۹... جس شخص نے طلاق دی یا کوئی حرام کیا یا نکاح کیا یا نکاح کرایا اور پھر کہے میں تو مذاق کررہا تھا یہ کام سچ مچ ہو جائیں گے۔

رواہ الطبرانی عن الحسن عن ابی الدرداء

۲۷۷۹۰... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

رواہ الحاکم عن ابن عمرو وابن ابی شیبۃ عن طاؤس مرسلاً وابن ابی شیبۃ عن علی وعائشۃ موقوفاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۱۹۔۶۲۲۰۔

۲۷۷۹۱ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر نہیں مانی جاسکتی۔رواہ عبدالرزاق عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۲

۲۷۷۹۲... جس عورت کی تمہیں ملکیت حاصل نہیں اس کی طلاق نہیں اور جس غلام کے تم مالک نہیں اس کی آزادی نہیں۔

رواہ الطبرانی عن معاذ عبدالرزاق عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۲۱۔

۲۷۷۹۳... بغیر نکاح کے طلاق نہیں ہوتی۔رواہ سعید بن المنصور عن انس

بغیر نکاح کے طلاق واقع نہیں ہوگی

۲۷۷۹۴... اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس نے نکاح ہی نہ کیا ہو اور جو شخص غلام کا مالک نہ ہو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوتی۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی والحاکم والبیھقی والضیاء عن جابر عبدالرزاق عن طاؤس مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۲۷۷۹۵... طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت (غلام) کے بعد۔رواہ الخطیب عن علی الحاکم عن عائشۃ عبدالرزاق الحاکم والبیھقی عن معاذ یاابوداؤد الطیالسی وابن ابی شیبۃ والبیھقی عن ابن عمرو

۲۷۷۹۶... طلاق نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد اور عتاق (آزادی) نہیں ہوتی مگر ملک کے بعد۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوقوف ۱۰

۲۷۷۹۷... جو شخص ملکیت نہ رکھتا ہو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم عن ابن عباس

۲۷۷۹۸ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، ملک سے قبل عتاق نہیں ہوتی، دودھ چھڑانے کی مدت کے بعد رضاعت نہیں ہوتی آٹھ پہر سے روزے کی کوئی حقیقت نہیں صبح سے لے کر رات گئے تک خاموشی اختیار کرنے کی کوئی حقیقت نہیں۔رواہ البیھقی عن جابر والبیھقی عن علی

۲۷۷۹۹ ملک سے قبل طلاق نہیں ہوتی اور سر میں لگے زخم "موضحۃ" کے علاوہ باقی زخموں میں قصاص نہیں ہوتا۔رواہ البیھقی عن طاؤس مرسلاً

فائدہ:...... "موضحۃ" سر کا وہ زخم ہے کہ چمڑی کٹ جائے اور ہڈی کی سفیدی ظاہر ہو جائے۔ اس قسم کے زخم میں قصاص ہوگا بقیہ زخموں میں قصاص مشکل ہے ان میں دیت ہوگی دیکھئے کتب فقہ۔ازمترجم

۲۷۸۰۰... جس شخص نے ایسی عورت کو طلاق دی جس کا وہ مالک نہیں تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی جس نے ایسے غلام کو آزاد کرنا چاہا جو اس کی ملکیت میں نہیں ہوتی تو وہ غلام آزاد نہیں ہوگا، جس نے ایسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں اس کی نذر نہیں ہوگی؟ جس نے معصیت پر قسم اٹھائی اس کی قسم نہیں ہوتی اور جس نے قطع رحمی پر قسم اٹھائی اس کی قسم بھی نہیں ہوتی۔رواہ الحاکم والبیھقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۷۸۰۱......لوگوں کو کیا ہوا جو یہ اپنے غلاموں کی اپنی ہی باندیوں سے شادی کراتے ہیں اور پھر ان کے درمیان تفریق ڈالنے کے درپے ہوجاتے ہیں خبردار ہوشیار رہو طلاق کا مالک وہی ہے جو جماع کرتا ہو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۷۸۰۲......جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا غلام سے کہا: تو آزاد ہے (اور ساتھ ساتھ) انشاء اللہ (کہہ دیا) یا کہا: اس کے ذمہ بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے انشاء اللہ تو اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ یعنی طلاق عتاق اور قسم واقع نہیں ہوگی۔

رواہ ابن عدی والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۶۸ والمتناھیۃ ۱۰۶۴

طلاق کے ساتھ انشاء اللہ کہنے سے طلاق نہ ہوگی

۲۷۸۰۳......جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ، عورت کو طلاق نہیں ہوگی اور جب اپنے غلام سے کہے "تو آزاد ہے انشاء اللہ" تو وہ آزاد ہوجائے گا"۔رواہ الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۰۴......جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے "ایک سال تک تجھے طلاق ہے انشاء اللہ" تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

رواہ الحاکم فی التاریخ وابن عساکر عن الجارود بن یزید النیسابوری عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

کلام:......حاکم کہتے ہیں اس روایت کا دارومدار جارود پر ہے اور وہ متروک راوی ہے۔

۲۷۸۰۵......جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے اللہ کی مشیت یا اللہ کے ارادہ کے ساتھ طلاق ہے مشیت تو خاص اللہ کے لیے ہے بخدا مشیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اور ارادہ کی صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی۔رواہ الخطیب عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۶۸

۲۷۸۰۶......جس عورت سے ہمبستری نہ کی گئی ہو اس کی ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔رواہ البیھقی عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۷۵۔

۲۷۸۰۷......کیا تمہارا دادا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا، سو تین طلاقیں تو اس کی ہیں (جو واقع ہوجائیں گی) رہی بات ۹۹۷ (نوصد ستانوے) طلاقوں کی سو وہ نرا ظلم اور زیادتی ہے اگر اللہ چاہے اسے عذاب دے چاہے اسے معاف کردے۔رواہ الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دادا نے اپنی ایک بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ میں نے اس کے متعلق رسول کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۸......یقیناً تمہارا باپ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ وہ اس معاملہ سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ بنا سکتا، اب تو تین طلاقوں کی وجہ سے بیوی اس سے بائنہ ہوچکی ہے اور یہ طلاق سنت کے مطابق ہیں۔ جبکہ ۹۹۷ طلاقیں اس کے گلے میں گناہ بن کر لٹکی ہوئی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبیداللہ بن عبادۃ بن الصامت عن ابیہ عن جدہ

کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں اس شخص کے بیٹے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا اور عرض کیا کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ آپ نے اس موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۷۸۰۹......لوگوں میں سے کوئی شخص یوں کہتا ہے میں نے نکاح کرلیا، میں نے طلاق دے دی جبکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں بیوی کو اس کی عدت سے پہلے طلاق دو۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

فائدہ:......عدت سے پہلے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو طہر میں طلاق دی جائے پھر آنے والا حیض اس کی عدت میں شمار ہوگا۔

۲۷۸۱۰......تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے کیوں کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی، میں نے تجھ سے رجوع کرلیا؟ یہ مسلمانوں کا طریقہ طلاق نہیں عورت کو طہر میں طلاق دو۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابی موسیٰ

۲۷۸۱۱......اسے کہو اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے طہر میں طلاق دے یا وہ حاملہ ہو۔ رواہ الترمذی وقال حسن صحیح عن ابن عمر
۲۷۸۱۲......غلام اور پاگل کی طلاق اور خرید وفروخت جائز نہیں۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن جابر

فرع دوم......عدت استبراء اور حلال کرنے کا بیان

۲۷۸۱۳......(جس عورت کا شوہر مرجائے اس کی) عدت چار مہینے دس دن ہے حالانکہ تم میں سے کوئی عورت جاہلیت میں سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی تھی۔ رواہ مالک والبیہقی والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
۲۷۸۱۴......جس عورت کا خاوند مرجائے وہ عصفر (بوٹی) میں رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، اور مشق زدہ کپڑے نہ پہنے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور سرمہ بھی نہ لگائے۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
۲۷۸۱۵......جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے شوہر پر سوگ کرسکتی ہے چونکہ اسے چار ماہ دس دن اس پر سوگ کرنا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الثلاثة عن ام حبیبة وزینب بنت جحش واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابن ماجہ عن حفصة وعائشة والنسائی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
۲۷۸۱۶......جو عورت اللہ کی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ وہ سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خوشبو لگا کر نہ چلے البتہ حیض سے پاک ہونے کے بعد تھوڑی سی خوشبو استعمال کرسکتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ام عطیة

اکمال

۲۷۸۱۷......اپنے گھر میں ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری مدت (عدت) پوری ہوجائے۔
رواہ الترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن الفریعة بنت مالک اخت ابی سعید
۲۷۸۱۸......اپنے اسی گھر میں ٹھہری رہو جس میں تمہیں شوہر کی وفات کی خبر پہنچی ہے یہاں تک کہ تمہاری مدت (عدت پوری ہوجائے)۔
فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔
رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والنسائی عن الفریعة بنت مالک اخت ابی سعید
۲۷۸۱۹......جس عورت کا شوہر مرجائے وہ مہندی نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے اور زیور بھی نہ پہنے۔
رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
فائدہ:......سوگ کرنے کا معنی ہی افسوس کرنا ہے اگر شوخ کپڑے، مہندی، زیور، خوشبو وغیرہ استعمال کی جائے تو وہ سوگ، سوگ نہیں رہتا بلکہ خوشی بن جاتی ہے۔ اسی طرح اچھے اچھے کپڑے اسی طرح انواع واقسام کے کپڑے بھی وہ عورت نہ پہنے جس کا خاوند مرگیا ہو یہی حکم میک اپ کرنے کا ہے ایام سوگ میں میک اپ کرنا بھی جائز نہیں۔ از مترجم
۲۷۸۲۰......تین دن تک سوگ والے کپڑے پہن لو پھر جو چاہو کرو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن منیع والبیہقی فی السنن عن اسماء بنت عمیس

عدت طلاق اور متعۂ طلاق

۲۷۸۲۱......تمہاری عدت اسوقت پوری ہوجائے گی جب تم وضع حمل کرلوگی۔ رواہ عبدالرزاق عن سبیعة

۲۷۸۲۲..... عدت گزر چکی ہے اسے پیغام نکاح دے دو۔رواہ ابن ماجہ عن الزھیر

۲۷۸۲۳..... تمہارے لیے خرچہ بھی نہیں اور رہائش بھی نہیں۔رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۴..... تمہارے لیے خرچہ نہیں ہاں البتہ اگر تم حاملہ ہو تو پھر خرچہ ہے۔رواہ ابو داؤد عنھا

۲۷۸۲۵..... جاؤ اور اپنی کھجوریں کاٹو شاید تم ان سے صدقہ کرو یا بھلائی کا کام کرو۔رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن جابر

۲۷۸۲۶..... عورت کے لیے نان نفقہ اور رہائش اس وقت ہوگی جب اس پر شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو۔رواہ النسائی عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۷..... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے رہائش اور نفقہ نہیں۔رواہ الحاکم عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۲۸..... اسے متعہ (تھوڑا سا ساز و سامان) دے دو اگر چہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔رواہ الخطیب عن جابر

۲۷۸۲۹..... وہ حاملہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو اس کے لیے نفقہ نہیں ہوگا۔رواہ الدارقطنی عن جابر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۱۶۔

اکمال

۲۷۸۳۰..... جب تم وضع حمل کر لو تمہاری عدت پوری ہو جائے گی۔رواہ عبدالرزاق عن ام سلمة رضی اللہ عنھا

۲۷۸۳۱..... اگر عورت وضع حمل کر (بچہ جنم دے) دے اس کی عدت گزر جاتی ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والطبرانی عن الاسود بن ابی السنابل بن بعکک

اسود کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ۲۳ دن بعد وضع حمل کر دیا، جب اس نے غسل کیا اسے نکاح کا شوق پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے یہی حدیث ارشاد فرمائی۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ مشہور حدیث ہے اور ہم اسود کی ابو سنابل سے مروی کوئی روایت نہیں جانتے میں نے محمد (بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے سنا ہے: میں نہیں جانتا کہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔

۲۷۸۳۲..... چھوٹی سورت نساء (یعنی سورت طلاق) نے ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے جو عورتیں حاملہ ہوں ان کی عدت وضع حمل ہے۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن مسعود

۲۷۸۳۳..... اے فاطمہ! رہائش اور نان نفقہ اس عورت کے لیے ہے، جس کے شوہر کو اس پر رجوع کرنے کا حق حاصل ہو۔

رواہ ابن سعد عن فاطمة بنت قیس

۲۷۸۳۴..... تیرے لیے نفقہ اور رہائش نہیں ہے (رواہ مسلم عن فاطمة بنت قیس، کہ ان کے خاوند نے انھیں طلاق بائن دے دی اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)

۲۷۸۳۵..... جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نان نفقہ اور رہائش ہوگی۔رواہ الدارقطنی عن جابر

فائدہ:..... عورت کو خواہ طلاق رجعی دی گئی ہو یا طلاق بائن دی گئی ہو یا طلاق مغلظہ دی گئی ہو ان صورتوں میں عورت کے لیے نفقہ اور رہائش واجب ہوگی۔ دیکھئے فقہ کی مطولات۔

استبراء کا بیان

فائدہ:..... باندی کے ایک حیض کو گزار لینا اصطلاح شریعت میں استبراء کہلاتا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے یا اس کو حصہ میں ملے اس وقت تک باندی کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے یعنی ایک حیض نہ گزار دے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو ایک مہینہ گزارنا ضروری ہوگا۔ گویا استبراء باندی کے حق میں عدت ہے۔

۲۷۸۳۶......ایک حیض کے ذریعے باندیوں کا استبراء (رحم کی پاکی حاصل کرنا) کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۷۸۳۷......میں نے ارادہ کیا کہ اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں بھی جائے وہ اس کو کس طرح وارث قرار دے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ وہ اس سے کس طرح خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد عن ابی الدرداء

فائدہ:......یعنی بغیر استبراء کے فلاں شخص باندی سے جماع کرتا ہے اگر وہ باندی اس کے نطفہ سے حاملہ ہو جائے اور بچہ پیدا ہو نہ معلوم ہو پہلے کسی شخص کے نطفہ سے ہے یا اس کے نطفہ سے پھر وہ اس بچے کو وارث کیسے بنائے گا؟ یا اس سے خدمت کیسے لے گا، حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟

۲۷۸۳۸...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ دوسرے کی کھیتی کو اپنے پانی سے سیراب کرے (یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو جانے والی باندی سے جماع کرے) جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے پاس قیدیوں میں سے کوئی باندی آئے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء نہ کرلے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مال غنیمت کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کی سواری پر سوار نہ ہو بایں طور پر کہ جب لنگڑانے لگے اسے واپس کردے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ غنیمت کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے بایں طور کہ جب بوسیدہ ہو جائے اسے واپس کردے۔

رواہ ابوداؤد والترمذی عن رویفع بن ثابت

۲۷۸۳۹......حاملہ باندی کے ساتھ اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ وضع حمل نہ کردے (یعنی وہ حاملہ جس کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرا کوئی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو) اور جو باندیاں حاملہ نہ ہوں ان سے اس وقت تک جماع نہ کیا جائے جب تک وہ ایک حیض نہ گزار دیں۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابی سعید

۲۷۸۴۰......کسی شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرے اس کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا پہنے حتیٰ کہ جب اسے بوسیدہ کرے تو واپس کردے اور یہ بھی حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری پر سوار ہو پھر اسے لنگڑا بنا کر واپس کردے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن حبان عن رویفع بن ثابت الانصاری ورواہ الترمذی صدرہ

۲۷۸۴۱......جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ رواہ الترمذی عن رویفع

فائدہ:......یعنی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وضع حمل نہ ہو جائے۔

۲۷۸۴۲......وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ سے جماع کرے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۴۰۔

اکمال

۲۷۸۴۳......میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اس شخص پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہ اسے کیسے وارث بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں ہے؟ وہ اس (بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال ہی نہیں؟ حالانکہ وہ اسے اپنے کانوں اور آنکھوں سے لائے ہوئے ہے۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والطبرانی عن ابی الدرداء

نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا حمل وضع کے قریب تھا اور وہ عورت خیمہ کے دروازے پر بیٹھی تھی آپ نے فرمایا شاید

اس کا خاوند اس سے جماع کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

۲۷۸۴۴..... ہر وہ باندی جو (دوسرے کے نطفہ سے) حاملہ ہو اس سے جماع کرنا مالک پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر دے ہر وہ گدھا جس پر بوجھ لادا جاتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے اور تھوم کا کھانا بھی حرام ہے پھر نبی کریم ﷺ نے تھوم کو حلال قرار دے دیا البتہ کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا تاوقتیکہ اس کی بو نہ ختم ہو جائے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۴۵..... کوئی شخص بھی کسی ایسی عورت سے جماع نہ کرے جو کسی دوسرے کے نطفہ سے حاملہ ہو۔ رواہ احمد بن جنبل عن ابی ھریرۃ

۲۷۸۴۶..... کوئی شخص بھی ایسی باندی سے جماع نہ کرے جو غیر کے نطفہ سے حاملہ ہو حتی کہ وہ وضع حمل نہ کرے اور غیر حاملہ باندی سے بھی جماع کرنا جائز نہیں جب تک اسے ایک حیض نہ آجائے۔ رواہ البیھقی عن عامر مرسلاً

۲۷۸۴۷..... قیدی باندیوں سے جماع مت کرو یہاں تک کہ انہیں حیض نہ آجائے حاملہ باندیوں سے بھی جماع مت کرو حتی کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں۔ والد اور بیٹے کے درمیان بیع کے ذریعہ تفریق مت ڈالو۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

فائدہ:..... یعنی چھوٹا کہ اپنے غلام باپ سے مانوس ہے اگر باپ کو بیچ دو گے تو بچے کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

حلالہ کا بیان

۲۷۸۴۸..... حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ عن علی والترمذی والنسائی عن ابن مسعود والترمذی عن جابر

۲۷۸۴۹..... کیا میں تمہیں مستعار بکرے کی خبر نہ دوں چنانچہ وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی السنن عن عقبۃ بن عامر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۷۲

۲۷۸۵۰..... شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو سو اس وقت تک اس کے پاس واپس نہیں جا سکتی جب تک اس کا (دوسرے خاوند کا) شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے)۔ رواہ البخاری ومسلم والنسائی عن عائشۃ

۲۷۸۵۱..... (مطلقہ) عورت پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک دوسرا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

رواہ النسائی عن ابن عمر

۲۷۸۵۲..... شہد سے مراد جماع ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ

اکمال

۲۷۸۵۳..... جب کوئی شخص اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی عن الحسن بن علی

۲۷۸۵۴..... جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف طہروں میں تین طلاقیں دے دے یا مبہم تین طلاقیں دے دے وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدارقطنی عن سوید بن غفلۃ وابن عساکر عنہ عن ابیہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۲۱۰۔

۲۷۸۵۵......جس شخص نے بھی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں بایں طور پر کہ ہر طہر کے شروع میں ایک ایک طلاق دیتا رہایا ہر طہر کے آخر میں ایک ایک طلاق دیتا رہایا اکٹھی تین طلاقیں دیں وہ عورت اس شخص کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والدیلمی عن الحسن عن علی

۲۷۸۵۶......جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ البیہقی

۲۷۸۵۷......وہ مطلقہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے اور دوسرا اس سے جماع نہ کرے اور اس کا شہد نہ چکھ لے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۷۸۵۸......تمہیں پہلے شوہر کے پاس جانے کا اختیار حاصل نہیں تاوقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد نہ چکھ لے (یعنی تم سے جماع نہ کرے۔رواہ احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس

۲۷۸۵۹......اے تمیمہ! بخدا تم عبدالرحمٰن کے پاس واپس نہیں جاسکتی ہوتا وقتیکہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص تمہارا شہد چکھ نہ لے۔

رواہ الطبرانی عن عائشة

مطلقہ عورت پہلے شوہر کے لئے کب حلال ہوگی؟

۲۷۸۶۰......مطلقہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ دوسرا خاوند اس کا شہد نہ چکھ لے۔

رواہ البیہقی عن عائشة، البیہقی عن انس البیہقی، عن ابن عمر

۲۷۸۶۱......وہ عورت تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ شہد نہ چکھ لے۔رواہ البیہقی عن عبدالرحمن بن الزبیر

۲۷۸۶۲......نکاح نہیں ہوتا مگر وہی جو رغبت سے ہو اور دھوکا دہی سے نکاح نہیں ہوتا اور اس شخص کا نکاح بھی نہیں ہوتا جو کتاب اللہ کا مذاق اڑاتا ہو اور شہد نہ چکھتا ہو یعنی جماع نہ کرے اور عورت پہلے کے لیے حلال ہو جائے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۷۸۶۳......جس شخص نے طلاق مغلظہ دی اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کا مذاق اڑایا اور اسے سامان کھیل سمجھا ہم اس پر تین طلاقوں کا حکم لاگو کریں گے چنانچہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ ابونعیم وابن النجار عن علی

۲۷۸۶۴......کوئی شخص اپنی بیوی کو خلیہ یعنی تم نکاح کی قید سے آزاد ہو یا بریۃ یعنی تم عقد نکاح سے بری ہو یا حرام ہو کہا تو وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الدیلمی عن علی

۲۷۸۶۵......جب کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے پھر وہ خود اسے خرید لے اب وہ باندی اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ باندی کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المطیفۃ ۵۲۔

باندی کی طلاق کا بیان

۲۷۸۶۶......غلام دو طلاقوں کا مالک ہوتا ہے دو طلاقوں کے بعد عورت اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، باندی کی عدت دو حیض ہیں، باندی پر آزاد عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے جبکہ آزاد عورت پر باندی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن عائشة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۵۱۔

۲۷۸۶۷.....باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔

رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن عائشۃ وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۰۶ وضعیف ابن ماجہ ۴۵۱۔

اکمال

۲۷۸۶۸.....باندی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔رواہ البیھقی فی السنن وضعفہ وابن عساکر عن عائشۃ

۲۷۸۶۹.....باندی کو دو طلاقیں دی جاسکتی ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔رواہ البیھقی فی السنن عن عائشۃ

فصل دوم.....ترھیب عن الطلاق کا بیان

۲۷۸۷۰.....اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند کرتا ہے جبکہ عتاق (غلام آزاد کرنے) کو پسند کرتا ہے۔رواہ الدیلمی فی الفردوس عن معاذبن جبل

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۱۶۸۹ والکشف الالٰہی ۷۸

۲۷۸۷۱.....اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا جو طلاق سے بڑھ کر اسے مبغوض ہو۔رواہ الحاکم عن محارب بن دثار مرسلاً

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۸۱ والشذرۃ ۹۔

۲۷۸۷۲.....سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں طلاق ہے۔رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والحاکم عن ابن عمر

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۷۲ وضعیف ابن ماجہ ۴۴۱۔

۲۷۸۷۳.....شادی کرو اور عورتوں کو طلاق نہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نکاح پر نکاح کرنے والوں اور طلاق دینے والوں مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں فرماتے۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۰۔

۲۷۸۷۴.....شادیاں کرو طلاقیں مت دو چونکہ طلاق سے عرش پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔رواہ ابن عدی عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۸ وتحذیر المسلمین ۸۶۔

۲۷۸۷۵.....عورتوں کو طلاق صرف کسی سخت تہمت کی وجہ سے دی جائے چونکہ اللہ تعالیٰ نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔رواہ الطبرانی عن ابی موسیٰ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۴۳۔

۲۷۸۷۶.....بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے شمار نکاح کرنے والے اور طلاقیں دینے والے مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا۔

رواہ الطبرانی عن عبادۃ الصامت

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۱۷۔

۲۷۸۷۷.....شیطان پانی (سمندر) پر اپنا تخت بچھاتا ہے پھر اپنے لشکر (چیلے) دائیں بائیں فساد مچانے کے لیے بھیج دیتا ہے اس کے ہاں سب سے بڑا مقام اس کا ہوتا ہے جس نے کوئی بڑا فتنہ سرانجام دیا ہو چنانچہ ایک (چیلا) آتا ہے اور کہتا ہے میں نے فلاں کام کیا شیطان کہتا ہے تو نے کوئی خاص کام نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: جب میں نے تجھے چھوڑا ہے میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان فرقت ڈالی ہے شیطان اسے اپنے قریب تر رکھتا ہے اور شاباش دیتے ہوئے کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

اکمال

۲۷۸۷۸..... اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے طلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہیں پیدا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے سطح زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب چیز نہیں پیدا کی چنانچہ جب کوئی شخص اپنے غلام سے کہتا ہے۔ تو آزاد ہے انشاء اللہ وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے اور استثناء کا اعتبار نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے: تجھے طلاق ہے انشاء اللہ عورت کو طلاق نہیں ہوتی استثناء کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

رواہ ابن عدی و البیھقی و الدیلمی عن معاذ

۲۷۸۷۹..... اللہ تعالیٰ نے نکاح سے زیادہ محبوب کوئی چیز حلال نہیں کی اور طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ چیز حلال نہیں کی۔

رواہ ابن لال و الدیلمی عن ابن عمر

۲۷۸۸۰..... کوئی چیز نہیں ان چیزوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں جو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو طلاق سے بڑھ کر۔ رواہ　البخاری عن ابن عباس وفیہ الربیع بن بدر متروک

۲۷۸۸۱..... اے ابوایوب! ام ایوب کی طلاق ایک بڑا گناہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کتاب الطلاق ..... از قسم افعال

احکام طلاق

۲۷۸۸۲..... "مسند صدیق" مکحول سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر، علی، ابن مسعود، ابودرداء، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم اجمعین فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک عورت نے تیسرے حیض سے غسل نہ کیا ہو عدت کے اندر خاوند بیوی کا وارث ہوگا اور بیوی خاوند کی وارث ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور اسے ایک یا دو حیض آئیں پھر اسے حیض نہ آئے اسے چاہیے کہ ۹ ماہ تک انتظار کرے حتیٰ کہ اس کا حمل واضح ہو جائے اگر نو ماہ میں حمل واضح نہ ہوا سے چاہیے کہ عدت کے تین ماہ اور گزارے ۹ ماہ کے بعد جو اس نے حیض کے گزارے تھے۔ رواہ مالک و الشافعی وعبدالرزاق وعبد بن حمید و البیھقی

۲۷۸۸۴..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ ایک عورت کو طلاق البتہ (بائن) دی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طلاق قرار دی۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابن سعد و البیھقی

۲۷۸۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص اپنی بیوی کو خلیعۃ نکاح کی قید سے آزاد، بریۃ یعنی تو عقد نکاح سے بری ہے بتۃ یعنی تجھ سے تعلق ختم ہے۔ ان الفاظ سے ایک طلاق واقع ہوگی اور خاوند اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وسعید بن المنصور و البیھقی

عورت اختیار استعمال نہ کرے؟

۲۷۸۸۶..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے عورت کو یا اس کی مالک بنادے اور دونوں اس مجلس سے جدا جدا ہو جائیں اور کوئی

نئی بات نہ ہو تو عورت کا معاملہ خاوند کے پاس ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو اختیار دے اگر بیوی اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ کسی درجے میں نہیں۔ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۸۸۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب خاوند بیوی کو طلاق دے اور خاوند بیمار ہو، بیوی عدت میں خاوند کی وارث ہوگی اور خاوند بیوی کا وارث نہیں بنے گا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی وضعفہ

۲۷۸۸۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نشے میں دھت انسان کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ مسدد

۲۷۸۹۰..... ابوخلال عتکی کی روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہت ساری مسائل دریافت کیے منجملہ ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ایک شخص عورت کو طلاق کا اختیار دے دے تو کیا عورت کو اختیار مل جائے گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو اختیار مل جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۱..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: طلاق دینا مردوں کا کام ہے اور عدت گزارنا عورت کا کام ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۸۹۲..... قبیصہ بن ذویب کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کے نکاح میں ایک آزاد عورت تھی غلام نے اس عورت کو دو طلاقیں دے دیں بعد میں غلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو ان حضرات نے فرمایا: یہ اب اپنی بیوی کے قریب مت جائے۔ رواہ البیھقی

۲۷۸۹۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے دراں حالیکہ وہ حائضہ تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا وہ شخص بولا رسول کریم ﷺ نے تو ابن عمر کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا (لہٰذا یہ حق مجھے بھی ملنا چاہیے) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عمر کے پاس ابھی طلاق باقی تھی تب اسے رجوع کا حکم دیا تھا جبکہ تمہارے پاس کوئی طلاق باقی نہیں رہی تم کیونکر رجوع کرو گے۔ رواہ البیھقی

۲۷۸۹۴..... مطلب بن حنطب کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور معاملہ ان سے بیان کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا تم نے ایسا کیوں کیا؟ مطلب کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی "ولو انھم فعلوا مایوعظون بہ لکان خیر اللھم واشد تثبیتاً"۔ اگر لوگ وہ کام کریں جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ سے زیادہ ثابت قدمی کا باعث ہو۔ بھلا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ سے یہ فعل سرزد ہوگیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس روک لو، چونکہ ایک طلاق ہو چکی ہے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۷۸۹۵..... عطا بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن میں ہے (یہ کنایہ لفظ ہے اس سے اگر طلاق کی نیت کی جائے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہے) اس نے یہ الفاظ کئی بار کہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے حلف لیا کہ تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ رواہ سعید بن المنصور والبیھقی

۲۷۸۹۶..... ابراہیم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے) اور اختاری (یعنی اپنے آپ کو اختیار کرے) دونوں برابر ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۷..... مسروق کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور اس نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں اسے ایک طلاق سمجھتا ہوں اور خاوند اس کا مالک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں

بھی اسے یہی سمجھتا ہوں۔رواہ الشافعی وعبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیہقی

۲۷۸۹۸.....ابوسید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نشے میں دھت شخص کی طلاق کو روا رکھا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۷۸۹۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔رواہ ابن ابی شیبۃ

بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کا حکم

۲۷۹۰۰.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: میرا بیوی سے نزاع ہو گیا جس طرح لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بیوی نے کہا: میرا معاملہ جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ میرے ہاتھ میں ہوتا تم دیکھتے میں کیا کرتی، میں نے کہا: جو اختیار میرے ہاتھ میں ہے وہ میں نے تجھے دے دیا۔ بیوی بولی! مجھے تین طلاقیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں تم رجوع کا حق رکھتے ہو اور میں ابھی امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتا ہوں چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور سارا واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ایک چیز کا اختیار دے رکھا ہے اور مرد اس اختیار کو عورتوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اس عورت کے منہ میں خاک بھلا تم نے کیا کہا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے ایک ہی طلاق سمجھتا ہوں اور مرد کو رجوع کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی یہی سمجھتا ہوں اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور بتاتے میں سمجھتا کہ تم نے درست جواب نہیں دیا۔

رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۷۹۰۱.....عبدالکریم ابوامیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دیا عورت نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دیں مرد نے کہا: بخدا میں نے تو صرف ایک طلاق کا معاملہ تمہارے ہاتھ میں دیا ہے۔ دونوں معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا جس کی صورت یہ تھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تو نے صرف ایک طلاق کا معاملہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں دیا۔ یوں مرد نے حلف اٹھایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی اسے واپس کردی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۲..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے شعبی سے سوال کیا: ایک شخص اپنی بیوی کا معاملہ بیوی کے ہاتھ میں دے دے اور وہ تین طلاقیں دے دے؟ شعبی نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک طلاق ہوگی اور رجوع کا حق ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقد نکاح کا اختیار مرد کے ہاتھ میں تھا اس نے کسی اور کو سونپ دیا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی اپنی زبان سے جاری ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۳..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک تملیک اور خیار برابر ہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص جس کی عقل پر وسوسوں کا غلبہ ہو وہ اپنی بیوی کے ساتھ (طلاق کے معاملہ میں) کھیل رہا ہو تو اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۵.....قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے اور ایک طلاق اسلام میں دے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں نہ حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں، جبکہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لیکن میں تمہیں (رجوع کا) حکم دیتا ہوں چونکہ حالت شرک کی طلاق کسی درجہ میں نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۰۶.....زید بن وہب کی روایت ہے کہ اہل مدینہ کے ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملے فرمایا: تم نے بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں؟ وہ شخص بولا میں تو ویسے ہی کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑا لے کر اس پر چڑھائی کردی اور فرمایا:

تمہیں صرف تین طلاقیں کافی تھیں۔رواہ عبدالرزاق وابن شاھین فی السنة والبیھقی

۲۷۹۰۷.....قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب جحمی کی روایت ہے کہ ایک شخص کسی نہایت دشوار جگہ میں اس نے آپ کو رسی سے باندھ کر شہد لینے کے لیے لٹکا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا اتنے میں اس کی بیوی آنکلی اور رسی پر کھڑے ہوئی اور قسم اٹھائی کہ یا تو میں رسی کاٹ دوں گی یا مجھے تین طلاقیں دے۔خاوند نے عورت کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیا مگر عورت نہ مانی۔بالآخر خاوند نے عورت کو تین طلاقیں دیں،جب وہ دشوار جگہ سے اوپر آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا۔آپ نے فرمایا:اپنی بیوی کے پاس واپس لوٹ جاؤ یہ طلاق نہیں ہے۔رواہ ابوعبیدہ فی الغریب وسعید بن المنصور والبیھقی فی السنن

۲۷۹۰۸.....عبداللہ بن شہاب خولانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کا کیس لایا گیا وہ یہ کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا:مجھے تشبیہ دو۔وہ بولا:تم تو یوں بولتی ہو جیسے ہرنی اور کبوتری،عورت بولی:میں اس وقت راضی نہیں ہوں گی جب تک تم مجھے خلیہ طالق نہیں کہو گے چنانچہ مرد نے یہ بھی کہہ دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خبر ہونے پر فرمایا:اس عورت کو اپنے ہاتھ میں پکڑو یہ تمہاری بیوی ہے۔

رواہ سعید بن المنصور وابوعبید فی الغریب والبیھقی

کنائی طلاق کی ایک صورت

۲۷۹۰۹.....عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا:تمہاری رسی تمہاری گردن میں ہے۔وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا ارادہ کیا ہے؟ وہ بولا!میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:وہی کچھ ہوگا جو تم نے ارادہ کیا ہے۔رواہ مالک والشافعی وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۷۹۱۰.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں۔اور پھر کہا،تو مجھ پر حرام ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:یہ عورت میں تمہارے پاس کبھی بھی واپس نہیں کروں گا۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کو کہے"تو مجھ پر حرام ہے"تو یہ تین طلاقیں ہوں گی۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۲.....ابن یحیی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دونوں میاں بیوی میں تفریق کردیتے تھے جبکہ خاوند بیوی کو کہے:تو مجھ پر حرام ہے۔

۲۷۹۱۳.....ابوحسان اعرج یا خلاس بن عمرو بن عدی بن قیس جو کہ بنی کلاب میں سے ہے نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردیا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم نے اس عورت کو کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنے سے پہلے ہاتھ تک لگایا میں تمہیں رجم کردوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۴.....شعبی کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کے متعلق جو کچھ فرمایا میں اس کا تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔البتہ میں تمہیں مقدم ہونے کا حکم دوں گا اور تمہیں مؤخر ہونے کا حکم دوں گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ مکرہ(مجبور)کی طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ہر شخص کی طلاق جائز ہے سوائے پاگل کے۔رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۱۷.....حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے کہہ دیا ہے:اگر میں فلاں عورت کے ساتھ شادی کروں تو اسے طلاق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اس کا کچھ اعتبار نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:جو مرد عورت کا معاملہ عورت کے ہاتھ میں دے دے تو فیصلہ جو عورت اپنے متعلق کرے گی اور اس کی علاوہ برابر ہوگا،معاملہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک کلام نہ کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۱۹.....ابراہیم اور شعبی رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی اختیار قبول کرلیا) تو یہ ایک طلاق ہوئی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ نہیں ہوگا۔ جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

عورت خیار طلاق استعمال کرے تو؟

۲۷۹۲۰.....ابن جعفر محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور بیوی اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس میں کچھ نہیں اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو یہ ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر اس کے علاوہ کچھ اور ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے صحیفوں میں پایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۷۹۲۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لڑکا جب تک بالغ نہ ہوجائے اس کی طلاق جائز نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۲.....عامر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے اور یوں کہے: تو مجھ پر ایسے ہی حرام ہے جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر اونٹ کا گوشت حرام کردیا تھا۔ چنانچہ وہ عورت خاوند پر حرام ہوجائے گی۔ رواہ عبد ابن حمید

۲۷۹۲۳.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو فاطمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے حفص سے کہا: اپنی بیوی کو متعہ دو اگرچہ وہ ایک صاع ہی کیوں نہ ہو۔ رواہ ابونعیم

۲۷۹۲۴.....ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق مردوں کا کام ہے اور عدت عورتوں کا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۲۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔ رواہ البیھقی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۱۹۔۶۲۲۰

۲۷۹۲۶.....''ایضاً'' حسن کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شادی کرلو طلاق نہیں ہوئی۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکرہ (زبردستی کیا ہوا) کی طلاق نہیں ہوتی۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۲۸.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاق دے دے، پھر عورت دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور وہ بھی اسے طلاق دے دے۔ آپ نے فرمایا: اگر عورت شادی کرنے کے بعد اس کے پاس واپس لوٹی ہے تو طلاق بھی واپس لوٹ آئے گی۔ اگر عدت کے دوران شادی کی ہے تو خاوند باقی ماندہ طلاقوں کا مالک ہوگیا۔ رواہ البیھقی وضعفہ

۲۷۹۲۹.....''ایضاً'' مزیدہ بن جابر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا عورت اپنے خاوند کے پاس باقی ماندہ طلاقیں لے کر آتی ہے۔ رواہ البیھقی وقال ھذا اصح من الاول

۲۷۹۳۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلاق کا اختیار مردوں کو حاصل ہے اور عدت گزارنا عورتوں کا کام ہے۔ رواہ البیھقی

کلام:.....حدیث ضعیف دیکھئے حسن الاثر ۳۸۵۔

۲۷۹۳۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر رجوع پر گواہ بنالے حالانکہ عورت کو اس کا علم نہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پہلے شخص کی بیوی ہے دوسرے خاوند نے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۲۷۹۳۲.....''ایضاً'' حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں

نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں نے تو اسے تمہارے اوپر حرام کردیا ہے اور باقی طلاقیں اپنی بیویوں پر تقسیم کردو۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۳..... ''ایضاً'' عطا بن ابی رباح کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: تیری رسی تیری گردن پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد سے حلف لیا کہ تم نے اس سے کیا مراد لیا ہے۔ وہ بولا: میں نے طلاق کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ رکھا۔

رواہ الشافعی فی القدیم والبیھقی

۲۷۹۳۴..... ''ایضاً'' شعبی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تو خلیہ ''قید نکاح سے آزاد'' بریہ'' عقد نکاح سے بری بائن اور حرام ہے اور جب اس سے طلاق کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۵..... ''ایضاً'' زاذان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ رضی اللہ عنہ نے خیار کا تذکرہ کیا اور فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھ سے خیار کے متعلق پوچھا: میں نے کہا: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں نہیں ہے۔ لیکن اگر عورت اپنے خاوند کو اختیار کرتی ہے تو کوئی طلاق نہیں ہوگی اگر اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا، میں صرف امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کی طاقت رکھتا ہوں جب معاملہ میرے سپرد ہوگا اور مجھے معلوم ہوگا کہ میں عورتوں کا مسئول ہوں تو اس وقت میں وہی اختیار کروں گا جو بہتر سمجھوں گا۔ لوگوں نے کہا: بخدا! اگر آپ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر پختہ رہتے ہیں اور اپنے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ تفرد سے ہمیں زیادہ محبوب ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہنس کر فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو پیغام بھیج کر یہی مسئلہ دریافت کیا تو زید رضی اللہ عنہ نے میری مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی مخالفت کی ہے وہ تو کہتے ہیں: اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی تو اسے تین طلاقیں ہوں گی اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرے گی تو اسے ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو اس کے گھر والوں کے سپرد کردے۔ اگر گھر والے اسے قبول کرلیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر گھر والے عورت کو واپس کردیں تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا حق ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مرد اپنی بیوی کو طلاق کا ایک ہی بار مالک بنادے اور وہ عورت کچھ فیصلہ کردے تو اس کے معاملے میں کچھ نہیں ہوگا اگر فیصلہ نہ کرے تو ایک طلاق ہوگی اور معاملہ مرد کے پاس ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۸..... ''ایضاً'' شعبی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کردے؟ فرمایا لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تین طلاقیں قرار دیتے تھے شعبی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا، انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ میں نہ اسے حلال کرتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے تو عورت اس حیض کو (جس میں اسے طلاق ہوئی) شمار نہ کرے۔ رواہ اسماعیل الخطبی فی الثانی من حدیثہ

ممنوعات طلاق

۲۷۹۴۰..... شقیق بن سلمہ کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رجوع کرلینے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ حیض شمار میں نہ لایا جائے۔ رواہ العدنی

۲۷۹۴۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ بیوی حالت حیض میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے فتوی طلب کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ سے کہو: بیوی سے رجوع کرے پھر اسے اپنے پاس روکے رکھے حتی کہ جب پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طاہر (یعنی طہر میں بغیر جماع کرنے کی) حالت میں اسے طلاق دے جماع کرنے سے قبل۔ پس طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے جس کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے۔ رواہ مالک والشافعی وابن عدی واحمد بن حنبل وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن جریر وابن منذر وابویعلیٰ وابن مردویه و البیهقی

۲۷۹۴۲.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ام سعید کہتی ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وضو کے لیے پانی بہا یا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سعید! مجھے دولہا بننے کا شوق ہے میں نے عرض کیا: امیرالمؤمنین آپ کو کس چیز نے روکا ہے؟ فرمایا: کیا چار بیویوں کے بعد دولہا بن سکتا ہوں؟ میں نے عرض کیا: چار میں سے ایک کو طلاق دے دیں اور ایک اور سے شادی کرلیں۔ فرمایا: میں طلاق کو بہت قبیح سمجھتا ہوں۔ رواہ البیهقی

آداب طلاق

۲۷۹۴۳.....طاؤس کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کبھی تمہارے لیے طلاق میں بردباری تھی لیکن تم نے بردباری کو جلد بازی سے بدل دیا ہم بھی جلد بازی کے حکم کو نافذ کردیتے ہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

فائدہ:.....یعنی سوچ سمجھ کر طلاق دینی چاہئے پہلے ایک طلاق دے اگر ندامت ہو جائے تاکہ رجوع بھی کرے لیکن اگر کوئی تین طلاقیں دے تو اس نے شریعت کی طرف سے دی ہوئی بردباری کو ٹھکرایا اور اس کی یہ طلاقیں نافذ ہو جائیں گی۔

۲۷۹۴۴.....حسن کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے میں اس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دوں لیکن لوگوں نے اپنے اوپر تین طلاقیں لازم کردی ہیں (ان سے کم کا نام ہی نہیں لیتے) لہٰذا ہم بھی ہر نفس کو وہ چیز لازم کریں گے جو وہ خود اپنے اوپر لازم کرے گا۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تو مجھ پر حرام ہے۔ تو وہ اس پر حرام ہوگی۔ اور جس نے اپنی سے بیوی سے کہا: تجھے تین طلاقیں ہیں۔ تو اسے تین طلاقیں ہوں گی۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۵.....حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایسا شخص لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہ اس کی پیٹھ پر مارتے تھے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة

۲۷۹۴۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص طلاق سنت دیتا ہے اسے کبھی ندامت نہیں اٹھانی پڑتی۔ رواہ ابن منیع وصحح

ملک نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۲۷۹۴۷.....ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ہر وہ عورت جس سے میں شادی کروں اسے تین طلاقیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہہ دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۴۸.....مالک کی روایت ہے کہ انھیں حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن مسعود، سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے تھے جب کوئی شخص کسی عورت کی طلاق کا حلف اٹھالے اس سے نکاح کرنے سے قبل پھر اس نے قسم توڑ دی تو یہ حلف (یعنی طلاق) اس پر لازم ہو جائے گا جب اس عورت سے نکاح کرے گا۔ رواہ مالک

غلام کی طلاق کا بیان

۲۷۹۴۹......ایوب سختیانی سے مروی ہے کہ ایک مکاتب (وہ غلام جسے آقا کہے اتنے پیسے لاؤ مجھے دو تم آزاد ہو) کے نکاح میں آزاد عورت تھی اس نے عورت کو دو طلاقیں دیں پھر حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ دریافت کیا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ طلاق مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۰......ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے نفیع نے حدیث سنائی ہے کہ وہ غلام تھے ان کے نکاح میں آزاد عورت تھی انھوں نے عورت کو دو طلاقیں دیں بعد میں حضرت عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا: تیری طلاق وہ ہوگی جو غلام کی طلاق ہوتی ہے (یعنی دو طلاقیں جو تم دے چکے ہو) اور عورت کی عدت وہ ہوگی جو آزاد عورت کی عدت ہوتی ہے یعنی تین حیض۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۱......سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مکاتب نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو غلام کی طلاق قرار دیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۵۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غلام کی طلاق اس کے مالک کے ہاتھ میں ہے سو مالک نے (غلام کی بیوی کو) طلاق دی تو یہ طلاق جائز ہوگی اور اگر مالک دونوں میں تفریق کردے تو وہ ایک طلاق ہوگی یہ اسوقت ہوگا جب غلام اور بیوی دونوں اس کی ملکیت میں ہوں۔ اور اگر غلام تو ایک کا ہے اور باندی (غلام کی بیوی) کسی دوسری کی ہے تو غلام کا مالک چاہے تو طلاق دے سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۳......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: باندی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ دو طلاقیں ہو جانے کے بعد وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر

۲۷۹۵۴......ام سلمہ کی روایت ہے کہ ایک غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: آپ نے فرمایا: عورت غلام پر حرام ہو چکی ہے تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

رواہ عبدالرزاق وفیہ عبداللّٰہ بن زیاد بن سمعان وھو متروک

۲۷۹۵۵......ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میاں بیوی میں سے جو بھی غلامی میں ہوگا طلاق کی تعداد میں کمی واقع ہو جائے گی مرد کی غلامی کی وجہ سے طلاق میں اور عدت میں کمی واقع ہوگی عورت کی غلامی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چنانچہ جب باندی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوگی اور اس کی عدت دو حیض ہوں گے اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہوں گی اور عدت تین حیض ہوں گے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۵۶......ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مالک اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دے تو اب مالک غلام کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتا البتہ غلام خود اسے طلاق دے۔ اور اگر اپنے غلام کی باندی کو لے یا اپنی باندی کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۷۹۵۷......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر شادہ شدہ باندی فروخت کی جائے تو اسے فروخت کرنا ہی اس کی طلاق ہے جابر بن عبداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اسی قسم کا فتوی مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

خلاصہ کلام:......فقہائے کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ غلام کی صورت میں طلاق کی تعداد کا اعتبار میاں کی حالت سے ہوگا یا بیوی کی حالت سے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک طلاق کا اعتبار مرد کی حالت سے ہوگا یعنی مرد اگر غلام ہے تو اسے دو طلاقیں حاصل ہوں گی اگر مرد آزاد ہے بیوی خوہ غلام ہو یا آزاد اسے تین طلاقیں حاصل ہوں گی۔ جبکہ فقہائے احناف کے نزدیک ہر صورت میں عورت کا اعتبار ہے فائدہ خواہ جس حالت میں ہو یعنی عورت اگر باندی ہے تو خاوند دو طلاقوں کا مالک ہوگا عورت اگر آزاد ہے تو تین طلاقوں کا مالک ہوگا۔ دلائل آثار، احادیث دونوں طرف موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھے ھدایہ کتاب الطلاق وعین الھدایہ، ج ۲۔

احکام طلاق کے متعلقات

۲۷۹۵۸..... عبیدہ سلمانی کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت اور اس کا خاوند آیا ان دونوں کے ساتھ لوگوں کی ایک ایک جماعت تھی دونوں جماعتوں نے اپنا اپنا حکم منتخب کر کے باہر نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اگر میاں بیوی میں تفریق ہو جائے تمہارے اوپر کیا وبال ہوگا اور اگر تم انھیں جمع کر سکتے ہو خاوند نے کہا: میں فرقت نہیں چاہتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! تو نے جھوٹ بولا ہے یہاں سے ہلنے مت پاؤ حتیٰ کہ کتاب اللہ سے راضی نہ ہو جاؤ کتاب اللہ کا فیصلہ خواہ تیرے حق میں ہو یا تیرے خلاف ہو۔ رواہ عبدالرزاق

طلاق یافتہ عورت کے نان نفقہ اور رہائش کا بیان

۲۷۹۵۹..... "مسند فاطمہ بنت قیس" ابن جریج کہتے ہیں مجھے عطاء نے خبر دی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس جو کہ ضحاک بن قیس کی بہن ہے اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انھیں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل کو کہہ گیا کہ مطلقہ کو کچھ نان نفقہ دیتا رہے۔ چنانچہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے کم سمجھا، چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی ایک بیوی کے پاس آگئی، تھوڑی دیر بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ فاطمہ بنت قیس آپ کی ایک بیوی کے کے پاس بیٹھی تھی بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فاطمہ بنت قیس ہے اسے فلاں شخص نے طلاق دے دی ہے اس شخص نے کچھ نفقہ بھیجا تھا جو اس نے واپس کر دیا ہے حالانکہ وہ شخص اسے کافی سمجھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سچ کہا: پھر آپ نے فاطمہ سے فرمایا: ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور اس کے ہاں عدت پوری کرو، پھر فرمایا: البتہ ام مکتوم کے پاس کثرت سے لوگ آتے جاتے ہیں لیکن تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے چنانچہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گئی اور ان کے ہاں عدت گزارنے لگی حتیٰ کہ وہیں عدت پوری کر دی پھر حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا وہ رسول کریم ﷺ سے مشورہ لینے آ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا: رہی بات ابوجہم کی مجھے ڈر ہے کہ وہ ڈنڈے سے بہت مارتا ہے، رہی بات معاویہ کی وہ تنگدست ہے۔ چنانچہ بعد میں فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۰..... ابن جریج، ابن شہاب، ابوسلمہ عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی چنانچہ عمرو نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دے دیں پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوچا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جائے اور فتویٰ لے آئے کہ اپنے گھر سے باہر جا سکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ابن ام مکتوم جو نابینا ہیں ان کے ہاں چلی گئی ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے عروہ سے مروی خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار کرتی تھیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۱..... معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ (بائن) دے دی چنانچہ مطلقہ کی طرف اس کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے پیغام بھیجا اور حکم دیا کہ اپنے خاوند کے گھر سے منتقل ہو جا۔ چنانچہ مروان کو اس کی خبر ہوئی اس نے مطلقہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے گھر واپس آ جا نیز پوچھا کہ تم عدت پوری ہونے سے قبل اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو مطلقہ نے جواب میں کہا: بھیجا کہ میری خالہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے ایسا کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور مجھے بتایا ہے کہ اسے جب ابوعمرو بن حفص مخزومی نے طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مروان نے قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ واقعہ کی پوری طرح تحقیق کر کے لائے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبیصہ کو بتایا کہ وہ ابوعمرو بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تھا اور ان کا خاوند بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جاتے جاتے اس نے ایک طلاق جو باقی رہی تھی وہ بھی دے کر بھجوادی اور عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو نان نفقہ دینے کے لیے کہا مگر ان دونوں نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نفقہ نہیں ہوسکتا الا یہ کہ وہ حاملہ ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو حالات سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے الا یہ کہ تم حاملہ ہو، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنے گھر سے منتقل ہونے کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی عرض کیا: یارسول اللہ! میں منتقل ہوکر کہاں جاؤں آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ وہ نابینا ہے یوں تم کپڑے بھی اتار سکتی ہو اور وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا، چنانچہ عدت پوری ہونے تک فاطمہ رضی اللہ عنہا وہیں رہی پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انکا نکاح کرادیا۔ قبیصہ بن ذویب مروان کے پاس واپس لوٹ آیا اور ساری بات کہہ سنائی، مروان نے کہا: میں نے یہ حدیث صرف ایک عورت سے سنی ہے جو ایسی ادا پر قائم ہے جسے لوگ بھی اپنالیں گے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب اس کی خبر ہوئی کہا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فطلقوھن لعدتھن لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا

یعنی عورتوں کو عدت سے پہلے طہر میں طلاق...... تمہیں کیا معلوم اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کردے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھلا تین طلاقوں کے بعد کونسی نئی بات پیدا ہوگی چونکہ نئی بات سے مراد تو خاوند کا بیوی سے رجوع کرنا ہے، الٰہذا لوگ کیسے کہتے ہیں کہ عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا جب وہ حاملہ ہو عورت کو بغیر نفقہ کے گھر میں کیسے روکا جاسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۲...... ابن عیینہ، مجاہد، شعبی کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں۔ شعبی کہتے ہیں مجھے فاطمہ بنت قیس نے حدیث سنائی ہے اور وہ ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھی نفقہ اور رہائش کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنت قیس! میری بات سنو، آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے کے آگے ستر کرلیا، گویا آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمارہے تھے: عورت کے لیے نفقہ اور رہائش اسوقت ہے جب شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہو اور جب رجوع کا حق نہ ہو تو عورت کے لیے نفقہ نہیں ہوگا اور رہائش بھی نہیں ہو گی فرمایا: فلاں عورت یا فرمایا ام شریک کے پاس چلی جاؤ اور اس کے پاس عدت پوری کرو پھر فرمایا: نہیں اس عورت کے پاس لوگوں کا اجتماع رہتا ہے یا فرمایا اس کے پاس لوگوں میں گفتگو ہوتی رہتی ہے بلکہ تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت پوری کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۶۳...... ثوری، سلمہ بن کہیل، شعبی کی سند سے حدیث مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ اور سکنی (رہائش) نہیں ہوگا شعبی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا تذکرہ کیا وہ بولے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے اس عورت (جو مطلقہ ثلاث یا بائن ہو) کے لیے نفقہ بھی ہے اور اس کی رہائش بھی ہے۔

فائدہ:...... حوالہ کی جگہ خالی ہے البتہ یہ حدیث امام مسلم نے کتاب الطلاق باب المطلقۃ ثلاثا کے ذیل میں ذکر کی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ عورت جسے طلاق رجعی دی گئی ہو بالاتفاق اس کے لیے نان نفقہ اور سکنی ہوگا مطلقہ ثلاث حاملہ کے لیے بھی نان نفقہ اور سکنی ہوگا البتہ مطلقہ ثلاث غیر حاملہ کے متعلق اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دونوں چیزیں ہوں گی ان کی دلیل اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم آلایۃ دلیل ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوگا ان کی دلیل حدیث بالا ہے جبکہ امام مالک اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث کے پیش نظر سکنی ہوگا اور نفقہ نہیں ہوگا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ احناف کے مسلک کا مؤید ہے۔

۲۷۹۶۴...... فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ میں مشکل میں نہ پڑجاؤں آپ مجھے کہیں اور منتقل ہوجانے کا حکم دیں۔ رواہ ابن النجار

۲۷۹۶۵..... فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہوجائے مجھے بتلانا۔ چنانچہ جب میری عدت پوری ہوئی میں نے آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا: تمہیں کس کس نے پیغام نکاح بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہ اور بنی قیس کے ایک شخص نے۔ آپ نے فرمایا: معاویہ تو نوجوانان قریش میں سے ایک نوجوان ہے لیکن اس کے پاس کچھ نہیں۔ رہی بات دوسرے کی سووہ شریر ہے اس میں کوئی بھلائی ہیں آپ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کرلو میں نے اسے ناپسند کیا، آپ نے فرمایا: اس سے نکاح کرلو پھر میں نے اس سے نکاح کرلیا۔ رواہ ابن جویو

۲۷۹۶۶..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی وہ اس کے لیے نفقہ ہوگا اور نہ ہی سکنی۔ رواہ عبدالرزاق

فصل عدت حلالہ..... استبراء اور رجعت کے بیان میں عدت

۲۷۹۶۷..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' ابن عباس رضی اللہ عنہا بریرہ رضی اللہ عنہا کے قصہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا پر آزاد عورت کی عدت کا حکم لاگو کیا۔ رواہ البیھقی

۲۷۹۶۸..... اسحاق کہتے ہیں میں اسود بن یزید کے ساتھ جامع مسجد میں تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے سکنی اور نفقہ کا فیصلہ نہیں کیا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو ایک عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے ہم نہیں جانتے اس نے اصل بات یاد رکھی یا بھول گئی مطلقہ ثلاث کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی۔ رواہ عبدالرزاق والدارمی ومسلم وابوداؤد والدارقطنی والبیھقی

فائدہ:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کر دیا کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں ہو چکی ہوں اس کے لیے رہائش اور نان نفقہ بذمہ طلاق دہندہ ضروری ہوگا۔ از مترجم

۲۷۹۶۹..... نافع کی روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہا سے ام ولد (وہ باندی جس کی مالک سے اولاد ہو) کی عدت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کی عدت ایک حیض ہے۔ ایک شخص بولا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ام ولد کی عدت تین حیض ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے افضل ہیں اور ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ رواہ البیھقی وابن عساکر

۲۷۹۷۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی اس نے کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا ایک شخص نے اسے گھر سے باہر نکلنے پر ڈانٹا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا جبکہ تم اپنی کھجوریں کاٹتی رہو ممکن ہے تم صدقہ کرو یا کوئی اچھائی تم سے سرزد ہوجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۱..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کا خاوند وفات پا گیا جبکہ وہ حاملہ تھی کچھ ہی دنوں کے بعد اس نے وضع حمل کر دیا جب نفاس سے پاک ہوئی اسے پیغام نکاح دیا گیا اس نے رسول کریم ﷺ سے نکاح کے لیے اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت دی اور اس نے نکاح کرلیا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید

۲۷۹۷۲..... ابن شہاب کہتے ہیں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے تین حیض عدت گزاری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام ولد کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔ وکیع کہتے ہیں یعنی جب ام ولد کا خاوند مرجائے۔ رواہ البیھقی وضعفہ

۲۷۹۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۵..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا کیس لایا گیا اسے خاوند نے طلاق دے دی تھی اس عورت کا

دعویٰ تھا کہ اسے ایک ہی مہینہ میں تین بار حیض آ چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اس عورت کے متعلق کوئی فیصلہ کرو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں فیصلہ کروں جبکہ آپ خود یہاں موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں واسطہ دیتا ہوں کہ فیصلہ کرو چنانچہ شریح رحمۃ اللہ علیہ بولے: اگر اس کے خاندان کی عورتیں جو اس کے مخفی حالات سے واقف ہوں وہ آئیں اور آپ بھی ان کی امانت و دینداری سے راضی ہوں وہ گواہی دیں کہ واقعی اس کے تین حیض گزر چکے ہیں درمیان میں یہ پاک ہوتی رہی ہے اور نماز بھی پڑھتی رہی ہے پھر تو یقیناً اس کی عدت پوری ہو چکی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قالون قالون رومی زبان میں یعنی بہت عمدہ بہت عمدہ۔

رواہ سعید بن المنصور والدارمی والبیھقی وابن عساکر

۲۷۹۷۶..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اتنے میں ایک عورت آئے اور بولی: میرا شوہر وفات پا چکا ہے۔ وفات کے بعد چار ماہ کے اندر اندر میں نے وضع حمل کر دیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری عدت وہ ہوگی جو دو مدتوں میں سے زیادہ ہو (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) جب چار ماہ سے کم مدت میں اس عورت نے حمل وضع کر دیا تو ابن عباس چار ماہ دس دن کا اسے کہہ رہے تھے ابوسلمہ بولے: میرے پاس اس کا علم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے خبر دی ہے کہ سبیعہ سلمیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور میں نے حمل بھی وضع کر دیا ہے عورت نے آپ کو بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد چار ماہ سے کم عرصہ میں اس نے حمل وضع کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سبیعہ خوش ہو جاؤ (تمہاری عدت گزر چکی اور اب شادی کر لو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورت سے فرمایا جو بات تم سن رہی ہو اسے اچھی طرح یاد رکھنا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۷..... ابن جریج کی روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے حدیث سنائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب وہ (خاوند کی وفات کے) پندرہ دنوں کے بعد حمل وضع کر چکی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے بیوی کو طلاق دی اور اس کے بطن میں دو جڑواں بچے ہوں اگر ایک کو جنم دے تو دوسرے کو جنم دینے سے پہلے پہلے اس کا خاوند رجوع کر سکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۷۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو جہاں چاہے اپنی عدت پوری کرے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو اور وہ حاملہ ہو اس کے لیے نفقہ نہیں اسے خاوند کی میراث ہی کافی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۱..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو جس کا خاوند وفات پا گیا ہو خوشبو سے الگ رہنے کا حکم دیتے تھے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۲..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ عورت جسے طلاق بائن دی گئی ہو اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت پوری ہونے تک کہیں اور منتقل نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ عورت کی عدت جب عدت وفات ہو یا عدت طلاق ہو وہ اپنے گھر ہی میں رہے ایک رات بھی کہیں اور نہ گزارنے پائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور رات نہ بسر کرے وہ خوشبو نہ لگائے، مہندی نہ لگائے، سرمہ نہ لگائے، رنگے ہوئے (شوخ) کپڑے نہ پہنے، البتہ چادر نما کپڑے پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

حاملہ کی عدت کا بیان

۲۷۹۸۵.....ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا (جس کی تفصیل یہ ہے) کہ ایک عورت کا خاوند مرجائے اور عورت چار ماہ گزرنے سے قبل وضع حمل کردے (اس کی عدت کیا ہوگی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی عدت وہ مدت ہوگی جو زیادہ ہوگی (یعنی چار ماہ دس دن اور وضع حمل میں سے جو مدت ابعد اور آخر اور زیادہ ہوگی وہ گزارے گی) ابوسلمہ بولے: جب اس عورت نے حمل وضع کردیا اس کی عدت پوری ہوگی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اس مسئلے کا فیصلہ کروانا چاہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت حارث کا خاوند وفات پا گیا تھا سبیعہ نے خاوند کی وفات کے کچھ ہی دنوں بعد حمل وضع کردیا، چنانچہ سبیعہ سے ابوسنابل بن بعک (بعکک) ملے دیکھا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نفاس سے پاک ہوچکی ہے سرمہ لگا رکھا اور عمدہ جوڑا زیب تن کیا ہوا ہے۔ ابوسنابل رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید تم سمجھتی ہو کہ تمہاری عدت پوری ہوچکی ہے تمہاری عدت ابھی نہیں گزری تاوقتیکہ شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن گزر نہ جائیں چنانچہ شام کے وقت سبیعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا۔ نیز ابوسنابل کا قول بھی ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کردیا گویا تمہاری عدت پوری ہوچکی ابوسلمہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سبیعہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی فرمایا تھا کہ: ابوسنابل نے جھوٹ بولا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۶.....ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی روایت ہی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۷.....ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے لگ بھگ بیس (۲۰) دن بعد حمل وضع کردیا تھا نبی کریم ﷺ نے اسے شادی کرلینے کا حکم دیا۔ رواہ ابن النجار و عبدالرزاق

۲۷۹۸۸.....ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حماد، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب خاوند وفات پا جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل ہے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ سبیعہ نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن یا فرمایا سترہ دن بعد بچہ جنم دیا نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کرلینے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۹.....عروہ کہتے ہیں سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے سات دن بعد حمل وضع کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۰.....عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ۴۵ (پینتالیس) دن بعد حمل وضع کرلیا تھا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے نکاح کرنے کا حکم دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حاملہ عورت جب خاوند کی وفات کے بعد حمل وضع کرے تو وہ چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ و عبد بن حمید

۲۷۹۹۲.....مغیرہ کی روایت ہے کہ میں نے شعبی سے کہا: میں تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند وفات پا جائے اس کی عدت ابعد الاجلین (دو مدتوں میں سے زیادہ عرصہ والی مدت) ہے شعبی نے کہا: کیوں نہیں اس کی تصدیق کرو بلکہ زور وشور سے اس کی تصدیق کرو، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ فرمان باری تعالیٰ:

واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن

یعنی حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ حمل وضع کردیں" طلاق یافتہ عورت کے متعلق ہے۔ رواہ ابن المنذر

عدت وفات

۲۷۹۹۳.....یوسف بن ماھک اپنی ماں مسیکہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند مرگیا وہ دوران عدت اپنے میکے والوں سے ملنے آئی طلق رضی اللہ عنہ نے اسے مارا لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران سے مسئلہ دریافت کیا انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر اپنے گھر تک لے جاؤ چونکہ یہ طلاق یافتہ ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۴.....محمد بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ ایک عورت کا شوہر وفات پاجائے اور وہ باہر جانے کی اشد ضرورت بھی محسوس کرتی ہو(تو کیا وہ باہر جاسکتی ہے)ان دونوں حضرات نے اس عورت کو رخصت دی ہے کہ وہ میکے جاسکتی ہے اور کھانا وغیرہ لے کر دن دن میں واپس اپنے گھر چلی جائے۔رواہ ابن حوصافی مسند الاوزاعی عبدالرزاق

۲۷۹۹۵.....ابن جریج کہتے ہیں مجھے عبدالکریم بن ابی مخارق نے خبر دی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت گزرنے سے قبل حمل وضع کردیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے عدت میں مدت گزارنی ہوگی جو بعد والی ہوگی چنانچہ وہ عورت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عورت سے کہا: تم کہاں سے آرہی ہو عورت نے واقعہ بیان کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی بتلایا، ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ اور کہو: ابی بن کعب کہتا ہے کہ تیری عدت گزرچکی ہے۔اگر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تلاش کیا تو میں یہاں ہی بیٹھا ہوں، چنانچہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور انھیں خبر دی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلالاؤ، عورت آئی اور ابی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر واپس ہوئی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، یہ عورت کیا کہتی ہے۔ابی رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان سنتا ہوں۔"واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن" آیا کہ وہ عورت جس کا خاوند وفات پاجائے اور وہ حاملہ بھی ہو وہ حمل وضع کردے اس کی عدت بھی یہی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت سے فرمایا: جو تم سن رہی ہو میں بھی سن رہا ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۶.....ایوب سختیانی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو جس کا خاوند وفات پاچکا ہو اپنے والد کے پاس صرف ایک رات گزارنے کی اجازت دی ہے وہ بھی مرض الموت میں ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۹۷ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے متوفی عنہا زوجہا(وہ عورت جس کا خاوند مرجائے)کو اپنے باپ کے پاس ایک رات بسر کرنے کی رخصت دی ہے دراں حالیکہ اس کا باپ حالت مرض میں ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۷۹۸۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ عورت جس کا خاوند مرچکا ہو اور ابھی چار پائی پر ہو(دفنایا نہ گیا ہو)کہ اتنے میں اس کی بیوی حمل وضع کرے اس کی عدت پوری ہوجاتی ہے۔رواہ مالک والشافعی وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۷۹۹۹.....سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن کے خاوند وفات پاچکے ہوئے مقام بیدا سے واپس کردیتے تھے اور انھیں حج کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔رواہ مالک و عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۰۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں متوفی عنہا زوجہا اگر چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔

رواہ الدار قطنی وابن الجوزی فی الواھیات وفیہ ضعفان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعاف الدار قطنی ۱۱۷۔

۲۸۹۹۱.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق بائن والی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند وفات پاچکا ہو جہاں چاہے عدت گزارے۔رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۲..... عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت ہے کہ مروان نے عبداللہ بن عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کے پاس بھیجا اور پوچھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسے کیا فتویٰ دیا تھا۔ سبیعہ نے کہا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی اور حجۃ الوداع کے موقع پر وہ وفات پا گئے سعد بن خولہ بدری صحابی تھے۔ چنانچہ وفات کے بعد چار ماہ دس دن سے پہلے ہی سبیعہ رضی اللہ عنہا نے حمل وضع کر دیا ان سے ابوسنابل بن بعکک کی ملاقات ہوئی جبکہ سبیعہ کا نفاس ختم ہو چکا تھا اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ ابوسنابل نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو جبکہ وفات کے وقت سے تمہاری عدت چار مہینے دس دن ہے۔ سبیعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور معاملہ ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم نے حمل وضع کیا اسی وقت سے تمہاری عدت پوری ہو چکی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس عورت کا خاوند وفات پا جائے وہ خوشبو نہ لگائے، رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے اور عصفر بوٹی میں رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۴..... فریعہ بنت مالک کے خاوند کچھ لوگوں کی تلاش میں نکلے حتیٰ کہ راستے ہی میں قدوم پہاڑ کے قریب لوگوں کو پالیا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرا خاوند قتل ہو گیا ہے اور مجھے ایسے گھر میں رکھا ہے جو اس کی ملکیت نہیں۔ فریعہ رضی اللہ عنہا نے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دی وہ چل پڑی جب حجرے کے دروازے پر پہنچی آپ ﷺ نے واپس بلایا۔ فریعہ واپس لائی گئی آپ نے فرمایا: مجھے دوبارہ اپنی بات سناؤ اس نے بات سنائی آپ نے حکم دیا کہ عدت پوری ہونے کے بعد گھر سے باہر جا سکتی ہو۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر ٹھہری رہو حتیٰ کہ تمہاری عدت چار ماہ دس دن گزر جائیں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اور گھر سے منتقل ہونے کے متعلق سوال کیا: عثمان نے کہا: منتقل ہو جاؤ پھر اپنے پاس بیٹھے والوں سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ سے یا میرے دو صاحبوں سے اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث) منقول ہے فریعہ کہتی ہے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے میرا ذکر کیا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیجا اور یہی سوال پوچھا میں نے انھیں خبر دی: انھوں نے میری بات پر اعتماد کر لیا اور عورت کو حکم دیا کہ اپنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلو تاوقتیکہ عدت پوری ہو جائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۵..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس عورت کا خاوند مر جائے وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، زیور نہ پہنے، مہندی نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت وفات پر زینت اختیار کرنا ممنوع ہے

۲۸۰۰۶..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا چکا ہے اور بیٹی کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں اسے سرمہ لگا دوں؟ آپ نے دو یا تین بار فرمایا نہیں اس نے تو چار ماہ دس دن گزارنے ہیں حالانکہ تم میں سے کوئی عورت سال پورا ہونے پر مینگنی مار دیتی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۷..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اثمد سرمہ کے متعلق پوچھا گیا کہ جس عورت کا خاوند وفات پا چکا ہو وہ لگا سکتی ہے؟ لوگوں نے کہا اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں اگرچہ اس کی آنکھیں پھوڑ کیوں نہ دی گئی ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۸..... ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمیں سوگ کی حالت میں رنگے ہوئے کپڑوں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ خاوند پر تین دن سے زیادہ سوگ کیا جا سکتا ہے ہمیں بحالت سوگ خوشبو نہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے البتہ حیض سے پاک ہونے کی حالت میں قسط ہندی (کٹھ) اور اظفار (ایک خوشبو) استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔
رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۰۹..... عطاء کہتے ہیں جس عورت کا خاوند وفات پا جائے اسے خوشبو لگانے سے اور زینت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔
رواہ ابن عدی و عبدالرزاق

۲۸۰۱۰.....ابن جریج عبداللہ بن کثیر سے روایت نقل کرتے ہیں: مجاہد کہتے ہیں: غزوہ احد میں بہت سے مرد شہید کردیئے گئے تھے اس لیے ان کی بیویاں بیوہ ہوگئیں وہ سب ایک گھر میں اکٹھی ہوگئی تھیں اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں رات کو (تنہائی میں) وحشت ہوتی ہے کیا ہم ایک دوسری کے پاس رات نہ گزارلیا کریں؟ اور صبح ہوتے ہی اپنے گھروں میں واپس چلی جائیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ایک دوسری کے ہاں بات چیت کرتی رہا کرو جب تم سونا چاہو تو ہر عورت اپنے گھر آجائے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۱.....''مسند علی رضی اللہ عنہ'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوفی عنہاز وجھا کو روانہ کردیتے تھے اور اس کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۲۸۰۱۲.....''ایضاً'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے سات دن بعد دارامارت سے منتقل کردیا تھا۔ رواہ سفیان الثوری فی جامعہ والبیھقی

۲۸۰۱۳.....اعمش، ابوالضحیٰ مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص چاہے میرے ساتھ مباھلہ کرلے کہ چھوٹی سورت النساء (سورت طلاق) چار ماہ دس دن کے حکم کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۲۸۰۱۴.....مسلم، ابوالضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ حاملہ متوفی عنہاز وجھا کی عدت وہ مدت ہوگی جو مقدار میں زیادہ ہوگی۔
رواہ البیھقی

۲۸۰۱۵.....شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو جن خاوند مرجاتے تھے ان کے گھر سے منتقل کردیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۶.....شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: وہ عورت جس کا خاوند مرجائے اور حاملہ ہو اس کا نفقہ مرحوم کے کل مال سے ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۱۷.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

عدت مفقود

۲۸۰۱۸.....ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مفقود (گمشدہ آدمی) کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بیوی چار سال چار ماہ دس دن انتظار کرے گی پھر وہ شادی کرسکتی ہے اس کے بعد اگر اسکا پہلا خاوند آجائے تو اسے مہر اور بیوی میں اختیار دیا جائے گا۔
رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ وابو عبیدہ والبیھقی

۲۸۰۱۹.....ابوالملیح بن اسامہ کہتے ہیں مجھے سہیمہ بنت عمیر شیبانیہ نے حدیث سنائی ہے کہ انھوں نے ایک غزوہ میں اپنے شوہر کو گم پایا نامعلوم ہلاک ہوگیا یا نہیں؟ چار سال تک انتظار کرتی رہی پھر اس نے شادی کرلی: پھر اس کا پہلا خاوند لوٹ آیا حالانکہ سہیمہ شادی کرچکی تھی سہیمہ کہتی ہے۔ میرے دونوں خاوند سوار ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور پائے گئے چنانچہ ان دونوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو حکم دیا کہ پہلے خاوند کو بیوی اور اس کے مہر کا اختیار دیا جائے گا چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے پھر یہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اور ان سے مسئلہ دریافت کیا اور ساتھ ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی سنادیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فیصلہ وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کردیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۲۰.....زہری، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: اگر اس کا پہلا شوہر آجائے جبکہ بیوی شادی کرچکی ہو تو اسے بیوی اور مہر میں اختیار دیا جائے گا اگر مہر کو اختیار کرے تو وہ دوسرے خاوند پر ہوگا اگر اپنی بیوی کو اختیار کرے تو وہ عدت گزارے گی تاکہ حلال ہوجائے پھر پہلے خاوند کے پاس لوٹے گی اور اس کے لیے دوسرے خاوند کے ذمہ مہر ہوگا جس کے

بسبب اس نے عورت کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا ہے زہری کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۲۱ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ چار سال انتظار کرے گی پھر خاوند کا ولی اسے طلاق دے اور پھر چار ماہ دس دن انتظار کرے اور پھر اس کے بعد شادی کر سکتی ہے۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۲۲..... مسروق کہتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کو اس کی بیوی اور مہر میں اختیار نہ دیا ہوتا تو میں یہ رائے دیتا کہ مفقود اپنی بیوی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ رواہ الشافعی و البیھقی

۲۸۰۲۳..... ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مفقود (گمشدہ آدمی) کی میراث کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ اس کا مال چار سال گزرنے کے بعد ہی بیوی پر تقسیم کیا جائے اور اس کی بیوی از سر نو چار ماہ دس دن عدت گزارے گی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۴..... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود کے ولی کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۵..... عبدالکریم کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مفقود کی بیوی شادی کرے پھر اس کا خاوند آ جائے اور آگے اسے مری ہوئی پائے تو اس عورت کی میراث کا حل وہی ہوگا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے کہ اس سے حلف لیا جائے گا کہ یہ اسے زندہ پانے کا اختیار رکھتا تھا یا اس کے مہر کو پانے کا اختیار رکھتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۶..... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو گم پایا چار سال تک اس کی انتظار میں رہی پھر اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا جس وقت اس نے کیس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا ہے اس وقت سے چار سال انتظار کرے، اگر اس مدت میں اس کا خاوند آ جائے تو اسے لے لے ورنہ یہ عورت شادی کرے چنانچہ عورت نے چار سال گزارنے کے بعد شادی کر لی اور اس کے پہلے خاوند کا کوئی ذکر نہیں سنا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا خاوند آیا چنانچہ وہ دروازے پر دستک دے رہا تھا کہ اندر سے آواز آئی: تمہاری بیوی نے تمہارے بعد شادی کر لی ہے اس نے معاملے کی چھان بین کی بتایا گیا کہ واقعی وہ شادی کر چکی ہے پھر وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اس شخص نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا جس نے میرے گھر والوں کو غصب کر لیا اور میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبر گئے اور فرمایا بھلا یہ کون ہے؟ عرض کیا: امیر المؤمنین آپ ہیں۔ فرمایا: بھلا وہ کیسے؟ عرض کیا: مجھے جنات لے کر چلے گئے تھے۔ جب میں واپس آیا میری بیوی شادی کر چکی لوگوں کا بیان ہے کہ میری بیوی کو آپ نے شادی کرنے کا کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تمہاری بیوی تمہیں واپس کر دیں اگر چاہو تو کسی اور عورت سے تمہاری شادی کرا دیں اس شخص نے کہا: بلکہ کسی اور عورت سے میری شادی کرا دیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے جنات کے حالات دریافت کرتے وہ آپ کو بتاتا جاتا تھا۔ رواہ عبدالرزاق

مفقود کی بیوی کا فیصلہ کس طرح ہو؟

۲۸۰۲۷..... مجاہد اسی گمشدہ مفقود سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتا ہے: میں ایک گھاٹی میں داخل ہوا مجھے جنات نے حواس باختہ کر دیا میری بیوی چار سال تک انتظار میں رہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انھوں نے اسے حکم دیا کہ جب سے تو معاملہ لے کر میرے پاس آئی ہے اس وقت سے چار سال مزید انتظار کر پھر (چار سال کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے میری ولی کو بلایا اس نے عورت کو طلاق دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم دیا پھر میں واپس لوٹ آیا مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے عورت اور اس کے مہر جو میں نے مقرر کیا تھا میں اختیار کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۲۸..... ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گمشدہ آدمی کی بیوی چار سال تک انتظار کرے گی۔

رواہ عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۲۹..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص عشاء کی نماز پڑھنے مسجد کی طرف چلا، اسے جنات اڑا کر کہیں لے گئے اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنا حال بیان کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مفقود شخص کی قوم کو بلایا اور ان سے معاملہ کی تحقیق کی انہوں نے تصدیق کی عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا چار سال گزرنے کے بعد عورت پھر آئی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس نے شادی کرلی پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کا پہلا خاوند واپس لوٹ آیا اور عمر رضی اللہ عنہ کو پکارنے لگا اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور نہ ہی میں مرا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے بتایا گیا: یہ وہی شخص ہے جس کا قصہ ایسا اور ایسا ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بیوی اور مہر کے بیچ اختیار دے دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پیش آنے والے حالات کے متعلق سوال کیا اس نے کہا: کافر جنات کی ایک جماعت مجھے اپنے ساتھ لے گئی میں انہی میں رہا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان میں رہتے ہوئے تمہارا کھانا کیا تھا؟ جواب دیا: وہ چیزیں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ لوبیا ہے۔ میں ان کے درمیان رہا بالآخر مسلمان جنات کی ایک جماعت نے ان کافروں پر حملہ کیا اور انہیں شکست خوردہ کیا مسلمان جنات نے مجھے قیدیوں میں پایا اور کہا: تمہارا دین کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: میرا دین اسلام ہے جواباً وہ بولے: تم ہمارے دین پر ہو، اگر چاہو تو ہمارے پاس ٹھہرے رہو چاہو تو ہم تمہیں واپس تمہاری قوم کے پاس چھوڑ آئیں میں نے کہا: مجھے واپس میری قوم تک پہنچادو۔ چنانچہ انہوں نے میرے ساتھ جنات کی ایک جماعت بھیجی، رات کے وقت وہ مجھ سے باتیں کرتے میں ان سے باتیں کرتا جبکہ دن کے وقت ہوا کا ایک بگولا ہوتا جس کے پیچھے میں چلتا رہتا حتیٰ کہ آپ لوگوں کے پاس پہنچ گیا۔

ابن جریر کہتے ہیں: ابوفرعہ کو میں نے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں تھے عرض کیا: مجھے کافر جنات اپنے ساتھ لے گئے تھے، مجھے اپنے ساتھ لیے زمین کے مختلف خطوں میں پھرتے رہے بالآخر میں مسلمان جنات کے ایک گھرانے تک جا پہنچا، انہوں نے مجھے پکڑا اور واپس کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ ہمارے ساتھ کن کھانوں میں شریک ہوتے ہیں؟ کہا: وہ کھانے جن پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اور وہ کھانا جو نیچے (دسترخوان پر) گر جاتا ہے (یا کہیں اور کھیت کھلیان، دکان مکان میں گر جاتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے جہاں تک ہوسکا میں کھانا نیچے نہیں گرنے دوں گا۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی

۲۸۰۳۰..... حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی بیوی کے متعلق فرمایا: یہ عورت آزمائش میں مبتلا کردی گئی ہے، بس اسے صبر ہی کرنا چاہیے تاوقتیکہ اس کی موت کی خبر آجائے یا طلاق دے دے ابن جریج کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موافقت کرتے ہیں کہ مفقود کی بیوی تا ابد انتظار کرے گی۔ رواہ عبد الرزاق

فائدہ:...... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وہی قول ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول وہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، عصر حاضر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اثر پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

فانی لااعلم کیف قال العلماء فی المسئلة ناخذ بقول مالک رحمه الله ولماذالا یقولون نفتی بقضاء عمر رضی الله عنه وقوله وفتواه

باندی کی عدت کا بیان

۲۸۰۳۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باندی کو جب حیض نہ آتا ہو اس کی عدت دو مہینے ہے جیسا کہ جب اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۳۲..... حضرت عمرو بن اوس ثقفی کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اگر میں طاقت رکھتا کہ باندی کی عدت ڈیڑھ حیض قرار دیتا تو میں ایسا ضرور کرتا ایک شخص نے کہا: آپ ڈیڑھ مہینہ اس کی عدت قرار دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے۔

رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۸۰۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی کی عدت تین حیض ہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور

استبراء کا بیان

۲۸۰۳۴...... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب تستر فتح ہوا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت ساری قیدی عورتیں پائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی شخص کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کردے اور مشرکین کی اولاد میں تم مت شریک ہو چونکہ پانی (منی) سے بچہ مکمل ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۵...... ابوسعید جہنی کی روایت ہے کہ صعب بن جثامہ نے اپنے (مرحوم) بھائی محلم بن جثامہ کی بیوی سے شادی کرلی اس عورت کا محلم سے ایک لڑکا بھی تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پاگیا صعب اپنی بیوی سے کنارہ کش ہوگیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم اپنی بیوی سے اس کے لڑکے کے مرنے کے بعد علیحدہ کیوں ہوگئے ہو؟ صعب نے کہا: میں اچھا نہیں سمجھتا کہ رحم میں میں ایسا نطفہ داخل کروں جس کا میراث میں کوئی حق نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص ہو جسے رشد وہدایت کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور تجھے اس کی توفیق بھی دی گئی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف لشکروں میں خطوط لکھے کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو جس کی کسی دوسرے شخص سے اولاد ہو وہ اسوقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک اس کا استبراء رحم نہ کرے۔ رواہ ابن السنی فی کتاب الاخوۃ وابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی باندی کو خریدے وہ ایک حیض سے اس کا استبراء کرے اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو چالیس دن تک انتظار کرے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حاملہ سے جماع کرنے سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ کا استبراء ایک حیض سے ہوجائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۸۰۳۸...... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اوطاس کے بہت سارے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور یہ حنین کے قیدی تھے ہم نے قیدی عورتوں سے جماع کرنا چاہا، لوگوں کے ہاتھوں میں بہت ساری باندیاں تھیں ہم نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا آپ خاموش رہے پھر فرمایا: ایک حیض سے ان کا استبراء کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۰۳۹...... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو باندی خریدی جائے یا آزاد کی جائے اس کا ایک حیض سے استبراء کیا جائے۔ رواہ عبدالرزاق

فائدہ:...... استبراء کا معنی ہے باندی کے رحم کی پاکی حاصل کرنا جس طرح عدت سے آزاد عورت کا رحم پاک ہوجاتا ہے اسی طرح باندی کے حق میں استبراء رحم ہے۔

۲۸۰۴۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب باندی کنواری ہو اس کے استبراء کی کوئی حاجت نہیں۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ صحیح

۲۸۰۴۱...... حسن کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے جب غنیمت میں سے کسی کے ہاتھ کوئی باندی لگ جاتی اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا وہ اسے حکم دیتا وہ کپڑے دھوتی غسل کرتی وہ اسے نماز کا حکم دیتا اور ایک حیض سے اس کا استبراء کرتا پھر اس سے جماع کرتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ماجہ

حاملہ باندی سے استبراء سے قبل جماع ممنوع ہے

۲۸۰۴۲...... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک غزوہ میں منادی بھیج کر اعلان کرایا کہ کوئی شخص کسی حاملہ (باندی) سے جماع نہ کرے تاوقتیکہ وہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ ایک حیض گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۳...... شعبی کہتے ہیں: اوطاس کے موقع پر بہت سی باندیاں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ حاملہ باندی سے

جماع مت کرو حتیٰ کہ وہ حمل وضع کردے اور غیر حاملہ سے بھی جماع مت کرو حتیٰ کہ ایک حیض گزار دے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۴..... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حاملہ عورت (یا باندی) سے جماع کرے جس کا حمل اس کے نطفہ سے نہ ہو، آپ ﷺ نے غنیمت کے اموال کو تقسیم سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۴۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک حیض سے استبراء کیا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۱۳۵۔

حلالہ کا بیان

۲۸۰۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو بھی اس کا خاوند ایک یا دو طلاقیں دے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے۔ اور وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند مر جائے یا اسے طلاق دے دے پھر وہ پہلے خاوند سے نکاح کرے وہ پہلے خاوند کے پاس بقیہ (بچی ہوئی) طلاق (ایک یا دو) لے کر آئے گی۔ رواہ مالک و عبدالرزاق وابن شیبة والبیھقی

۲۸۰۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلقہ پہلے خاوند کے پاس باقی بچی ہوئی طلاقیں لے کر آئے گی۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۴۸..... ابن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مکاتب کے متعلق فیصلہ کیا اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دی تھیں: کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں تاوقتیکہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک والشافعی و عبدالرزاق والبیھقی

۲۸۰۴۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا: میرے ایک پڑوسی نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں طلاق دی ہے۔ میں اس کے ساتھ اچھائی کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کی مطلقہ سے نکاح کرلوں پھر اس سے جماع کر کے اسے طلاق دے دوں اور وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس چلی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے (حلالہ کی شرط پر) نکاح مت کرو البتہ رغبت سے معمول کے مطابق نکاح کرلو۔

رواہ البیھقی

۲۸۰۵۰..... سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لایا گیا وہ یہ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کرلیا تھا تاکہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کردے عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور فرمایا: پہلے خاوند کے پاس واپس نہیں لوٹ سکتی الا یہ کہ رغبت سے (معمول کے مطابق) نکاح ہو جس میں کسی قسم کا دھوکا نہ ہو۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۵۱..... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک عورت کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دیں ایک مسکین اعرابی مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: کیا تمہیں ایک عورت میں رغبت ہے کہ اس سے نکاح کرلو اس کے ساتھ رات بسر کرو اور صبح کو اسے الگ کردو؟ اعرابی بولا: جی ہاں ایسا ہو جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب رات بیوی کے پاس بسر کی عورت نے کہا: صبح ہوتے ہی یہ لوگ تمہارے پاس آئیں گے ممکن ہے کہیں: اپنے بیوی سے الگ ہو جاؤ تم ایسا مت کرنا میں تیرے پاس ہی رہنا چاہتی ہوں، چنانچہ صبح کو لوگ اعرابی کے پاس بھی آئے اور عورت کے پاس بھی آئے، عورت نے کہا: اعرابی سے بات کرو، چنانچہ لوگوں نے اعرابی سے الگ ہو جانے کے متعلق بات کی، اعرابی نے انکار کردیا اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی سے چمٹے رہو اگر یہ لوگ تمہیں دھمکی دیں میرے پاس آجاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف پیغام بھیج کر اس کی رائے بھی معلوم کرلی۔ چنانچہ یہ اعرابی صبح وشام خوبصورت جوڑے زیب تن کیے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہیں یہ عمدہ جوڑا پہنایا جس میں تم صبح وشام چلتے پھرتے ہو۔ رواہ الشافعی والبیھقی

۲۸۰۵۲... ابن سیرین کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس نے ایک دوسرے شخص کو جسے ذوالخرقتین کہا جاتا تھا سے حلالہ کرنے کو کہا چنانچہ (نکاح ہوگیا اور اس کے بعد) تین دن تک گھر میں بند رہا پھر باہر نکلا اس نے عمدہ قسم کا کپڑا اوڑھ رکھا تھا، عورت کے پہلے خاوند نے کہا میں نے تم سے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے ذوالخرقتین نے بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا پھر وہ یہ کیس لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالخرقتین کو بیوی عطا فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا نکاح نافذ رکھا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۵۳... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ سعید بن المنصور و البیھقی

۲۸۰۵۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی حلالہ کرنے والا اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم (سنگسار) کروں گا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر

تین طلاق دینے والے پر ناراضگی

۲۸۰۵۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو طلاق بتہ (بائن) دیتے سنا آپ ﷺ اس پر سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے جو شخص طلاق بتہ دے گا ہم اسے تین طلاقیں قرار دیں گے، عورت اس کے لیے اسوقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الدار قطنی و ابن النجار

۲۸۰۵۶ ابو صالح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کے نکاح میں باندی تھی اس نے باندی کو دو طلاقیں دیں پھر وہی باندی خرید لی، اس شخص سے کہا گیا کیا تم اس باندی سے جماع کرتے ہو؟ اس نے انکار کر دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۰۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ ابن الشاھین فی السنۃ

۲۸۰۵۸...... حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، میں نے اپنے دادا جان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ یا کہا: میرے والد نے مجھے حدیث سنائی کہ انھوں نے میرے دادا جان ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص بھی اپنی بیوی کو مختلف اطہار (طہر کی جمع) میں تین طلاقیں دے یا یکبارگی تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی حتیٰ کہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ الطبرانی و البیھقی

۲۸۰۵۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اس کے ساتھ دخول کرنے سے قبل، وہ اس کے لیے حلال نہیں رہی تاوقتیکہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ البیھقی

۲۸۰۶۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس سے بائن ہو جاتی ہے جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی۔ رواہ ابن عدی و البیہقی

۲۸۰۶۱... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کسی باندی کو اس کا شوہر طلاق بتہ دے پھر اسے خرید لے، وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ (باندی) کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔ رواہ مالک و عبدالرزاق

۲۸۰۶۲... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلال کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے حلالہ کرنے والے متعلق سوال کیا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ جائز نہیں الا یہ کہ رغبت سے (معمول کا) نکاح کیا جائے جس میں دھوکا نہ ہو اور کتاب اللہ کا استہزاء نہ ہو۔ پھر نکاح کرنے والا عورت سے جماع بھی کرے (تب جا کر پہلے خاوند کے لیے عورت حلال ہوتی ہے)۔ رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کی بیوی کسی اور شخص سے نکاح کرے دوسرا خاوند اس کے پاس داخل ہو پھر اس سے جماع کرنے سے قبل اسے طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ دوسرا خاوند اس عورت کا شہد چکھ لے اور وہ عورت اس کا شہد چکھے۔

لے۔یعنی جماع کریں۔رواہ ابن عساکر

۲۸۰۶۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کرے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۶..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ مستعار بکرے کی مانند ہے۔رواہ ابن جریر

۲۸۰۶۷..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوصالح کو اس روایت نقل کرتے ہیں: جو باندی کسی شخص کے نکاح میں ہو اور وہ شخص اسے دو طلاقیں دے دے اور پھر اسے خرید لے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اس شخص کے لیے حلال نہیں ہوگی۔رواہ البیھقی

۲۸۰۶۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی تاوقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔رواہ البیھقی

رجعت کا بیان

۲۸۰۶۹..... ''مسند صدیق رضی اللہ عنہ'' سالم بن عبداللہ روایت نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، بسا اوقات عبداللہ ؓ کی رائے پر عاتکہ غالب آجاتی اور دوسرے کاموں سے مشغول کردیتی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کو ایک طلاق دینے کا حکم دیا عبداللہ نے اسے ایک طلاق دے دی، اس پر وہ سخت غمزدہ ہوئے اور اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے راستے میں جا بیٹھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے جب عبداللہ کو دیکھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے شکایت کی اور یہ شعر پڑھا۔

فلم ار مثلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها فی غیر جرم تطلق

میں نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے میری طرح طلاق دی ہے اور عاتکہ جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی جسے بغیر کسی جرم کے طلاق دی گئی ہو۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سن کر بڑا رحم آیا اور عبداللہ کو بیوی سے رجوع کرنے کو کہا۔

رواہ الخرائطی فی اعتلال القلوب ورواہ وکیع فی الغرر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف

اس روایت میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بیٹے! کیا تم عاتکہ سے محبت کرتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا رجوع کرلو۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابویعلی وابن حبان والحاکم والبیھقی

۲۸۰۷۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی پھر رجوع کرلیا۔رواہ ابن سعد والدارمی وسعد بن المنصور

۲۸۰۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کے بطن میں دو بچے ہوں اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا ابھی بطن میں ہو (اس حالت میں خاوند رجوع کرسکتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے جب تک دوسرا بچہ جنم نہ دے لے۔رواہ البیھقی

الحمدللّٰه الذی هدانا للایمان والاسلام سنن خیر الانام نبینا محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه وعلی من تبعهم الی یوم الایام.

قدتم ترجمة الجزء التاسع من کنز العمال الی الاردية یوم الاثنین الغرة من شهر شعبان سنة تسعة وعشرين اربع مائة بعد الالف من الهجرة النبوية (۱۴۲۹.۸.۱ المطابق ۲۰۰۸.۸.٤) التمس الی اخوانی المستفیدين بالکتاب ان یدعوالی بالبرکة و المغفرة. وما توفیقی الا بالله وهو ربنا ولارب غيره فقط ابوعبدالله محمد یوسف التنولی الکشمی

❁❁❁❁❁❁❁

خداوندی تعلیم وہدایت کا جو سرمایہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی وعملی ہدایات وتعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی ورسول اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم وشارح ہونے کی حیثیت سے امت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری وباطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء ومحدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المتقیؒ کی تالیف ہے۔ آپ نے امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری وباطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی امت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۂ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو بعینہٖ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱۔ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، نیز جنت، جہنم اور میزان (اعمال) پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔

الحمدللہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم وسلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز رواۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی وبالاستیعاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جابجا تسہیلات کر کے مزید نافع بنا دیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی وعملی تعلیمات وہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبان ہدایت کے لیے مشعل راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل وکرم ہے کہ ذخیرۂ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsol.com
ishaat@cyber.net.pk

